إن من الشعر لحكمة وإن من البيان لسحرا

الحمد لله والمنة کہ دیوان خوش عنوان مسمیٰ بہ ... انس و جان بخش تصنیف شاعر مداح
... میر ... صاحب مرحوم المتخلص بہ شایق مفتی اول حیدرآباد دکن

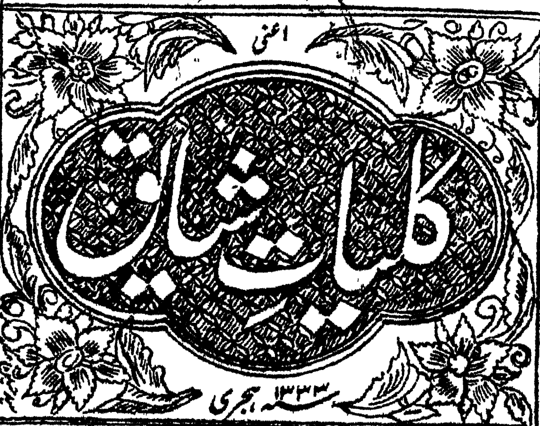


حسب فرمایش جناب سید عبد القادر صاحب تاجر کتب بازار چار مینار حیدرآباد دکن
حسب فرمایش جناب محمد حسین صاحب تاجر کتب چار مینار حیدرآباد دکن

در مطبع ... حیدرآباد دکن طبع شد

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

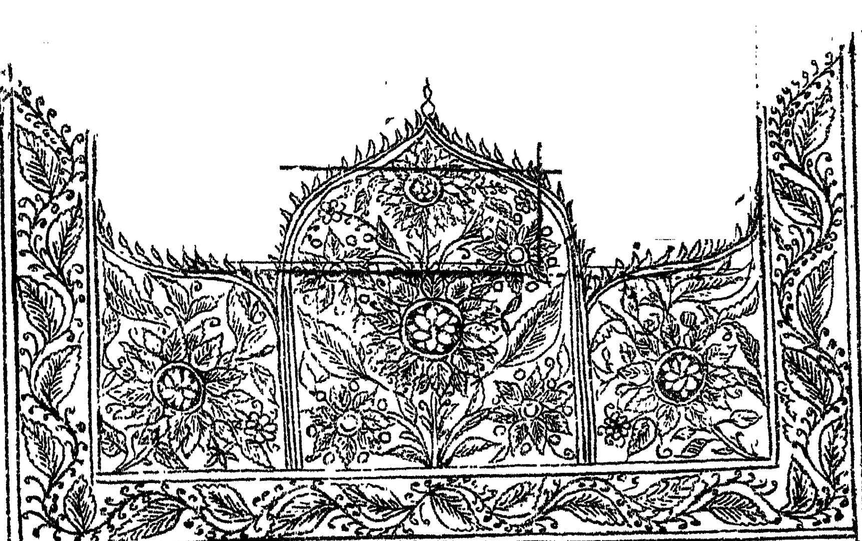
الحمد للہ والمنہ کہ یہ دیوان خوش عنوان در مدح رسول انس وجان من تصنیف شاعر مداح
نبی صلعم جناب مولوی میر اعظم علی صاحب مرحوم المتخلص بہ شایق مفتی اول حیدرآباد دکن



حسب فرمایش جناب سید عبد القادر صاحب تاجر کتب چار مینار حیدرآباد دکن
وحسب فرمایش جناب احمد حسین صاحب تاجر کتب چار مینار حیدرآباد

شمس المطابع عثمان گنج حیدرآباد دکن میں

کتبہ غلام رسول



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمارا سینہ ہے مسکن خدا کا — دل پُر داغ ہے گلشن خدا کا

یہ سچ ہے مَنْ لہ المولیٰ لہُ الکُل — تماشا دیکھ تو بھی بن خدا کا

بری ہے وہم سے عقل و گمان سے — ازل سے پاک ہے دامن خدا کا

محبت بڑہتے بڑہتے عشق ہو جائے — یہی دانہ بنے خرمن خدا کا

تجلی ہے عیان میدانِ دل مین — یہی ہے وادیِ ایمن خدا کا

خدا کا دوست ہے ہر دوست اون کا — عدو احمد کا ہے دشمن خدا کا

رہے تازہ گلِ باغِ محبت — پھلا پھولا رہے گلشن خدا کا

بہت دنیا مین ترسے لوگ شایق
کرینگے حشر مین درشن خدا کا

بندون سے ادا وصف ہو کسطرح خدا کا — سچ ہے کہ یہ مقدور نہین ما و شما کا

بیچون و چگون ذات بری عقل و گمان سے — وہم بند ہوا جاتا ہے اسجا عقلا کا

وہ رنگ ازل دور ہی دنیا مین پھیلا ہون — ہے ہے یہی وہ کا تھا الست مین بلا کا

ہستی و عدم و و نون اس انداز کے صدقے
اک رنگ فنا کا ہے تو اک رنگ بقا کا

جو مانگئے وہ دیتا ہے پروا نہین اُس کو
اخلاص سے اُٹھے تو سہی دست دعا کا

ہر شئے کی صفت تجھ مین ہے اے آدمِ خاکی
کس مجمعِ اوصاف نے کھینچا ترا خاکا

گو لاکھ گنہگار تھا لیکن سرِ محشر
بخشا مجھے اللہ رے کرم میرے خدا کا

جب بات یہ ٹھہری ہے کہ اللہ غنی ہے
بندون کی ادامین بھی ہوا انداز گدا کا

رحمت کا سزاوار گنہگار ہے زاہد
یہ دستِ خطا میرا محرک ہے عطا کا

کیا خوف مجھے حشر کا اور قبر کا شایق
اصحاب کا ہون دوست محب آلِ عبا کا

کیا بیان رتبہ ہوا ے احمدِ ذیشان تیرا
شبِ معراج وہ انداز وہ سامان تیرا

یعنی اللہ سے دلے اور فتدلے ادنے
ایسا رتبہ نہین دیکھا ہے مگر ہان تیرا

کید کفار بھلا تجھ پہ اثر کیا کرتا
ہر جگہہ تھا ترا اللہ نگہبان تیرا

بھول جانا نہ کہین حشر مین ہمراہ رکھنا
ہے ازل سے ہی گنہگارون پہ احسان تیرا

روح ہنستی ہوئی جائیگی سوئے خلد برین
نزعمین سامنے ہو گر رُخِ خندان تیرا

ایکدن فیضِ قدم سے اسے تازہ کر دے
دلِ پُرداغ ہمارا ہو گلستان تیرا

گو گنہگار ہون یہ آرزو ہے اے مولا
حشر مین ہاتھ مرے اور ہو دامان تیرا

تجھ مین اکتائی کی اک شان نظر آتی ہے
اک شگافِ درِ وحدت ہے گریبان تیرا

ہان اودھر بھی ہو کرم شمع شبستانِ کرم
میرے دل مین بھی رہے نورِ درخشان تیرا

دیکھکر گوئے شفاعت تری ہاتھون مین نبیؐ
لوگ کہو اُٹھین گے ہے حشر کا میدان تیرا

اے صبا کہنا گذر ہو جو ترا طیبہ مین
حیدرآباد مین شایق ہے پریشان تیرا

بھلا کیا ہو سکے ہم سے بیان صدیقؓ اکبر کا
خدائی جبکہ ہے [illegible] ان صدیقؓ اکبر کا

ابھی تک قرب ظاہر ہے رسول اللہ سے ہواونکا
ہے آغوش محمدؐ میں مکان صدیقؓ اکبر کا

ہوئے ہیں مسند آرائے خلافت آپ ہی پہلے
نشانِ بے نشانی تھا نشان صدیقؓ اکبر کا

لیا ہے آپ نے صبح شبِ معراج یا احمدؐ
صداقت میں بہت کچھ امتحان صدیقؓ اکبر کا

خدا نے ثانیِ اثنین اذ ہما فی الغار فرمایا
کرے کیا وصف پھر میری زبان صدیقؓ اکبر کا

نبی کے بعد کہتی تھی زبانِ حال سے ہر شئے
گیا افسوس جو تھا قدردان صدیقؓ اکبر کا

خم ابروئی تو چون یاد آمد دل بدرد آمد
امامت اور وہ رونا ناگہان صدیقؓ اکبر کا

بچائے حشر تک دل سے مری الفت مرے اللہ
عطا کر مجھکو عشقِ جاودان صدیقؓ اکبر کا

عدو اُن کا رہے خوار و ذلیل و خستہ و ابتر
محب ہو یا الٰہی شادمان صدیقؓ اکبر کا

مسلمانون کی یون تقدیر اونچی ہو تو اچھا ہے
کہ سر ہو اونکا یا رب آستان صدیقؓ اکبر کا

دعا تجھسے یہی ہے رات دن شام و سحر ہر دم
الٰہی ہو دلِ شایق مکان صدیقؓ اکبر کا

یہ دل ہو آشنا حضرت عمرؓ کا
تصور ہو خدا حضرت عمرؓ کا

بلا شک کاشفِ وحی خدا تھا
کلامِ حق نما حضرت عمرؓ کا

خلیفہ اور راتون کو کرے گشت
عجب کچھ عدل تھا حضرت عمرؓ کا

خلیفے دوسرے ہیں مصطفےٰؐ کے
ہے چرچا جابجا حضرت عمرؓ کا

یہ ہے ہر امتی کو حکم احمدؐ
کیا کر تذکرا حضرت عمرؓ کا

ملا ہم کو جو آرام تراویح
یہ سب ہے آسرا حضرت عمرؓ کا

نہ کیون ہر بات راہِ راست کی ہو
نبیؐ تھا رہنما حضرت عمرؓ کا

فتوحات اتنے یہ باعث ہی کن کا
یہ ہے فیضِ علا حضرت عمرؓ کا

رہے ہر لحظہ ہمدم یا الٰہی
زبان پر ذکر یا حضرت عمرؓ کا

ہوئی ہیبت وہیں بس جس نے دیکھا
وہ روئے باصفا حضرت عمرؓ کا

جو ظلم کے درپے تھے سمجھ اُن کی تھی اُلٹی
کیا رتبہ تھا افسوس کسی نے نہین سمجھا
بندہ ہے تیرا گو کہ بُرا ہے کہ بھلا ہے

اللہ کی مرضی
عثمان غنیؓ کا
لیکن یہ دعا ہے

ہو عشق الٰہی دلِ شایق مین بھی پیدا
عثمان غنیؓ کا

آنکھون مین رہے جلوہ جانانہ علیؓ کا
میرا دلِ پُر درد ہو کاشانہ علیؓ کا

صہبائے ولایت سے ہوا ہون مین سرشار
ہاتھ آگیا ایدل جسے پیمانہ علیؓ کا

ہجرت کا وہ دن اور شہ دین کا وہ بستر
کیا خوب تھا وہ جلوہ مستانہ علیؓ کا

اسماء الٰہی مین عیان نام علیؓ ہے
اللہ سے رتبہ نہین بیگانہ علیؓ کا

اُس شمع شبستانِ ولایت پہ فدا ہے
میرا دل بیتاب ہے پروانہ علیؓ کا

ہان شان یداللہ در خیبر سے ہے ظاہر
کیا زور تھا اے ہمتِ مردانہ علیؓ کا

مفہوم یہی لحمک لحمی کا ہے اے دل
ہے شانِ نبیؐ جلوہ جانانہ علیؓ کا

کعبہ مین ولادت ہوئی مسجد مین شہادت
اللہ کا گھر بن گیا کاشانہ علیؓ کا

چوتھے ہین خلیفہ شہ ابرار کے حضرت
ہو مجھ سے ادا وصف تو حاشا نہ علیؓ کا

اُس کا نہین دارین مین بے شبہ ٹھکانہ
جو شخص کہ ہو دشمن بیگانہ علیؓ کا

شایق کی دعا ہے یہی ہر لحظہ و ہر دم
یارب تو بنا دے مجھے دیوانہ علیؓ کا

مجھکو اے دل جو میرا شاہ زمن یاد آیا
طائر روح کو طیبہ کا چمن یاد آیا

ہائے وہ نیچی عبا اور وہ براق نبوی
مجھکو معراج کا بیساختہ پن یاد آیا

دیکھکر طاق حرم تھام کے دل بیٹھ گیا
خم ابرو ترا جب قبلہ من یاد آیا

عاشقون کو یہی باعثِ مستی ایدل
روح کو اپنا وہ گم کردہ وطن یاد آیا

وصل ہو تب بھی کہون گا کہ وہ تھا اور مزا — ہجر احمد کا مجھے رنج محن یاد آیا

سو نگھکر نگہت گیسوئے نبی دل نے کہا — کس حقارت سی مجھے مشک ختن یاد آیا

ہے مجھے رکھتا ہی تو کیون میری احمد سے جدا — کیا کوئی ظلم نیا چرخ کہن یاد آیا

ہجر دندان نبیؐ مین جو گری آنکھ سے اشک — دیکھ کر آب مجھے دُرِ عدن یاد آیا

دل مین کر لے جو خیال گل رخسار نبیؐ — مجھکو کثرت مین بھی وحدتکا چمن یاد آیا

التحیات پڑھی مین نے جو ما بین نماز — ترا اللہ سے انداز سخن یاد آیا

لب رنگین محمدؐ سے تناسب کیا ہے — یاد مین اوس کے عجب لعل یمن یاد آیا

گر مدینہ مین خدا بھیجدے مجھکو شایق
بھول کر مین بھی کہون گا کہ عدن یاد آیا

اے پیر مرے غوث الاعظم محبوب خدا معشوق خدا
وے راز خدائی کے محرم محبوبِ خدا معشوق خدا

تو شاہ مرا مین تیرا گدا مین خادم ہون تو ہے آقا
مجھکو ہے یہی بس جاہ و حشم محبوب خدا معشوق خدا

فرقت مین مدد کیجے مری پہنچے مین ہی اِن کے جان مری
سوز و غم و درد و رنج و الم محبوب خدا معشوق خدا

ہر دم ہو خیالِ روئے روشن اے قبلۂ من اے کعبۂ من
ہر خانۂ دل ہے شکل حرم محبوب خدا معشوق خدا

تم نور نبی وہ نور خدا کیا لطف نرالا ہے آہا
اس شکل حدوثی مین ہے قدم محبوب خدا معشوق خدا

ہون تشنۂ شراب وحدت کا سیراب تو کر جلدی مولا
اے چرخ ولایت ابر کرم محبوب خدا معشوق خدا

یون ہجر مین گذرے عمر مری ہو دہیان ترا یا یاد تری
دن کو مونس شب کو ہمدم محبوب خدا معشوق خدا

قسمت کی بلائین لے لین گے جسدم کہ یہ منظر دیکہین گے
بغداد کا کوچہ ہوا ور ہم محبوب خدا معشوق خدا

ہے عرض یہی یا پڑ مرے یا پیر رہے جاری دل سے
چلتا رہے جبتک تن مین دم محبوب خدا معشوق خدا

ہون بند جو آنکہین وصل ہی ہان کھلجائین تو فرقت کا ہی سما
اک مجھ مین غم شادی ہین بہم محبوب خدا معشوق خدا

شایق کی یہی ہے تجھ سے دعا اوس دم ہی جبین سائی کا مزا
سر میرا ہو تیرے پاک قدم محبوب خدا معشوق خدا

ازل سے جستجو مین جس کے ہی ہر ایک شر نکلا
اوسی کا نور آنکہو نمین اوسی کا دلین گھر نکلا

ستمگر تجھ سے ہے بڑھکر ترا تیر نظر نکلا
بلا کا توڑ ہے ظالم کلیجہ توڑ کر نکلا

قیامت مین بھی ظالم نے حیا کی انتہا کر دی
کہ سر سے پاؤن تک دامان محشر اوڑھکر نکلا

خیال اب تو ہماری سرخروئی کا رہے ظالم
یہ کیا آنسو کی بدلے آنکھ سے خون جگر نکلا

ہزارون فتنۂ خوابیدہ اک ٹھوکر مین جاگ اُٹھے
قیامت ہو گئی برپا جدہر وہ فتنہ گر نکلا

یہ لیجے میکشی سے کر دیا انکار زاہد نے
اسے ہم باخبر سمجھے تھے وہ تو بیخبر نکلا

اُدہر تیور مین بل آیا ادہر سر جھک گیا میرا
وہ ابرو تان کر نکلا کہ خنجر کھینچکر نکلا

زمین کوی جانان بھی عجب گنج شہیدان ہے
تڑپتا تن ادہر نکلا اچھلتا سر اُدھر نکلا

بُرا ہو شر کا ناکام رکھا وصل کی شب بھی
ہمارا مدعا شایق نہ اُن سے رات بھر نکلا

سر بکف شوق سے کوچۂ قاتل مین رہا
سر فدا کرنے کا ارمان مگر دل مین رہا

شکل لیلیٰ وہ رہا جب نئے محمل مین رہا — کبھی آنکھون مین کلیجہ مین کبھی دل مین رہا

دیکھنے والون کی آنکھون نے اُسے دیکھ لیا — لاکھ وہ پردہ نشین پردۂ حائل مین رہا

آج تک حوصلہ جور کشی کم نہ ہوا — ہر گھڑی سینہ سپر میرے مقابل مین رہا

کبھی زندان مین اگر نالۂ موزون نکلا — آفرین باد کا اک شور سلاسل مین رہا

لاکھ حجت ہوئی سو طرح کی تکرار ہوئی — اُن کو اصرار وہی دعوئ باطل مین رہا

ناوک افگن ترے ہاتھون کے تصدق جاؤن — بن کے ارمان ترا تیر مرے دل مین رہا

کب تری بزم سے اُٹھتی نہین فتنے ای شوخ — حشر بھی سر کو پٹکتا تری محفل مین رہا

دفن کر کے مجھے احباب ہوئی سب واپس — ساتھ میرے نہ کوئی پہلے ہی منزل مین رہا

شوق بسمل نے اُچھالا ہے دم قتل یہ رنگ — داغ بن بن کے لہو خنجر قاتل مین رہا

وصل کا ذکر کیا مین نے بہت خوب ہوا — تھا زبان پر جو مری اب وہ تری دل مین رہا

فصل گل جاتے ہی زردی رخ گل پہ چھائی — ہان مگر رنگ خزان شور عنا دل مین رہا

وصل کی رات کا وہ لطف کوئی کیا جانے — یا ترے دلین رہا یا یہ مرے دل مین رہا

تھا وہ تیرا ہی تو عکس رخ روشن اے شوخ — سوز بن کر ترے رخسار کے جو تل مین رہا

دعوئے ہمسرئے روئے منور تیرا — داغ بن بن کے ہمیشہ مہ کامل مین رہا

وصل مین وہ مجھے سینہ سے لگا کر بولے — اب کوئی اور بھی ارمان ترے دل مین رہا

جان دے کر بھی تہ خاک نہ پائی راحت — ایک مشکل سے چھٹا دوسرے مشکل مین رہا

بحر اُلفت مین مرا جسم ہے تنکے کی مثال — کبھی سیلاب کبھی دامن ساحل مین رہا

سر مقتل جو اڑا رنگ رخ بسمل کا — بن کے عکس آئینۂ خنجر قاتل مین رہا

نہ تو موت آئی مجھے اور نہ وہ شوخ آیا — مدعا ہائے مری دلکا مرے دل مین رہا

یاس کہتی ہے نکل آرزو کہتی ہے ٹھہر — نزع مین دم بھی عجب طرح کی مشکل مین رہا

شوق کہتا ہے پہونچ جاؤنگا مین مقصد تک — ضعف کہتا ہے کہ مین پہلے ہی منزل مین رہا

جس نے جو مجھکو کہا ہے مری دلین شایق
چار گھر سے جو ملا دامن سائل مین رہا

عشق رف رف سوار ہونا تھا — مجھکو یون افتخار ہونا تھا
نزع مین وصل یار ہونا تھا — اس خزان مین بہار ہونا تھا
سارا ارمان دل کا نکلجاتا — سامنے کوئے یار ہونا تھا
یاد آئی مجھے نگاہ نبیؐ — تیر یہ دل کے پار ہونا تھا
جان آنکھون مین ہے دم آخر — آج دیدار یار ہونا تھا
المدد تو بھی اے خیال نبیؐ — ہجر کا غمگسار ہونا تھا
ہے اشارہ ترے عناصر کا — عاشق چار یار ہونا تھا
جان عالم کو کچھ خبر ہوتی — دل کو کچھ اضطرار ہونا تھا
خوب دیدار کا مزا ملتا — دلین اپنے وہ یار ہونا تھا
تر ہے دلپہ کیون کدورت ہجر — آئینہ مین غبار ہونا تھا
ہائے نظارہ پاک گنبد کا — مجھکو بھی ایکبار ہونا تھا
کوئے احمد ہی مین پڑا رہتا — مجھکو کچھ اقتدار ہونا تھا

لوٹتا خاک پر مدینے کے
شایق خاکسار ہونا تھا

ملا میم محمدؐ سے پتا میم محبت کا — مبارک عشق ہو ایدل نبیؐ کی پاک صورت کا
مرا دل شاد ہی ہان ہان فراق وصل احمد مین — نہ پروا مجھکو دوزخ کی نہ مین خواہان ہون جنت کا
زعشق ناتمام ما جمال یار مستغنیست — مزا ملتا ہے اپنے ہی کو بس اپنی محبت کا
نبی کے گنبد انور کے آگے ہو جبین سائی — ستارا کب چمک اٹھیگا یارب میری قسمت کا
اغثنی یا رسول اللہ وظیفہ ہے مرا ہردم — ازل سے سیکھ آیا ہون یہ فقرہ استعانت کا

بلا لو جلد طیبہ مین دکن مین مین رہون کبتک — کبھی تو بدلے شام وصل سے دن میری قسمت کا
اگر دم نکلے یون ہو از ہے قسمت خوشا طالع — زبان پر یا محمد رو برو جلوہ ہو حضرت کا
مین اپنی ہی مین ان کو دیکھکر اپنی بلائین لون — نیا ہو ڈھنگ سب کی حسرتون سی میری حسرت کا
جو آنکھین بند کرتا ہون تو جلوہ دیکھ لیتا ہون — عجب کچھ اللہ اللہ رمز ہی خلوت مین جلوت کا
ہر اک گل مین نہان ہی شان یکتائی خدا شاید — رہے تازہ ہمیشہ یا خدا گلزار وحدت کا
ریاضت کرنیوالا نعمت عقبیٰ کا مالک ہے — جہاد نفس سے یون مال ملتا ہے غنیمت کا
خلیفے چار ہین لیکن ملا صدیق کو رتبہ — صداقت کا عبادت کا سخاوت کا رفاقت کا
حکومت مین عمر کی کیا مزا ملتا تھا ہر اک کو — عدالت کا فراست کا سیاست کا خلافت کا
نظر آتا تھا بس عثمان ذی النورین مین جلوہ — ریاضت کا شرافت کا قرابت کا شہادت کا
شرف حاصل ہوا حضرت علی کو اے دل ناداں — ولایت کا امامت کا سیادت کا شجاعت کا

مجھے تو یاد شتابق خوب اللہ جمیلؐ ہے
خدا کو عشق پھر کیونکر نہ ہوا احمد کی صورت کا

بیانہی رنگ ہر اک مین ہے خود آرائی کا — اور انداز ہے کچھ تیرے تماشائی کا
مجھکو طیبہ مین جو پہونچائے مرا بخت رسا — در احمد پہ ہے کچھ لطف جبین سائی کا
وصف یا احمد تو خدا خوب کیا کرتا ہے — مین ہون بندہ مجھے یارا نہین گویائی کا
میرے یوسف کا نظارہ ہی اگر ہے منظور — جلوہ آنکھون مین ہو یعقوب کی بینائی کا
آرزو جس کو ہے اُن کی مجھے اُس کی حسرت — مین تمنائی ہون احمد کے تمنائی کا
آنکھ ہو بند ترے جلوہ مین مین محو رہون — اس لئے شغل پسند آیا ہے تنہائی کا
میری آنکھون سے مری دل سے کوئی پوچھے مزا — تیری یکتائی کا زیبائی کا رعنائی کا
حشر مین اپنی ہی اعمال سے رکھنا امید — باپ بیٹے کا بھروسہ نہ بہن بھائی کا
وہ ریاضت وہ شہادت وہ مصیبت وہ بلا — آل احمد کو ملا رتبہ شکیبائی کا

تیرا ہمسر نہین دنیا مین خدا شاہد ہے | رنگ ہے جلوۂ وحدت تری زیبائی کا

بس ہے تجھکو ترا دلدار محمدؐ پیارا
خوف شایق تجھے کیا حشر کی رسوائی کا

عشق جس دل کو شہ ہردوسرا سے نہوا | آگ مین ڈال اُسی پہلو مین بلا سے نہوا
حال کہتی مرا طیبہ مین مرے احمدؐ سے | ہائے افسوس کہ کام اتنا صبا سے نہوا
ہجر احمدؐ کی مصیبت سے رہائی دیتی | تندرست آپکا بیمار دوا سے نہوا
فرقت وصل محمدؐ کا مزا جس کو ملا | حشر مین ڈر اُسی کچھ خوف ورجا سے نہوا
صاف مطلب ہی دلی اور فتدلی کا یہی | کون کہتا ہی تمہین وصل خدا سے نہوا
نہوا نورِ خدا جلوہ سنا جلوہ فزا | کبھی ہمسر مرا دل عرش علا سے نہوا
چاند کو کچھ نہین نسبت تری رخ سے ای شاہ | وہ مقابل کبھی تیری کفِ پا سے نہوا
مال تو مال ہی ہے جان لڑا دی اپنی | کونسا کام نبیؐ کے رفقا سے نہوا
یا خدا مجھکو گدائی ہو محمدؐ کی عطا | دل مرا خوش کبھی دنیا کی غنا سے نہوا
چشم جوہر مین نہین آئینہ کی خواب نہان | کام غفلت کا کبھی اہل صفا سے نہوا
گو گنہگار تھا لیکن تھا وسیلہ اچھا | بال بیکا کبھی مرا فضل خدا سے نہوا

شعر اچھے ہون تو اچھے ہین بُرے ہون تو بُرے
نعت ہی لکھین یہ شایق شعرا سے نہوا

مزا جس کو ملا ہے مصطفےٰ کی آشنائی کا | اُسے ہر شے مین آتا ہی نظر جلوہ خدائی کا
بلا لو پاس قدسون کے مجھے یا سیدؐ عالم | کہ صدمہ سہ نہین سکتا ہون اب تو جدائی کا
خدا کیواسطے اپنے ہر اک جلوہ کا صدقہ دو | ہوا ہی دیدۂ حق بین مرا کاسہ گدائی کا
نظر اوس گنبد انور پہ جسدم مری پڑجائے | مین سمجھونگا اثر ہی میری قسمت کی رسائی کا
سمجھ مین میری اُسدم آئے حبل الورید آئی | رگِ جانسے مزا اولکو ملا جب آشنائی کا

مجھے تو رحمتِ عالم کی رحمت کا بھروسہ ہے
کسی کو زہد کا ایدل کسی کو پارسائی کا

کسی دن تو نظر آئیگا اس مین نور احمد کا
خیال اسوسطے رکھتا ہون مین دلکی صفائی کا

ہراک شئے مین ہراک بن جب نظر کی غور سے مینے
چمکتا ہے وہی ذرہ نبی کی روشنائی کا

وہان تھی لن ترانی ان منّی کا یہان نغمہ
کلیم اللہ حبیب اللہ مین ہے رمز آشنائی کا

گنہگارو نہین میدانِ محشر خوف کی کچھ جا
محمدؐ نے لیا ہے ذمہ امت کی رہائی کا

نظر کی جب نے اکدم ہو گیا سو جان سے صدقے
عجب انداز تھا اپنے نبی کی دلربائی کا

کہا اللہ کی رحمت نے بھی محشر مین چلاکر
گنہگارو مزا لوٹو نبی کی مصطفائی کا

خیال دنیوی مین پھنس بجائے آپکا شایق
مدد کیجے یہی ہے وقت اب مشکل کشائی کا

عاشقون کے دل سے پوچھو عشق احمد کا مزا
اس مزے مین لے رہے ہین اور وہ کیا کیا مزا

ای مسلمانو ہے ان کنتم تحبون سے صاف
چاہیے ہر ہر کے دل مین ہو محبت کا مزا

دیکھنے والے ہراک شئے مین ہین اس کو دیکھتے
نام شیرین مین محمدؐ کے ملا آہا مزا

کوئی چیز اچھی نہو معلوم جز محبوب کے
اُس گھڑی ملتا ہے دلکو کچھ محبت کا مزا

اسمین جو اک دہیان رہتا ہے وہ اُسمین ہے کہان
سچ تو یہ ہے وصل سے فرقت کا ہے اچھا مزا

شغل دید مصطفے مین محو ہو جاتا ہون جب
کیا کہون ملتا ہے میرے دل کو بھی کیا کیا مزا

شہر طیبہ مین نظر ہو گنبد پر نور پر
موت آئے جیتے جی ملجائے مرنے کا مزا

روز محشر دے اگر قدرت مجھے میرا خدا
دشمنان مصطفے کا دان چکھا دونگا مزا

کیون نہ ہو باعث ہے یہ عشق رسول اللہ کا
واہ شایق شعر مین ہے آپ کے اچھا مزا

جب رہنما بنے گا شاہ زمن ہمارا
آئیگا راستی پر اُس دم چلن ہمارا

آئے نظر الٰہی جس دم بہار طیبہ
کہدے کا بلبل دل یہ ہے چمن ہمارا

ہستی سے دل لگانا مشرب نہین ہو اپنا
مشہور جو عدم ہے وہ ہے وطن ہمارا

ہے جان ہی مین جانان کہدی یہ نعت روحی
بیکار محض ہوگا اک دن یہ تن ہمارا

بانکے رسول ہمکو جسدن بلائین نزدیک
اسوقت لطف دیگا یہ بانکپن ہمارا

ہو مدح جن کی وہ بھی قرآن مین سراسر
توصیف مین ہے اونکے قاصر دہن ہمارا

محشر مین عاصیون کو خوف و خطر ہی کیا ہے
ہیچ ہے کہ ذوالکرم بھی ہے ذوالمنن ہمارا

ہو شمع نور احمد جسوقت ہم مین روشن
فانوس وار ہوگا یہ پیرہن ہمارا

فرقت کا روز یارب اب وصل سے بدلدی
اچھی خوشی دکھائے رنج و محن ہمارا

ہم عشق احمدی مین ثابت قدم یہان ہین
مرقد مین بھی رہیگا قایم سخن ہمارا

ذکر رسول ہم سے چھوٹے نہ یا الٰہی
نعت محمدی ہو ہر دم سخن ہمارا

شایق یہی ہماری خالق سے التجا ہے
اچھا رہے ہمیشہ شاہ دکن ہمارا

دل مین بھروسہ ہو شہ جیلان کی ذات کا
اے خادمو یہی ہے طریقہ نجات کا

جس نے ستی ہوا وہین دل ہی غلام غوث
اللہ رے اثر مرے حضرت کی بات کا

جب شعر مین رقم ہوا وصف جناب غوث
لفظون مین ڈھنگ اگیا عین الحیات کا

اے ذات غوث المدد اے غوث الغیاث
پرتو پڑے غلام پہ نور صفات کا

یا پیر تن مین آمد و شد کیون نفس کی ہے
کیا رمز ہے کچھ اس مین حیات و ممات کا

کیونکر ملے نہ اشرف مخلوق کا خطاب
انسان ہی مین وصف ہے کل کائنات کا

تجھ مین نہان ہے پیر مرے نور مصطفےٰ
تیری کرامتون مین اثر معجزات کا

یون عشق پیر ہی مین خوشی سے بسر ہو عمر
دھوکا ہو دن پہ عید کا شب پر برات کا

یا پیر مجھکو جلد بلا لو قدم کے پاس
کیا اعتبار زندگی بے ثبات کا

دکھلادے یا خدا مجھے بغداد کی فضا
گل ہو کہین چراغ نہ میری حیات کا

شایق یہی ہین کہتے غلامان دستگیر
ہم کو گھمنڈ پر کے ہے التفات کا

خم نہ ہو کیون کمر میرا سر سوئے فخر انبیا
ہے مرا کعبہ خم ابروئے فخر انبیا

آرزو ہے خاک مین طیبہ کے یہ ملجائے خاک
میرا مدفن ہو الٰہی کوئے فخر انبیا

ہے انانی نور سے ظاہر ہر ایک مین ان کا نور
ہے نہان ہر پھول مین خوشبوئے فخر انبیا

ہم سیاہ کارون کو ایدل کیا سیاہ کاری کا ڈر
ہاتھ آیا دامن گیسوئے فخر انبیا

نخل طوبےٰ سے لپٹ کر خواب مین رونے لگا
تھی جو یاد قامت دلجوئے فخر انبیا

ہر مصیبت راحت فردوس بخشے گی مجھے
نزع مین آئے نظر گر روئے فخر انبیا

یا خدا مجھکو اوسی کے ساتھ کرنا ضرور
قافلہ جو ہو روانہ سوئے فخر انبیا

کمک لحمی کا منتظر تھا در خیبر کا حال
تھا جو بازوئے علی بازوئے فخر انبیا

کیون نہ ہو شایق فدائے یار غار مصطفےٰ
ہے مکان صدیق کا پہلوئے فخر انبیا

جب لطف ہے آنکھہ مین نظر کا
نظارہ ہو سید البشر کا

طیبہ مین بلائین گے محمد
ہون منتظر آہ کے اثر کا

دیوانہ کوئے احمدی ہون
بتلا دو پتہ نبی کے گھر کا

دیدار مین اون کے محو ہو جاؤن
انداز ہو مجھہ مین بیخبر کا

بے خوف کیا ترے کرم نے
گو حشر بھی تھا مقام ڈر کا

سر امتون کا ہو الٰہی
پتھر ہو نبی کے پاک در کا

بلوا لو عرب مین یا نبی اب
کردو نہ مجھے پرائے در کا

طیبہ ہی مین میرا جسم ہو خاک
اور وہ بھی تمہاری رہگذر کا

آتے ہی خیال نور احمد
دھوکا ہوا شام پر سحر کا

ہے دامن تر گنہگار رو — کچھ خوف رہا نہین سقر کا
ہو روئے رسول کے مقابل — یہ شمس کا منھ نہ منھ قمر کا
اے صل علی جمال احمدؐ — تو نور ہے میری نظر کا

شایق ہے خدا کا فضل درکار
کیا عشق مین کام زور وزر کا

عشق نبی نے جام اک ایسا پلادیا — مست جمال احمد مرسل بنا دیا
وہ وحشت جنون کا ہی مجھ ناتوان مین زور — نالہ کیا تو عرش معلی ہلادیا
معراج کی وہ شب وہ محمدؐ کا بانکپن — انداز مصطفائی نے مجنون بنا دیا
پہونچا دیا نہ شہر عرب مین نبی کی پاس — میرے خدا نے پھر مجھے دنیا مین کیا دیا
کیا جانے مجھکو کسنے ہے چاند کا خیال — یوسف کا ذکر سنتے ہی جو مسکرا دیا
حضرت کے روئے صاف سی ہمسر نہ تھا کہین — اللہ نے بھی چاند مین دھبہ لگا دیا
ہاتھ آیا بوسہ کف پائے محمدیؐ — اپنے کو ہم نے خاک مین جسدم ملا دیا
مژگان مصطفے کا ہی ہر دم مجھے خیال — تیرون کا مین نے دلکو نشانہ بنا دیا

شایق یہی کہون گا قیامت مین دیکھنا
عشق محمدیؐ نے یہان بھی مزا دیا

روئے احمد پر یہ دل شیدا ہوا اچھا ہوا — اختر قسمت چمک اوٹھا مرا اچھا ہوا
مجھکو خالق نے کیا پیدا جو امت مین تری — شکر ہے یا مصطفےؐ اچھا ہوا اچھا ہوا
ڈر مجھے حد سے سوا تاریکئے مرقد کا تھا — نور احمد نے جو دل مین گھر کیا اچھا ہوا
الفت نور خدا نے کی جو میری رہبری — دل سے میری لامکان تک راستہ اچھا ہوا
اے صبا دل سے ترا ممنون ہون مشکور ہون — حال تو نے مصطفے سی کہدیا اچھا ہوا
مین یہی کہتے ہوئے سونپونگا جان اللہ کو — ہجر احمد مین مری آئی قضا اچھا ہوا

دل کے آئینہ مین ہے نور نبی جلوہ فگن — دل گیا صد شکر صورت آشنا اچھا ہوا
کیون نکالون مین تر سے تیر نظر کو قلب سے — دوسرا دل مجھکو خالق نے دیا اچھا ہوا
دیکھکر بستی محمدؐ کی کہا دل نے مرے — ہو مدینہ اور مین گیا پوچھنا اچھا ہوا
یا نبی صدقہ ملے ہم کو بھی ملتی رات کا — آپ سے معراج مین خالق ملا اچھا ہوا
ہون وہ عاصی ابد مر شیکہ کہے گی خلق سب — سو بھلون مین اک برا تھا مر گیا اچھا ہوا
حشر مین تنہا ہے سوتا مارا تھا تجھے اعمال نے — شافع محشر مرا حامی ہوا اچھا ہوا

پھر احمد مین خوشی اسکی ہے ای شایق تجھے
درد دل درد جگر بڑھتا چلا اچھا ہوا

عشق نبی مین جب مین اپنے وطن سے نکلا — خوش ہو گیا مرا دل بیت الحزن سے نکلا
اُس جانہ کام آئے احباب اور اقارب — کام اپنا روز محشر شاہ زمن سے نکلا
یا نکلے نبی کا جلوہ تھا سامنے جو اپنے — مرنے کے وقت دم بھی کس بانکپن سے نکلا
بچی جو تھی محبت مین حشر مین بھی ایدل — کہتا ہوا محمدؐ چاک کفن سے نکلا
ہر ہر کی بو ہے اسمین ہر ہر کا رنگ اُس مین — یا رب یہ گل رسالت ہی کس چمن سے نکلا
کہتا ہون سونگھ کر مین بو زلف مصطفےؐ کی — یہ مشک یا الٰہی اچھے ختن سے نکلا
جب نزع مین پڑھا یاران نے مجھکو کلمہ — سن لیتے ہی محمدؐ دم میرا تن سے نکلا
چل تو بھی سوئے طیبہ پھر لطف عشق کا ہے — ہوتی ہے قدر گوہر جب دم وطن سے نکلا
مرنے کا غم نکر تو نعین وصال ہے یہ — یہ جان لے جہان کے رنج و محن سے نکلا
دل رہا ہے سن کر وصف جمال احمدؐ — یہ نور یا الٰہی کس انجمن سے نکلا

نکلوں جو مین یہان سے طیبہ مین غل ہو برپا
دیوانہ مصطفےؐ کا شایق وطن سے نکلا

طالب ہون یا نبی رخ انور کی دید کا — ہو نور شام ہجر مین بھی صبح عید کا

مشکل بہت ہے راہ حقیقت سنبھل کے چل
نکتہ ہی مین ہے رمز شقی و سعید کا

دنیا کی نعمتون سے بھلا کہین ہو نفس سیر
دوزخ مین نعرہ چاہئے ہل من مزید کا

دیوانہ ہو گیا سخن ایمنا سے مین
انداز کل رگون مین ہے حبل الورید کا

مازاغ چشم زلف ہے واللّیل رخ ضحیٰ
صورت کسی کی رنگ ہے کلام مجید کا

عید کسان بغرۂ شوال می شود
اپنی تو عید جب ہے کہ ہو لطف دید کا

وس بار رحمت آئے پڑہے جو کہ ایک بار
گویا درود پاک ہے تحفہ نوید کا

جو ہو فدائے خنجر ابروئے مصطفیٰ
محشر مین اوس کو رتبہ ملیگا شہید کا

محشر کے دن کو عید کا دن کیون نہ مین کہون
بازار گرم ہے مرے یوسف کی دید کا

لیتے ہی نام کیون در فردوس کہل نہ جائے
احمد کے ہے الف مین جو نقشہ کلید کا

بانکے رسول نزع مین اتنی ہے آرزو
آنکہون مین نور ہو ترے جلوہ کی دید کا

روئے نبیؐ ہے آئینہ مین قلب صاف مین
موقع ہے خوب دید کا اور باز دید کا

ہر دم مین نام یار ہو ہر وقت ذکر یار
شایق یہ ڈہنگ ہو تری گفت و شنید کا

محمدؐ ہمارا پیمبر ہوا
نصیبا غریبون کا یاور ہوا

خبر لو خدا کے لئے یا نبیؐ
بہت ہجر مین حال ابتر ہوا

نظر آئی جب تیغ ابروئے یار
عجب لطف اللّٰہ اکبر ہوا

فراق نبیؐ مین وصال نبیؐ
تصور سے یہ ڈہب میسّر ہوا

سرور آیا دل مین تو آنکہون مین نور
وہ بے پردہ جب روز محشر ہوا

کریگا سپید اوس کو آب کرم
گناہون سے کالا جو دفتر ہوا

ملے در ہمم داغ عشق نبیؐ
ہمارا بھی دل اب تونگر ہوا

دکھائی گئی جب شبیہ رسول
مزار اپنا اوسدم منور ہوا

نہ کیون بحر وحدت مین تیرے یہ دل
کرم سے نبی کے شناور ہوا

یہی میم احمد احد کا ہے دل
یہی رمز اللہ دلبر ہوا

رسولون مین کوئی رسول آپ سے
نہ بہتر ہوا اور نہ ہمسر ہوا

ملی راہ وحدت کی منزل ہمین
نبی اپنا جس وقت رہبر ہوا

سفر ملک طیبہ کا یا مصطفےٰ
نہ شایق کو اب تک میسر ہوا

شکر ہے اللہ کا دلبر نبی اپنا بنا
کام قسمت کا گنہگار و جو بگڑا تھا بنا

رنج ہو یا درد ہو یا غم ہو یا ہو اضطراب
ہجر مین احمد مین جو کچھ دم پہ بنا اچھا بنا

عشق نور احمد مرسل کا صدقہ دیکھئے
داغ دل عشاق کا رشک ید بیضا بنا

ہائے وہ آنکھون مین سرمہ وہ عمامہ وہ عبا
اپنا پیغمبر شب معراج کیا پیارا بنا

شعلۂ رخسار احمد کی تجلی دیکھکر
بن گیا بجلی مرا دل اور کبھی پارا بنا

سنتے ہی شہرت نبی کے حسن کی دل دیدیا
آج بازار محبت مین میرا سودا بنا

عشق جبدن سے ہوا اوس بحر خوبی کا مجھے
فیض عرفان خدا سے دل مرا دریا بنا

دیکھکر تصویر مرقد مین بھی کہدون گا مین
کس کے پیارے ہاتھ سے پیارے ترا نقشا بنا

من لہ المولی کا یہ مفہوم ہے اے دوستو
اُس کے سب بنجاتے ہین جو شخص اللہ کا بنا

صاف کر دل کو کہ وہ ہے منظر نور رسول
جسم ظاہر کی نہ کر تو فکر بگڑا یا بنا

ہو بھی جا دیوانۂ روئے محمد مصطفےٰ
تو نہ احمد کا بنا دنیا مین آکر کیا بنا

گرمئ عشق نبی نے مجھکو پھونکا اسقدر
آفتاب حشر بھی دل کا مری چھالا بنا

اس طرح کی پیاری صورت کس نے پائی یا نبی
ایک شایق چیز کیا ہر ہر ترا شیدا بنا

عشق ہے جب سے نبی کے عارض پرنور کا
اپنے ہر ہر رگ مین پوشیدہ ہے جلوہ طور کا

پاس قدمون کے بلا لو یا محمد مصطفےٰ
اپنے ہر ہر رگ مین پوشیدہ ہی جلوہ طور کا

جو کہ عاشق ہے جمال احمد مختار کا
وہ پری کا شیفتہ ہے اور نہ خواہان حور کا

جب تصور مین ہون آنکھین بند سب نزدیک ہی
گو کہ ظاہر مین مدینہ شہر ہے اک دور کا

قامت احمد کا شیدا ہون ازل سے دوستو
تذکرہ ہر دم ہے یوم ینفخ فی الصور کا

کہہ نہ زاہد خانۂ دل کو مرے تو بے چراغ
ہے تصور اس مین احمد کے رخ پر نور کا

آتی ہین ٹھنڈی ہوائین کوچۂ محبوب کی
کام روزن آگیا دل کے مرے ناسور کا

فکر کیا ہے نور احمد دل مین ہے جلوہ فگن
تیرہ مرقد مین جو عالم ہو شب دیجور کا

کیون نہین اب تک مدینہ مین بلایا آپنے
عذر تو مقبول ہوتا ہے ہر اک معذور کا

ہو تصور مین تجلی روئے احمد کی اگر
مرتبہ موسیٰ ہو آنکھون مین ہو جلوہ طور کا

اے صبا جا کر مدینے مین یہ کہہ سرکار سے
ہے برا حال اب وطن مین عاشق رنجور کا

دیکھہ دل کو غور سے وہ بے نشان تو ہی نہین
لامکان کہتے ہین جسکو راستہ ہی دور کا

عاشق رخسار احمد نزع مین ہو جس گھڑی
بدلے یسین کے سناؤ اسکو سورہ نور کا

رازداری چاہیے تھی اُن کو مشتاق یار کی
بھید جب دم کھل گیا سر کٹ گیا منصور کا

مین شیفتہ ہون اوسی حسین کا خدا کو ہے عشق حسن حسین کا
جو ناز ایسے ہے نازنین کا وہ راز ہے صورت آفرین کا

کبھی ہے شغل اپنے دل کو اچھا تو پھر ہو شام سحر نظارا
کبھی تصور ہو پاک رخ کا کبھی ہوا و سر زلف عنبرین کا

کہان ہے لوگو مرا پیمبر پتا بتا دو ذرا بہر داور
مکان ہے جس کا یہ قلب مضطر ہوا ہون عاشق اوسی مکین کا

ہوئی جو برگشتہ میری قسمت کہون مین کیا منھ سے دل کی حالت

نظر آتی وہ زلف و صورت کھلا نہین راز کفر و دین کا

فدا حسن یوسفی پر جو ہو رہا ہون تڑپ تڑپ کر

کہون مین کیا تم سے دل مین اکثر خیال آتا ہے کس حسین کا

ہوا جو کم ضعف درد اٹھا تو دل بھی تڑپا جگر بھی تڑپا

فراق احمد نے وہ ستایا کہ ہم کو رکھا نہین کہین کا

دکھاوے ہم اللہ کرے حضرت اور اونکی وہ پیاری پیاری صورت

نہین مجھے آرزوے جنت نہ دل سے خواہان ہون حورعین کا

ہے اون کے ہاتھ آبرو ہماری نبی کا ہے فضل فضل باری

نہین ہے خوف سیاہ کاری اشارہ بس چشم سرمگین کا

ہوا اوس گھڑی خوف نزع کا کیا بجا ہے شایق تمہارا کہنا

نبی کا ہو سامنے جو چہرہ رہے نہ کھٹکا دم پسین کا

رب کا دلدار کملی والا
رحمت اوس کی رہے گی سب پر
آنکھین آہو کمانی ابرو
امت کا غم رہے گا ہر دم
ڈھانپے گا وہ گنہ کو سب کے
دل کہتا ہے ہمارا ہر دم
اونچی اعلے سپاہی افسر
میٹھی باتین کریگا سب سے
خوش خوش روز قیامت آیا

سب کا مختار کملی والا
پیارا سرشار کملی والا
بانکا سردار کملی والا
بے شک غمخوار کملی والا
نور ستار کملی والا
کہیئے ہر بار کملی والا
سب کا سالار کملی والا
شیرین گفتار کملی والا
شان غفار کملی والا

سچ ہے شایق وہی ہے ہان ہان

دل کا مختار کملی والا

رسول اللہ دکھاتا آج تو ہم کو جمال اپنا
ہوا ہے آپکی فرقت مین کچھ بیطور حال اپنا

دکھاو زلف شب گون ایکدن ہم تیرہ بختون کو
خطاؤنمین گنا ہونمین پھنسا ہی بال بال اپنا

تصور تیری ابرو کا تصور تیری آنکھون کا
انھین بانکے خیالون مین رہی بس اشتغال اپنا

دکھانا پیاری پیاری شکل وقت جانکنی ہمکو
خدا کیواسطے سن لوبھی اک ہی سوال اپنا

رہی خورشید رخ احمد کا تابان حشر تک ولین
نہ دکھلاتا ان آنکھون سے خدا ہمکو زوال اپنا

مبارک جام جم کو ہمین تو ناز ہے دلبر
یہان سب کچھ دیکھا دیتا ہی یہ جام سفال اپنا

بہت کچھ منہ سے کہتے ہین مگر ہوتا نہین کچھ بھی
مطابق قال کی ہو جائی یا اللہ حال اپنا

الٰہی جلد دکھلا چاند سی صورت محمدؐ کی
جدائی مین کہین کچھ سی نہ کچھ ہو جائیے حال اپنا

ہماری روح طیبہ جائیگی بے شبہ ای شایق
انھین پیارے خیالون مین اگر ہو انتقال اپنا

بانکے رنگیلے مصطفیٰ میری طرف بھی دیکھنا
تیری نظر کے مین فدا میری طرف بھی دیکھنا

خواہش جام جم نہین آرزوے حشم نہین
میری یہی ہے التجا میری طرف بھی دیکھنا

غیر نہین ہون یا نبی آپکا ہون مین اُمتی
آپ میری مین آپ کا میری طرف بھی دیکھنا

پیاس سے ہو کی بیقرار حشر مین ہون نہ شرمسار
تشنۂ دشت کربلا میری طرف بھی دیکھنا

ہون تیری غم مین نیم جان آنکھونسی اشک ہین رواں
شیر خدا کے دلربا میری طرف بھی دیکھنا

تخت جلال پر شہا بیٹھے جو حشر مین خدا
رحمت دو جہان ذرا میری طرف بھی دیکھنا

حشر مین ہو کے خستہ جان گریہ کنان جو آؤن وہان
ہنستے ہوئے شاہ ہدا میری طرف بھی دیکھنا

کشتی نہ غرق ہو مری بحر گنہ مین یا نبیؐ
آپ ہین او سکے ناخدا میری طرف بھی دیکھنا

چاہیئے ہم غریبون پر لطف و کرم کی اک نظر
آپ ہین شاہ مین گدا میری طرف بھی دیکھنا

شایق خستہ کی یہی عرض ہے تم سے یا نبی

جنھین پیارا ہو وان احمد ابری طرف بھی دیکھنا

وہ محراب ابرو دکھانا کسی کا
وہ سجدے مین سر کو جھکانا کسی کا

نہین ناز لیلا کے پیارے تھی یوسف
شفیع الوری تو ہے پیارا کسی کا

گیا دونون عالم سے قطع تعلق
ہوا دل مین جب عشق پیدا کسی کا

رہا ہون جہنم سے عاصی ہزارون
ہو گر بہر بخشش اشارا کسی کا

فقط ہو گئے بس نکیرین سُن کے
میرے منھ سے جب نام نکلا کسی کا

اُسے مالک آسمان کیون نہ سمجھون
زمین پر نہ گرتا تھا سایا کسی کا

نظر آتا ہے مجھکو اللہ شاہد
محمدؐ کے جلوے مین جلوا کسی کا

دعا تجھ سے ہر دم یہی ہے الٰہی
دکھا پاک روضہ وہ بارا کسی کا

ترا ہاتھ ہے اور دامان احمدؐ
مبارک ہو شایق سہارا کسی کا

حسن نبیؐ کا گرم جو بازار ہو گیا
خود صانع ازل بھی خریدار ہو گیا

جب عشق زلف احمد مختار ہو گیا
دن بھی ہماری حق مین شب تار ہو گیا

جلوہ دکھاؤ اب تو خدا کیلئے نبی
مضطر زیادہ حد سے دل زار ہو گیا

جلدی بلاؤ مجھکو عرب مین مرے رسول
بیزار مین تو ہند سے سرکار ہو گیا

کیا خوف اوس کو حشر مین میزان کی تول کا
پلے پہ جس کے احمدؐ مختار ہو گیا

اکبار جس نے دیکھی تری شکل چاند سی
سو جان سے وہ تیرا خریدار ہو گیا

آئی بہار تازہ ہوئے زخمہائے دل
پھر سبز میرے سینہ کا گلزار ہو گیا

محروم تیرے رحم سے رہتا مرے رحیم
اچھا ہوا جو مین بھی گنہگار ہو گیا

خادم جو سمجھے اپنی کو مخدوم ہے وہی
ڈالا وہ جھک گیا جو ثمردار ہو گیا

شایق ہے تو بھی دید کا طالب خبر نہین

موسیٰ کا حال کیا دم دیدار ہو گیا

یا محمد مجھے طیبہ میں بلانا ہوگا
بیٹھے ہی مجھکو وہ دربار دکھانا ہوگا

ہائے اوس دن مجھے آرام سے نیند آئیگی
سنگ دہلیز محمد کا جو سرہانا ہوگا

آرزو کہتی ہے آئینگے نبی وقت اخیر
یاس کہتی ہے تجھے جان سے جانا ہوگا

ہم سر حشر جو چلائینگے احمد احمد
امتی امتی کہتے ہوئے آنا ہوگا

دم نکلنے کا نہیں آپ نہ جبتک آئیں
نزع میں شربت دیدار پلانا ہوگا

بھید اللہ کا کھلجاتا ہے لیکن پہلے
شکل احمد کو تصور میں جمانا ہوگا

روبرو روضہ کے گر جاؤنگا جاکر اے دل
لوگ پوچھینگے تو چکر کا بہانا ہوگا

تاب خورشید قیامت کی نہ آئیگی ہمیں
اپنا دامان کرم سر پہ اٹھانا ہوگا

دیکھکر روضۂ انور یہ کہونگا روکر
یا نبی اب مجھے جلوہ بھی دکھانا ہوگا

عاصیوں کو سوئے دوزخ جو فرشتے کھینچیں
اون کے ہاتھوں سے سر حشر چھڑانا ہوگا

نہ لایق اعمال تو ایسے نہیں کس منھ سے کہوں
یا محمد مجھے طیبہ میں بلانا ہوگا

شکل احمد میں نظر آتا ہے کیا کیا آہا
کبھی وحدت کبھی کثرت کا تماشا آہا

حشر میں دیکھ کے احمد کو یہ چلاؤنگا
آرہا ہے وہ مرا چاہنے والا آہا

تیری ہر بات عجب بات ہے میٹھی میٹھی
تیرا ہر ناز ہر انداز ہے پیارا آہا

آپکا اوج بھی وہ اوج تھا سبحان اللہ
یاد ہے خوب مجھے سورۂ اسرا آہا

سبز بختی مجھے سرسبز کرے گی کس دن
کب نظر آئے گا وہ گنبد خضرا آہا

روبرو جلوۂ احمد ہو نکلجائے یہ دم
ہے تمنا بھی میری پیاری تمنا آہا

جب زبان پر مرے آتا ہے انا من نورِ
مجھ میں کچھ اور نظر آتا ہے آہا آہا

شان وحدت نے کہا تھام کے دل صل علیٰ
شب معراج چلا جب مرا بانکا آہا

بھی بول اُٹھون گا مین دیکھ کے طیبہ کی فضا | ہر گلی کوچہ بھی پیارے کا ہے پیارا آیا

لطف تعریف محمد وہ ملا اے شایق
ہم تو کرنے لگے اب نعت کا دعویٰ آہا

نبیؐ ہے احمدؐ مختار میرا | مین خادم ہون وہ ہی سردار میرا
اَبِیتُ عِندَ رَبّی جسکی ہی شان | وہی دلدار ہے دلدار میرا
کبھی تو خواب مین دیکھون نبیؐ کو | یہ بخت خفتہ ہو بیدار میرا
اسی پر فخر ہے مجھکو محبو | کہ محبوب خدا ہے یار میرا
قسم ہے آپکی آنکھون کی حضرت | جدائی مین ہے دل بیمار میرا
یہ ہے حکم محمدؐ سوئے دوزخ | نجائے امتی زنہار میرا
شگفتہ ہون گل داغِ محبت | پھلا پھولا رہے گلزار میرا
نہ خالی جائے یارب تاقیامت | نبیؐ کے دشمنون پر وار میرا
صبا طیبہ مین جاکر عرض کرنا | نبیؐ سے سارا حال زار میرا
نہ تھا وہم وگمان کو دخل جس جا | وہان اُس جا گیا سردار میرا
الٰہی آرزو دل کی یہی ہے | گذر طیبہ مین ہو اکبار میرا
دُرود اسواسطے پڑہتا ہون ہردم | کہ ذکر آئے سرور بار میرا

مزا ہے حشر مین پوچھین جو احمدؐ
کہان ہے شایق غمخوار میرا

جب رخ روشن رسول اللہ کا یاد آگیا | عاشقان دل شکستہ کو خدا یاد آگیا
ذکر سن کر طور کا کہنے لگے صل علیٰ | ہم کو معراج محمدؐ کا مزا یاد آگیا
زلف وروی مصطفےٰ کا آگیا جسدم خیال | سورۂ والیل مع والضحیٰ یاد آگیا
دیکھکر روتا ہون مین اپنے دل بیمار کو | کیا کرون مجھکو مرا عیسیٰ ادا یاد آگیا

دیکھکر خوف و رجاء ہجر و وصل احمدی
اے گنہگارو ہمین روز جزا یاد آگیا

آپ دریائے گنہ مین یاد آئے مصطفے
کشتیٔ تن ڈوبتے ہی ناخدا یاد آگیا

بھول بیٹھے تھے میسر تھی جو راحت آپکو
حضرت دل کیون مصیبت مین خدا یاد آگیا

چاک کرڈالا وہین اپنا گریبان ہجر مین
اپنے پیارے کا جو دامان عبا یاد آگیا

یا محمد آپ کے ہے نور سے دل سرفراز
اوج اوس کا دیکھکر عرش علا یاد آگیا

ہے ہوائے مصطفے مین اسطرح مضطرب
دیکھکر دل کی تڑپ قبلہ نما یاد آگیا

بیٹھے بیٹھے رو رہے ہو آج کس کی یاد مین
حضرت شایق کہو تو تم کو کیا یاد آگیا

ہے یہی خواہش کہ چل کر قبر اطہر دیکھنا
کب مرا یہ مقصد دل آئے گا بر دیکھنا

بھول جائے گی زلیخا حسن شاہ مصر کو
روئے حضرت سے رخ یوسف ملا کر دیکھنا

عاصیان امت تو از گنہ ہستند زار
اک نظر با چشم رحمت میری رہبر دیکھنا

تشنۂ دیدار ہون اے شافع روز جزا
دُھن یہی ہے روز محشر روئے انور دیکھنا

جو عرق حضرت کا سونگھے پھر نہ لی خوشبو کا نام
اس قدر ہوگا دماغ اوسکا معطر دیکھنا

روز محشر مثل اختر ہونگے جملہ مرسلین
آپ آئینگے نظر ماہ منور دیکھنا

وقت رخصت کی حرم سے یہی دل چاہتا
دیکھنا سوئے مدینہ پھر پلٹ کر دیکھنا

چشم رحمت سے گنہگارون کے حال زار کو
یا ابوبکر و عمر عثمان و حیدر دیکھنا

روتے روتے عاصیونکا حال جبدم ہو بُرا
روز محشر یا نبی تم مسکرا کر دیکھنا

حشر کے مجمع مین شایق سا بھی ژولیدہ بیان
ہوگیا حضرت کا مداح ثنا گر دیکھنا

لب پہ ہر دم ہو نام احمد کا
ہو تصور مدام احمد کا

ابرؤن مین ہلال کا انداز
رخ ماہ تمام احمد کا

تابع حکم تابع فرمان
ہے ہر اک خاص و عام احمدؐ کا

شبِ معراج اور وہ قرب رسول
وہ خدا سے کلام احمدؐ کا

جو کی روٹی کبھی کھجور کبھی
بس یہی تھا طعام احمدؐ کا

شیفتہ خود بھی ہے خالق اکرم
اللہ اللہ مقام احمدؐ کا

بخشدے یا خدا شفاعت سے
کام میرا ہو نام احمدؐ کا

محو دیدار حق بنا دے گا
مست کر دیگا جام احمدؐ کا

کالی کملی وہ روش نورانی
اور وہ پیارا خرام احمدؐ کا

من بنی لک جو پوچھین مجھسے ملک
بولون مین ہون غلام احمدؐ کا

کیون نہ قربان دل سے ہون شایق
کتنا پیارا ہے نام احمدؐ کا

کبھی مجھ پر نہ ہجوم غم ہجران ہوتا
شاد گر وصل سے اپنا دل نالان ہوتا

بیقراری نہ یہ ہوتی نہ پریشان ہوتا
جلوہ فرما مرے دل مین جو وہ جانان ہوتا

ڈالتا تاج شہی پر نہ نظر بھولے سے
قصر محبوب کی درکا جو مین دربان ہوتا

وحشت دل نہ اگر زور دکھاتی ہم کو
ہاتھ سے اپنے نہ ناموس گریبان ہوتا

مین بھی منصور کے مانند انا الحق کہتا
ذات حق مین جو فنا ہونیکا امکان ہوتا

قم باذنی کی صدا سنکے وہ حیران ہوتے
عہد عیسیٰ مین جو اپنا شہ جیلان ہوتا

جلوۂ یار جو پوشیدہ نہ ہوتا اس مین
یون نہ مسجود ملایک کبھی انسان ہوتا

سچ ہے پھولون نہ سماتا دل مضطر میرا
شہر بغداد پہونچنے کا جو سامان ہوتا

کام تقدیر پہ سب چھوڑ دے اپنے شایق
عقل تدبیر سے کچھ بھی نہین نادان ہوتا

ولین ہو وہیان روئے رسالت مآب کا
ذرّے مین بھی چمکتا ہے نور آفتاب کا

ہراک حسین اپنی نظر سے اوتر گیا
ہاتھون کے بدلے کاٹین دلکو زنان مصر
جو دل کہ قید جسم سے چھوٹا سنور گیا
اونگلی کے ایک اشارے سے شق ہو گیا قمر
پھر جائے سب خدائی تو پروا نہین مجھے
احمد کے میم مین ہین نہان رنگ ڈھنگ اور
کچھ خوف حشر کا نہین لیکن یہ ہے خیال
دل بیقرار ہجر نبیؐ مین ہے رات دن
چھائی ہے چوطرف شب فرقت کی تیرگی

نظرون مین چڑھ گیا ہی جو نقشہ حباب کا
چہرہ جو دیکھتین وہ رسالت مآب کا
دریا بنا ہے ٹوٹ کے قالب حباب کا
اونٹنی یہ معجزہ ہے رسالت مآب کا
پھر جائے دل نہ مجھسے مرے آفتاب کا
یہ ہے فروغ یار کے منہ کی نقاب کا
ہے سامنا کسی کے رخ بے نقاب کا
جز وصل کچھ علاج نہین اضطراب کا
یارب دکھاوے جلوہ اوسی آفتاب کا

پلےؔ پہ جس کے شافع روز حساب ہو
کیا خوف ثنا آیتی اوسکو حساب وکتاب کا

تصور رہکو ہی جب سے نبیؐ کے روئے خندان کا
محمدؐ کی جدائی بھی نہین کم وصل سے آہا
بڑی آنکھین کہان ابرو وہ کملی وہ عبا نیچی
ہمارا دل منور ہے نبیؐ کے نور ظاہر سے
رگ جان مین کسی کو ڈھونڈنے سے یہ ہوا حاصل
قیامت مین بچی رسوائی سے امت محمدؐ کی
نبیؐ کی مہربانی کی ہوا چلتی رہے ہر دم
ازل سے دل شکستہ ہین مگر قسمت تو ہی اچھی
صفت ہراک کی ہو اسمین ادا ہراک کی ہو اس مین
نہین معلوم کسدن دن پھرینگے ہم غریبون کے

چمکتا ہی مثال برق ہر دم نور یزدان کا
تمنا کا مزا حسرت کی حسرت لطف ارمان کا
خدا کا شکر ہے سر دار بھی ہم کو ملا بان کا
کہ جیسے ماہ یعقوبی سی چمکا تخت زندان کا
ملا تار نظر سے سلسلہ تار گریبان کا
مین اوس ستار کی صدقے کہ جسنے عیب کے ڈھانکا
رہے تازہ ہمیشہ یا الٰہی باغ ایمان کا
کہ اوس ٹوٹے ہوئے دلمین ہے مسکن اپنے جانان کا
عجب رتبہ ہی انسان کا عجب نقشہ ہی انسان کا
کہ روز وصل سے بدلے الٰہی روز ہجران کا

نظر آتا اُسے کیا کیا کہوں کچھ کہہ نہیں سکتا
خدا شاید ہے چاک قلب سے جس شخص نے جہان کا

یقین ہے جان بھی ہنستے ہنستے میں اللہ کو سونپونگا
رہے گو روبرو جلوہ نبیؐ کے روئے خندان کا

مجھے کیا نزع کا اور قبر کا ہو خوف ای شایق
نبی کا امتی ہون اور خادم شاہ جیلان کا

مین حور پہ مائل ہون نہ شیدا ہون پری کا
دیوانہ ہون مدت سے رسول عربی کا

مین امتی تیرا ہون مگر دور ہون تجھ سے
اے پیارے محمدؐ مجھے رونا ہے اسی کا

پروانہ صفت جلتی ہین سب غیر کی شکلین
اللہ رے انداز میرے دل کی لگی کا

کہتا ہے انا املح دلدار ہمارا
کیونکر نہ جیحون کا یہان رنگ ہو پھیکا

طیبہ مین مرون دفن ہون اُس پاک زمین مین
حسرت یہی دل کی یہی ارمان ہے جی کا

محشر مین کفن پھاڑکے اس شان سے آؤن
غل اوٹھے وہ دیوانہ چلا اپنے نبیؐ کا

ہون جس کے طرفدار قیامت مین محمدؐ
اللہ کی قسم اوس کا نہ ہو بال بھی بیکا

بیداری مین یا خواب مین اے خالق اکرم
دیدار ہو حاصل مجھے مکّی مدنی کا

محبوب کا جب وصل مقرر ہے پس مرگ
کیونکر نہ کہون موت کا دن ہے خوشی کا

احباب و اقارب بھی ہین اچھے رہین گر ہم
سچ ہے کہ بُرے وقت نہین کوئی کسی کا

قبلے کا بھی قبلہ ہے مزار شہِ والا
جنت سے فزون رتبہ ہے طیبہ کی گلی کا

سُنی ہون مسلمان ہون شیدا ہون ازل سے
صدیق کا فاروق کا عثمان و علی کا

خادم بھی ہے عاشق بھی ہے شیدا بھی ہے شایق
مکّی مدنی ہاشمی و مطلبی کا

نور احمد کا مسند آرا ہو گیا
دل ہمارا عرش اعلیٰ ہو گیا

ہے وہی ذرہ ہوا جو بڑھ کے مہر
ہے وہی قطرہ جو دریا ہو گیا

جب ہوئے پیدا محمدؐ مصطفےٰ
راز خالق کا ہویدا ہو گیا

تھی تصور مین جو اُس یوسف کی شکل — خواب بھی خواب زلیخا ہو گیا

آشکارا کرو اسرار نہان — کیا کہون منصور کو کیا ہو گیا

جب لب جان بخش کی شہرت ہوئی — ختم اعجازِ مسیحا ہو گیا

لیجئے اب تو خبر یا مصطفےٰ — جان پر فرقت مین کیا کیا ہو گیا

نور احمد و لین تھا جلوہ فگن — تیرہ مرقد مین اُجالا ہو گیا

واہ اے تصویر کیا کہنا ترا — خود مصور تیرا شیدا ہو گیا

ذکر اپنے یار کا جب آگیا — عاشقو ٹھنڈا کلیجا ہو گیا

حضرتِ انسان یہ کیا فخر ہے — دل کسی کا گھر خدا کا ہو گیا

اے خیال روئے احمد الغیاث — قبر مین تادم اکیلا ہو گیا

نعت احمد نے کیا ہے سرخ رو
شائق اپنا بول بالا ہو گیا

مصفا جب ہوا دل مینے نور مصطفےٰ دیکھا — اس آئینے مین حضرت ہی کو صورت آشنا دیکھا

نہ دیکھا سبز گنبد یا محمد آپ کا جس نے — بھلا پھر اوس نے گلزار جنان آکے کیا دیکھا

یہ ہے عاشق کا مذہب اور یہی عشاق کہتے ہین — تمہاری شکل مین یا مصطفےٰ روئے خدا دیکھا

جسے سب دیر مین کعبے مین جا کر ڈھونڈ آتے ہین — اُسی مینے مکان دل ہی مین جلوہ نما دیکھا

تمہارے مصحف رخ کی عجب ہے شان یا احمد — نہین یہ بات قرآن مین بہت ہمنے پڑھا دیکھا

یہی مفہوم ہے سن آیہ قوسین و ادنیٰ کا — شب معراج اللہ کو نبی نے برملا دیکھا

ہوئے جب خاک ہم تب نقش پائے یار ہاتھ آیا — نہان ہم نے فنا کے رنگ مین رنگ بقا دیکھا

پھرے ہر جا مگر اب مانگتے ہین تجھ سے یا احمد — گنہگارون نے بس تیرا ہی دروازہ کھلا دیکھا

کہان ہم سے گنہگار اور کہان وہ گلشن جنت — تری ہی رہنمائی سے یہ ہمنے راستا دیکھا

بلائین لین گے ہم اپنی نظر کی اُس گھڑی شائق

ہماری آنکھ نے جس دن خیر الوریٰ دیکھا

لیتا ہے جان شوق مدینے کی راہ کا
اختر چمک گیا مرے بخت سیاہ کا

خواہان کسی پری کا نہین مال وجاہ کا
دیوانہ ہون مدینے کے اک رشک ماہ کا

عصیان سے جب ہمارے ہے زاہد ترا کرم
پھر خوف مجرمون کو رہا کیا گناہ کا

بھولے سے بھی نہ طور کے سرمہ پہ ڈالون آنکھ
کافی مجھے غبار ہے طیبہ کی راہ کا

آب کرم سے کر دواسے یا نبیؐ سپید
کالا ہے دل گناہ سے اس روسیاہ کا

یا صاحب الجمال و یا سید البشر
فرقت مین دم لبون پہ ہے اس پر گناہ کا

من وجہک المنیر لقد نور القمر
بے شبہ اسمین دخل نہین اشتباہ کا

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
کیا مرتبہ بیان ہو رسالت پناہ کا

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
شایق بھی ہے وصف مرے بادشاہ کا

محفل مین دل ہمارا جو ہاتھون اچھل گیا
کس کی زبان سے نام محمدؐ نکل گیا

طیبہ جو پہنچون الفتِ زلفِ رسول مین
سمجھون گا مین کہ اب مری قسمت کا بل گیا

سمجھا یہ مین کہ آج ہی معراج ہے مری
دن ہجر کا جو وصل کی شب سے بدل گیا

ذکر محمدی پہ یہ کیون رو رہے ہین ہم
کس کا تصور آنکھون مین آکر نکل گیا

رونے سے دل مین آگ بھڑک اٹھی عشق مین
اے ہجر شاہ گھر مرا پانی سے جل گیا

دیدار خواب مین جو ہوا روئے پاک کا
بیمار چشم احمد بھر سنبھل گیا

کیجے مدد کہ پھنس گئے دنیا مین یا نبیؐ
غفلت ہوئی خیال سے عہد ازل گیا

معشوق کی جو چیز تھی معشوق کو ہے پاس
کیا فکر قبر مین جو میرا جسم گل گیا

جب ہو گیا تصور احمدؐ سے آشنا
کچھ فراق مین دل مضطر سنبھل گیا

صد شکر دل کو ہو گیا اب نعت سے لگاؤ

شایق کلام سے مرے رنگ غزل گیا

سید ہمارا مولا ہمارا بانکا عرب کا ولدار پیارا
دونون جہان مین اپنا سہارا بانکا عرب کا ولدار پیارا

ہان ہان وہی تو آرام جان ہی جسکے تصدق دونون جہان ہے
نور نظر ہی آنکہونکا تارا بانکا عرب کا ولدار پیارا

اپنا مقدر محشر مین چمکا صدقہ ہی اوس کی دست کرم کا
بار گنہ کو سر سی اوتارا بانکا عرب کا ولدار پیارا

قربان اپنی نور خدا کے دکھلا رہا ہے ہر ہر ادا سے
جلو مین اپنی حق کا نظارا بانکا عرب کا ولدار پیارا

رب مین عرب مین عین بنی ہی جھگڑا عقدہ کہلیگا محشر مین اسکا
کیونکر جدا ہو رب سی ہمارا بانکا عرب کا ولدار پیارا

صل علی کہہ اٹھیگی خلقت آئیگا جسدم روز قیامت
وہ کملی والا احمد ہمارا بانکا عرب کا ولدار پیارا

آواز آئی یہ لامکان سی نزدیک آؤ اے میرے پیارے
عرش علا پر جسدم سدہارا بانکا عرب کا ولدار پیارا

اے دل تیا میں کہتا ہون سن لے جینا ہی مشکل فرقت مین جس کے
اپنا پیمبر اللہ کا پیارا بانکا عرب کا ولدار پیارا

شایق وہی ہے سردار عالم صلی اللہ علیہ وسلم
ہادی ہمارا والی ہمارا بانکا عرب کا ولدار پیارا

ہم پہ جب اپنا پیمبر مہربان ہو جائیگا
ہجر کا سب غم نصیب دشمنان ہو جائیگا

ہجر احمد مین جو ہیجی بیقراری ہے تری
حال تیرا خود بخود او نیر عیان ہو جائیگا

جب یہ نور احمدی سے صاف ہوگا ایجناب
راستہ دل سے مری تا لامکان ہو جائیگا

سر جھکا وینگے ادب سی سب کے سب روز جزا
جلوہ گر جسدم مرا ابرو کمان ہو جائیگا

دیکھ دل کا آئینہ یہ خواب غفلت تا کجا
لیکے یوسف کو روانہ کاروان ہو جائیگا

روبروئے قبر اطہر روئینگے کہہ کہہ کی حال
جب گذر ہم سے غریبون کا وہان ہو جائیگا

سچ ہے جسدم ہو گی کامل الفت نور خدا
طائر دل بھی مرا عرش آشیان ہو جائیگا

قبر مین رکھکر مجھے پلٹینگے جب سب اقربا
روح طیبہ جائیگی خالی مکان ہو جائیگا

جلوہ فرما جب ہمارے دل مین ہونگی مصطفےٰ
خانۂ ویران ہمارا گلستان ہو جائیگا

خاک ہونگے جل کے سب دشمن رسول اللہ کے

نعت گو جب شایق آتش زبان ہوجائیگا

جب خیال احمدی مین مین فنا ہونے لگا
راز وحدت سے مرا دل آشنا ہونے لگا

نور احمد جس گھڑی جلوہ نما ہونے لگا
خانۂ دل غیرت عرش علا ہونے لگا

تیغ ابروئے نبیؐ کی یاد پھر پیدا ہوئی
شکر ہے زخم جگر میرا ہرا ہونے لگا

پردۂ وحدت سے آواز آئی آنزدیک اور
جب خدا کا مصطفیٰ سے سامنا ہونے لگا

سر پہ آیا جب مرے خورشید ہجر مصطفیٰؐ
بیکسی مین مجھسے سایہ بھی جدا ہونے لگا

نام احمدؐ سنتے ہی روتا ہون کیون مین کیا کہون
کون آکر تصور مین جدا ہونے لگا

عاشق اللہ بنایا عشق احمدؐ نے مجھے
دیکھتے ہی دیکھتے مین کیا سے کیا ہونے لگا

جاکے طیبہ اس طرح سے روئین عشاق نبیؐ
لوگ گھبرا کر کہین محشر بپا ہونے لگا

سچ ہے مرشد کے تصور سے ہوا جب صاف دل
دوجہان کا حال مجھپر آئینا ہونے لگا

ہوچلا ہمکو جو ذات کبریائی کا یقین
طائر حرص وہوا دل سے ہوا ہونے لگا

جاکے طیبہ عرض کرنا اے صبا سرکار سے
عاصیونکا حال فرقت سے ہوا ہونے لگا

آرزوئے وصل احمد مین ہی کچھ تو راز حق
دلمین کیا کیا نور حق جلوا فزا ہونے لگا

شایق خستہ یہ ہے نعت محمدؐ کا طفیل
تیرے شعرون پربھی شور مرحبا ہونے لگا

وہی ہے نقش پا سلطان دین کا
بنا جو تاج سر عرش برین کا

خدا کا شکر وہ ہے اپنا پیارا
خدا کو عشق ہے جس نازنین کا

وظیفہ شب کا مازاغ البصر ہو
اشارہ ہے یہ چشم سرگین کا

مرے پیارے نبیؐ ہین جلوہ فرما
فلک سے بڑھ گیا رتبہ زمین کا

مبارک وحشت ہجر محمدؐ
گریبان تک بڑھا چاک آستین کا

دل صدچاک پر واللیل دم کر
کہ شانہ ہو وہ زلف عنبرین کا

تمہاری عارض وگیسو کے صدقے ‌ ‌ ‌ تنا دو راز مجھکو کفر و دین کا
اگر طیبہ کو جاؤن پھر نہ آؤن ‌ ‌ ‌ الہی مجھکو کردینا وہین کا
کسی کی شکل صورت ہو کسی کی ‌ ‌ ‌ کمال اچھا ہے صورت آفرین کا
ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ و حیدرؓ ‌ ‌ ‌ فدائی ہین ہون چارون ہمنشین کا

قیامت کا مجھے کیا خوف شایق
بھروسہ ہے شفیع المذنبین کا

سوئے طیبہ مرا گذر نہوا ‌ ‌ ‌ وائے قسمت کہ یہ سفر نہوا
بیقراری کا کچھ اثر ہوتا ‌ ‌ ‌ اور بے چین کیون جگر نہوا
نہ ملی راہ راست ہمکو کبھی ‌ ‌ ‌ اپنا احمد جو راہبر نہوا
آبرو خاک ہوگی محشر مین ‌ ‌ ‌ دیدہ ہجر نبیؐ مین تر نہوا
آگیا دم ہے آخر آنکھو نمین ‌ ‌ ‌ تیرا دیدار عمر بھر نہوا
نقش نعلین پاک جسمین ہو ‌ ‌ ‌ مین اوس آئینہ کا بھی گھر نہوا
بیکسی مین کسی نے لی نہ خبر ‌ ‌ ‌ ہجر مین کوئی نامہ بر نہوا
کس طرح کیجے مغفرت کا گھمنڈ ‌ ‌ ‌ کام اچھا تو عمر بھر نہوا
داغ کھائے نہ عشق احمدؐ مین ‌ ‌ ‌ نخل دل اپنا بارور نہوا
کبھی آرام سے بسر نہ ہوئی ‌ ‌ ‌ سر کا تکیہ وہ سنگ در نہوا
یاد ہوتی نہین مدینہ مین ‌ ‌ ‌ آہ کا میرے کچھ اثر نہوا
رات دن دیکھتے ہین جو تجھکو ‌ ‌ ‌ ہائے مین اونکی ہی نظر نہوا

مجھکو رونا اسی کا ہے شایق
سوئے طیبہ مرا گذر نہوا

نور احمدؐ سے تصور مین جو یارانہ ہوا ‌ ‌ ‌ آنکھ تو شمع بنی دل مرا پروانہ ہوا

شب معراج وہ بنہا و سنورنا آہا
سر پہ پایان آرہی چلنے زلف مین جان شانہ ہوا

کنت کنزاً کا بھی بہید ہے آدم کی قسم
خاک مین ملکے عیان جلوۂ جانانہ ہوا

نرگس مست محمد پہ ہوا دل شیدا
شکر ہے شیشہ مرا مائل پیمانہ ہوا

کیون مرے مرنے پہ روتے ہین عزیز و احباب
سچ تو یہ ہے کہ جو بیگانہ تھا بیگانہ ہوا

اتنی شہرت مجھے بس عشق مین ای شاہ عرب
لوگ کہدین کہ یہ ہندی ترا دیوانہ ہوا

تیغ ابرو سے تصور مین جو سر کٹ جائے
مین یہ سمجھونگا ادا سجدۂ شکرانہ ہوا

اف ری سوزش دل پرداغ کی اف ری سوزش
دھیان جب غیر کا آیا پر پروانہ ہوا

سیکڑون یون تو نبی خلق مین مبعوث ہوئے
میرے احمد تیرا انداز تو شاہانہ ہوا

کیون نہ سرگرم اطاعت مین رہے یا احمد
تیری ہی ہاتھ پہ دل کا مری بیعانہ ہوا

اضطراب و غم و درد و قلق و رنج و الم
ہجر احمد مین مری جان پہ کیا کیا نہ ہوا

مست ہون نکہت گیسوئے نبی سے شایق
اس لئے میرا ہر اک شعر بھی مستانہ ہوا

رسول اللہ کا جلوہ ہے جلوہ غوث اعظم کا
عجب پیارا عجب بانکا ہے نقشا غوث اعظم رح کا

زلیخا عاشق یوسف تو مجنون عاشق لیلی
طبیعت اپنی اپنی ہے مین ہون شیدا غوث اعظم رح کا

ولی وہ ہو گیا جسپر پڑی بانکی نظر اونکی
بڑی سرکار ہے اللہ رے رتبا غوث اعظم رح کا

محبت پہر کی دل سے نجائے ای مرے خالق
مری سر مین رہیگا حشر سودا غوث اعظم رح کا

خبر ہمکو بلی البیضۃ منا بالف سے
کہ بڑھکر شاہ سے خادم ہے ادنی غوث اعظم رح کا

ذرا اہل نظر سے پوچھیے تو لطف آئے گا
نظر مین اونکی ہے کیا کیا تماشا غوث اعظم رح کا

اگر سچے ہین ہم خادم تو کیا ڈر نزع کا ہم کو
رہیگا سامنے اوسدم بھی چہرا غوث اعظم رح کا

جسے چاہا اوسیدم بحر وحدت مین دیا غوطہ
ازل سے تا ابد بہتا ہے دریا غوث اعظم رح کا

رہے ہر دم یہی پیش نظر ایمان ہے اپنا
کہ مصحف سے نہین کم روئے زیبا غوث اعظم رح کا

ہمین کیون ہو بھلا ڈر گرمیٔ خورشید محشر سے | مبارک ہو ہمارے سر پہ سایا غوث اعظم کا

یہ ادنیٰ خاک کا ذرہ وہ نور رحمت عالم
بیان ہو وصف شایق سے بھلا کیا غوث اعظمؓ کا

شیفتہ ہے دل ہمارا پیر کا | یا الٰہی ہو نظارا پیر کا
مسکن اپنا جلد ہو بغداد مین | ہجر ہے کس کو گوارا پیر کا
یا مریدی لاتخف والبشر سنو | حکم بھی کتنا ہے پیارا پیر کا
حل ہوئی مشکل وہین اوس شخص کی | نام لے کر جب پکارا پیر کا
اولیا را ہست قدرت از الہ | تیر جستہ ہے اشارا پیر کا
ہر ادا سے شان وحدت ہی عیان | جلوۂ حق ہے نظارا پیر کا
جس نے دیکھا جان سے شیدا ہوا | حق نے کیا نقشہ اوتارا پیر کا
کسکی طاقت کسکا دل کسکا دماغ | لکھ سکے احوال سارا پیر کا

شایق خستہ ہے کافی روز حشر
ہم غلامون کو سہارا پیر کا

واقف راز خفی غوث الورا | مصدر سر جلی غوث الورا
آپکے جلوے مین جلوہ دیکھکر | ہو گیا قربان جی غوث الورا
ہم رہین ہر دم تری قدمون کے پاس | ہے یہی اپنی خوشی غوث الورا
دولت دیدار ہاتھ آئے اگر | مین بھی کہلاؤن غنی غوث الورا
کیون نہ ہو آل رسول اللہ ہین | اور اولاد علی غوث الورا
سلسلے مین ہم بھی ہین رکھنا خیال | ہو چکے ہین قادری غوث الورا
ہمکو بغداد معلیٰ مین ضرور | یاد فرماؤ کبھی غوث الورا
ہم غلامون کی تمہارے ہجر مین | بے مزا ہے زندگی غوث الورا

دم نکل جائے یہی کہتے ہوئے
المدد یا مرشدی غوث الورا

رات دن آنکھون ہی مین پھرتی ہی
شکل انور آپ کی غوث الورا

ہے مقرر وصل بعد موت اگر
موت آجائے ابھی غوث الورا

ہے یداللہ فوق ایدیہم سی صاف
سلسلے کی راستی غوث الورا

آرزو شایق کی پوری ہو ضرور
کب سی ہے وہ ملتجی غوث الورا

پیارے نبی سے ملتا ہی انداز غوث کا
ہے راز احمدی مین نہان راز غوث کا

اللہ سے عبد اور غلامون کی واسطے
کس درجہ بے نیاز سے ہے ناز غوث کا

پنہان ہے نور احمد مختار کا اثر
صورت کرامتون کی ہی اعجاز غوث کا

پروا نہین ہے کچھ اوسی دونون جہانکی
جو ہو گیا ہے عاشق جانباز غوث کا

ظاہر ہوا ہمین قدمی ہذہ کا بہید
کرتے تھی ساری اولیا اعزاز غوث کا

وہ شرق مین ہون خادم اگر غرب مین تو کیا
پہیلا ہے دور تک پر پرواز غوث کا

ان سے حسد حسد ہے نبیؐ اکریم سے
مردود ہوگا دشمن ناساز غوث کا

ہر وقت ہے یہی دل شایق کی التجا
یارب مجھے بنا دے تو ہمراز غوث کا

مجھکو کافی ہے مرے غوث الورا کا آسرا
ہے حقیقت مین یہی تو مصطفےؐ کا آسرا

دہیان زلف پیر کا کیونکر نہ ہو رمز فراق
دھوپ کی شدت مین بنت ہی گھٹا کا آسرا

کھینچ لائیگا کبھی مقصد خدا کے پاس سے
ہمکو ایدل ہے بہت دست دعا کا اسرا

پیر کی فرقت مین موت اچھی نظر آئے نہ کیون
نزع کی سختی مین ہوتا ہے قضا کا اسرا

خاک اوڑا لیجائیگی اک روز تو بغداد مین
ہم ہوئے برباد لیکن ہی صبا کا اسرا

ہم گنہ کرتے ہی رحمت ہو گئی اللہ کی
بات کیا نادر ہے کام آیا خطا کا آسرا

ایک سے ہو ایک کو الفت جو اللہ کے لئے — اون کو ہوگا حشر مین ظل خدا کا آسرا
پیر کے قدمونکے باعث منزل مقصد ملی — گمرہون کو ہاتھ آیا نقش پا کا آسرا
عاشقان ناتوان کو ہے بہروسہ آہ کا — جیسے ہوتا ہے ضعیفون کو عصا کا آسرا
کوئے غوث پاک ہے حقمین مری دار الشفا — مجھ مریض زار کو کب ہے دوا کا آسرا

ہے فنا لازم نہ دنیا کو سمجھ دار الخلود
دوپہر کی دھوپ ہے شایق بقا کا آسرا

ہر دم زبان پہ نام ہے پیرونکے پیر کا — یون ذکر صبح و شام ہے پیرونکے پیر کا
اللہ جانتا ہے یہ بندون کی کیا مجال — کیا رتبہ کیا مقام ہے پیرونکے پیر کا
ارشاد یا مرید کبھی حکم یا غلام — کیا بامزا کلام ہے پیرونکے پیر کا
قبضہ ہے ملک دل پہ اسی شہریار کا — ہر جا یہ انتظام ہے پیرونکے پیر کا
جس نے پیا خلوص سے وہ باخدا ہوا — وحدت کا جام جام ہے پیرونکے پیر کا
ہر ایک آفتاب کو آخر ہوا زوال — شمس علی مدام ہے پیرونکے پیر کا
ہر ہر کی اون کی شکل پہ قربان جان ہے — ہر ایک دل سے رام ہے پیرونکے پیر کا
احمد نے کس کے حق مین کشادی کہا جناب — سارا یہ احترام ہے پیرونکے پیر کا
کہتا ہون نام سنتے ہی امّی ابی فداک — وہ پیارا پیارا نام ہے پیرونکے پیر کا
ہوتے ہین فیض یاب ابھی تک ہزار ہا — کیا فیض فیض عام ہے پیرونکے پیر کا

پوچھے کوئی پتا تو بتانا اُسے یہی
شایق بھی اک غلام ہے پیرون کے پیر کا

بغداد کا پیارا نظر آجائے تو اچھا — دیدار سے دل اپنا مزا پائے تو اچھا
بیٹھا ہون مین روبرو روضے کی ادب سے — قسمت مری یہ دن مجھی دکھلائے تو اچھا
کہتے ہین تصور مین بھی پیر کے شیدا — ارمان بھرے دلمین کوئی آئے تو اچھا

کس کام کا دل جس مین نہو پیر کی الفت
دن رات یہ حضرت ہی کا غم کھائے تو اچھا

سر تیرا ہو اور پاک قدم غوث ورا کے
تو اس گھڑی تقدیر پہ اترائے تو اچھا

بغداد کو چل یاد کیا غوث نے تجھکو
ایسی کوئی اللہ خبر لائے تو اچھا

کیون ہمسری کرتا ہی رخ صاف سے اون کے
چاند اپنا کلف دیکھ کی شرمائے تو اچھا

اے غوث مکرم رضی اللہ تعالی
کچھ بھی میری آہون مین اثر آئے تو اچھا

اُس چاند سی صورت کا تصور ہو ہمیشہ
اس طرح میری آنکھون مین نور آئے تو اچھا

ہشیار رہو کس کام کی غفلت دل ناداں
تو اپنی خودی کھو کے انھین پائے تو اچھا

شایق ہے یہی آرزو مدت سی ہماری
بغداد مین یہ عمر گذر جائے تو اچھا

ادہر بھی ای میرے پیارے پیمبر دیکھتے جانا
ہمارا ہجر مین ہی حال مضطر دیکھتے جانا

سیہ کاری نہین معلوم کیا کیا رنگ لائے گی
ہماری شام غربت صبح محشر دیکھتے جانا

صبا تجھکو قسم دیتے ہین عاشق زلف احمد کی
مدینہ جاتے جاتے ہمکو آکر دیکھتے جانا

چلے معراج کی شب جب میری بانکی رسول اللہ
یہی ہر سر کا کہنا تھا نظر بھر دیکھتے جاتا

اگر طیبہ کو جاؤنگا کہیگا دل یہ آنکھون سے
کبھی گنبد کبھی وہ قبر اطہر دیکھتے جانا

نبی کا نور ہے دل مین کہونگا روز محشر بھی
سکندر میری آئینہ کا جوہر دیکھتے جانا

زیارت کرکے جب پلٹے تو دل ہر اک کا کہتا ہی
مدینہ کی طرف ہر دم پلٹ کر دیکھتے جانا

فروغ نور احمد نے سکھایا کام عیسیٰ کو
کہ چرخ چارمین پر سے زمین پر دیکھتے جانا

یہی ارشاد مرشد ہے کہ ذکر لا آلہ سے
تماشا دلکو آئینہ بنا کر دیکھتے جانا

شب معراج حورین کہ رہین تھین تھام کر دلکو
ادہر بھی اک نظر ای بانکی سرور دیکھتے جانا

کہونگا عیسوی اور موسوی سے حشر مین شایق
محمد کے غلامون کا مقدر دیکھتے جانا

نبی اپنا جو کاشف ہوگیا راز نہانی کا
مزا جاتا رہا موسیٰ وہ پہلی لن ترانی کا

ہر اک دم نام احمد لب پہ ہو اور دلین اللہ ہو
نہین دنیائے فانی مین بھروسہ زندگانی کا

درود ہلینز احمد پر جو کر کر دم نکل جائے
مزا ہو ضعف کا اور لطف آئے ناتوانی کا

ہوئی ہسدم شب معراج مہمانی محمد کی
عجب کچھ ڈھنگ پیارا تھا خدا کی میزبانی کا

جدائی مین محمد کی ترقی پر مصیبت ہو
قلق تھم تھم کے کیون ہوتا ہی اس درد نہانی کا

گنہگارون کو محشر مین نہین ہی خوف رسوائی
بھروسہ ہی انھین پیاری نبی کی مہربانی کا

مکانی شکل صورت مین نہان ہی لامکانی سِر
نشانِ بی نشانی ہے نشان ونکی نشانی کا

وہ روز فتح مکہ اور وہ ناقہ پر رسول اللہ
خدا جانے کسے عہدہ ملا تھا ساربانی کا

نہ کیون ہر وقت مجھکو یاد ابروئے محمد ہو
کہ مین پیاسا ازل سی ہون اسی خنجر کی پانی کا

بسر گر عمر ہو اپنی مدینے مین محمد کے
نظر مین رات دن نقشہ ہو عیش جاودانی کا

مرے پیارے محمد کا اگر ہو سامنے روضہ
ملیگا لطف اے شائق تجھے بھی مدح خوانی کا

شکل نبی مین حسن ہے حسن قدیم کا
دل مین مرے کھٹکتا ہے ارمان کلیم کا

لب ہلتے ہی نبی کے ہوئی میری مغفرت
اللہ رے کرم مرے پیارے کریم کا

ابروئے احمدی کا نہین ماہ نو مین خم
ہان ہان یہی اشارہ ہے طبع سلیم کا

ظاہر ہوا ہے احسن تقویم سے ہمین
انسان ایک راز ہے امید و بیم کا

مجھ ناتوان کو سوئے عرب جلد لی اوڑے
ایسا کوئی چلے کبھی جھونکا نسیم کا

جلوہ فزا وہ نور خدا جب سے ہوگیا
رتبہ ملا زمین کو بھی عرش عظیم کا

قربان لاکھ شال و دوشالے ہزارہا
انداز ہی کچھ اور ہے اون کی گلیم کا

ادنی یہ عشق نور محمد کا ہے اثر
جلوہ ہے داغ دلین بھی دست کلیم کا

ہر اک سے کہہ رہا ہون کہ ہون عاشق نبی
رہبر بنا ہون مین بھی درِ مستقیم کا

صدیقؓ ہو عمرؓ ہو کہ عثمانؓ ہو علیؓ
گو ہے سیاہ کاری زیادہ خطر نہین

عاشق ہون مین رسول کے ہر اک ندیم کا
سایہ ہے بس کسی کو کسی کے گلیم کا

شایق خط جبین جو پڑھے ہے تو کہہ بھلا
حکمت سے فعل خالی نہین ہے حکیم کا

ہے عشق کوچۂ شاہؐ امم کیا
جو ہر دم کہتے ہو باغ ارم کیا

کرین جو الفت احمدؐ کا دعوی
ہمارا منہ ہی کیا ہے اور ہم کیا

شفاعت کا نبیؐ کی آسرا ہے
زیادہ ہون اگر عصیان تو غم کیا

نہین ہے ہجر احمدؐ بن قلق کیون
ہوا ہے درد اپنے دل مین کم کیا

جگر پر کیون لگے خنجر کے چرکے
تصور مین ہے اوس ابرو کا خم کیا

ہمین سب کچھ دکھاتا ہے دل اپنا
مقابل اوس کے آئے جام جم کیا

میسر داغ ہے عشق نبیؐ کا
مرے آگے ہے دینار و درم کیا

ہوئی تنہائی کیون ملک عدم مین
ہماری بیکسی تھی ہم قدم کیا

کسی شب اور کسی دن یا محمدؐ
قدم پر تیرے یہ سر ہوگا خم کیا

بلا لو جلد طیبہ ہجر کب تک
یون ہی ہوتا رہے ہم پر ستم کیا

کلام اللہ مین ہو مدح جس کی
بھلا توصیف ہوا اوس کی رقم کیا

ہے ہر ہر شان مین جلوہ تمہارا
یہ ہستی چیز کیا ملک عدم کیا

کبھی تو ہجر مین یہ آنکھہ ہو تر
مجھے روتا ہے اسکا اور غم کیا

گدائی بس در خیر الوریٰ کی
امارت کیا ہے اور جاہ و حشم کیا

چلا سید صفا جو شایق سوئے جنت
خدا کا ہوگیا فضل و کرم کیا

نعرہ ہو لب پہ یا محمدؐ کا
مجھکو یارب بنا محمدؐ کا

دل رہے آشنا محمدؐ کا
عشق دے یا خدا محمدؐ کا

سچ ہے حسن وعشق کا نادر
وہ خدا کے خدا محمدؐ کا

دیکھہ کر غل ہو مجھکو روز جزا
وہ فدائی چلا محمدؐ کا

یہی قبلہ مرا ہے اور کعبہ
جب سے دل گھر بنا محمدؐ کا

چشم مازاغ زلف ہے واللیل
رخ رخ اینما محمدؐ کا

ہر جگہہ اوس کا بول بالا ہے
دل سے جو ہو گیا محمدؐ کا

دل کو تسکین ہو کسی صورت
لب ہو ذکر یا محمدؐ کا

سچ ہے ہر ہر مین ہے وہی جلوہ
نور ہے جا بجا محمدؐ کا

سارا انداز کبریائی ہے
وصف مین نے سنا محمدؐ کا

شایق اتنا ہی کہہ کے تو چپ رہ
ہون برا یا بھلا محمدؐ کا

آنکھون مین میرے نور ہے طیبہ کے چاند کا
دلکو مرے سرور ہے طیبہ کے چاند کا

ہر جا عیان نہان ہے وہی رنگ مصطفےٰ
غیبت مین بھی حضور ہے طیبہ کے چاند کا

ظاہر ہوا ہے معنیٔ لولاک سے ہمین
کونین مین ظہور ہے طیبہ کے چاند کا

ہر دم نئی نئی ہے تجلی کی روشنی
دل عاشقون کا طور ہے طیبہ کے چاند کا

ٹھنڈی نہ کیون ہو آنکھہ تصور ہے شام کو
کچھہ تو اثر ضرور ہے طیبہ کے چاند کا

رخسار بدر مین ہے کلف عیب ہی یہی
رخ صاف بے قصور ہے طیبہ کے چاند کا

آب وضو کو پیتے تھے اصحاب جانکر
یہ بادۂ طہور ہے طیبہ کے چاند کا

یہ جان مضطرب ہے فدائے محمدؐی
یہ قلب ناصبور ہے طیبہ کے چاند کا

شایق وہ آنکھہ مین ہی نہان مثل نور چشم
ظاہر مین ملک دور ہی طیبہ کے چاند کا

وصف جناب غوث بھلا کب رقم ہوا
گو سر قلم کا سجدے مین سو بار خم ہوا

ہے یاد دستگیر میں یاد خدا کا لطف
شکر خدا کہ دل مرا شکل حرم ہوا

درد فراق زور پہ ہو میرے پیر کا
منھ پر کہے نہ کوئی ترا عشق کم ہوا

بغداد مین پھونچ کے کہون گا یہ پیر سے
مدت کے بعد مجھ پہ خدا کا کرم ہوا

صدقے تیرے جمال کی ہر ہر کمال کے
شاہ عرب ہوا کبھی شاہ عجم ہوا

تیغ نظر کی یاد مین چلا کے یون کہون
یا پیر جلد آؤ مرا سر قلم ہوا

تیرا خیال مونس درد فراق تھا
جب ہوے جدا تو مجھے غم پہ غم ہوا

للہ کچھ تو لیجے خبر یا جناب پیر رح
فرقت مین میری جان پہ کیا کیا ستم ہوا

کہتے ہین ہم پکار کے یا پیر المدد
در پیش ہمکو گر کوئی امر اہم ہوا

صد شکر دھیان غوث کا رہتا ہے ہر گھڑی
اغیار کا خیال جو تھا کالعدم ہوا

شائق کا یہ نصیب ہے قربان جائیے
شیدا ہے غوث امت شاہ امم ہوا

دل مین ہو کھٹکا مری غوث الورا کی یاد کا
شغل ہو ہر دم یہی اپنے دل ناشاد کا

خوش ہین سب زاری جو کرتا ہون تیرے ہجر مین
ہے مری فریاد یا نغمہ مبارکباد کا

لیجئے جلدی خبر فرقت مین ہے حالت تباہ
غوث پیارے مین ہون خواہان آپکی امداد کا

اللہ اللہ تجھکو وہ رتبہ دیا اللہ نے
خم تیرے آگے ہو سر ابدال کا اوتاد کا

ہے وظیفہ رات دن یا غوث اعظم المدد
منکرون مین بھی ہون قائل ولسی استمداد کا

اب بلا لیجے چلا آتا ہون مین قدمون کے پاس
منتظر مدت سے ہون مین حکم کا ارشاد کا

حال میرے پیر کا مجھکو سنا دو دوستو
ذکر مجنون کا نہ قصہ چاہیے فرہاد کا

کھینچ لے عکس جمال غوث اعظم دستگیر
تاب کیا مانی کی ہے مقدور کیا بہزاد کا

لائے تشریف اکدن تو مرے دل مین حضور
خانۂ ویران ہو نقشہ خانۂ آباد کا

خوف کیا ہے قبر کا اور حشر کا اے دوستو
عشق ہے اصحاب کا اور آلہ الامجاد کا

ہو گئے برباد لیکن ہے یہی شایق دعا
ہم گنہگاروں کا مدفن شہر ہو بغداد کا

عشق ہے یا غوث اعظم آپکا
رات دن بھرتے ہین ہم دم آپکا

راز وحدت مجھپہ کر دو آشکار
دل میرا ہوجائے محرم آپکا

جلوۂ دیدار سے خوش کیجئے
ہجر مین مجھکو ہے بس غم آپکا

لاکھ بہکائے عدو کچھ غم نہین
ہے عقیدہ دل مین محکم آپکا

شکل تسکین ہے یہی یا سیدی
ذکر ہم کرتے ہین باہم آپکا

کیون ڈرین مرقد کی پرسش سے حضور
جب وسیلہ رکھتے ہین ہم آپکا

میری حل ہوجائین ساری مشکلین
نام لون یا پیر جس دم آپکا

سجدۂ من در خم ابروئے تو
یاد ہے ابروئے پر خم آپکا

حسرتین نکلین گین جب آئینگے آپ
دل مین ہوگا خیر مقدم آپکا

خستہ دل ہون اک نگاہ لطف ہو
بس یہی کافی ہے مرہم آپکا

رنج دوری کا سہین کب تک بھلا
اب ہو شایق شاد و خرم آپکا

ہجر زلف شہ ابرار نے سونے ندیا
رات بھر مجھکو دل زار نے سونے ندیا

یاد مین چشم محمد کی شب آنکھون مین کٹی
ایک بیمار کو بیمار نے سونے ندیا

آنکھ جھپکی نہین عشاق کی جو آئے احمد
آپکی حسرت دیدار نے سونے ندیا

عشق مژگان نبی دلمین کھٹکتا ہی رہا
ایکدم بھی خلش خار نے سونے ندیا

دل کو عقبیٰ کی طلب نفس کو دنیا کی طلب
مجھکو شب بھر اسی تکرار نے سونے ندیا

یاد آیا جو انا آلمح سرکار کا قول
کیا کہون چٹ پٹی گفتار نے سونے ندیا

حشر کا قہر کا میزان کا کھٹکا ہی رہا
مجھکو یہ دل انھین افکار نے سونے نہ دیا

ہجر مین دل جو بھر آئے تو بھلا نیند کہان
ہائے اس آنسو نکے تار نے سونے نہ دیا

یاد محبوب خدا مین مرا ہر دم گذرا
شکر ہے طالع بیدار نے سونے نہ دیا

کبھی او ڑے ہوئے آتا ہی تصور مین کوئی
اس لئے مجھکو شب تار نے سونے نہ دیا

گرمی نعت نبی سے ہوئی گرمی دل مین
ہمکو شایق ترے اشعار نے سونے نہ دیا

ہم گنہگارون کو احمد یاد فرمائینگے کیا
یا الہی دل کے سب ارمان بر آئینگے کیا

وصل احمد سے یا الہی اسکو کر دے مطمئن
ہم دل بیتاب کو فرقت مین بہلائینگے کیا

کیا کرین غفلت مین اپنی عمر ساری کٹ گئی
ہاتھ خالی سامنے اللہ کے جائینگے کیا

چھوڑ دین دنیا کو ہم ہاتھ آئے گر دین متین
ہمنے خود اپنی خودی کھوئی نہین پائینگے کیا

ہم سیہ کاری سے دنیا مین ہوئے ہین روسیاہ
منہ رسول اللہ کو محشر مین دکھلائینگے کیا

پوچھتا ہے دل ہمارا ہائے کس ارمان سے
خلد مین ساتھ اپنے احمد ہمکو لیجائینگے کیا

عاصیون کو یا نبی تیرا کرم درکار ہے
جو نکرنا تھا کیا اب کر کے پچھتائینگے کیا

خاکساری کیلئے پیدا ہوئے ہین خاک سے
یہ سمجھ لین ہم اگر پھر دلمین اترائینگے کیا

رشتۂ حرص و ہوا نے باندھ رکھا ہی ہمین
دامن مقصود تک ہاتھونکو پہونچائینگے کیا

نور احمد جلوہ افگن ہے دل پر نور مین
قبر مین آکر فرشتے ہم کو چمکائینگے کیا

کچھ نہین کہلتا معما غور شایق کیا کرین
جان تو جانان کی ہے پھر جانسے جائینگے کیا

نبی کی چھوڑ دے الفت یہ جی سے ہو نہین سکتا
یہی کیا حقیقت تفضیل مین کسی سے ہو نہین سکتا

یہی ہے مظہر مولا یہی ہے زبدہ خلقت
بتاؤ کونسا کام آدمی سے ہو نہین سکتا

قیامت مین رہینگے ایکجا ہمراہ حضرت کے
جدا ہون امتی اپنے نبی سے ہو نہین سکتا

خدائی پاک ہیں ہم بن ہمیں ہیں پردہ حائل
کہ دیدار خدا اپنی خودی سے ہو نہیں سکتا

قل ان کنتم تحبون کا یہ مفہوم ہے ایدل
خدا کا عشق کب بے عشق نبی سے ہو نہیں سکتا

وہ جنت جسکی شہرت ہی دکھائی لاکھ سرسبزی
فزون رتبہ مدینہ کی گلی سے ہو نہیں سکتا

خیال مصطفےٰ ہی ہو چلیں سب غیر کی شکلیں
بھلا اتنا بھی کیا دل کی لگی سے ہو نہیں سکتا

گنہگار و نہو مایوس تم اللہ کی رحمت سے
پھرادی اپنے ورسی یہ سخی سے ہو نہیں سکتا

لٹا کر اپنی دولت دولتِ الفقر و فخری لے
بڑی مشکل تو یہ ہے یہ غنی سے ہو نہیں سکتا

در خیبر سے ظاہر ہو گئی مشکل کشائی سب
کہیں ہم کیا کہ یاروئے علی سے ہو نہیں سکتا

علاج درد فرقت جز رسول اللہ کے شایق
کسی سے ہو نہیں سکتا کسی سے ہو نہیں سکتا

ولیں عشق حضرت خیر البشر پیدا ہوا
شکر ہے آہوں میں میری اب اثر پیدا ہوا

خوب ٹھنڈی ہو گئیں آنکھیں فرشتوں کی وہاں
نور جسدم مصطفےٰ کا عرش پر پیدا ہوا

کیوں نہ لیجاؤں خیال مصطفےٰ میں قبر میں
بیکسی و بے بسی میں ہم سفر پیدا ہوا

مجھکو رونا ہے اسی کا فرقت دلدار میں
کیوں نہ میری چشم سے اب اشک تر پیدا ہوا

یاد ابروئے نبیؐ نے کر دیا مضطر مجھے
ماہ نو جسوقت ایدل چرخ پر پیدا ہوا

خواب میں اکدن اگر آئیں ہمارے مصطفےٰؐ
ہم یہ سمجھیں گے محبت میں اثر پیدا ہوا

لو تصور ہو گیا نور نبیؐ سے آشنا
نخل حسرت میں مری اچھا ثمر پیدا ہوا

ہجر احمدؐ نے نہ اکدم چین سے رہنے دیا
درد دل ٹھہرا اگر درد جگر پیدا ہوا

کیا کہوں دل تھام کر کہدوں تو کہ سکتا نہیں
کس کا جلوہ چرخ پر قبل سحر پیدا ہوا

کیوں نہ ٹھنڈی آنکھ ہو نور خدا سے راتدن
چاک دل سے خانۂ وحدت کا در پیدا ہوا

اک نہ اکدن ہم وطن سے جائینگے سوئے عرب
شکر ہے دل میں تو اب عزم سفر پیدا ہوا

کیوں نہ لاتے سید ابرار پر ایمان ہم
گمرہوں کے واسطے اک راہبر پیدا ہوا

اپنا پیغمبر ہے شایق شافع روز جزا
کیون قیامت کا ترے دل مین خطر پیدا ہوا

جسے نبی کی اطاعت کا راستہ نہ ملا
قسم خدا کی ہے اوس کو کبھی خدا نملا

گئے نہ پاس رسول خدا کے طیبہ مین
اسی کا دل کو ہے رونا کہ مدعا نملا

ہزار صاف کیا دل کو ہم سنے رو رو کر
اس آئینہ کا مگر صورت آشنا نملا

بہت ہے جوش پہ بحر گناہ کیا کیجے
ہماری کشتی عصیان کا ناخدا نملا

اوڑا لے سوئے مدینہ کبھی خدا کیلئے
ہماری خاک کو یون خاک مین صبا نملا

وہان کا حال ذرا پوچھئے کہ ہے کیا کیا
مگر گیا جو عدم کو وہ قافلہ نملا

رسائی کو نے نبیؐ تک ضرور ہوجاتی
کرین تو کیا کہ ہمین بخت بھی رسا نملا

نظر نہ آئے وہ پیارے رسولؐ خواب مین بھی
کبھی غلامون کو کچھ نیند کا مزا نملا

خدا کی ساری خدائی انھین کی حکم مین ہے
رسول پاک ملے جس کو اوسکو کیا نملا

غنی ہون دولت دیدار سے محمدؐ کی
خزانۂ زر و گوہر ملا ملا نملا

اقارب اور احبا کہان پس مردن
ازل سے تا بہ ابد یار باوفا نملا

محمدؐ عربی سا رحیم اے شایق
نبیؐ کسیکو کسی وقت دوسرا نملا

عاشق احمد مختار ہوا خوب ہوا
دل مرا مطلع انوار ہوا خوب ہوا

کھل گئی آنکھہ خیال رخ احمد مین مری
بخت خفتہ مرا بیدار ہوا خوب ہوا

یاد مژگان مین کٹی رات مری سولی پہ
شکر ہے دل بھی فگار ہوا خوب ہوا

اک نہ اکدن تو پہنچ جاؤنگا طیبہ مین ضرور
دل وطن سے مرا بیزار ہوا خوب ہوا

ہوگئی مجھہ پہ شفاعت شہ دین کی واجب
مین خطاوار گنہگار ہوا خوب ہوا

فخر کیونکر نہ کرون مین کہ ہے یہ فخر کی جا
حق کا دلبر مرا دلدار ہوا خوب ہوا

یا نبی ہاتھ ہے ترے مری عزت ذلت
ہو خدائی کا جو مختار ہوا خوب ہوا

مرحبا واہ فدا تجھ پہ ہے خیال اختر
ہجر میں تو مرا غمخوار ہوا خوب ہوا

ہم گنہگاروں کا محشر میں ٹھکانا ہی نہ تھا
شاہ دین قافلہ سالار ہوا خوب ہوا

پڑگئی دل پہ مرے مست نگاہ احمد
مئے وحدت سے یہ سرشار ہوا خوب ہوا

اک نہ اک دن تو مسیحائی کو آئینگے نبی
ہیں جو اون آنکھوں کا بیمار ہوا خوب ہوا

مشکل آسان ہوئی اسے نیر نگاہ اختر
تو جگر کے جو مرے پار ہوا خوب ہوا

پیر کے لطف سے یہ شایق ناداں ایدل
بیخبر تھا سو خبردار ہوا خوب ہوا

ہوا اللہ کا دلبر جو پیمبر اپنا
خود ہمیں کہتے ہیں اللہ ری مقدر اپنا

حشر میں تشنہ لبی کا نہیں کچھ خوف ہمیں
دل حاتم ہے بہت ساقئے کوثر اپنا

ہجر احمد میں کوئی دم نہیں راحت ہم کو
چین لینے نہیں دیتا دل مضطر اپنا

چشم میگوں نبی کا ہے تصور دل میں
لب پیئے مست بنا دیتا ہے ساغر اپنا

ہاں اونھیں معرفت اللہ سی حاصل ہوگی
جو ریاضت سے کرے دل کو مسخر اپنا

برکت سے شہ ابرار کے انشاء اللہ
کیا تعجب ہے جو ہو خاتمہ بہتر اپنا

باغ دنیا میں کبھی تو ہمیں سرسبز کرو
جلد دکھلاؤ نبی گنبد اخضر اپنا

دل مرا نور محمد سے جو چمکے سرِ حشر
آئینہ دیکھ کے رہ جائے سکندر اپنا

عشق سچا ہے محمد کا اگر اے لوگو
حال طیبہ میں کہینگے کبھی جاکر اپنا

نور احمد تجھے احمد کی قسم دیتا ہوں
تو بنا لے مری آنکھوں ہی میں بس گھر اپنا

تیرہ مرقد میں اوجالا وہیں ہو جائے گا
نور احمد سے اگر دل ہو منور اپنا

ہیبی سودا ہے گنہگاروں کے سر میں یارب
ورد ہلیں محمد پہ رہے سر اپنا

صاف ظاہر ہوا شایق ہمیں من روحی سے

بے خبر تھا سو خبردار ہوا خوب ہوا

ہوا اللہ کا دلبر جو پیمبر اپنا
خود ہمین کہتے ہین اللہ رے مقدر اپنا

حشر مین تشنہ لبی کا نہین کچھ ڈر ہمین
دل حاتم ہے بہت ساقیٔ کوثر اپنا

ہجر احمدؐ مین کوئی دم نہین راحت ہمکو
چین لینے نہین دیتا دل مضطر اپنا

چشم میگون نبیؐ کا ہے تصور دل مین
بے پئے مست بنا دیتا ہے ساغر اپنا

ہان اگر ہمین معرفت اللہ سے حاصل ہوگی
حور یا جنت سے کرے دلکو مسخر اپنا

برکت سے شہ ابرار کے انشاء اللہ
کیا تعجب ہے جو ہو خاتمہ بہتر اپنا

باغ دنیا مین کبھی تو ہمین سرسبز کرو
جلد دکھلا دو نبیؐ گنبد اخضر اپنا

دل مرا نور محمدؐ سے جو چمکے سرحشر
آئینہ دیکھ کے رہجائے سکندر اپنا

عشق سچا ہے محمدؐ کا اگر اے لوگو
حال طیبہ مین کہینگے کبھی جاکر اپنا

نور احمدؐ تجھے احمدؐ کی قسم دیتا ہون
تو بنا لے مری آنکھون ہی مین بس گھر اپنا

تیرہ مرقد مین اجالا وہین ہو جائیگا
نور احمد سے اگر دل ہو منور اپنا

یہی سودا ہے گنہگارونکے سر مین یارب
در دہلیز محمدؐ پہ رہے سر اپنا

صاف ظاہر ہوا شائق ہمین مین روحی سے
تنکے آئینہ مین پوشیدہ ہے جوہر اپنا

رہے ہجر نبیؐ سے دلین یون مجمع خیالون کا
کبھی مژگان کا ابرو کا کبھی گیسو کا گالون کا

سیہ کاری کا ہمکو ڈر نہین ہے حشر مین ہان ہان
بھروسہ ہی ازل سے ہمکو گھونگرو والے بالون کا

نکیرین آئینگے جس دم پکارونگا محمدؐ کو
یہی نام مبارک بس جواب اونکے سوالون کا

عجب کچھ شان سے پیوستہ تھے ابروئے محمدؐ کے
کہا یہ جس نے دیکھا تو قران ہی دو ہلالون کا

غم و تکلیف و درد و اضطراب و سوزش و آفت
مری اک جان پر ہنگامہ ہے کتنے ملالون کا

نبیؐ کے در پہ جا جا کر جبین اپنی رگڑتے ہین
یہ حصہ ہے یہ رتبہ ہے بڑی تقدیر والون کا

تصور میں کبھی عارض کبھی گیسو کبھی ابرو — مزا ملتا ہے ہمکو ہجر اقدس میں وصالوں کا
مدینہ کی طرف تیرا گذر ہو تو محمد سے — صبا سب حال کہدینا ادب سے خستہ حالوں کا
اثر ہے عشق چشم احمد مختار کا اے دل — لحد پر میری بعد مرگ غول آیا غزالوں کا
نظر آتا ہے ہر ہر میں وہی نور رسول اللہ — ہوا جب محو میں تیرا تو میرے خیالوں کا

لکھی میں نے جو لیا ہی محمد کی ثنا شایق
مرا ہر شعر و فقرہ بنگیا شیریں مقالوں کا

شکل نبی میں حسن خدا اگر چھپا نہ تھا — شیدا پھر اون پہ کس لئے سارا زمانہ تھا
کس واسطے یہ توسن دل مضطرب ہوا — زلف نبی کا دھیان تھا یا تازیانہ تھا
یا احمد المدد مرے سرکار الغیاث — ہجر نبی میں بس یہی اپنا ترانہ تھا
اللہ دل سے کیوں نہ ذرا ہوتا دوستو — بانکے عرب کا ناز ہر اک دلبرانہ تھا
نکلی جو تن سے روح تو حیرت سے یہ کہا — دنیا میں اس فنا کا عجب کارخانہ تھا
یہ راز ہم کو مرشد کامل نے کہدیا — بیگانہ جس کو جانتے تھے وہ یگانہ تھا
طیبہ گیا نہ میں نہ بر آئی کوئی امید — افسوس تیر آہ مرا بے نشانہ تھا
جس نے سنا وہ عاشق احمد ہی بنگیا — کچھ ایسا پر اثر یہ ہمارا فسانہ تھا
طیبہ کو جب گیا میں تصور میں یا نبی — خادم کا سر تھا اور ترا آستانہ تھا
تھا دم کے ساتھ مظہر اللہ کا ظہور — جب جان جا چکی مرا جانان روانہ تھا
آکر ازل سے دیکھا جو دنیا کا بیتے حال — آئینہ خانہ یار کا یاں خانہ خانہ تھا

کس طرح رہتا شایق مضطر مدینہ میں
تقدیر میں دکن ہی کا جب آب و دانہ تھا

تصور مجھے جب نبی کا رہا — مرے دل میں کیا کیا تماشا رہا
گدا آپ کا شاہ ہے یا نبی — برا آپ کا سب سے اچھا رہا

خیال آیا آ... رخ کا جب — مرے ... لکو پہروں ہی سکتا رہا
یقین ہے کہ حسرت ہی ہوتا ہی وصل — تمنا کچھ مجھے اب نہ کہٹکا رہا
اوسی کا ظہورا وس کے منہ پر نقاب — خدا پر خدائی کا پردا رہا
جو سچا تھا عاشق تو وہ نزع تک — محمد محمدؐ ہی کہتا رہا
تڑپکانے لگا ابتدائے عشق یار — زمانہ تو چکر ہی دیتا رہا
جدا ہو گیا ہجر مین دل مرا — الٰہی مرے پاس اب کیا رہا
ہوا ذکر فرقت احمد کا جب — مرے دل مین ہی کچھ کھٹکتا رہا
الٰہی مجھے جلد طیبہ دکھا — مرا دل ہے فرقت مین گھبرا رہا
پڑھا جس نے دل سے درود شریف — محمدؐ کی مجلس مین چرچا رہا

صبا پیارے احمدؐ سے کہدینا تو
کہ شایق دکن مین تڑپتا رہا

محمدؐ آپ نے حسن ایسا پایا — فدا دل سے ہوا اپنا پرایا
کہوں کیا ہجر ابروئے نبیؐ مین — مجھی پر دل نے خنجر آزمایا
نبی کی جستجو کرتا تھا اوٹھکر — مجھے کیوں درد فرقت نے بٹھایا
اودہر بھی اک نظر آنکھوں کی صدقے — کہ مازاغ البصر پھر یاد آیا
یہی ہے وجد کا اے دل معما — کہ پچھلا حال ہم کو یاد آیا
کوئی کہدے ذرا پھر تسلی — تجھے طیبہ مین احمدؐ نے بلایا
یہی ہے التجا ہر وقت تجھ سے — مدینہ میرا مدفن ہو خدایا
کروں گا نالہ جب ہجر نبیؐ مین — ہلیگا عرش ربانی کا پایا

تجھے مرنے کا ہو کیوں رنج شایق
بنایا جس نے پھر اوس نے مٹایا

خیال آتا ہے جب ہمکو نبی کے روئے روشن کا
گمان ہوتا ہے سینے پر اپنے دست ایمن کا

ہو الاول ہو الآخر ہو الظاہر ہو الباطن
مثنا ہے یہ محمد و لغت کا دونون کی روشن کا

گنہگارون کو ذات کبریائی کا بھروسہ ہے
خدا کی پاک رحمت شامیانہ ہوگی مدفن کا

خزان ہجر محمد کی بہار جاودانی ہے
دل پر داغ مین نظارہ ہی سر سبز گلشن کا

خیال عارض انوار سے گر مونس و ہمدم
شب ہجران مین بھی انداز ہوگا صبح روشن کا

نبی سے دور ہون ایدل مگر خوش ہون تصور سے
مبارک باد سے ملتا ہے نغمہ میری شیون کا

ہوا اس آرزو مین خاک او بان کی مدینہ کے
کبھی تو خواب مین بوسہ ملے کملی کے دامن کا

نگاہ لطف سے اس کو رفو کر دو رسول اللہ
مرا چاک جگر کب آشنا ہوتا ہے سوزن کا

خیال نور احمد مین مجھے یہ اوج حاصل ہے
اوچھالا لامکان پر پڑ رہا ہے دلکی سوزن کا

رخ زلف محمد کا جو ذکر آتا ہے محفل مین
تو دل ہاتھون اوچھلتا ہی وہین تسبیح و برہمن کا

دل پر داغ ہر اک امتی کا رشک بیضا ہے
کلیم اللہ کو تھا ناز اپنے دست روشن کا

بچانا نفس کے پھندے سے ہمکو یا رسول اللہ
زیادہ خوف ہوتا ہے ہمین پوشیدہ رہزن کا

نبی کا دوست ہی جو مین بھی شایق آشنا ہون
قسم اللہ کی دشمن ہون مین احمد کے دشمن کا

دل ہوگیا رسول خدا کا جب آشنا
صلو علیہ کہنے لگے لو سب آشنا

دن یہ بھی ہے کہ رہتا ہے ہر ایک سے جدا
وہ دن ازل کا ہائے کہ اک جا سب آشنا

جو کچھ کہ ربط ہوا ہے ہوا میری روح سے
دل میرا نفس کا نہ بنے یارب آشنا

ہجر نبی وصال سے بدلے تو کیا عجب
دل سے ہمارے درد ہوا ہے اب آشنا

تیرے سوا نظر مین سماتا کوئی نہین
یہ دل ہمارا ہوتا ہے کس پر کب آشنا

اللہ کے لئے ہو اگر سب سے دوستی
آئینگے کام حشر مین بھی وہ سب آشنا

مضمون [illegible] کا ظاہر ہوا ہمین
شکل عرب سے ہوگیا ایدل رب آشنا

دشمن وہی ہوے جنھین سمجھے تھے دوست ہم
دنیا کے یار ہوتے ہین سب مطلب آشنا

ہردم خیال زلف محمدؐ سے کام ہے
اپنا دل حزین بھی ہوا ہے شب آشنا

احباب و اقربا ہون کہ مال و متاع و ہر
جبتک کہ تن مین روح رہے ہین سب آشنا

شایق نبیؐ کا نام جو آتا ہے سامنے
ہوجاتے ہین درود سے اپنے لب آشنا

ہے درد کبھی آہ و فغان اور کبھی نالان
اے ہجر نبیؐ ان سے پڑا ہے مجھے پالا

کیونکر نہ خیال رخ احمدؐ سے ہو دل خوش
ہان ہان ہے یہی نور مرے گھر کا اُجالا

اے باد صبا وصل محمدؐ مین شفا ہے
لیجا مجھے یا میرے مسیحا کو ملا لا

ہر وقت رہے پیش نظر نور محمدؐ
آغوش تصور ہی ہے جاندکا ہالا

سچ ہے کہ گذرتی تھی ازل ہی مین مزے سے
اللہ نے دنیا کی بلا مین مجھے ڈالا

ہو گرمئ ہجر شہ دین اور زیادہ
اک داغ جگر پر ہو تو اک دل پہ پھپھالا

ہے یاد رخ و زلف کی اک دل مین ہمارے
ہے جمع ضدین اندھیرے مین اُجالا

تسکین دل بیتاب کی اکدن تو صبا کر
بو زلف محمدؐ کی ادھر بھی تو اُڑا لا

محشر مین کہین کا نہین رہتا مین گنہ سے
قربان مرے پیارے محمدؐ نے سنبھالا

یون تو ہوے مبعوث بہت سارے پیمبر
ہر ناز ہر انداز ہے احمدؐ کا نرالا

شایق ہے یہ سب نعت محمدؐ کا تصدق
کہتے ہین جو سب سلمہ اللہ تعالے

کہ رہا ہے نام احمدؐ پر الف اللہ کا
غافلو چونکہ یہ رہبر ہے خدا کی راہ کا

حشر مین جب آؤن گا پڑھتا ہوا نعت نبیؐ
غل اُٹھے گا یہ ہے دیوانہ رسول اللہ کا

حشر مین یون شان و شوکت ہوگی ظاہر یا نبی
ہر گدا کو آپکے رتبہ ملیگا شاہ کا

مصحف عارض محمدؐ کا رہے پیش نظر
یا خدا کردے مجھے حافظ کلام اللہ کا

اوس کا اک قطرہ ہے ایدل ہوگا تابان کسطرح — نور احمد کے مقابل نور مہر و ماہ کا

جلوۂ نور خدا سے ہوگیا پر نور دل — مل گیا ہے مرتبہ اس کو بھی بیت اللہ کا

جو مدینہ دیکھ آیا وہ بھی کہتا ہے ہائے — کتنا پیارا پیارا منظر ہے تری درگاہ کا

لا الہ سے جو ہین سمجھے نفی کی اغیار کی — کھل گیا دل کو وہین بس لطف الا اللہ کا

اک نہ اک دن گر کے پڑ جائیگا اک فریب — ناتوان جسم اٹھی کو عصا بس آہ کا

ہے الف اللہ ہو سے لام بچا ہے آہ — بیچ جدائی ہو تو ہو ہے داو نام اللہ کا

مالدار و محتر کرلو روح جبتک تن مین ہے — بعد مردن ایک ہے رتبہ گدا و شاہ کا

نعت کا صدقہ ہے شایق جو تری اشعار پر
مرحبا کا شور ہے غل ہے جزاک اللہ کا

روح جب تن سے ہو یا احمد مختار جدا — سامنے سے نہ ہو جلوہ تیرا زنہار جدا

نقشۂ یار رہے پیش نظر آٹھ پہر — غیر کا دھیان رہے دل جو ہر بار جدا

غم اسی کا ہے مجھے اور اسی کا رونا — مجھ گنہگار سے کیون ہین مرے سرکار جدا

جن کو اللہ نے دی چشم بصیرت کی نظر — وہ نہین کہتے ہین اغیار سے ہی یار جدا

ہر مسلمان کا وہ دل ہے وہی عشاق کی جان — باغ طیبہ ہے جدا خلد کا گلزار جدا

اک مری جان پہ کیا ہی مصیبت اللہ — سختی نزع جدا روتے ہین غمخوار جدا

ہجر احمد مین بھی ہو مرا مونس ہر دم — مرے دل سے نہ ہو درد شہ ابرار جدا

سحر وحدت کی عجب موج ہے سبحان اللہ — مجھ مین پوشیدہ مرا یار ہے پھر یار جدا

یاد زلف شہ دین ہجر کے دن ساتھ ہی ہون — جس طرح دھوپ مین سایہ نہ ہو زنہار جدا

ہم گنہگارون کے ہمرہ رہین محشر مین نبی — قافلہ سے نہ رہے قافلہ سالار جدا

یاد حضرت سے بے چین تھی عشاق کی دل
اُنپہ آفت ہوے شایق تری اشعار جدا

حق ہے یا غوث آشنا تیرا
ہم سے کیا روٹھنا ہوا تیرا

کہدے اب تو زبان پاک سے تم
میں ہوں اک کشتۂ ادا تیرا

سر میں سودا ہے تیرا ہر اک کے
دل ہر اک کا ہے مبتلا تیرا

ہے قدم پر قدم محمد کے
کیا ہی سیدہا ہے راستا تیرا

میرے آنکھوں میں ہے تری صورت
میرا دل اور مدعا تیرا

مدتوں سے ظہور تک تیرے
ذکر کرتے تھے اولیا تیرا

ہمیں دارین سے غرض یا پیر
چاہیے مجھکو چاہنا تیرا

نہ جھٹک دے مجھے قیامت میں
میں اک ادنیٰ ہوں خاکپا تیرا

بخشوائے نیاز مندوں کو
ناز اوٹھاتا ہے کبریا تیرا

غوث اعظم پکار اوٹھا ہوں
جب میں سنتا ہوں تذکرا تیرا

کاش پتلی کے بدلے آنکھوں میں
جلوہ گر ہوتا نقش پا تیرا

خوف شائق کو کیا قیامت کا
اوس کو کافی ہے آسرا تیرا

گرمئ ہجر نبیؐ سے دل دہڑکتا جائے گا
اشک میری دیدۂ تر سے ٹپکتا جائیگا

جب خیال آجائے گا حسن ملیح یار کا
زخم دل پر پھر نمک اے دل چھڑکتا جائیگا

دیکھکر رتبہ ترا محشر میں یا خیر الورا
ہر کس و ناکس تری صورت کو تکتا جائیگا

الفت تیغ نگاہِ احمدی میں رات دن
مثل بسمل عاشقوں کا دل پھڑکتا جائیگا

راز وحدت صاف آئینہ سے بنے گا سامنی
نور احمدؐ جب مرے دل میں چمکتا جائیگا

آئے غش یادِ گل رخسار احمدؐ میں اگر
ہر کوئی منہ پر گلاب آکر چھڑکتا جائیگا

جس نے چھوڑی پیروی شرع رسول اللہ کی
بھول کر وہ راستہ سیدہا بھٹکتا جائیگا

روئے احمد کی بہار اے دل نظر آئے اگر
حشر تک آئینہ دل کا نہ سکتا جائیگا

دیکھ پائے صاف عارض گر رسول اللہ کو
بعد مردن مرغ جان اپنا پھڑکتا جائیگا

شعلہ روئے نبی سے ہو تصور میں جو وصل
ملکے ہر ارمان پسینے میں ٹپکتا جائیگا

شہرت حسن محمد مصطفٰے سنلے اگر
دل مرے پہلو سے آہستہ سرکتا جائیگا

یاد شایق آئے گر تشنہ لبی شبیر کی
غمزدون کے حلق میں پانی اٹکتا جائیگا

لکھنا ہے ہم کو وصف رسول جلیل کا
لائین قلم کہان سے پر جبرئیل کا

یا مصطفٰے شفا ہے تری اک نگاہ مین
عیسیٰ سے کیا علاج ہو تیرے علیل کا

دنیا ہے بے ثبات نہ تو اس سے دل لگا
نغمہ ہے ہر نفس مین نہان الرحیل کا

محبوب جو مرا ہے خدا کا ہے وہ حبیب
محتاج کچھ نہین ہے یہ دعویٰ دلیل کا

دل منظر خدا ہے نظر اس پہ ہو مدام
اے دوستو یہ کعبہ نہین ہے خلیل کا

اک امتی کو بھو لین گے احمد نہ حشر مین
مجھکو بہت بھروسہ ہے میری کفیل کا

کہلاؤ تو خدا کے وہ حافظ ہے ہر گھڑی
پیش نظر ہو واقعہ اصحاب فیل کا

لبیک یا رسول کہون گا پکار کر
نظارہ ہو جو شہر نبی کی فصیل کا

ملجائے مجھکو شربت دیدار مصطفٰے
کوثر کا تشنہ ہون نہ مئی سلسبیل کا

تازہ رہے مدام گل داغ عشق یار
اندازہ دل مین ہو مری باغ خلیل کا

جو نام مصطفٰے پہ نہ بھیجے درود پاک
شایق اسے مقام ملے گا بخیل کا

ہر اک خواہش سے دنیا کی ترا دل جب صفا ہوگا
تو نور احمد مرسل کا ہر دم سامنا ہوگا

ہر اک دل تھام کر صل علیٰ کہدیگا محشر مین
عجب انداز سے اپنا نبی جلوہ نما ہوگا

کسی کا عشق وقت جان کنی یون رنگ لائیگا
کہ دل سے اللہ اللہ اور زبان پر مصطفٰے ہوگا

شمیم زلف احمد کچھ اڑا لا کر مدینے سے
غریبون کو سنگھا جا تا صبا تیرا بھلا ہوگا

ہے الموت جسر یوصل کے یاد ہین معنی
دم آخر اُسے ہر درد مین حاصل مزا ہوگا

نماز و منان معراج ہی اُسدن ہین سمجھونگا
نبی کی مسجد اطہر مین جب سجدہ ادا ہوگا

نچھوڑونگا نچھوڑونگا کبھی پیارے محمد کو
قیامت مین یہ ہاتھ اور دامن خیر الوریٰ ہوگا

اغثنا یا رسول اللہ اغثنا یا رسول اللہ
وگرنہ کوئی دم مین دم مرا تن سے جدا ہوگا

جو ہو ہر داغ عشق احمدی شکل ید بیضا
الف عشاق کی آہونکا موسیٰ کا عصا ہوگا

شب معراج کے حالات سُنکر دل تڑپتا ہی
مرا پیارا پیمبر ہائے کیا اچھا بنا ہوگا

ڈرین کیون نزع کی سختی سے وصل یار ہوتا ہی
یہی تا جان جائیگی ہمارا اور کیا ہوگا

وہی کچھ جانتا ہے احمد بے میم کا مطلب
جسے دیدار احمد کا مزا حاصل ہوا ہوگا

ہمین تشنہ لبی کا حشر مین کیا خوف اے شایق
مدد پر اپنی محشر مین شہید کربلا ہوگا

قسم اللہ کی جو عاشقِ غوث الوریٰ ہوگا
دم آخر اُسے دیدار شاہ انبیا ہوگا

نظر ہو گنبد الور پہ ہر دم ہم غلامونکی
الٰہی اس طرح سے بخت اپنا کب رسا ہوگا

یہ سچ ہے آشنا کا آشنا ہے آشنا اپنا
محب جو پیر کا ہوگا وہ محبوب خدا ہوگا

ترے دربار مین لٹتی ہے جب دارین کی دولت
نہ ہمسر شاہ کے پھر کیون ترا ادنیٰ گدا ہوگا

نہ گھبرائینگے ہجر پیر مین سچے جو ہین عاشق
زبان پر اونکی بس ہر دم رضینا بالقضا ہوگا

تصور مین جو زلف پیر شکل تازیانہ ہو
پڑے گی مار وہ دل پر سزا مین بھی مزا ہوگا

جدائی غوث اعظم کی گوارا اب نہین مجھکو
مرا اللہ کب بغداد مین مسکن مرا ہوگا

تری جلوہ مین کثرت ہی ترے چہرہ مین وحدت ہی
جو دیکھے اک نظر سو جان سے تجھپر فدا ہوگا

غلامون پر کرم کی اک نظر ہو جائے گر حضرت
وہی ڈر خوف اونکا شکل امید و رجا ہوگا

مہوس بن نہ اے دل سن لی مجھسے آپ کا نسخہ
کرے جو نفس کو کشتہ وہ شکل کیمیا ہوگا

مرید و پرستش مرقد سے کیون ہے ڈر تمہین اتنا
وہان بھی حضرت غوث الورا کا آسرا ہوگا

محبت پیر کی کامل ہے گر قسمت سے تیری دین
تو ہر ہر رنگ میں آقا ترا جلوہ نما ہوگا

اے بانکے محمد صل علی رتبہ ترا ہم نے کیا جانا
اللہ کی قسم کیا منہ سے کہوں جس نے تجھکو جانا جانا

جب نزع کی حالت ہو طاری مشکل ہے وہی دم پر بھاری
وہ چاند سا چہرہ دکھلا کر ارشاد بھی کچھ فرما جانا

تم نام خدا ہو شان خدا احسان خدا ہو جان خدا
ہر ہر نے نبی ڈھب سے تمکو اے صل علی اپنا جانا

یاں فصل نہ تھا واں وصل ہوا کیا رتبہ یہ اللہ اللہ
معراج کی شب معراج کی شب کسطور کا وہ آنا جانا

یا خواب ہو یا بیداری ہو یا شکل تصور ہو سنلو
ہر حال کسی صورت سے مجھے جلوہ اپنا دکھلا جانا

قربت حاصل ہے جنکو تیری ہے انکی بڑ اچھی ہوتی
مضطر ہے مرا دل فرقت میں اکبار اسے سمجھا جانا

امید یہی ارمان یہی خواہش ہے یہی حسرت میری
اے نور خدا دل میں آکر تقدیر مری چمکا جانا

ایمان یہی ہے تو اپنا والشمس ہے جب چہرا تیرا
گیسو کو ترے اے پیارے نبیؐ واللیل اذا یغشیٰ جانا

اے کملی والے سائیں مری اسوقت خبر لے جلدی سے
آنکھوں میں ہے دم اب فرقت سے اسوقت ذرا تو آجانا

آئے تھے عدم سے گو تنہا اب فکر نہیں اس کی اصلا

سے مشکل بنی دل مین اپنے ہوگا ہمین اب تنہا جانا
وہ آنکھ وہ ابرو وہ سہرت شاہی مین فقیری کی صورت
جس سے تو تجھے مولانا اللہ کو اس نے کیا جانا

دم ٹوٹتے ہی بیگانہ ہوا اشتیاق پیچھے رفر آدم کا
کیا ادعا غضب کی تھی تادہر ہر نے تجھے اپنا جاتا

احمد پاک پہ مایل نہ ہوا تھا سو ہوا
دل مرا عشق مین کامل نہ ہوا تھا سو ہوا

شب معراج عرب سے پہ گیا ادا نہ مین
اب ہے ایسا کوئی واصل نہ ہوا تھا سو ہوا

خواب مین رو یتہ احمد ہوئی سبحان اللہ
محفل پاک مین داخل نہ ہوا تھا سو ہوا

ہر تجلی رخ حضرت کی یہان سے ظاہر
مہر طور مرا دل نہ ہوا تھا سو ہوا

یا نبی دیکھئے ہمت دل نادان کی مرے
تیغ ابرو کے مقابل نہ ہوا تھا سو ہوا

کون سے چاند کے ٹکڑے نے کیا دو ٹکڑے
دل شکستہ مہ کامل نہ ہوا تھا سو ہوا

ہجر مین وصل نبی کا مجھے جب لطف آیا
مین تصور کا جو قابل نہ ہوا تھا سو ہوا

کیون نہ انسان کو ظلوماً وجہولاً سمجھین
کوئی یون یار کا عامل نہ ہوا تھا سو ہوا

یا و شمشیر نگاہ نبوی ہے دل کو
شکر اللہ کا بسمل نہ ہوا تھا سو ہوا

خواہش راہ حقیقت نے کیا تنگ مجھے
طالب مرشد کامل نہ ہوا تھا سو ہوا

عشق حضرت مین عجب دلکو مزا ملتا ہے
لطف اس طرحکا حاصل نہ ہوا تھا سو ہوا

دیکھتے ہی رخ احمد کو دیا دل حق نے
وہ کسی شخص پہ مائل نہ ہوا تھا سو ہوا

آج محروم پھرا اوس کو نہ دروازے سے
تیرا شایق کبھی سائل نہ ہوا تھا سو ہوا

نظر ہم پہ یا مصطفے کیجیے گا
غریبون کے دل کو صفا کیجیے گا

تصور جو ہو چشم مست نبی کا
شرابا طہورا پیا کیجیے گا

مجھے خوف کہتا ہے امید کہتا
رہا کہہ رہی ہے تورا کیجیے گا

صبا جا کے شاہ عرب سے یہ کہنا
مجھے در کا اپنے گدا کیجیے گا

نہین ہے جو ممکن کسی ڈھب سے آنا
تصور مین مجھ سے ملا کیجیے گا

جما کر تصور مین شکل محمد
خدا اک نظارا کیا کیجیے گا

ہے منظور گر خاتمہ خیر سے ہو
تو یاد رسول خدا کیجیے گا

محمد کی امت ہون بندہ خدا کا
نکیرین بس اور کیا کیجیے گا

کبھی بن کے ارمان کبھی نور بنکر
مرے چشم و دل مین رہا کیجیے گا

نظر آپ ہی آئین پیارے محمد
تصور مین اتنا فنا کیجیے گا

بلا لو مدینہ مین جلدی محمد
کہان تک اب آہ و بکا کیجیے گا

مین بیمار احمد کا ہون اے مسیحا
مرے واسطے کیا دوا کیجیے گا

جو چاہو کرو اپنے شائق کے حق مین
بھلا کیجیے یا برا کیجیے گا

یا نبی جب عاشق روئے منور ہو گیا
عشق کا جو حال تھا آئینہ مجھ پر ہو گیا

گنبد احمد پہ جس دن میری پڑ جائے نظر
مین یہ سمجھون گا مرا اونچا مقدر ہو گیا

تیرے قدمون پر گرے لنگر خدا ایسا کرے
بار میرے جسم پر یا مصطفےٰ سر ہو گیا

جاندینا راہ الفت مین نہین مشکل ہمین
دل سا سرباز محبت اپنا رہبر ہو گیا

یہ صفائی قلب کی تاثیر ہے یا مصطفےٰ
آئینہ ہر ہر مری مرقد کا پتھر ہو گیا

ہو گیا احمد کی مژگان و نظر سے ربط جب
تیر دل سے آشنا گردن سی خنجر ہو گیا

وحشت عشق محمد زور پر ہے اسقدر
جب بہار آئی تو مین اپنے سی باہر ہو گیا

کیون نہ نورانی نظر آئے مجھے قلب سیاہ
آج نور مصطفےٰ مہمان مرے گھر ہو گیا

خوف کیا طوفان فرقت اور موج ہجر سے
یا نبی دل بحر الفت کا شناور ہو گیا

کوئی تو صل علیٰ کہتا تھا اور کوئی فداک
جلوہ گر اپنا نبی جب روز محشر ہو گیا

خوف کیا ہے دلکو شایق مفلسی سے عشق مین
ورہم داغ محبت سے توانگر ہو گیا

چمکے الہی اس طرح اختر نصیب کا
ہین شیفتہ ہیون ترے پیارے حبیب کا

طیبہ کا ذکر سنتے ہی دل شاد کیون نہو
ہان ہان وہی تو باغ ہے اس عندلیب کا

بلوا کے شہر پاک مین یا سید الرسلؐ
خوش کیجیے کرم سے کبھی دل غریب کا

ہے یہ دعا کہ دفن مدینہ مین ہو مرا
کیون ہو نہ ورد صبح و مسا یا مجیب کا

مین ہون مریض ہجر نبیؐ وصل ہے شفا
درکار کچھ نہین مجھے نسخہ طبیب کا

دارین کی ہے سیر تصور مین یار کے
کچھ تفرقہ نہین ہے بعید و قریب کا

عاشق وہ کبریا کے خدا اون کا شیفتہ
رتبہ ہے وہ کلیم کا اور یہ حبیب کا

دیدار جس کو آپکا حاصل ہے یا رسول
پڑ جائے سایہ مجھ پہ بھی اوس خوش نصیب کا

معراج کی وہ شب وہ سواری براق کی
سجتا تھا جبرئیل کو عہدہ نقیب کا

لا ترفعوا کہین کہین لا تجہروا لہ
سب کو ادب سکھایا ہے حق نے حبیب کا

اپنا جمال پاک دکھاؤ کسی طرح
معروضہ ہے یہ شایق حسرت نصیب کا

عجب رتبہ کیا اللہ نے مداح محمدؐ کا
عدد احمد کے ہین اور اسمین ہر ہر حرف احمدؐ کا

نہ کیون بسمل ہو ہر ہر تیغ ابروئے محمدؐ کا
لیا ہے پہلے بسم اللہ کہکر درس ابجد کا

محبت احمد مرسل کی اللہ کی محبت ہے
اشارہ ہے نئے انداز سے یہ میم احمدؐ کا

دماغی شکل مین لفظ محمدؐ سلسلہ جنبان
سنا ہے مینے بھی در پردہ نغمہ صوت سرمد کا

ہوا ظاہر شب معراج ہمکو اون معنی سے
کہ پردہ اوٹھ گیا تھا درمیان سے میم احمدؐ کا

کہا صل علیٰ ہر ہر نے دلکو تھام کر اپنے
یہ تھا معراج مین انداز حورون کی خوشامد کا

کہا جس نے محمدؐ حشر مین وہ ہو گیا ناجی
محمدؐ مین عیان ہے نور مطلق ذات باری کا
الٰہی اسطرح سے چشم دل مین نور آجائے
تصور شان وحدت کا تھا جب یہ ذہن مین آنا

کہ لفظ امان بھی ہم عدد نام محمدؐ کا
اشارہ روح انسانی مین ہے نور مقید کا
تصور مین کبھی نظارہ ہو شکل محمدؐ کا
سمٹ کر سایۂ قد بن گیا ہے میم احمدؐ کا

دعا شایق کی ہو مقبول بہر پنجتن یارب
مدینے مین ہنون جاکر مجاور پاک مرقد کا

اشارہ حشر مین ہے زلف احمد کی ہر اک لٹکا
ہماری شاہ کو نان جوین ہی لاکھ نعمت تھی
عجب الفت ہی احمدؐ سی کہ دل نے منھ نہین موڑا
نہین جائیگا جبتک عشق کا سودا خداوندا
نہین جو پیرو شرع محمدؐ اے دل نادان
دکھا دو شکل اپنی یا نبی اب دم ہے آنکھون مین
یہ ہی عبرت کی جا اب بھی تو چونکو خواب غفلت سی
سبھی ہے رمز اللہ جمیلؐ مین نہان اے دل
فلک پر عرش پر آراستہ پیراستہ ہر شئے
لحد مین ساتھ ہی مین یا محمدؐ کہہ کے اُٹھ بیٹھا

گنہگارو سیہ کاری کا کچھ تم کو نہین کھٹکا
وہ وہری ٹاٹ پر آرام ملتا تھا چھپر کھٹ کا
او ٹھا کر در و فرقت نے بہت کچھ رات کو پٹکا
ہمارا سر ہو اور پتھر رسول اللہ کی چوکھٹ کا
بلاشک راہ سید ہی چھوڑکر وہ راستہ بھٹکا
تامل کی نہین جا اب یہی موقع ہی جھٹ پٹ کا
یہی کہتا ہی منظر مقبرے کا اور مرگھٹ کا
یہ شکل میم احمد کیا ہے اک جلوہ ہے گھونگٹ کا
شب معراج وہ انداز احمد کی سجاوٹ کا
ہوا کھٹکا فرشتون کے جو کچھ پاؤنکی آہٹ کا

خدا کا نور سر تا پا کہون مین کیون نہ ای شایق
کمر کے راز سے واقف ہوا تھا نور کا پٹ کا

دو رنگی مین جلالی اور جمالی رنگ پنہان تھا
تری شان کریمی خواب ابراہیم نے دیکھی
وہ میری خواب مین بھی آئے چمکاتے ہی دہکاتے

مسلمان تھا سو کافر تھا جو کافر تھا مسلمان تھا
جو تھا آتش کدہ دم وہ وہ دم بھر مین گلستان تھا
ستم دیکھو کہ اسپر ہاتھ مین خنجر بھی عریان تھا

ہوا کرتی ہے سچے ہی پہ تہمت بزم دنیا مین / جو یوسف پاک دامن تھی تو اون کا چاک دامان تھا
قیامت مین محمد کو محمد خود نظر آئے / جو اپنے دل کے آئینے مین انکا عکس پنہان تھا
عجب کچھ عشق نے پردہ دری کی قیس و لیلی کی / وہان تھا چاک محمل مین یہان چاک گریبان تھا

عجب کچھ مکر سی کرتا تھا شایق بت پرستی بھی
جسے کافر سمجھتے تھے وہی پکا مسلمان تھا

زلف و خال و رخ خندان کو نہین جانتے کیا / ابرو نجم و مہ تابان کو نہین جانتے کیا
مصحف عارض جانان کو نہین جانتے کیا / ہم مسلمان ہین قران کو نہین جانتے کیا
چشم کے ایک اشارے پہ چلے جان و جگر / تابع حکم ہین فرمان کو نہین جانتے کیا
بت سفاک دکھا کر ہمین مقتل دوڑا / مرد میدان جو ہین میدانکو نہین جانتے کیا
سوتے ہین بیچ مین تکیہ وہ جو رکھکر شب وصل / دل یہ کہتا ہے کہ ارمانکو نہین جانتے کیا
اک نہ اک دن وہ بنائیگا نشانہ دل کو / ہم تری ناوک مژگان کو نہین جانتے کیا
آگ لگجائیگی کوچے مین تمہارے اک دن / نالہ ہائے دل سوزان کو نہین جانتے کیا
تو یہان مجھ پہ خفا کر لے مگر محشر مین / ہان ہیرے ترے دامانکو نہین جانتے کیا
اور کسی سے نہ ہوا کام اوسے ہم نے کیا / سب ملک حضرت انسانکو نہین جانتے کیا
کیون یہان آئے دکھانیکو حماقت اپنی / شیخ جی محفل رندان کو نہین جانتے کیا
پرسش روز قیامت کی ہی کیون فکر تمہین / عاصیو رحمت رحمانکو نہین جانتے کیا
دبر کیون جلد مدینے مین بلا لو مجھکو / یا نبی تم مرے ارمان کو نہین جانتے کیا

ہو کے انجان گنہ کرتے ہو کیون ای شایق
روز میثاق کے پیمان کو نہین جانتے کیا

اک نظارہ روئے غوث پاک کا افسون ہوا / جس نے دیکھا دل سے شیدا ہو گیا مجنون ہوا
فصل گل مین چیختا پھرتا ہون یا غوث الورا / جب سے اس دلکو مری عشق رخ گلگون ہوا

دیکھکر بغداد مین وہ گنبد اطہر کہون
اے مری خوش قسمتی اب مین ترا ممنون ہوا

ہے ازل ہی سے مجھے محبوب سبحانی کا عشق
عاشقانہ میرے ہر ہر شعر کا مضمون ہوا

پھر ترقی پہ ہوئی الفت جناب پیر کی
شکر ہے درد فراق پیر پھر افزون ہوا

خواب مین بھی مین نے صورت پیر کی دیکھی نہین
شاد کس دن دوستو مرا دل محزون ہوا

تن میرا پھونکا ہیری دل کی لگی نے ہائے ہائے
اور میرا دیدۂ تر غیرت جیحون ہوا

کیون بگڑتا ہے مرا ہر کام ہجر پیر مین
کچھ نہین کھلتا کہ میرا بخت کیون واژون ہوا

جھوٹ کہتے ہین مگر یا پیر یہ ہے فال نیک
سنتے بغداد مین شایق تیرا مجنون ہوا

ہجر مین کل چشم تھی نمناک دل غمناک تھا
کون مجھ سا غمزدہ ایجان نہ افلاک تھا

قتل کرنے جب تک آمادہ بت سفاک تھا
مستعد مرنے پہ مین تھا اور بہت بیباک تھا

قتل گہ مین ہاتھ قاتل کا پڑا خنجر پہ کب
ایک گردش مین نگہ کی سبکا قصہ پاک تھا

لیکے دل دم مین نہ آیا دیکے دھوکا چلدیا
تھا تو وہ کمسن مگر ہشیار تھا چالاک تھا

جب لگایا مینے دل جاتے رہی ہوش وحواس
عشق خال لالہ رویان نشۂ تریاک تھا

ہاتھا پائی نے عجب تصویر کھینچی روز وصل
اُنکا دامن چاک تھا میرا گریبان چاک تھا

کس طرح انسان نہ کرتا خاکساری اے ملک
خاک سے پیدا ہوا پھر آخرش وہ خاک تھا

کس لئے ڈرتے قیامت مین بھلا میزان سے ہم
مومنو پلے پہ اپنی صاحب لولاک تھا

ملک ہستی مین جو دوڑا تو عدم مین دم لیا
توسن عمر روان بھی کس قدر چالاک تھا

جب بہار آئی جنون تازہ ہوا سودا بڑھا
پھر وہی مین تھا وہی پھر دشت وحشت ناک تھا

منھ سے اُنکے بات نکلی دل پہ کندہ ہو گئی
کیسا عمدہ تھا نگینہ واکیا حکاک تھا

شکر حق تھی نزع مین بھی دل سے جاری یاد حق
اور لب پر میرے ہر دم نام غوث پاک تھا

وانسے کیون غیرون کو جھانکا کچھ تو کرنا تھا لحاظ
پردۂ در مین ترے میری جگر کا چاک تھا

تم نے کیون دامن کو دھویا پونچھ کر دامن سی اشک
چھن کے آیا تھا مری آنکھونکا پانی پاک تھا

قبر شایق کس طرح روشن نہ ہوتی وقت دفن
اوس کے دل مین نور عشق صاحب لولاک تھا

برہمن دیر مین کعبہ مین مسلمان دیکھا
جس کو دیکھا ترا آشفتہ و حیران دیکھا

کبک و طاوس چمن بھول گئی چال اپنی
کیا ٹہلتے تجھے اے سرو خرامان دیکھا

نزع حام مجھے دیکھہ کے کہتا ہے وہ شوخ
کور ہو جائے گا جس نے ہمین عریان دیکھا

ترے بھی رخ مین ہے وہ بات جو ہے مصحف ہی
رفع شک ہو گیا جب کھول کے قرآن دیکھا

عوض خضر بگولا تھا وہان راہ نما
تیرے وحشی نے وہ سنسان بیابان دیکھا

وقت وعدہ نگہ ناز جھکی سینے پر
تیرے ویدے کو تری دلکا نگہبان دیکھا

بلبلین بھول گئین زمزمہ سنجی اپنی
صحن گلشن مین جو شایق کو غزلخوان دیکھا

وصف کیون کرتا ہے واعظ اسکی آگے حور کا
وہ تو ہی کافور کی پتلی یہ پتلا نور کا

کہکشان ہے مانگ تو رخ آفتاب ابرو ہلال
کیون نہو چرخ برین پر بے باغ اُس حور کا

اشرف مخلوق کو اسفل سی کیا نسبت بھلا
کیا ہو رشک حور سے چہرہ مقابل حور کا

خواب مین جنت نظر آتی ہی اے واعظ مجھے
جب سے ہی دلکو تصور ایک رشک حور کا

چاندنی پر چاندنی پڑ جائیگی اے دوستو
ہو مقابل ماہ کے چہرہ اگر اُس حور کا

اُن کو آتا ہی نہین جو بانکپن انداز و ناز
سیکھتی ہین آکے پریان بھی چلن اُس حور کا

تمکو اے شایق یہ کیا سوجھی یہ کیون آیا خیال
کہتے ہو انسان کے چہرے کو چہرہ حور کا

دیکھتے عالم اگر ترے رخ پر نور کا
بھول جاتے حضرت موسیٰ بھی جلوہ طور کا

کون کہتا تھا انا واللہ اعلم بالصواب
ظاہر او دیکھو تو بے شک قول تھا منصور کا

یار ہو بہشت کی نہ کیون اُٹھ بیٹھین مردے قبر سے
میرے نالون نے اثر پیدا کیا ہے صور کا

کر نہ زاہد خانۂ دل کو مری تو بے چراغ
ہے تصور اسمین اک بت کی رخ پر نور کا

تیر مژگان سے تری ترک اے ناوک فگن
خانۂ دل ہے نمونہ خانۂ زنبور کا

اصل تو دونو کی جایز فرع مین جھگڑا ہی کیون
ایک ہے خرمے کا شیرہ اور ایک انگور کا

جب کہا مین نے کہ وعدہ کل کا ایفا کیجے آج
یون کہا اب جانے دو کیا ذکر ہے مذکور کا

زخم کو دیکھا تو ہنس کر اور بھی چھڑکا نمک
یہ علاج اُس نے کیا دل کے مرے ناسور کا

رازداری چاہیے تھی اُنکو مشتاق یار کی
بھید جب دم کھل گیا سر کٹ گیا منصور کا

جبتک اس دل مین تری عشق ستمگار نہ تھا
چین سے کٹتی تھی عمر اور کوئی آزار نہ تھا

کبھی تنہائی ہو تنہا کبھی وہ یار نہ تھا
کون سا دن تھا جو وان مجمع اغیار نہ تھا

کسی کا دل ہے جو تری زلف مین اے یار نہ تھا
کون اس دام محبت مین گرفتار نہ تھا

یاس و حسرت کی سوا اور شب فرقت مین
کوئی غمخوار نہ تھا کوئی مددگار نہ تھا

تم نے بیہوش کیا کیون مجھے دکھلا کے جمال
مین تو موسیٰ کی طرح طالب دیدار نہ تھا

میرے ساقی تری آنکھون کے ہین سب متوالے
کون ہو وہ جو مئی عشق سے سرشار نہ تھا

دیکھکر مجھکو چھپا کر اُسے باتین نہ بنا
نامہ وہ غیر کا تھا پرچۂ اخبار نہ تھا

آنکھ پڑتے ہی تری سینہ پہ دل آیا کیون کر
مین تری کوئی ادا کا بھی خریدار نہ تھا

وہ ستمگر تری ہرگز نہ محبت کرتا
کیا کرون تیرے ستم سے مین خبردار نہ تھا

بعد اُلفت تو مجھے ظلم و ستم سے نہ ڈرا
کیا جفا سے مین تری پہلے خبردار نہ تھا

سر جدا کر کے جو کہتا ہے سبکدوش کیا
میرے قاتل مرے تن پر مرا سر بار نہ تھا

آپ آ سکتے تھے یا مجھکو بلا سکتے تھے
چاہتے آپ تو ملنا کوئی دشوار نہ تھا

اُسکی محفل مین تو کل جمع بہت تھے اغیار
ہائے افسوس کہ اک مین جگر افگار نہ تھا

تیری شمشیر ادا کس کے جگر پر نہ چلی
کون سے دل سے ترا تیر نظر پار نہ تھا

میری آنکھیں ہیں تری حسن کی دعوے پہ گواہ
کیا فقط ان کا بیان قابل اظہار نہ تھا

میں نہ تھا لطف و کرم کے تری لائق نہ سہی
کیا ترے جور و ستم کے بھی سزاوار نہ تھا

سایۂ ظل ہما کس لئے ہوتی مجھکو
کیا مرے سر پہ ترا سایۂ دیوار نہ تھا

لے چلے سوئے جہنم جو فرشتے مجھکو
رحمت حق نے صدا دی یہ گنہگار نہ تھا

کیوں بلاتے نہیں طیبہ میں مجھے یا احمد
کیا حضوری کے میں قابل مری سرکار نہ تھا

آپ کیوں بھول گئے مجھکو بسان اغیار
میں فدا آپ پہ کیا احمد مختار نہ تھا

تو نے کیوں تیغ تغافل سے مجھے قتل کیا
شایق اس ڈھب کی سزا کا تو سزاوار نہ تھا

دل جب اسیر زلف سیہ فام ہو چکا
شہرہ ہمارا ہند سے تا شام ہو چکا

افسوس انتظار میں گذری بہار عمر
وعدہ بھی تیرا اے بت گلفام ہو چکا

کیا کیجیے رقیب کو آتی نہیں ہے موت
سو بار صرع ہو چکی سرسام ہو چکا

ناصح اگر یہی ہے یبوست دماغ کی
تجھکو مفید روغن بادام ہو چکا

تھا موسم شباب میں کچھ لطف میکشی
اب کیا پیوں شراب مرا کام ہو چکا

ہر میکدے میں ہو گئی مشہور یہ خبر
شایق فدائے لعل مے آشام ہو چکا

ہوتے ہی خط نمود گھٹا حسن یار کا
غلبہ حلب پہ ہو گیا شاہ تتار کا

خط سے زیادہ اور بڑا حسن یار کا
سبزے سے رنگ کھل گیا اُس گلعذار کا

اللہ رے سوز عشق دل داغدار کا
جل کر سیاہ ہو گیا پتھر مزار کا

جائے جو شب کو محفل خوباں میں شمع رو
ہو دم بخود کوئی، کوئی پروانہ یار کا

افعی وہ ہے بڑا نہ سمجھ اژدہے سے کم
دشمن شہ رسل کے ہے جو یار غار کا

گھبرا یا جب کہ طائر دل درد ہجر سے
اُڑ کر طواف کرنے لگا بام یار کا

تو ہے شب فراق مین آجا اوہر اجل
کب تک مین انتظار کرون وصل یار کا

ابرو ہلال مہر جبین نجم خال رخ
اس حسن سے دماغ فلک پر ہو یار کا

نازان نہ حسن پر ہو خزان ہے لگی ہوئی
دو دن مین اڑ ہی جائیگا موسم بہار کا

کر قتل جلد تا کہ شہیدان عشق مین
آگے چلون مین لے کے علم افتخار کا

ہوتی ہے تیر کی سی خلش دلمین باربار
مضمون باندہتا ہون جو مژگان یار کا

پگڑی مین اسکو پھول سمجھ کر لگا رکھا
پتھر جو کوئی آگے لگا کوئے یار کا

سیماب کی طرح اسے دم بھر نہین قرار
کیا حال پوچھتے ہو دل بیقرار کا

شایق چلا ہون لے کے شہ دین کا عشق ساتھ
کیا خوف مجھکو اب ہے لحد کے فشار کا

جب لطف ہے اپنی زندگی کا
جلوہ رہے آنکھو نمین کسی کا

آئے ترے چہرے کے مقابل
کیا منہ اے جان ہے آرسی کا

اُس حسن ملیح کے مقابل
کیونکر نہ ہو حُسن حور پھیکا

کیون وصل مین غصہ ہو رہے ہو
اے جان ہے دن ہنسی خوشی کا

تم اور ہم ہون تخلیہ ہو
اوسوقت مزا ہے دل لگی کا

مرجائے یہان تو بلا سے
لیکن نہ ترا ہو بال بیکا

دنیا مین ہین اقربا احبا
عقبیٰ مین نہین کوئی کسی کا

دو صدقہ حسن ایک بوسہ
رتبہ ہے بہت بڑا سخی کا

مئے اور مہ لقا ہو شب ہو
جو لطف ہے مہ کی چاندنی کا

زلفون نے تری رہ طلب مین
سیکھا ہے طریقہ رہزنی کا

تم چاند ہو حورون کی ہو آنکھین
غلمان کے ہین گال منہ پری کا

رہ رہ گئے تھک کے سب پیامی
شہرہ نہ ہوا دوا دوی کا

نکلے شب بدر مہ جو سہرا
میلا ہو یہ رنگ چاندنی کا

شادی و غم وصال و فرقت
جھگڑا ہے یہ اپنے جیتے جی کا

غمخوار نہ تھا کوئی شب ہجر
ہو خانہ خراب بیکسی کا

آنکھون سے اشارو مین لبا دل
کیا ڈھنگ نیا ہے دلبری کا

دیوانہ کوئی احمدؐ ہون
بتلا دو پتا مجھے نبیؐ کا

نازان ہون مین رحمت خدا پر
زاہد کو ہے ناز بندگی کا

کل حشر مین دیکھ لین گے شائق
کس پر ہو کرم مرے سخی کا

دل مبتلائے ابروئے خم دار ہوگیا
بیٹھے بٹھائے یہ بھی اک آزار ہوگیا

اُس چشم نرگسین کا جو بیمار ہوگیا
ہر ایک عضو تن مرا بیکار ہوگیا

پوشیدہ خط سے عارض دلدار ہوگیا
ملک حلب پہ غلبۂ تاتار ہوگیا

نیلا جو بوسہ لینے سے رخسار ہوگیا
کہنے لگے کہ دور ہو بس پیار ہوگیا

جب ذکر وصل لایا زبان پر تو یون کہا
اب تو تو قتل کا بھی سزاوار ہوگیا

حرمان و درد و رنج و غم و الم و قلق
فرقت مین ان کے تیرا خریدار ہوگیا

متوالی چشم بت کی جو زاہد نے دیکھ لی
تسبیح و دلق پھینک کے میخوار ہوگیا

دم لب پہ ہجر مین ترے اور زغمین ہے روح
اے جان مین ایسے زیست سے بیزار ہوگیا

منھ سے نقاب اوٹھتے ہی دل مین چھپی نظر
اک تیر تھا ادھر سے اُدھر پار ہوگیا

تھا خواب مین نصیب مزا وصل یار کا
کمبخت کیون مین نیند سے بیدار ہوگیا

ہر بات پر جھڑکتے ہو جھنجلاتے رہتے ہو
اب تم سے بات کرنا بھی دشوار ہوگیا

وعدہ پہ کھاتے ہو جو قسم کس کو اعتبار
اقرار اس طریقے سے سو بار ہوگیا

کہتے ہین میری چھیڑ پہ ہنس کر شب وصال | دل آپ کے ستانے سے بیزار ہو گیا

بھولا تھا کمسنی مین بہت پیار اسے لقا
شایق جوان ہو کے ستمگار ہو گیا

عشق مین آفتین اسے یار رہ گیا | اک نہ اک رنج ہے آزار رہ گیا
دل نہ پہلو مین نہ رہنے کو جگہ | لٹ گیا عشق مین گھر بار رہ گیا
ہجر جانان مین یہی کہتا ہون | آج مونس ہے نہ غمخوار رہ گیا
ہو چکا پہلے ہی عہد و پیمان | وقت پر کرتے ہو تکرار رہ گیا
تیغ جب کھنچ گئی پھر کے عشاق | سب کے سر کٹ گئے سرکار رہ گیا
کہتے ہین وہ مجھے بس سونے دو | رات بھر کرتے ہو بیزار رہ گیا
مین نے مانا نہین دل مٹھی مین | سچ بتا اے بت عیار رہ گیا

ہجر کی پہلی ہی شب مین شایق
ہوگئے مضطر و بیمار رہ گیا

اے غم یار مرے دل مین جب آنا جانا | لخت دل خون جگر شوق سی کھانا جانا
کیا یہی رسم محبت ہے یہی شرط وفا | آکے پہلو مین مرے دل کو جلانا جانا
منتظر کب سے کھڑے ہین ترے در پر عاشق | جلوہ ہوش ربا ان کو دکھانا جانا
کچھ نہین قدر ترے پاس ہماری ظالم | تو نے عشاق کو مٹی مین ملانا جانا

صدمۂ ہجر سے بیتاب دل شایق ہی
اسکو سینے سے ذرا اپنے لگانا جانا

بیمار محبت کو ستانا نہین اچھا | فرقت مین شب و روز رلانا نہین اچھا
جلتون کو مری جان جلانا نہین اچھا | گھر غیرون کے چھپ چھپ کے جانا نہین اچھا
پردے سے نکل آؤ خدا کے لئے پیارے | اس چاند سی صورت کا چھپانا نہین اچھا

لگجائیگی غیرون کی نظر بات تو کہنا
سینے سے دوپٹے کو ہٹانا نہین اچھا

ہے یاد شب وصل مین کہنا وہ کسی کا
بس جائیے یہ بار بار ستانا نہین اچھا

کس روز ہنسایا تھا جو بدلا یہ لیا ہے
اے چرخ کہین ہمکو رولانا نہین اچھا

شایق سے سنا ہجر کا قصہ تو کہا یون
افسانا غلط ہم کو سنانا نہین اچھا

رخ سے نقاب آج جو اوس نے اوٹھا دیا
سب عاشقون کو جلوہ خدا کا دکھا دیا

رونے لگا تو ہنس کے مجھے بھی ہنسا دیا
ہنسنے لگا تو چھیڑ کے مجھکو رولا دیا

وہ بانکپن وہ چال نئے رنگ ڈھنگ کی
مجھکو انھین اداؤن نے مجنون بنا دیا

رشک مسیح مجھکو نہ سمجھین تو کیا کرون
ٹھوکر لگا کے مردہ دلون کو جلا دیا

بھولا ہون خود ہی آپ کو غیرونکا دخل کیا
ساقی نے مجھکو جام اک ایسا پلا دیا

ناصح نہ کھا دماغ تو مجھ ناتوان کا
دل مال تھا مرا جسے چاہا دیا دیا

اغیار نار رشک سے جلکر نہ کیون ہون خاک
شایق کو اک حسین سے خدا نے ملا دیا

گوشہ اوٹھا جو دن کو کسی کے نقاب کا
گل ہو گیا فلک پہ چراغ آفتاب کا

دیکھا فروغ حسن جو اوس ماہتاب کا
جلکر کباب ہوگیا دل آفتاب کا

دیکھے جو رنگ یار کے مہر و عتاب کا
کافور ہو خیال عذاب و ثواب کا

دل سے غلام ہون مین شہ بوتراب کا
کیا خوف خاکسار کو روز حساب کا

دل جلکے خاک ہوگا ہر اک شیخ و شاب کا
وہ بجلیان گرائیگا عالم شباب کا

لو آج پانی بھرنے وہ پنگھٹ پہ آئے ہین
جلوہ ہے برج دلو مین ہر اک آفتاب کا

بیٹھا ہے پاس اوس کے رقیب سیاہ رو
یارب ہو جلد دور گہن آفتاب کا

خورشید برج برج جو پھرتا ہے چرخ پر
شاید یہ ڈھونڈتا ہے گھر اوس آفتاب کا

چھائی ہوئی ہے حسن کے بازار پر گھٹا
زلفوں میں رخ چھپا ہے مرے آفتاب کا

پھرتا ہے دن تمام جو ہر آسمان پر
دیوانہ ہو گیا ہے مرے آفتاب کا

کوٹھے پہ آئے وہ جو سر شام سیر کو
خجلت سے زرد ہو گیا رخ آفتاب کا

تارے ڈراتے تھے جو شب ہجر چھپ گئے
چہرہ نظر جو آیا کسی آفتاب کا

روز فراق جائے بدل شام وصل سے
کالا ہو اس جہان سے رخ آفتاب کا

مبعوث تو کیا دل تسکین کے لئے
سایہ خدا نے رکھ لیا اُس آفتاب کا

گڑ کھا کے گلگلوں سے ہے پرہیز کس لئے
انگور کھا کے شیخ ہو دشمن شراب کا

دولھا کے دم کے ساتھ یہ ساری برات ہو
بے تیرے کیا مزا ہو شراب و کباب کا

قد میں نظر میں حسن میں انداز و ناز میں
ثانی نہیں ہو کوئی بت لاجواب کا

بے چین بے قرار ہے سیماب سا طپان
کیا حال کہیے اس دل پُر اضطراب کا

قاصد سے نامہ لیکے وہ کر ڈالتا ہے چاک
کیا ڈھنگ یہ نکالا ہے خط کے جواب کا

دل کھول کر جو ملئے شب وصل میں گلے
ہو جائے گا قران مہ و آفتاب کا

ڈھائی ہیں شوخیاں غضب اس خورد سال کی
اب بجلیاں گرائیگا عالم شباب کا

اللہ رے شرم اُس بت کافر کی وصل میں
رخ سے نہیں ہٹاتا وہ گوشہ نقاب کا

شایق ہیں روئے یار کو تشبیہ کس سے دوں
یہ حسن ماہ کا ہے نہ ہے آفتاب کا

ہر شیخ و برہمن ہے گرفتار بلا کا
کیا پیچ نرالا ہے تری زلف رسا کا

کیوں وصل میں کرتے ہو حجاب آؤ لپٹ جاؤ
اے جان یہ موقع نہیں کچھ شرم و حیا کا

کشتی ہیں تری ابروئے مژگان کے ہزاروں
زخمی کوئی پیکان کا کوئی تیغ جفا کا

گھایل ہوں میں ابرو کا مژہ کا ترے زخمی
انداز کا مقتول ہوں کشتہ ہوں ادا کا

پارہ ہو یہ کیوں مثل کتان ہر دل عاشق
انداز ہی کچھ اور ہے اُس ماہ لقا کا

چوما جو کسی نے کف رنگین تو کہا یون
دیکھو ابھی اڑ جائے نہ یہ رنگ حنا کا

ہون چاک گریبان ہین اسی غم سے شب و روز
کھولا نہ گیا مجھ سے کبھی بند قبا کا

بھولے سے نہ باغ ارم خلد کو دیکھون
ہے نقش مرے دل پہ مدینہ کی فضا کا

شایق تجھے کیا گرمی محشر کا نہین خوف
سایہ ہے ترے سر پہ شہ ہر دو سرا کا

اچھا ہے مشغلہ بھی شام و پگاہ کا
رخ کا خیال ہے کبھی زلف سیاہ کا

قصہ سنایا اون کو جو حال تباہ کا
کہنے لگے یہی ہے مزہ میری چاہ کا

تیغ ادا سے اور نہ مجبور کر مجھے
کشتہ تو مین ازل سے ہون تیری نگاہ کا

عید کسان بغرہ شوال می شود
عید اپنی ہے جو وصل ہو اوس رشک ماہ کا

گیسوئے مشک فام نہین گنج حسن پہ
جوڑا ہے یہ خزانے پہ ماہ سیاہ کا

نظرین جو لڑ گئین تو جگر چھد گیا مرا
کیا کام تیر کر گیا تیری نگاہ کا

ہو جائے بدر شرم سے گھٹ کر ابھی ہلال
گر بے نقاب چہرہ ہو اوس رشک ماہ کا

پابند کیون وفا کے نہ ہو ظلم پر ترے
مٹی مین ہے خمیر ہماری نباہ کا

ایمان و جان و مال کا کس کو یہان خیال
ہے شغل صبح و شام حسینو نکی چاہ کا

اللہ کو بھی عجز ہے مرغوب اس لئے
سنتے ہین عذر پیار سے ہر عذر خواہ کا

سات آسمان سے بڑھ کے گیا فرش [illegible]
شایق یہ اوج ہے مرے اس بادشاہ کا

بس ہے ذریعہ مرے عز و جاہ کا
مداح ہون مین آصف گردون پناہ کا

سنتے ہین عذر پیار سے ہر عذر خواہ کا
لاریب ایک شمہ ہے یہ وصف شاہ کا

اعدائے شاہ مثل سگان کیون نہ بھاگ جائین
محبوب ہے وہ حضرت شیر الٰہ کا

گردش ہو جام عیش کو تا دور مشتری
ہو دور تیرا اور رہو جب تک کہ ماہ کا

بے کار مین نہین ہون کہ سرگرم کار ہون
بہبودی و فلاح رعیت کی فکر ہے

بے شبہ سچ ہے قول مری بادشاہ کا
ہر کام شہ کا کام ہے سب کی رفاہ کا

شایق کو بھولنا نہ کبھی اے شہ دکن
ادنیٰ گدا ہے یہ تو تری بارگاہ کا

تا ہم خدا جوان مرا یار ہو گیا
مشق ستم یہ کی کہ ستمگار ہو گیا

تو پھر ہیرا ہے گل خوبی ادھر بھی آ
سینہ ہمارا داغون سے گلزار ہو گیا

مضمون وصل سے ہوئی تسکین قلب کی
تعویز ہول ہجر خط یار ہو گیا

وحشت جنون سے عشق مین یون دھجیان اُڑین
جبہ ہمارا قابل دستار ہو گیا

حیران ہوئے وہ آئینہ آیا جو سامنے
مین اونکے آگے نقش بدیوار ہو گیا

نکلا ہے لال ہو کے ترا تیر زخم سے
لے سرخ سرخ اب لب سوفار ہو گیا

واعظ مدینہ چھوڑ کے فردوس کون جائے
جنت کا باغ کوچۂ دلدار ہو گیا

شایق کو کیا غرض جو کرے ہجر کا گلا
جام مئی وصال سے سرشار ہو گیا

ویران جنون مین سب مرا گھر بار ہو چکا
وحشی کا جامہ دامن کہسار ہو چکا

میرے گناہ حشر مین ظاہر ہون سب پہ کیون
جب پردہ پوش تو مرے ستار ہو چکا

صند کا بھی کچھ ٹھکانا ہے اقرار مین [illegible] پر
للہ مان لیجیئے انکار ہو چکا

ہو سیر کھینچ لے جو وہ مانند کہربا
فرقت مین مثل کاہ تن زار ہو چکا

صد شکر خاک ہو کے گیا کوئے یار مین
نقش قدم کو چوم لیا پیار ہو چکا

دو دن مین وہ نگاہ محبت نہین رہی
کیا ارتباط آپ کا اے یار ہو چکا

آیا تو آیا کب وہ عیادت کیواسطے
افسوس جبکہ شایق بیمار ہو چکا

صبح شب وصال مجھے غم پہ غم ہوا
منہ پھیر کے وہ یار کا جانا ستم ہوا

کعبہ عرب کا قبلۂ اہل عجم ہوا
مسجود عاشقان ترا نقش قدم ہوا

وہ شعلہ رو جو خواب مین مجھسے بہم ہوا
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

وان موتیون کا ہار پہنکر ہنسی مذاق
یان آنسوؤن کے تار سے رومال نم ہوا

اس بت کے بدلے آیا رقیب سیاہ رو
واللہ شام وصل ستم پر ستم ہوا

آیا جو بعد مرگ وہ ہمراہ غیر کے
ہر اک کو میرا غم تو مجھے اُسکا غم ہوا

تیر نظر سے ہو گئے زخمی دل و جگر
آنکھین لڑانا یار کا ظلم و ستم ہوا

جلوہ دکھا دیا مجھے کس بت نے اے خدا
بت خانہ میرا آئینہ دار حرم ہوا

سچ ہے یہ بات موت سے بڑھکر ہے انتظار
قاصد نے دیر کی تو مجھے غم پہ غم ہوا

مژدہ شب وصال کا قاصد سے جب سنا
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

برسون کے بعد اُن کا نظارہ جو کل ہوا
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

اس لالہ رو کی یاد مین رویا جو صبح تک
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

شاؔیق سے ہمکنار ہوا وہ جو ایک بار
کچھ دل کی آگ کم ہوئی کچھ درد کم ہوا

کبھی اپنا وعدہ وفا کیجیئے گا
مری جان کہان تک دغا کیجیئے گا

دعا دینگے ہم حسن مین ہو ترقی
جو اک بوسہ ہم کو عطا کیجیئے گا

جو بوسہ لیا مین نے وہ ہنسکے بولے
اب آگے خدا جانے کیا کیجیئے گا

مین عاشق ہون مجھپر ستم کب روا ہے
رقیبون پہ مشق جفا کیجیئے گا

ابھی فتنے خوابیدہ جاگینگے لاکھون
نہ وا اپنے بند قبا کیجیئے گا

ڈراتے ہو کیون کون ڈرتا ہے تم سے
یہی نا کہ اکدن دغا کیجیئے گا

قیامت مین قاتل کا دامن پکڑکر
کہونگا ادا خون بہا کیجیئے گا

ابھی کھیلنے کے ہین دن کھیلو صاحب
جوانی مین محشر بپا کیجئے گا

کہا وصل کے ذکر پر سنئے شایق
یہی تا قیامت کہا کیجئے گا

عکس افگن جام مئی مین خال دلبر ہوگیا
گنجفے سے بزم مین رنجیدہ دلبر ہوگیا
سادہ پن پر آپ کے قربان تھے سولہ سنگار
داد خواہی چھوڑ کر کی عذر خواہی سامنی
سو ہی جاتا آئینہ رو سے لپٹ کر شام وصل
ہے تقاضہ شوق کا کچھ اور لکھ کچھ اور لکھ
تیرا میخانہ رہے آباد ساقی اور لا
خانہ آبادی ہوئی یا خانہ بربادی ہوئی
دہ او ہر ہفت آسمان کی اسکا ہر اک دلمین عکس
چلتے چلتے راہ مین تو نے ستم ڈھایا نیا
پھوٹ کر رویا خیال آیا مژہ کا دل کو جب
چرخ کجرفتار نے کیا کیا نہ دی گردش مجھے
گر پسند آتا نہین تمکو دل درد آشنا
اس تغافل نے سر مجلس مجھے رسوا کیا

دخت رز تابان تیری قسمت کا اختر ہوگیا
سوخت اپنا آفتاب بخت یکسر ہوگیا
نقش اسکارات کو ہر اک کے دلپر ہوگیا
سامنا قاتل سے جسدم روز محشر ہوگیا
پیچ کا تکیہ مگر سد سکندر ہوگیا
یہ کوئی خط تو نہین عصیان کا دفتر ہوگیا
مجھ سی بادہ کش کو کیا بس ایک ساغر ہوگیا
عشق نے دلمین کیا گھر جسکے بے گھر ہوگیا
آئینہ خانہ بت خوبین کا گھر گھر ہوگیا
تیری ٹھوکر سے اٹھا فتنہ تو محشر ہوگیا
آبلے کو دل کے یہ بھی ایک نشتر ہوگیا
مہرۂ شطرنج سا مین بھی تو گھر گھر ہوگیا
پھینک دینگے چیر کر ہمکو بھی دو بھر ہوگیا
جان کر پہچان کر انجان دلبر ہوگیا

خوف کیا ہو دلکو شایق مفلسی سے عشق مین
درہم داغ محبت سے تو نگر ہوگیا

عشق جب سے آپ کا ای بندہ پرور ہوگیا
قلب مضطر ہوگیا اور حال ابتر ہوگیا
بیٹھے بیٹھے عشق مژگان ستمگر ہوگیا
میرے اک دلکے لئے تیار لشکر ہوگیا

دیکھکر عکس آئینہ مین وہ جو ششدر ہو گیا | اوس کو یہ حسرت ہی یہ بھی میرا ہمسر ہو گیا

کمسنی مین فتنۂ محشر اسے کہتے تھے سب | قد نکالا تو قیامت کے برابر ہو گیا

یہ جفا ایسی جفا اتنا ستم ایسا ستم | نام معشوقون مین بھی تیرا ستمگر ہو گیا

دل نظر سے گر گیا اُنکی بہت اچھا ہوا | باز سے بچکر ہوا اپنا کبوتر ہو گیا

دیکھو وہ ڈھلکا دوپٹہ اور وہ شانے سے گرا | کیا جوانی مین تمہین انچل بھی دوبھر ہو گیا

برق چمکی آنکھ مین عاشق کی آتش لگ گئی | تیرا کیا انجان تو تو مسکرا کر ہو گیا

میٹھی باتون سے وہان یار کو اخلاص ہے | لیجئے پستہ مین پیدا لطف شکر ہو گیا

کیون دل نادان ہوا رنگ طلائی پر فدا | تو بھی دنیا دار سا کیا طالب زر ہو گیا

کیون پریشان آج ہین عشاق زیر بام یار | جلوہ گر کیا آفتاب روز محشر ہو گیا

تھا بھلا چنگا مرے پہلو مین بے خوف و خطر | دل مرا رسوا ترے کوچہ مین جا کر ہو گیا

دل مرا جھک کر اوٹھایا ہے نگاہ یار نے | شرم کہتی ہے کہ بیشک کچھ نہ کچھ شر ہو گیا

واہ ری چالاکیان کیا شوخ دیدہ ہے وہ شوخ | تھا ابھی کچھ اور کچھ تیور بدل کر ہو گیا

خوف سے اس سنگدل کے رو بھی ہم سکتے نہین | قطرۂ اشک آنکھ مین گویا کہ پتھر ہو گیا

قاف مین سن سن کے شہرہ حسن کا مضطر ہوئین | لے ترا سایہ تو پریون کے بھی سر پر ہو گیا

جب کہا مین نے کہ دل مضطر ہوا ہے ہجر سے | بھولے بن کے پوچھتے ہین مجھسے کیونکر ہو گیا

فخر ہے مجھکو صفائے دل پہ ہر دم ہر گھڑی | ختم آئینہ پہ گر ناز سکندر ہو گیا

پھول کیا اس سنگدل نے قبر پر میری رکھا | حق مین میری وہ بھی اک چھاتی کا پتھر ہو گیا

لیٹے لیٹے آ گیا شب کو جو مژگان کا خیال | فرش گل میرے لئے کانٹون کا بستر ہو گیا

میرا دل لٹکا کے گیسو مین کہا اُس شوخ نے | چشم بد ہو دور یہ بھی ایک زیور ہو گیا

کچھ نہین آتا تھا کہنا یاد ہین مشتاق وہ دن | فیض سے اوستاد کے اب تو سخنور ہو گیا

جب تک متوجہ وہ مسیحا نہین ہوتا
بیمار محبت کبھی اچھا نہین ہوتا

گھونگٹ سی عیان کیون رخ زیبا نہین ہوتا
عاشق سے کسی قوم مین پردا نہین ہوتا

وہ دل نہین جو سن پہ شیدا نہین ہوتا
وہ سر نہین جسمین ترا سودا نہین ہوتا

مین آپکا ایجان جو شیدا نہین ہوتا
رسوا نہین ہوتا کبھی رسوا نہین ہوتا

یہ یاد رہے حسن کا چرچا نہین ہوتا
مین آپکا گر چاہنے والا نہین ہوتا

جور و ستم و رنج و غم و درد و مصیبت
فرقت مین مریجان یہ کیا کیا نہین ہوتا

آنکھون ہی نے ڈہائی یہ مصیبت مری دلپر
اے کاش جو مین نے تجھے دیکھا نہین ہوتا

جسطرح برے کام کا ہوجاتا ہے شہرہ
اُس طرح بھلی بات کا چرچا نہین ہوتا

عیسی تو وہی ہے کہ جو مردون کو جلائے
جو کوئی دوا دے وہ مسیحا نہین ہوتا

قاتل بھی ہو معشوق بھی ہو کچھ نہین پروا
تم قتل کرو خون کا دعوی نہین ہوتا

کب دیدۂ گریان مین نہین شکل حسینان
کس روز یہ میلا لب دریا نہین ہوتا

کس وعدہ کو سچا مین تصور کرون ایجان
اقرار ہمیشہ ترا پورا نہین ہوتا

ہر وقت نہ کیون دیدۂ گریان مین ہین اشک
جو خشک ہی وہ دشت ہے دریا نہین ہوتا

تم آنکھون ہی آنکھون مین اڑا لیتے ہو دل کو
چورون کا بھی یہ دل یہ کلیجا نہین ہوتا

یون تار نظر میرے پریشان نہ ہوتے
دل آپکی زلفون مین جو الجھا نہین ہوتا

کیون آپکے لب ہلتے ہین جھوٹی ہے مری بات
کیا غنچۂ دل داغ سے لالا نہین ہوتا

او نالۂ دل عرش معلے کی خبر لے
دل مین اثر اوسکی نہین ہوتا نہین ہوتا

واعظ ہے بشر سہو و خطا سی ہے مرکب
کیا تجھ سے کوئی کام گنہ کا نہین ہوتا

جو اصل ہے وہ اصل ہی جو نقل ہے وہ نقل
تصویر مین گویائی کا شیوا نہین ہوتا

دل مانگ رہا ہے مرا اور وہ بھی خدا سے
مین تیرا ہون کیون مجھسے تقاضا نہین ہوتا

تعریف پہ یوسف کی کہا طنز سے اُس نے
کیا حسن مین ہم سی کوئی اچھا نہین ہوتا

رحمت پہ بھروسہ ہے قیامت کا خطر کیا
شایق کبھی اندیشہ فردا نہین ہوتا

وہ خفا ہین راز افشا ہو گیا — مین انا الحق کہکے رسوا ہو گیا
مجھ سے بدظن یار میرا ہو گیا — خار سے پھر گل کو کھٹکا ہو گیا
دیکھکر تصویر سکتا ہو گیا — دم کے دم مین اور نقشا ہو گیا
کس طرح بیمار کی ہو زندگی — جب کہ آزردہ مسیحا ہو گیا
اس شرارت کے فدا موسیٰ بچے — طور تو جل بھنکے سرمہ ہو گیا
آکے بیٹھا دلپہ جب تیر نظر — رشک سے ٹکڑے کلیجا ہو گیا
کان مین بالا جو پہنا شوخ نے — رنگ چمکا حسن بالا ہو گیا
سامنا کس آئینہ رو کا ہوا — آج آئینہ جو اندھا ہو گیا
پڑہ گئی جب دلپہ عارض کی چمک — ذرہ سے مہر تجلی ہو گیا
اُس کی آنکھون تک جو پہنچا وہ آہ — پتلیون کا رنگ کالا ہو گیا
قلب عاشق سے نکلتا ہی نہین — تیر بھی حرف تمنا ہو گیا
لن ترانی کی نہ لے جانے بھی دی — کہکے ارنی خود مین رسوا ہو گیا
مجھکو دکھلا ہاتھ پھر مہندی بھرا — چور تھا دل کا وہی کیا ہو گیا
زلف پھر رخسار پر پڑنے لگی — پھر کسوف شمس پیدا ہو گیا
پیاری پیاری اسمین ہین جو بنکے پھل — قد تمہارا رشک طوبیٰ ہو گیا
خون دل ہے تیر مژگان کے لئے — جب سے یہ مہمان ہمارا ہو گیا
گر تری مٹھی مین دل میرا نہین — تو ہی بتلا دے مجھے کیا ہو گیا
عشق نے بدنام دونون کو کیا — وہ بھی رسوا مین بھی رسوا ہو گیا
پھر مجھے گریہ نے روکا دیدہ سے — پھر حجاب آب روان کا ہو گیا

گہر غلط گلشن غلط کعبہ غلط
عرش سے دل میرا اعلیٰ ہو گیا

اُن کی صورت یاد آنے لگ گئی
دیکھکر آئینہ دھوکا ہو گیا

ابتدائی سن کے اپنی حالتین
شوق ہمکو انتہا کا ہو گیا

لا الہ پڑھ کے جب کافر ہوا
رہنما پھر لفظ الا ہو گیا

اب تو اے شایق ترے اشعار کا
ہر گلی کوچے مین چرچا ہو گیا

کبھی آوارہ ترا عاشق گیسو نہ ہوا
بال بیکا نہ ہوا زخم سرمو نہ ہوا

کیون شب وصل پریشان ترا گیسو نہ ہوا
رنگ کس کام کا ہے اُڑتے ہی جو بو نہ ہوا

دل میرا شیفتۂ غنچۂ ابرو نہ ہوا
یہ وہ مومن ہے کہ بھولے سے بھی ہندو نہ ہوا

کیون مری آنکھ بھر آئی نہ تری فرقت مین
کیون مری دل مین کوئی درد کا پہلو نہ ہوا

تہتے تہتے ترے رخسار کے بوسے لیتا
کاش یہ دیدۂ پرنم ترا آنسو نہ ہوا

سایۂ تیغ بنظر مین جسے نیند آتی ہے
اُس کو آرام تہِ خنجر ابرو نہ ہوا

سینکتے آہ شرربار سے چوٹین دل کی
نفس سرد مگر گرم سر مو نہ ہوا

وقت سو نیکے یہ کہتا ہون تصور مین تجھے
ہائے اسوقت بچھونے پہ مری تو نہ ہوا

سمجھے تھے مرتے ہی ہو جائیگا وصل اسکا مگر
گرم آغوش لحد سے بھی یہ پہلو نہ ہوا

دم نکلتا مرا دیدار ترا ہو جاتا
کاش اسوقت سرہانے ترا زانو نہ ہوا

غش نہ آیا مجھے کیون دیکھ کے اسکا جلوہ
حسن پر نور مین کیون طور کا پہلو نہ ہوا

لفظ قم مجھ پہ کرے گا نہ اثر اے عیسیٰ
یہ کوئی یار کا چلتا ہوا جادو نہ ہوا

ہم بغل وہ رہے اغیار کے یارب تو یہ
اس کے پہلو کی عوض کیون مرا پہلو نہ ہوا

مرتے ہی آئے وہ دل تھام کے میت پہ مری
درد اسوقت اُٹھا جب مرا پہلو نہ ہوا

ہم بھی منھ موڑ کر اسلام سے کافر ہوتے
طاق محراب حرم آپکا ابرو نہ ہوا

پردۂ آب رواں ہی سے نقشی رنگ جاتی
دولت حسن لٹا دیتی ہین تیری آنکھین
مجھکو آرام نہ ہوتا تھا جو فرقت مین تری
ہین سبھی اے یار وفاؤن سے بدلتا اپنی
دیکھکر داور محشر کو کہونگا تجھسے
وہن زخم سے مین تیر کے بوسے لیتا
یاد شمشیر نظر بن مین لپٹ کر سوتا
مرا ہر موئے بدن محو نظارہ ہوتا
آنکھہ لڑجاتے ہی سینہ سے لپٹتا بڑھکر
باندھکر پر سے تری بھیجتے ہین غیر کو خط
ہون وہ دکھنی کہ وکن نازسے یہ کہتا ہے

چشم مشتاق ہین موتی ترے آنسو نہ ہوا
حسن با یوسف ترا ہم سنگ ترا زو نہ ہوا
کسی کروٹ کسی حیلے کسی پہلو نہ ہوا
خوب گذرا جو تری بات کا پہلو نہ ہوا
جلوہ گر مسند انصاف پہ کیون تو نہ ہوا
ہائے اے لطف جفا راہ نما تو نہ ہوا
ہاے پہلو مین مرے تیغ کا پہلو نہ ہوا
دیدۂ شوق مرا حلقۂ گیسو نہ ہوا
جذبۂ حسن مگر قوت بازو نہ ہوا
اے کبوتر مرا رمان ترا بازو نہ ہوا
کرسیٔ ہند پہ کوئی ترا بازو نہ ہوا

یون ہی برباد ہوا شایق ناشاد کا دل
اے گل عارض جانان یہ تری بو نہ ہوا

ہوتے روزن گر تری دیوار کا
خاک بنتے کوئے جانان کی اگر
سجدہ کرتے ہم کو سب عاشق ضرور
آبرو پاتے زمانہ مین بہت
بھول کر لب پر ترے آتے نہ تھے
آئینہ بنتے جو ہم اے کردگار
سرمہ بنتے کاش حل ہو کر اگر

لوٹتے ہم بھی مزا دیدار کا
بوسہ لیتے نقش پائے یار کا
ہوتے گر پتھر در دلدار کا
موتی ہوتے ہم جو تیرے ہار کا
حرف ہوتے ہم اگر انکار کا
سامنا رہتا رخ دلدار کا
گھر بساتے چشم مست یار کا

شوق پورا ہوتا گر شایق تجھے

وصل رہتا رات دن دلدار کا

دل زلف پر نثار کیا ہائے کیا کیا
ناگن کو ہم نے پیار کیا ہائے کیا کیا

شرما گئے وہ بزم میں غیروں کے سامنے
کیوں ہم نے اونکو پیار کیا ہائے کیا کیا

اے رحمت خدا ترے انداز کے نثار
مجھکو گناہگار کیا ہائے کیا کیا

منصور ایک لفظ انا کہکے آپ نے
سر اپنا نذر دار کیا ہائے کیا کیا

مشتاق قتل جان کے وہ قتل سے رکے
خنجر کو ہمنے پیار کیا ہائے کیا کیا

بسمل کو اپنے دیکھ کے سیدھی نگاہ سے
اک تیر اور پار کیا ہائے کیا کیا

جلوہ دکھاکے دور سے اور وہ بھی خواب میں
ظالم نے بے قرار کیا ہائے کیا کیا

بے موت اوسکے ہجر میں کیوں نہ مر گیا
مرنے کا انتظار کیا ہائے کیا کیا

شرما گئے وہ جان کے کرتا ہے مجھکو پیار
خود اونکو ہمنے پیار کیا ہائے کیا کیا

شائق گنہ نہ کر کے سر حشر شیخ نے
رحمت کو شرمسار کیا ہائے کیا کیا

شہید عشق کی تربت کی راہ اگر لینا
سمند ناز سے قاتل ذرا اتر لینا

ثواب اپنے شہیدوں کا ہے اگر لینا
سٹے جو لاش سواری سے تم اتر لینا

صبا سے کہتے ہیں مر مٹکے پائمال ترے
ہمارے خاک کدھر کو اڑی خبر لینا

وہ ہجو میں جو کریں میکدہ میں اے رندو
جناب شیخ کو تم دل لگی پہ دھر لینا

تمہارے طالب دیدار کا ہے وقت اخیر
شتاب کے جلوہ چلے آؤ پھر سنور لینا

نہ جانے دیں گے اوٹھیں اے دست شوق وقت وصال
چھڑا کے جاتے ہیں دامن ذرا کمر لینا

کرم خدا کا یہ کہتا ہے پی بھی لے زاہد
بڑا گنہ ہے جوانی میں توبہ کر لینا

دم وصال کہا اوس نے جب چھڑی افشاں
کہاں یہ لوٹ کے تارے گرے خبر لینا

جو میں نے آہ کی دل تھام کر کہا اوس نے
یہ کس غریب کا جلتا ہے گھر خبر لینا

مسیح آج کے دن کے لیئے کہا تھا تمہین — نکل رہا ہے مرا دم ذرا خبر لینا

رقیب کو جو پلانا ہو دور ساغر مین — ہمارے خون سے جام شراب بھر لینا

نہ سخت باتون پہ تو اونکے نرم ہو دشمن — کہین نہ بھول کے یہ پھول ولپہ ہر لینا

چلے تو ہو سوئے میخانہ آج اے شایق
ملے جو راہ مین واعظ سلام کر لینا

ہمین بھی اہل عدم مین شمار کر لینا — او اسے کام پڑا ہے قضا خبر لینا

یہ اون کی کم سنی کہتی ہے زعمین مجھ سے — ہم سرہانے سے ہٹ جائین آپ مر لینا

کہا یہ شوق شہادت نے خون سے میرے — کہ اون کی تیغ کو اڑ اڑ کے پیار کر لینا

تڑپ رہی ہے نہ خاک روح کیون ایدل — ہماری قبر پہ کون آیا ہے خبر لینا

شب وصال وہ گستاخیان مری شایق
کسی کا ڈر کہ وہ آنکھون پہ ہاتھ دھر لینا

دل کے آئینہ سے عکس دلربا جاتا رہا — یار کی صورت کا صورت آشنا جاتا رہا

مرگئے الفت مین دم کا آسرا جاتا رہا — آنے والا جانے والا گم ہوا جاتا رہا

بت پہ شیدا ہوگئے سب اتقا جاتا رہا — خوف رسوائی تو کیا خوف خدا جاتا رہا

چیختی پھرتی ہے بلبل ہر نہال خشک کر — فصل گل جاتے ہی دلکا ولولہ جاتا رہا

لاش ٹکرا کر مری ظالم نے یہ ہنسکر کہا — چپ پڑے سوتے ہو کیا وہ ولولہ جاتا رہا

مئی سے توبہ کرتے ہی وہ شوق بولا طنز سے — ہوگئے حضرت ولی سے ولولہ جاتا رہا

بے قراری نے نکالا ہائے گھر سے صبر کو — جان کا مونس جگر کا آشنا جاتا رہا

چھوڑ کر طوفان غم مین دل کنارہ کش ہوا — بحر غم کا اک یہی تھا آشنا جاتا رہا

ہجر کی شب کون تھا پرسان حال بیکسی — اک خیال یار ہی آتا رہا جاتا رہا

منتظر ہی رحمت حق کے رہے ہم بادہ نوش — میکدہ پہ ابر گو آتا رہا جاتا رہا

گو رہے اس پیار سے مجھکو لیا آغوش مین — دور رہے پہلو سے جانان کا گلا جاتا رہا

شکوۂ ظلم و ستم و گلے ہی دل مین مٹ گئے — منہ تمہارا دیکھتے ہی سب گلا جاتا رہا

وصل کی لذت سے کیا خوش ہو کیہ الٹا غم ہوا — انتظار یار کا دل سے مزا جاتا رہا

کٹ گیا سر کٹ گیا اچھا ہوا ہے فکر سے — ہائے وہ رہ رہکر تڑپنے کا مزا جاتا رہا

موت ہر اک عضو باقی رکھکے دم کو لے گئی — سب ہین یہ ناآشنا وہ آشنا جاتا رہا

صورت انسان مین آکر روح یہ کہنے لگی — یہ نئی سننے پرانا آشنا جاتا رہا

پھر جلائے گا مسیحائی کا دعویٰ ہی اُسے — مرکے چھوٹے غم سے یہ بھی آسرا جاتا رہا

گو جوانی مین ترے انداز دلکش ہین مگر — کسنی کا لطف بچپن کا مزا جاتا رہا

بوسے لینے سے تو چمکا حسن نکھرا اور رنگ — کیون خفا ہوتا ہے ظالم کیا ترا جاتا رہا

اے شفاعت کرنے والے مین ترے صدقے نثار — دل سے خوف پرسش روز جزا جاتا رہا

نزع مین جب پتلیان پھرنے لگین کہتے ہین وہ — مرنے والے جستجو کس کی ہے کیا جاتا رہا

آج کی شب بھی نہ آئے وہ نہ موت آئی تجھے — آس یہ جاتی رہی وہ آسرا جاتا رہا

چلتے چلتے رہ گیا جب دست نازک وقت قتل — بسملون کا تیغ قاتل سے گلا جاتا رہا

وصل مین جب پیار آیا دست رنگین پر ترے — اس قدر بوسے لیے رنگ حنا جاتا رہا

میکدہ مین جاتے ہی زاہد نے مانگا جام سے — وحشت رند کو دیکھتے ہی اتقا جاتا رہا

حسن کی گرمی نے کچھ ایسا اڑایا ہاتھ سے — جسنے بھی پایا نہ تھا رنگ حنا جاتا رہا

گھر مین آتے ہی شب وعدہ کہا اوس شوخ نے — اب تو سب میرے نہ آنے کا گلا جاتا رہا

دیکھتے ہی تیرہ منہ سب دلگی ولین رہگئی — لب تک آتے آتے حرف مدعا جاتا رہا

بعد مرنے کے وہ آئین لاش پر تو کیا حصول — جان بن کر پہلے دل سے مدعا جاتا رہا

قبر مین رکھکر مجھے وہ ناز سے کہنے لگے — اب کہان وہ تاکنا وہ جھانکنا جاتا رہا

حسن ہے باقی ترا تو چاہنے والے بھی ہین — غم نہ کر مین مرگیا صدقے ہوا جاتا رہا

زندگی قربان کردن اس ہونٹ پر وہ یون کہے
ہائے کیسا چاہنے والا مرا جاتا رہا

لاش پر مشتاق کے آکر تم نہ دل بھاری کرو
جانے والا تھا عدم کو چل بسا جاتا رہا

کیا ہوا منہ پر نقاب اُس نے اگر چھوڑ دیا
دیکھنے والون نے ہاتھون سے جگر چھوڑ دیا

مست آنکھون نے کیا مست کچھ اسطرح مجھے
بے خبر ہوگیا خود اپنی خبر چھوڑ دیا

ہون وہ بیکس کہ کسی نے بھی خبر میری نہ لی
ورد دل بھول گیا درد جگر چھوڑ دیا

تیغ ابرو سے مجھے کر دیا ناحق بسمل
چوک قاتل سے پڑی یہ ہوئی سر چھوڑ دیا

آپکی زلف پریشان نے جو دیوانہ کیا
ایسے خانہ خرابون نے بھی گھر چھوڑ دیا

ہین تصدق ترے اے تیر نگاہ جانان
تو نے یہ کیا کیا دل لیکے جگر چھوڑ دیا

جبکہ وہ میری عیادت کو ادھر سے نکلے
روح نے میری مرے تن کو ادھر چھوڑ دیا

وقت رخصت ہین کبھی جانے نہ دیتا اونکو
وہ جو بل کھائے تو گھبرا کے کمر چھوڑ دیا

ہائے صیاد ازل یہ تجھے کیسے سوجھی
باغ دنیا مین مری توڑ کے پر چھوڑ دیا

سن لیا مسئلہ جب قدر و قضا کا ہم نے
خلد کا شوق جہنم کا خطر چھوڑ دیا

اب وہ بے چین نہین ہوتے ہین کیون ای مشتاق
کیا ہوا کیون ترے نالون نے اثر چھوڑ دیا

جو کہ ہین شاہ عرب دلین ہی مسکن اُنکا
جان انکی ہے جگر انکا ہے تن من ان کا

وہ مری سینہ مین ہین دلین ہین آنکھون مین ہین
سب غلط کہتے ہین طیبہ مین ہی مسکن اُن کا

لوگ چلائینگے ہے عشق ادب پر غالب
دن قیامت کی جو کھینچون گا مین دامن اُن کا

دل کا ناسور کبھی بھرنے نہ پائے یارب
اسی روزن سے ہوا کرتا ہی درشن اُن کا

ہم انھین اس لئے مکی مدنی کہتے ہین
کعبہ مولد تو مدینہ ہوا مدفن اُن کا

نہر حشر سے کیا خوب لڑینگی آنکھین
سایہ گستر ہوا گر حشر مین دامن اُن کا

کس مزے سے ہین کھڑے حشر مین عشاق نبی
آنکھہ چہرے پہ ہین ہاتھون مین ہے دامن اُن کا

ظلمت قبر ہو کافور نکلے مین ہوا
نظر آجائو وہان عارض روشن اُن کا

حسرتین اون کی ہین دلین تو وہ ہین طیبہ مین
مسکن اُن کا ہے یہان اور وہان مدفن اُن کا

اے گنہگارو تمہین فکر ہے کیا محشر کی
خلد کہتے ہین جسے وہ بھی ہے گلشن اُن کا

مُصحفِ رخ کی محبت مین ہون مومن شایق
عشق گیسو کے ہون مذہب مین برہمن اُن کا

کملی اوڑھے ہوئے اے گیسوؤن والے آجا
ہم سیہ کار پڑے ہین ترے پالے آجا

یا نبی دل کو مرے اور لبھالے آجا
آجا آجا مجھے دیوانہ بنالے آجا

سرکشی مین مجھے اب تو ہی نظر آتا ہے
عشق نے اب تو بہت پاؤن نکالے آجا

لاکھ بے چین ہین سو جاؤن تجھے کیا پروا
اے خیال نبوی اور ستالے آجا

ای مسیحا تری فرقت مین گئی جان مری
اپنے مارے ہوئے کو اب تو جلالے آجا

یون تو کہنے کو حسین اور بہت سارے ہین
ترے انداز ہین دنیا سے نرالے آجا

پوچھنے والا مرا کوئی نہین تیرے سوا
بگڑ گیا مجھکو یہان کس کی حوالے آجا

قبر شایق نہ ہو تاریک کہین ظلمت سے
اے مرے چاند اندھیرے کے اُجالے آجا

پھر نہ قابو مین ہمارا دل ناشاد آیا
روضۂ احمد مرسل جو کبھی یاد آیا

دل بیتاب مین رہ رہ کے جو ہوتی ہے کھٹک
آج شاید مرے سرکار کو مین یاد آیا

مانگتا مانگنے کی طرح تو سب کچھ ملتا
ڈھنگ تجھکو نہ ابھی تک لب فریاد آیا

من رانی ورد الحق کے یہی معنی ہین
جس نے دیکھا تجھے بس اونکو خدا یاد آیا

پھر ستانے لگا ہجر غم ابروئے نبی
ایلو پھر تیغ کو کھینچے ہوئے جلاد آیا

دیکھکر تجھکو کہون گا یہ بلائین لے کر
تیرے حصہ مین ہو سب حسن خدا داد آیا

دیکھکر مجھکو یہ روضے سے صدا آئیگی
مرے پاس آج مرا شائق ناشاد آیا

سربکف شوق سے کوچۂ قاتل مین رہا
سر فدا کرنے کا ارمان مگر دل مین رہا

شکل لیلیٰ وہ رہا جب نئے محمل مین رہا
کبھی آنکھون مین کلیجہ مین کبھی دل مین رہا

دیکھنے والون کی آنکھون نے اُسے دیکھ لیا
لاکھ وہ پردہ نشین پردۂ حائل مین رہا

آج تک حوصلۂ جور کشی کم نہ ہوا
ہر گھڑی سینہ سپر میرا مقابل مین رہا

کبھی زندان مین اگر نالۂ موزون نکلا
آفرین باد کا اک شور سلاسل مین رہا

لاکھ حجت ہوئی سو طرح کی تکرار ہوئی
اُن کو اصرار وہی دعوی باطل مین رہا

ناوک افگن ترے ہاتھون کے تصدق جاؤن
بن کے ارمان ترا تیر مرے دل مین رہا

کب تری بزم سے اُٹھے نہین فتنے اے شوخ
حشر بھی سر کو پٹکتا تری محفل مین رہا

دفن کرکے مجھے احباب ہوئے سب واپس
ساتھ میرے نہ کوئی پہلوی منزل مین رہا

شوق بسمل نے اوچھالا ہے وہم قتل پہ رنگ
داغ بن بنکے لہو خنجر قاتل مین رہا

وصل کا ذکر کیا مین نے بہت خوب ہوا
تھا زبان پر جو مری اب وہ ترے دل مین رہا

فصل گل جاتے ہی زردی رخ گل پر چھائی
ہان مگر رنگ خزان شور عنادل مین رہا

وصل کی رات کا وہ لطف کوئی کیا جانے
یا ترے دل مین رہا یا یہ مرے دل مین رہا

تھا وہ تیرا ہی تو عکس رخ روشن ای شوخ
سوز بن کر ترے رخسار کے جو تل مین رہا

دعوئے ہمسرئے روئے منور تیرا
داغ بن بنکے ہمیشہ مہ کامل مین رہا

وصل مین وہ مجھے سینہ سے لگا کر بولے
اب کوئی اور بھی ارمان ترے دل مین رہا

جان دیکر بھی نہ خاک نہ پائی راحت
ایک مشکل سے چھوٹا دوسری مشکل مین رہا

بحر الفت مین مرا جسم ہے تنکے کی مثال
کبھی سیلاب کبھی دامن ساحل مین رہا

سر مقتل جو اڑا رنگ رخ بسمل کا
بن کے عکس آئینۂ خنجر قاتل مین رہا

نہ تو موت آئی مجھے اور نہ وہ شوخ آیا
یاس کہتی ہے نکل آرزو کہتی ہے ٹھہر
شوق کہتا ہے پہونچ جاؤن گا مین مقصد تک

مدعا ہائے مری دلکا مرے دل مین رہا
زعمین وم بھی عجب طرح کی مشکل مین رہا
ضعف کہتا ہے کہ مین پہلی ہی منزل مین رہا

جس نے جو مجھکو کہا ہے مرے دل مین شایق
چار گھر سے جو ملا دامن سائل مین رہا

نام احمد کے نئے راز نے دل چھین لیا
حورین معراج مین کہتی تھین بلائین لیکر
چاند دو ٹکڑے ہوا ایک اشارے مین ترے
مین جو رونے لگا محشر مین تو رحمت نے کہا
روضہ پر سے تری اڑکر نہین جاتے ہین پرند
پردۂ وصل سے یون عرش پہ آتی ہے صدا

پردۂ سیم کے انداز نے دل چھین لیا
کملی والے تری انداز نے دل چھین لیا
مرے بانکے تری اعجاز نے دل چھین لیا
اس گنہگار کی آواز نے دل چھین لیا
اس ادب کے پر پرواز نے دل چھین لیا
ایک کا ایک کی انداز نے دل چھین لیا

دیکھکر حسن نبی چیخ اٹھون گا شایق
ترے قربان ترے ناز نے دل چھین لیا

دل مین بھروسہ ہو شہ جیلان کی ذات کا
اے ذات غوث المدد اے غوث الغیاث
یا پیر تن مین آمد و شد کیون نفس کی ہے
کیونکر ملے نہ اشرف مخلوق کا خطاب
تجھ مین نہان ہے پیر مرے نور مصطفےٰ
یون عشق پیر ہی مین خوشی سے بسر ہو عمر
یا پیر مجھکو جلد بلا لو قدم کے پاس
دکھلا دے یا خدا مجھے بغداد کی فضا

اے خادمو یہی ہے طریقہ نجات کا
پر تو پڑے غلام پہ لو صفات کا
کیا رمز ہے اس مین حیات و ممات کا
انسان مین ہی وصف ہی کل کائنات کا
تیری کرامتون مین اثر معجزات کا
دھوکا ہو دن پہ عید کا شب پر برات کا
کیا اعتبار زندگئے بے ثبات کا
گل ہو کہین چراغ نہ میری حیات کا

شائق بھی کہتے ہیں غلامان دستگیر
ہم کو گھمنڈ پیر کے ہے التفات کا

جلوہ گر نبی اپنا سامنے اگر ہوتا
خوب ہی مزا ہوتا پاؤن پہ یہ سر ہوتا

ٹیس دل ہی ہوتا تھے دن تمام فرقت میں
لطف تھا کلیجہ میں درد رات بھر ہوتا

تیری کم نگاہی نے کر دیا مجھے رسوا
تو جو مہربان ہوتا میں نہ دربدر ہوتا

کوئی مجھ سہاگی کو یون نہ بدچلن کہتا
اے مدینہ کے والی تو جو میرے گھر ہوتا

من رانی کے منکر دیکھتے اگر مجھکو
اور بھی گمان اون کو تیری شکل پر ہوتا

بیخودی محبت کی چیز کیا مزے کی تھی
لوگ باخبر کہتے جو میں بے خبر ہوتا

شام فرقت احمد اضطراب سے کٹتی
دل کو گر سکون ہوتا مضطرب جگر ہوتا

سجدے شکر کے کرتا راہ مین ہر اک جا پر
ہند سے سوئے طیبہ گر میرا گذر ہوتا

خلق میری محتاجی یون نہ دیکھکر ہنستی
گر ترا کرم داتا میرے حال پر ہوتا

رحم خود ہی فرماتے مجھ پر رحمت عالم
آہ میری آہون میں کچھ بھی گر اثر ہوتا

روکے سب بیان کرتا میں لپٹ کے جالی سے
روضۂ نبی شائق سامنے اگر ہوتا

محمد آپ سا دنیا میں پیدا ہو نہیں سکتا
قسم اللہ کی انسان ایسا ہو نہیں سکتا

مسیحا بھی اگر آئیں مدعا ادا ہو نہیں سکتا
رسول اللہ کا بیمار اچھا ہو نہیں سکتا

مجھے بلواتے یا خود آتے یا میری قضا آتی
جو چاہیں آپ تو سرکار کیا کیا ہو نہیں سکتا

صدا یہ عرش سے معراج میں آئی چلے آؤ
کہ تم محبوب ہو تم سے تو پردہ ہو نہیں سکتا

محبت چھوڑدوں میں مصطفٰے کی انکا کہلا کر
یہ مجھ سے تو کسی صورت خدایا ہو نہیں سکتا

نکیرو کیا ڈراتے ہو چلو نکلو نہیں کہتا
محمد کے غلاموں پر تقاضا ہو نہیں سکتا

اشارہ پر ترے دو ٹکڑے ہو کر چاند کہتا تھا
ترے صدقے محمد تجھ سا یا انکا ہو نہیں سکتا

رکھین شفایق کو اپنی پاس قدمونکے مدینہ مین
بہلا کیا آپ سے سرکار اتنا ہو نہین سکتا

ہجر احمد مین شب و روز یہ رونا کیسا
جا نکر دیدۂ گریان کو ڈبونا کیسا

ہم غلامونکے تڑپنے کا بہی ہو کچھ تو خیال
منہ چھپائے ہوئے سرکار یہ سونا کیسا

غافلو غور کرو زینت دنیا چھوڑو
اوڑہنا کیسا تہا حضرت کا بچھونا کیسا

ناوک نیم نگاہِ نبوی سے پوچھون
تیر رہ رہ کے میرے چہبونا کیسا

جان پر کھیل گئے عاشق ابروئے نبی
عشق بازی مین ملا ان کو کہلونا کیسا

کچھ تعلق ہے بتون کو بہی خدا سے ورنہ
واللہ سبحہ مین زنار پرونا کیسا

داغ عشق نبوی شمع سا روشن ہوگا
تیرہ مرقد مین مسلمان کا سونا کیسا

تیرے آنکہون نے سکہایا مجہے معلوم نہ تہا
جادو کہتے ہین کسے ہوتا ہے ٹونا کیسا

کیا معما ہے یہ وحدت کا بتا اے شفایق
جان کر اپنی کو پہر اپنے مین کھونا کیسا

خوش قسمتی بخت بہی اوج ہے سر کا
وہ ہاتہ محمد سے مرے سر کو نہ سر کا

تو نور کا پتلا ہے مرے پیارے محمد
خورشید سے ہر ذرہ تیرے راہ گذر کا

محبوب خدا کا ہے محبوب خدا بہی
منظور نظر ہے تو دو عالم کی نظر کا

اے احمد مرسل تری رفعت ہو بیان کیا
کہتے ہین جسے عرش ہے زینہ ترے در کا

آرام سے سو جائے نہ ہو خواب سے بیدار
عاشق کے سرہانے جو ہو پتھر تری در کا

کب آنکہ اوٹھا سکتے ہین تجہپر ترے شیدا
منظور نظر تو تو ہے خالق کی نظر کا

وہ آنکہ ہے جسمین ہو ترے رخ کا تصور
وہ دل جو نشانہ ہو ترے تیر نظر کا

کس رشک سلیمان کی ہے دیدار کی خواہش
اڑتا ہے پری بن کے یہ کیون تیر نظر کا

تم جلد مدینہ مین بلا لو مرے آقا
مدت سے طلبگار ہون رحمت کی نظر کا

پہنا پیغمبر نے لباس بشریت
کیون اشرف مخلوق نہ ہو نام بشر کا

ہاتھ آئے جو خاک رہ طیبہ مجھے شایق
سرمہ مین بناؤن گا اوسے دیدۂ تر کا

شب معراج کہان پردہ حائل ٹھرا
ہان مگر حسن محمد ہی مقابل ٹھرا

ہین یہ طیبہ مین کرون عرض کہ حاضر ہون حضور
آپ فرمائین کہ کیون اب تو ترا دل ٹھرا

گرد پھر کر ترے ناقہ کے تصدق ہوتا
کیون نہ مین صورت گرد پس محمل ٹھرا

رشک کرنے لگے شمشیر محبت کے شہید
عشق ابروئے نبی جب مرا قاتل ٹھرا

کیون کہون ذات خدا سی ہی جدا ذات تری
نام جب نام سے اللہ کے شامل ٹھرا

یا نبی تم مری اسطرح کرو دلجوئی
خواب مین آکے کبھی پوچھ لو کیون دل ٹھرا

اب تو شایق کو مدینے سے تو خالی نہ پھرا
پھر کے در در ترے در پہ ہے یہ سائل ٹھرا

ردیف بائے موحدہ

ہجر مین ہم کو بہت ہے بیقراری یا حبیب
وصل سے کچھ کیجئے تسکین ہماری یا حبیب

بحر عصیان کی بھنور مین پڑ گیا اگر جہاز
ایسے طوفان مین مدد کیجئے ہماری یا حبیب

اذن منّی کہتا تھا رب العلی معراج مین
کس نے پایا خاص خلعت ایسا بھاری یا حبیب

ہے یہ باعث آپ ہی کے لطف اور احسان کا
آیت لا تقنطوا حق نے اوتاری یا حبیب

بولہب نے وقت پیدایش اشارہ جب کیا
ہو گیا انگشت سے خون اوسکی جاری یا حبیب

تھک گیا ہون کیجئے میری مدد ہر کام پر
ہے بہت گٹھری گنہ کی سر پہ بھاری یا حبیب

حبذا روز تولد مرحبا روز وصال
رب اغفر امتی تھا لب پہ جاری یا حبیب

خاتمہ بالخیر ہو شایق از بہر خدا
ہے دعا یہ رات دن باآہ وزاری یاحبیب

مجھکو ہے مرے احمد مختار سے مطلب
جسطرح غلامونکو ہے سرکار سے مطلب

معراج مین اللہ ہوا جس کا فدائی
مجھکو ہے اوسی یار طرحدار سے مطلب

جبسے ہے نظر مین نگہہ ناز محمدؐ
خنجر سے مجھے کام نہ تلوار سے مطلب

مجھ زار کو ہے چشم محمدؐ کا تصور
بیمار محبت کو ہے بیمار سے مطلب

اے پیارے نبی ظل ہما کی نہین خواہش
مجھکو ہے ترے سایۂ دیوار سے مطلب

ہے دلکو میرے اُلفت احمد سے تعلق
آنکھون کو ہے حضرت ہی کے دیدار سے مطلب

الفقر کی دولت سے غنی کردو محمدؐ
دنیا سے مجھے کام نہ زردار سے مطلب

کیون حشر مین ہم اپنے پیمبر کو نہ ڈھونڈین
ہے قافلہ کو قافلہ سالار سے مطلب

مجھکو نہ ہو کیون عشق مدینے کی فضا کا
بلبل کو رہا کرتا ہے گلزار سے مطلب

ہے اُلفت مژگان محمدؐ کا تصدق
عشاق کے دلکو ہے سروار سے مطلب

اے یاد نبی صلعم اللہ تعالے
فرقت مین نہین ہے کسی غمخوار سے مطلب

ہر دم ہے مری طبع رسا کا یہی کہنا
شایق ہو تجھے نعتیہ اشعار سے مطلب

آرام نہ لے بھول کے دم بھر دل بیتاب
فرقت مین محمدؐ کے ہو مضطر دل بیتاب

کچھ چین اوسے آئیگا تسکین بھی ہوگی
جب دیکھے گا وہ گنبد انور دل بیتاب

اکدن تو بلائین گے مدینے مین محمدؐ
کچھ کر تو دکھائے گا مقرر دل بیتاب

اے صل علیٰ شان خدا میری خبر لو
ہر روز ستم ڈھاتا ہے مجھ پر دل بیتاب

ہوجائے گی تسکین بلاشبہ الٰہی
بنجائے محمدؐ کا اگر گھر دل بیتاب

سرکار مدینہ مین ہے اور مین ہون دکن مین
سنبھلیگا جدائی مین یہ کیونکر دل بیتاب

ہر دم ہو گیا لطف فراق نجومی بین
ہو جائے تڑپنے کا نہ خوگر دل بیتاب

اس طرح تڑپ ہجر مین اسطرح سی مضطر
بیتاب ہوا کدن مرا دلبر دل بیتاب

کیا چین ہو ہجر رخ گیسوئے ستم مین
دن رات تڑپتا ہے برابر دل بیتاب

ہین عرش ہلا دونگا جدائی مین نبی کے
پہلو مین ہے اے خالق اکبر دل بیتاب

بلجائینگے سرکار مرے مجھکو اوسی دم
ہو قبلہ نما گر سر محشر دل بیتاب

غافل نہ ہو شایق تو کبھی دلکی لگی سے
پہلو مین یہ پوشیدہ ہے اخگر دل بیتاب

کرتے عاشق پر غضب ہے نالہ ہای عندلیب
کون گلشن مین سہے جاکر جفاے عندلیب

ہے یہ باعث بلبل خستہ جگر کے عشق مین
بوئے گل آئے چمن سے پیشوائے عندلیب

وصل گل حاصل جو رہتا ہو اوسے شام سحر
ہو گئی مقبول کیا اللہ دعائے عندلیب

ساتھ بلبل کے ہزارون باغ مین تھی ہم نفس
اب نفس مین ہے نہ کوئی اشنائے عندلیب

خوف ہے افتادگی کا سر بلندون کو ضرور
بارہا دیکھا ہے گل کو زیر پائے عندلیب

ہے بہار اسوقت پر بلبل سے کہدے ای صبا
روئے گل گلشن مین اگر دیکھہ جائے عندلیب

سرکشی اب تک ہے باقی بعد مردن بھی وہی
کچھ کبھی گل کو ہے اہی پاس وفائے عندلیب

ہوا گر رونق فزائے باغ وہ رشک چمن
دل سے گل کا نام تک بھی بھولجائے عندلیب

مجھ مریض عشق کا دار الشفا ہے کوئے یار
جسطرح داروئے گل از بہر وائے عندلیب

پیشوائی کی نہ اوس بت کی در گلزار تک
ٹوٹ جائے یا الٰہی دست پائے عندلیب

گل ہے بہرہ غنچہ گونگا باغبان تو مر گیا
کس سے پوچھون جاکے شایق ماجرائے عندلیب

یا نبی ہین چشم کے بیمار سب
اور فدائے ابروئے خمدار سب

دل مین ہر ایک کی تمہاری یاد ہے
کلمہ پڑھتے ہین تمہارا یار سب

اے گل باغ نبوت آئیے | گھر ہمارا کیجئے گلزار سب
صورت اپنی اب تو دکھلاؤ نبی | ہین تمہارے طالب دیدار سب
اور سے کچھ اور کہہ دیتے ہین یہ | ہین محبت کے برے آثار سب
سعی و محنت صبر ہمت درد و شوق | عشق بازی کو ہین یہ درکار سب
المدد اے جوش عشق مصطفے | ہاتھ پاؤن ہوگئے بیمار سب
اے مسیحائے جہان جلد آئیے | جان بلب ہین آپکے بیمار سب
ہمکو بلواؤ مدینہ مین ضرور | منتظر ہین احمد مختار سب
ہمنے دیکھی سب ادائین آپ کی | کنت کنزاً کے ہین یہ اطوار سب

کب مرا شایق بہلتا ہے قدم
دیکھے ہین عالم کے خوش رفتار سب

اے ستم گر ترے انداز ستم ہین یاد سب | محنتین جتنی مری تھین سو وہ برباد ہین سب
ہوگی در پردہ ملاقات رقیبون سے تجھے | کسکو سکھلاتا ہے یہ ڈھنگ ری یاد ہین سب
باتین شیرین جو سناتا ہے وہ رشک لیلے | ہین کبھی صورت مجنون کبھی فرہاد ہین سب
تو حسین ہے ترے گھر مین ہین وہ بھی ہین حسین | آدمی ایسے نہین دیکھے پریزاد ہین سب
سرو کو باغ مین دیکھا تو کہا اوس گل نے | یان تو پابند کوئی بھی نہین آزاد ہین سب
کھینچے تصویر گر اوس بت کی تو مین جانون گا | یون تو کہنے کو یہان مانی و بہزاد ہین سب
وصف اوس ابروئے خمدار کا لکھتا ہون جو مین | تیغ کھینچے ہوئے گھیرے ہے جلاد ہین سب

پاؤن زنجیر کیا مجھکو سمجھ کر وحشی
ہائے شایق ترے کیا دوست بھی جلاد ہین سب

آہ ہے یہان وہ گلبدن اب | سبز ہوا مرا چمن اب
منہ سے نہین بات کچھ نکلتی | یاد آگئے ترے لب و دہن اب

کیا وصل کا راستہ نکالیں — زلف اون کی تبی ہے رہزن اب
ہے لطف و باہر غنچہ و گل — بلبل ہین چمن مین نغمہ زن اب
رفتار یہ اون کے غش ہے عالم — سیکھے ہین وہ کچھ نیا چلن اب
صورت دکھلا کبھی تو اپنی — مشتاق ہین ساری مرد و زن اب
کیا خاک ملے جواب ہم کو — بیٹھے ہین وہ بن کے بیدہن اب
سوگند بھی تری سچ نہ مانون — جھوٹے نکلے ترے سخن اب

کیا بزم سخن ہوئی ہے پُر نور
چمکا شایق ترا سخن اب

وہ تو آئے ہین شب وعدہ مگر آخر شب — میری آنکھون نے دکھایا ہے اثر آخر شب
جلوہ گر کیا ہے اندہیرے مین وہ رشک خورشید — کچھ اوجالا نظر آتا ہے اودہر آخر شب
یا خدا خیر ہو وہ تو سدہارے گھر کو — منہ دکھائے گی قیامت کی سحر آخر شب
صبح سے پہلے نہ رخصت ہو مرا غیرت بدر — چودہوین شب ہے نہ غالب ہو قمر آخر شب
بیقراری مین گذر جاتی ہے یون ساری رات — دل تڑپتا ہے سر شام جگر آخر شب
تم تو جاتے ہو مگر جانے بھی دیگا کوئی — میرے ہاتھ اور تمہاری ہے کمر آخر شب
عاصیو خوف الٰہی سے رہو یون لرزان — جس طرح ہوتی ہے جاڑے مین بسر آخر شب
کیا ارادہ ہے کہو دیکھو رولاؤ نہ مجھے — کیون تمہاری ہے نظر جانب در آخر شب
جلد جو وصل کی شب دی ہے موذن نے اذان — صبح کاذب نے کیا آج یہ شر آخر شب
پچھلے شب دل مین کسی بت کی تجلی دیکھی — ہوا آباد یہ اللہ کا گھر آخر شب
کس کی رخصت ہے جو اب دل مرا پژمردہ ہے — غنچے تو کھلتے ہین اے باد سحر آخر شب
وصل کی رات اس آنے سے ہوا کیا حاصل — اس طرح آؤ نہ تم بار دیگر آخر شب
زیست مین دل کو جلاتے تھے وہ صبح رخصت — اپنے مرقد پہ جلاتے ہین اگر آخر شب

دور کیون بیٹھے ہو پاس آؤ لپٹ کر روئین ۔۔۔ چلتی ہے ٹھنڈی ہوا وقت سحر آخر شب
رو لیا اپنے گناہون پہ جو آئے پیری ۔۔۔ مین نے تیار کیا زاد سفر آخر شب
قبل فجر آئے ہو گھبرائے ہوئے خیر تو ہے ۔۔۔ آفتاب آج یہ نکلا ہے کدھر آخر شب
جاتے جاتے کیا شوخی کے اثر سے مضطر ۔۔۔ یون دکھا کر گئے وہ اپنا ہنر آخر شب

اوس کی رحمت سے نہین دور جو بخشے شایق
کر تو لے آہ و بکا کوئی بشر آخر شب

فرقت کے ہون دور محن اب ۔۔۔ ملجائین اگر شہ زمن اب
اے نفس وغا شعار تجھ سا ۔۔۔ دنیا مین نہین ہے راہزن اب
صورت تو کبھی دکھلاؤ احمد ۔۔۔ مشتاق ہین سارے مرد و زن اب
آیا ہے خیال روئے گلگون ۔۔۔ سرسبز ہوا مرا چمن اب
کہتا ہے تصور محمد ۔۔۔ خلوت مین بنائے انجمن اب
ایسا مجھے عشق نے مٹایا ۔۔۔ باقی میری جان ہے نہ تن اب
بیزار وطن سے ہو گیا ہون ۔۔۔ طیبہ ہو خدا مرا وطن اب
کرتا ہے دلون پہ نقش الفت ۔۔۔ اے نسل علی وہ سادہ پن اب
آجائین نظر مجھے محمد ۔۔۔ امید برآئے ذو المنن اب
وحدت کا عطا ہو ایک ساغر ۔۔۔ یہ سر سے ہو دور ما و من اب
تھی نزع مین یاد عارض پاک ۔۔۔ ہو عطر گلاب اور کفن اب
رکھ کام کسی سے تو نہ ایدل ۔۔۔ سرکار ہی کا غلام بن اب

ہے بزم سخن جو آج بہتر
چمکا شایق تیرا سخن اب

مے عشق شہ بغداد پلادے یارب ۔۔۔ اپنے محبوب کا متوالا بنادے یارب

میری حسرت ہے یہی میری تمنا ہے یہی
زندگی مین مجھے بغداد دکھا دے یارب

یاد حضرت کے سوا دہیان کسی کا نہ رہے
خود مجھی کو تو مری دل سے بھلا دے یارب

اسطرح سے میری آنکھین کبھی کر دی پر نور
غوث اعظم کا رخ پاک دکھا دے یارب

میکدہ پیر کا ہے زندہ دلون کی بستی
مجھ سے ناچیز کو بھی اسمین تو جا دے یارب

سامنا چہرۂ انور کا رہے آٹھ پہر
صورت آئینہ حیران بنا دے یارب

یون تو قایل تری وحدت و کثرت کی سبھی
اپنی وحدت مجھے کثرت مین دکھا دے یارب

مجھ پہ بھی وہ پیر کی مست نگاہین پڑجائین
مجھ سے ہشیار کو متوالا بنا دے یارب

آتش ہجر نے اک آگ لگا دی دل مین
آب وصل شہ جیلان سے بجھا دے یارب

خانۂ دل میرا ویران ہے اک مدت سے
پیر کے فیض سے گلزار بنا دے یارب

غوث کے حکم کے باہر نہ رکھون اپنا قدم
ایسا انداز عمل مجھکو سکھا دے یارب

اہل محشر مین جو بے پردہ ہو شایق کا دل
دامن پیر کے سایہ مین چھپا دے یارب

اے احمد کیا پر نور ہوا ہے عرش علی معراج کی شب
وہ نور حدوث و قدم ملکر کیا نور بنا معراج کی شب

دن رات ہین گو دونون بہتر کیون فخر نہ ہو شبکو دن پہ
جب خاص خدا کا پیغمبر اللہ سے ملا معراج کی شب

کہتا ہون فداک امی و ابی اے شان نبی اللہ غنی
وہ شکل ابد رنگ ازلی وہ جلوۂ معراج کی شب

وہ شرمگین آنکھین وہ صورت وہ سر پہ عمامہ وہ رفعت
ہان اپنا نبی شان رحمت کیا خوب بنا معراج کی شب

انسان نہین ہوتا ایسا یہ نور خدا کا ہے بخدا

دیکھا حبیب احمد کا جلوہ حوروں نے کہا معراج کی شب
بھیجا تھا جو ہر دم حضرت کو موسیٰ کی غرض یہ تھی سنلو
تم حق کو ہیں دیکھوں تم کو اے صل علیٰ معراج کی شب
اللہ کا یہ ارمان دلی وہ قرب شہ کی مدتے
اون منی اے پیارے نبی کہتا تھا خدا معراج کی شب
کچھ وصل کا ہو جائیگا ڈہب رنگ صفت ذاتی ہو جب
اے شکل عرب ای صورت رب عقدہ یہ کھلا معراج کی شب
مطلب ہی یہی من روحی کا کنت کنزاً کی ہے صدا
تھا آپ اپنا مشتاق لقا وہ جل علیٰ معراج کی شب
وہ چال نبی کی مستانہ وحدت کا وہ پیارا میخانہ
رکہتی تھی لبالب پیمانہ آنکھوں کی ادا معراج کی شب
ہی میم کی مشکل اور شان نبی احمد ہیں احد ہیں ہی فرق یہی
واللہ کہ یہ پردہ حایل بھی باقی نہ رہا معراج کی شب

قربان گیا ہیں اوس شب کی للہ ہیں مجھے احمد میرے
تو مانگ ہمیشہ اللہ سی شایق یہ دعا معراج کی شب

کس طرح روئے محمدؐ سے ہو ہمسر آفتاب
داغ دل سے عاشقوں کی بھی ہے کمتر آفتاب
حشر میں چھپ جائینگے جب دامن احمد میں ہم
کیا وڑائے گا ہمیں نزدیک آکر آفتاب
یوں تو ہر اک شئے بلا شک نور رب العالمین
کل رسولوں میں ہوا اپنا پیمبر آفتاب
کم شب دیجور سے تاریکی مرقد نہ تھی
بنگیا قسمت سے عشق روئے انور آفتاب
یاد رخسار نبی آتے ہیں اے دل دیکھہ کر
چاند شب کو اور روں کو آسمان پر آفتاب
سچ یہ ہے تیرا کرم درکار ہے یا مصطفیٰ
سنتے ہیں ہم تیز ہوگا روز محشر آفتاب

فرقت احمد مین اے دل روز ہے حالت یہی
دے رہا ہے ساتھ اپنے مجھکو چکر آفتاب

نور سے اللہ کے احمد اور سب اون کے نور سے
کیا زمین کیا آسمان کیا ماہ و اختر آفتاب

عشق روئے مصطفےٰ ہے جستجو احمد کی ہے
آسمان پر پھر رہا ہے روز مضطر آفتاب

کس طرح ظاہر کرون مین نور وصل چار یار
یا الٰہی ایک سے ہے ایک بڑھکر آفتاب

وصف روئے احمدی کا ہے یہ ای شایق اثر
تیرا ہر ہر شعر ہے گویا زمین آفتاب

یا خدا ہو گا وصال احمد مختار کب
دور ہو گا عاشقون سے ہجر کا آزار کب

شہر طیبہ مین مجھے پہونچائیگا کس دن خدا
ہان نظر آئینگے مجھکو وہ در و دیوار کب

کونسا دن آئے گا کلیگی دل کی حسرتین
سامنے ہو گا مزار سید ابرار کب

خواب مین کس دن نظر آئینگے مجکو مصطفےٰ
بخت خوابیدہ بنے گا طالع بیدار کب

دیکھنا کس دن وطن سے جائینگے سوئے عرب
ہم غلامون کو بلاتے ہین وہان سرکار کب

آپ ہی کا ہو خیال اے احمد مرسل مدام
دل سے میرے دور ہو گی صورت اغیار کب

کب مسیحائی کرینگے مجھ غریب و زار کی
یاد آئیگا نبی کو ہجر کا بیمار کب

یون تو ہین اعمال سب لائق جہنم کے مگر
سوئے دوزخ جانے دیگی رحمت غفار کب

ہے ستاتی بیکسی فرقت کی ہر دم یا خدا
یا و محبوب خدا ہو گی مری غمخوار کب

جان یہ جائے نگاہ مصطفےٰ کی یاد مین
تیر ایسا تیر میرے دل کے ہو گا پار کب

الغیاث اے ذات احمد المدد نور خدا
دور ہون گے کس گھڑی کسدن مرے افکار کب

ہے یہی شایق وظیفہ رات دن شام و سحر
یا محمد آپکا ہو گا ہمین دیدار کب

آپکا رخ ہے مصطفےٰ کیا خوب
ہر کوئی کیون نہ ہو فدا کیا خوب

ہین مسیحا مرے رسول خدا
اون کے بیمار کو دوا کیا خوب

ہے یہ شیدائے احمد مرسل — مجھکو اللہ نے دل دیا کیا خوب
صاف دل مین ہے نور مصطفوی — جوہر آئینہ کو ملا کیا خوب
دیکھکر تم کو دم نکلجائے — یا نبی میری ہے دعا کیا خوب
بن گئے حشر مین مرے عصیان — رحمت حق کا مدعا کیا خوب
بعد مرنے کے ہے وصال نبی — موت مین کیون نہو مزا کیا خوب
عشق احمد کا کیا کرون دعوئ — ان کا عاشق ہی خود خدا کیا خوب
میرے سرکار تو ہون طیبہ مین — مین دکن مین رہون خدا کیا خوب
سب سے آگئے ظہور آخر مین — ابتدا اور انتہا کیا خوب
دیکھو اپنی عطا کو یا احمد — کیا ہو نہین کیا مری خطا کیا خوب

تیرے ہر شعر مین ہے نعت نبی
شایق خستہ واہ وا کیا خوب

جو ہے محبوب خدا وہ ہے میرا محبوب — ملگیا مجھکو بھی تقدیر سے اچھا محبوب
اک اشارہ مین کرامات ہون لاکھون ظاہر — واہ کیا شان خدا ہے میرا بانکا محبوب
محی الدین جس کا لقب نام ہے عبد القادر — رضی اللہ تعالیٰ وہ ہے اپنا محبوب
محو ہو جاتا ہون جب بادشہ جیلان مین — مثل دیوانہ کے کہتا ہون ادھر آ محبوب
قم باذنی کی صدا لطف نیا دکھلاتی — ہوتا عیسیٰ کے زمانہ مین جو میرا محبوب
محو اغیار ہون جسدم تو محبت ہے وہی — بھولکر یاد نہ آئے کوئی اللہ محبوب
وصف کیا لکھ سکین کیا ذہن رسا ہو اپنا — بڑھکے بھی وہم وگمان سے ترا رہتا محبوب
تیری فرقت نے کیا تنگ مجھے جینے سے — دیر کیا اب مجھے بغداد مین بلوا محبوب
بخشوائے گا میرا پیر قیامت مین ضرور — وہ تو اللہ کا ہے اور نبی کا محبوب
رخ وگیسو کی محبت ہوئی جب سے یا پیر — ورد ہے صبح ومسا شام وسحر یا محبوب

تیرا جلوہ نظر آجائے کسی صورت سے
کچھ نہین اوس کے سوا اور تمنا محبوب

کس کا دل ہے کہ نہین تیری محبت اسمین
کون ہے وہ جو نہین ہی تیرا شیدا محبوب

نظر لطف و کرم غوث کی ہے ای شایق
اس لیئے شاہ دکن ہوگیا سب کا محبوب

ردیف بائے فارسی

خانۂ چشم مین رہ جائے آپ
آپ کا گھر ہی نہ اب جائے آپ

یا رسول عربی بہر خدا
صورت اپنی ہمین دکھلائے آپ

دل صد چاک کا شانہ کر کے
زلف الجھی ہوئی سلجھائے آپ

باغ جنت سے سروکار نہین
سبزۂ خط ہمین دکھلائے آپ

ہم اسے طاق عبادت سمجھین
ناخن پا جو ترشوائے آپ

مجھکو کافی ہے مرا جذبۂ عشق
حضرت خضر چلے جائے آپ

کشتۂ احمد مرسل کے قرین
سورہ یٰسین کا پڑھوائے آپ

جان سے جاتا ہے بیمار فراق
اے مسیحائے جہان آئے آپ

ہے مدینہ کی ہوس دلکو بہت
یا شہ دین اسے بلوائے آپ

خلد مین جبکہ ہون رونق افزا
ساتھ ہمین اپنے لیجائے آپ

جستجو مین شہ دین کی شایق
شہر طیبہ کو چلے جائے آپ

انسان ہین یا ملک ہین پری ہین کہ حور آپ
معلوم کچھ نہین ہے کہ کیا ہین حضور آپ

خورشید زرد رو ابھی خجلت سے ڈوب جائے
منھ سے اگر نقاب اولٹ دین حضور آپ

بخشنا تا حشر مین مجھے یا سید الرسل
محبوب رب ہین شافع یوم النشور آپ

رو رو کے صبح کی ہے تمنائے وصل مین
آئے شب فراق مین کس دن حضور آپ

کیا خضر سے غرض ہے مجھے راہ عشق مین
سرکار ہادیون کے ہین صدر الصدور آپ

دریائے اشک جوش پہ ہے رات دن مرا
رونق فزا ہون کشتۂ دلین حضور آپ

کعبہ مین شیخ ہے تو برہمن ہے دیر مین
ہر رنگ مین دکھاتے ہین اپنا ظہور آپ

وحدت کے بعد وصل کا جلوا نظر پڑا
پھر دور پھینکئیے نہ مجھے اے حضور آپ

جاؤن گا سنگ در نہ کبھی چھوڑ کر حضور
ٹھوکر سے کیجے کاسۂ سر چور چور آپ

مدت کے بعد آئین جی بھر کے دیکھ لون
میرے خیال سے نہ سدہارین حضور آپ

ساقی کے ساتھ وصل کی شب پیکے خم کے خم
کیا نشۂ شراب مین شایق تھے چور آپ

اگلے شاعرون مین نہ آئے حضور آپ
اس بزم مین تو آئیے اب کے ضرور آپ

ہمشکل دوسرا بھی ہے لو دیکھو آئینہ
کیجے نہ اپنے حسن پہ اتنا غرور آپ

لے لیجے ایک بوسہ پہ حاضر ہے نقد دل
اے رشک حور اس مین ہے کچھ قصور آپ

جاؤن گا سنگ در نہ کبھی چھوڑ کر حضور
ٹھوکر سے کیجے کاسۂ سر چور چور آپ

طوفان نوح اوٹھاؤن گا اس چشم تر سے مین
ہر آن پڑہیے آیۂ فار التنور آپ

قربان ہو کے اختر و ماہ ہو گئے نہان
نکلے جو شب کو جلوہ دکھاتے حضور آپ

سینہ بسینہ ہو کے شب وصل سوئیے
کروٹ بدلتے کیون ہین ہر اک سو حضور آپ

مطرب ہے ساقی و مئے و چنگ و رباب ہے
اس بزم مین تو آئیے اب کے حضور آپ

کیا خضر سے غرض ہے ہمین راہ عشق مین
یا پیر ہادیون کے ہین صدر الصدور آپ

پیغام وصل سے ہے مرا دل ہے باغ باغ
قاصد نے دی خبر کہ خود آئے حضور آپ

خواب و خیال ہو ابھی رنج شب فراق
سو جائیے لپٹ کے جو مجھ سے حضور آپ

مدت کے بعد آئے ہو جی بھر دیکھہ لون
کیا آپ کی نظر مین ہون دیوار قہقہہ

بالین سے ابھی نہ سدھاریں حضور آپ
کیون ہنس رہے ہین دیکھہ کے مجکو حضور آپ

شایق اوٹھیگا اون کا جو ہین پردۂ حجاب
آجائین گے وہ سامنے تیرے حضور آپ

آرزو کوئی تو بر لائے آپ
غم دوری سے نہ تڑپائے آپ
غیر کے گھر نہ گئے تھے شب کو
حال قاصد سے زبانی کہیئے
دیکھہ لون عارض پر نور کو مین
روح قالب مین نہین ہے میرے
مجھکو کافی ہے میرا جذبۂ عشق
حال فرقت وہ سن کر بولے
بوسہ دے کر وہ مجھے کہتے ہین

وصل مین مجھ سے نہ شرمائے آپ
میرے پہلو سے نہ اُٹھ جائے آپ
خیر بہتر ہے قسم کھائے آپ
خط نہ اغیار سے لکھوائے آپ
رخ سے آنچل کو تو سرکائے آپ
ملک الموت چلے جا ئے آپ
حضرت خضر چلے جا ئے آپ
مجھ پہ احسان نہ جتلائے آپ
اور کیا قصد ہے فرمائے آپ

ان دونون کیون ہین پریشان شایق
حال دل ہم سے تو فرمائے آپ

درد اٹھا ہے جو رہ رہ کے کبھی آپ ہی آپ
ہجر مین اوس کے جو رنجیدہ ہو جی آپ ہی آپ
دل وہ دل ہے جو ہو پژمردہ تری فرقت مین
دل مہکتا ہے تصور مین ترے گیسو کے
بال و پر نوچ کے صیاد نے بلبل سے کہا
لطف کچھ بادہ کشی کا نہین دلبر کے سوا

بیٹھے بیٹھے مرا گھبراتا ہے جی آپ ہی آپ
چھیڑنے سے کبھی روتا ہون کبھی آپ ہی آپ
غنچہ وہ غنچہ جو سو جائے کلی آپ ہی آپ
شبکو کھلتی ہے چنبیلی کی کلی آپ ہی آپ
گھر کی کھیتی ہی نکلتی ہے کلی آپ ہی آپ
آگ لگجائے اوسی جینے کہ پی آپ ہی آپ

ہین اشارون سے سمجھتا ہون تیری عادت
حال دل کہتا ہے جسطرح ولی آپ ہی آپ

آنکھین دکھلاتے ہو اور مست بنا دیتے ہو
لیجیے آپ تو بن بیٹھے ولی آپ ہی آپ

اوس نے سینہ پہ رکھی غیر کی تصویر وہان
بڑھ گیا میرا یہان رنج دلی آپ ہی آپ

کس نے تلوؤن سے ملا پھول سمجھکر اس کو
ہے ترقی پہ جو افسردہ دلی آپ ہی آپ

کس نے دم بند کر دیا انکا دکھا کر آنکھین
دل مین گھبراتے ہین ارمان دلی آپ ہی آپ

مژدہ دیتی ہے مجھے آج تمنائے وصال
دم تو لے آتی ہے وہ نیک گھڑی آپ ہی آپ

وصف کیا یار کے ابروئے خمیدہ کا لکھین
سر جھکا لیتے ہین دو چار گھڑی آپ ہی آپ

بل پہ ابرو پہ نظر تیز ہے لال آنکھین ہین
کچھ تو فرمائیے کیون ہے خفگی آپ ہی آپ

واحدیت ہو کہ وحدت ہو کہ ارواح مثال
تھا کبھی غیر کے مجمع مین کبھی آپ ہی آپ

کبھی جھنجلاتے ہین بوسہ سے خفا ہوتے ہین
منہ بڑھاتے ہین شب وصل کبھی آپ ہی آپ

نازکی دیکھیے بوسہ کا خیال آتے ہی
اوڑہ چلی یار کے ہونٹون سے مسی آپ ہی آپ

کس کو کہتے ہین محبت مجھے معلوم نہ تھا
دولت عشق خدا داد ملی آپ ہی آپ

کشش آرزوئے قتل نے کیا کام کیا
چل گئی ہاتھ سے قاتل کی چھری آپ ہی آپ

چشم مشتاق مرے ہجر مین بھر آنے لگی
پھر برسنے لگی ساون کی گھڑی آپ ہی اپ

ہجر جانان مین ہو دونی ترقی اس کے
درد دل مین نہ ہو اللہ کمی آپ ہی آپ

یاد وہ دن تھے کہ مرے نام سے نفرت تھی تمھین
آج کیون گھر کو چلے آئے اجی آپ ہی آپ

اس مین کچھ تیری خطا ہے نہ مرے دل کا قصور
سامنا ہوتا ہی تھا آنکھ لڑی آپ ہی آپ

تذکرہ وصل کا کچھ بھی نہ کیا تھا مین نے
شکر ہے آج زبان یار نے دی آپ ہی آپ

جوش مین آتا ہے بخشش کا جو دریا دلین
ڈھونڈتے پھرتے ہین سائل کو سخی آپ ہی آپ

نور محبوب خدا جب ہوا ظاہر مشتاق
آگ فارس کی اوسی وقت بجھی آپ ہی آپ

اے مرے نور نبی خدا کون کہ آپ
جس پر ہے خدا خود ہی فدا کون کہ آپ

خلوت ہوئی کس سے یہ ملا رتبہ کسے
معراج مین حق جس سے ملا کون کہ آپ

گو بعد کیا حق نے عیان نور ظہور
پہلے جو ہوئے جلوہ نما کون کہ آپ

وہ کون ہے پڑہتا ہے خدا جس پہ درود
اے صل علی صل علی کون کہ آپ

اللہ نے بخشا ہے یہ خلعت کس کو
ہین قابل لولاک لما کون کہ آپ

اچھون سے تو اچھا ہی رہیگا ہر ایک
کرتے ہین برون سے بھی وفا کون کہ آپ

تو بخش دے امت کو مری یا اللہ
کرتے تھے ہمیشہ یہ دعا کون کہ آپ

جس چاند کا عاشق ہون ازل سے مین بھی
واللہ وہ ہین تام خدا کون کہ آپ

شایق نہ پاکیون نہ بچھائین آنکھین
محبوب خدا ہین بخدا کون کہ آپ

ردیف تائے قرشت

یارب تو دکھا احمد مختار کی صورت
اب جلد ہو تسکین دل زار کی صورت

اللہ کی رحمت نے کہا اس طرف آ
دیکھی جو قیامت مین گنہگار کی صورت

اوس ابروئے پرخم کا اگر وصف لکھو نہین
ہو جائے قلم بھی مرا تلوار کی صورت

اے رشک مسیحا کبھی صورت تو دکھا دے
فرقت نے بنائی مری بیمار کی صورت

پہونچا دے غلامون کو مدینہ مین آلہی
شاید نظر آجائے گی سرکار کی صورت

آئینۂ رخسار نبی سے ہوا سکتہ
تھے حشر مین سب نقش بدیوار کی صورت

فرقت مین بچا دل مرے بھول کے ہرگز
اے یاد محمد تو ہے غمخوار کی صورت

شیدائے رخ احمد مرسل سر محشر
دیکھے تو کبھی خلد کے گلزار کی صورت

معراج مین کہتا تھا یہی دیکھہ کے ہر ایک | بانکی ہے عجب سید ابرار کی صورت
ہے رمز حقیقت یہی اور راز تصوف | اغیار کی صورت ہی مین ہے یار کی صورت
اوس وقت نظر آئے گا دلدار کا جلوہ | دل سے ترے جب دور ہوا غیار کی صورت

شائق مجھے یہ صبح و مسا ورد ہے مصرعہ
اللہ دکھا دے مرے دلدار کی صورت

کیا فکر خدا ہو جو خفا روز قیامت | سپلے پہ ہے محبوب خدا روز قیامت
عاصی ہون گنہگار ہون مجرم ہون خطاوار | ہے کون مرا تیرے سوا روز قیامت
اے شافع محشر نظر لطف او سر بھی | ہو جائے برون کا بھی بھلا روز قیامت
کھلجائے سیہ کاری وہان جبکہ ہماری | کملی کے تو دامن مین چھپا روز قیامت
گھبرا ئینگے جب نیر محشر سے گنہگار | بلواؤ او نھین زیر ردا روز قیامت
حامی مرے بنجائے اے سرور عالم | ملجائے مری دکھہ کی دوا روز قیامت
امواج ہیا بحر خطا کشتی شکستہ | بیڑے کہ مرے پار لگا روز قیامت
بنجائے برا بھی ترے الطاف سے اچھا | ہو جائے خطا شکل عطا روز قیامت
بھولے سے جہنم مین کہین ہم نہ چلے جائین | جنت کے بنو راہ نما روز قیامت
جیتا ہون ترے آس پہ اے ماہ مدینہ | بیکس ہون نہین کوئی مرا روز قیامت
ہم دیکھنے آئے ہین یہان تجھکو محمد | منھہ اپنا نہ چادر مین چھپا روز قیامت
ہم روتے ہوئے پیچھے ہون اور آپ ہون آگے | لیجائے یون پیش خدا روز قیامت
ہنس ہنس کے یہ کہئے مرا ذمہ مرا ذمہ | ہم آئین جو روتے بخدا روز قیامت
آجائے اور مجھہ مین سما جائے حضرت | یا نزع مین یا قبر مین یا روز قیامت
دامن سے غلامون کو لگے رہنے دو حضرت | کرنا نہین قدمون سے جدا روز قیامت
جب میری زبان پیاس سے باہر نکل آئے | کوثر کا مجھے جام پلا روز قیامت

لو انگلیاں اوٹھنے لگیں ہر سمت سے شایق
وہ آتے ہیں محبوب خدا روز قیامت

اڑاتے ہین کوئی کھلی رات
عشق احمد کرے گا نورانی
مصطفےٰ جس طرح ملے حق سے
وست لبستہ بنی سے وقت اخیر
قبر مین میرے لائین گر تشریف
پڑہنا حضرت پہ درود و سلام
یاد آتے ہین ہائے وہ شب و روز
دو ہی باتون مین دن نکل آیا
اپنے بیمار کی خبر لیجے

ہے شب تاریک عاشقون کی رات
گور کی ہے اگر اندھیری رات
ارے اپنی بھی ایسی ملتی رات
قطعہ
عرض کر دون کہ آپ پہلی رات
چین سے پھر کٹے گی ساری رات
قطعہ
باب رحمت سے جا کے پہلی رات
دن بھی اچھا تھا اور اچھی رات
ہے شب وصل کتنی چھوٹی رات
اے مسیحا ہے آج اچھی رات

دیکھ شایق کرشمہ و انداز
حسن اور عشق کی ہے پہلی رات

اب کسی عاشق جانباز کا ہی دہیان بہت
مجھے رسوا کیا بدنام لیا عالم مین
کچھ تو اس قیدی الفت کا بیان کیجے
بھول ہی جاتے ہین وہ صبح کا وعدہ شب تک
اب کہے دیتے ہین ترساؤ نہ للہ ہمین
دیکھکر مصحف رخ کو ترے سب کچھ بھولا
اور زخمی نہ کرو تیر مژہ سے اس کو
حور سے کام نہین کچھ بھی ہمین اے زاہد

اسلئے پھرتے ہین وہ مضطر و حیران بہت
حضرت عشق تمہارے تو ہین احسان بہت
آج کیون آپ کے گیسو ہین پریشان بہت
پھر یہ فرماتے ہین کیا ہم مین ہے نسیان بہت
آخر ش کھو کے ہمین ہو گئے پریشان بہت
گو لڑکپن سے مجھے یاد تھا قرآن بہت
پہلی ہی کے تو مرے دل مین ہی پیکان بہت
کیونکہ ہمجنس ہین خوش رہتے ہین انسان بہت

میرے آہون کا اثر دلمین ہوا اب شایق
بے تری گہر مین وہ رہتے ہین پریشان بہت

لامکان سے ملتی جلتی ہی جو نشان کوی دوست
کیا ہی خوش قسمت ہین یارب ساکنان کوی دوست

چیخ اٹھون گا مین لبیک یا احمدؐ مرے
دور سے آئے نظر جسدم نشان کوی دوست

وصف جنت ہیچ جانین زاہدان باصفا
عاشقون کے منہ سی گر سنلین بیان کوی دوست

عرش سے کچھ کم نہین ای دل مدینہ کی زمین
صاحب معراج ہین افتادگان کوی دوست

کر بیان واعظ تو آگے اور کی وصف جنان
پہر حق مجھکو سنا تو داستان کوی دوست

خاک طیبہ کی قسم پائے محمدؐ کی قسم
لیچلو مجھکو بہی ہمراہ رہروان کوی دوست

کب مرا مدفن بنے گی شہر طیبہ کی زمین
کب مجھے حاصل لطف جاودان کوی دوست

فرق اتنا ہی ہے زاہد تجہ مین اور ہم مین سمجھ
شیفتہ جنت کا تو ہم عاشقان کوی دوست

ہے یہی شایق کی حسرت اور یہی ہی آرزو
دم نکلجائے الہی درمیان کوئے دوست

کیا مین کہون ہجر شہ جیلان کی حقیقت
دل جانتا ہے فرقت جانان کی حقیقت

سمجھا اسی شخص نے کچھ نکتۂ وحدت
جو جان گیا حضرت انسان کی حقیقت

غفلت مین پڑے اور سمجھتے تھے کسی کو
جب جان گئی کہل گئی جانان کی حقیقت

جو مصحف رخ دیکھہ چکا غوث تمہارا
سب اوس پہ عیان ہوگئی قرآن کی حقیقت

ہم غوث کی انست کو سمجھتے ہین الہی
یہ اصل ہے ایمانکی یہ ایمان کی حقیقت

یا پیر تمہارے لب رنگین ہون شیدا
معلوم ہے سب لعل بدخشان کی حقیقت

جس دل مین ہو عشق مژہ غوث دو عالم
وہ جانتا ہے تیر کے پیکان کی حقیقت

جو کوئی پیئے جام میرے غوث ورا کا
کچھ لطف دے اسکو مئی عرفان کی حقیقت

جلوہ ہے محمدؐ کا عیان غوث کے رخ سے
کیا مہر درخشان مہ کنعان کی حقیقت

روئینگے اگر فرقت خدا مین عشاق
کہل جائیگی سب نوح کے طوفانکی حقیقت

شایق مجھے کیا فکر ہو۔ کیا چیز ہے۔ ہی ہے
رحمت کے مقابل میرے عصیان کی حقیقت

بیچین ہم ہین ہجر مین خیر البشر بہت
کافی ہے ہم کو ایک کرم کی نظر بہت

پوشیدہ آپ لاکھ لباس بشر مین ہون
پہچانتے ہین آپ کو اہل نظر بہت

یہ بھی جدا ہو تن سے جدائی مین یا نبی
ہے بار میرے جسم پہ یہ میرا سر بہت

آئی بہار وصل محمدؐ قریب کیا
ہنستے ہین آج کل مرے زخم جگر بہت

کیا عشق عارض شہ دین کا ہوا اثر
مضطر فلک پہ پھرتے ہین شمس و قمر بہت

یارب سفر مدینہ کا اک دن تو ہو نصیب
یون تو کیا ہے ہم نے جہانمین سفر بہت

عصیان کا خوف کیا ہی مجھے ای مرے کریم
رحمت تری فدا ہے گنہگار پر بہت

پیارے نبی کے عشق مین پھولے پھلے مدام
یہ نخل آرزو مرا لایا ثمر بہت

بلواؤ در پہ اب مجھے یا سید الرسل
پھرتا رہا غلام یہان در بدر بہت

مالک نبی ہین میرے سیاہ و سفید کے
دل کو بھی وظیفہ ہے شام و سحر بہت

سچ تو یہ ہے کہ رکھتے ہین پیاری رسول سے
ہم سے زیادہ عشق شجر اور حجر بہت

یہ فکر ہے کہ حشر مین کیا منہ دکھائینگے
اللہ سے ہم اپنے رہے بیخبر بہت

نعت نبی کا صدقہ ہے ای شایق حزین
اب ہو چلا ہے تیری زبان مین اثر بہت

جو چاہتے ہین خالق اکبر کی محبت
لازم ہے اونھین پہلے پیمبر کی محبت

کام آتی نہین حشر مین بجز رحمت عالم
ماں باپ کی یا خویش و برادر کی محبت

تشنہ نہ رہون گا مین قیامت مین محبو
ہے دل مین مرے ساقی کوثر کی محبت

کافی ہے مجھے فقر محمدؐ ہی کی نعمت
دولت کی نہ خواہش نہ مجھے زر کی محبت

دلبر کے سوا یاد ہو غیرون کی جو دل مین
کس کام کی وہ خاک کی پتھر کی محبت

تاریکی مرقد سے نہین خوف وخطر کچھ — ہے مجھکو نبی کے رخ انور کی محبت

ہم لوگ بھی واللہ وہ قسمت کے دہنی ہین — رگ رگ مین ہے اللہ اکبر کی محبت

سر سبز کرے گی مجھے اکدن یہ مقرر — سرکار کی ہے گنبد اخضر کی محبت

دل صاف ہی اور جلوہ فگن نور نبی ہے — آئینہ کو بس ہوگئی جوہر کی محبت

سنتے ہین کہ بے پردہ ہے دیدار کسی کا — عشاق کو ہے اس لئے محشر کی محبت

شایق ہے یہی فاستبعونی کا معما
اللہ کی محبت ہے پیمبر کی محبت

ہم نے نہین سنی کبھی ایسی کسی کی بات — کیا میٹھی میٹھی بات ہے ہے رہائی کی بات

دنیا ہے جس کا نام وہ عبرت کا ہے مقام — زندہ جو تھے وہ مرگئے یہ ہوا بھی کی بات

جلوہ نبی کا سامنے ہو نزع مین مرے — اللہ میری بس یہی ہی میرے جی کی بات

ایمان تو یہ ہے کہ خدا کا ہے وہ کلام — قرآن ہے ظہور مین اپنے نبی کی بات

ہان ہان وہی محب ہے جو تابع ہو حکم کے — کچھ عشق مصطفےٰ کا نہین دل لگی کی بات

خذ ما صفا کا ہے یہی مضمون اے جناب — سن لین جو بات اچھی ہو گو ہو کسی کی بات

شیدائے مصطفےٰ ہون ازل سے خدا گواہ — دل مین میرے نہین کوئی حور و پری کی بات

وحدت کا راز سینہ بسینہ چلا چلے — کرتا نہ آشکارا تو سری خفی کی بات

احمد نے تجھکو یاد کیا چل مدینے مین — اللہ کوئی ایسی سناوے خوشی کی بات

اوسدم ظہور رخ خدا ہوگا بالیقین — جسدم سنی نہ جاوی وزی سی اون کی بات

شایق یہ صاف صاف تو کہدے پکار کر
اللہ کی وہ بات ہے جو ہے نبی کی بات

ردیف تائے ثقلیہ

کافی ہے میرے دل کے لیٔ اک نظر کی چوٹ
بے فائدہ لگاتے ہو تیر و تبر کی چوٹ

ہے بڑھکے دل کی چوٹ سے بھی کچھ جگر کی چوٹ
کس کو بتایٔین اور دکھایٔین جگر کی چوٹ

سودا ہمارے سر کا نہ جائے گا اے پری
جبتک نہ کھائیگا یہ تری سنگ در کی چوٹ

بن ٹھن کے روز بام پہ آیا نہ کیجیے
بے طور ہوتی ہے مری پیارے نظر کی چوٹ

جادو بھری نگاہون نے مجھکو کیا ہے قتل
تم خود ہی دیکھہ لو کہ ہے کسکی نظر کی چوٹ

شایق مجھے یہ مصرعہ آتش پسند ہے
رکھتی نہین کسی سے قضا و قدر کی چوٹ

نبی کے ہجر مین وے چرخ کو کہن نہ الٹ
کسی کے بخت کو آہِ دلِ حزین نہ اُلٹ

ازل سے نور نبی کیا نہ تھا ارک سی عیان
سنبھل کے بات کو یون شیخ دوبین نہ اُلٹ

کہین نہ طور کی سی تجلی ہو عاشقون مین عیان
نقاب رخ سے تو اے ختم مرسلین نہ اُلٹ

اگر ہے آرزو اے دل وصال خالق کی
نکال وہم کو اور مسند یقین نہ اُلٹ

وکن مین تیز نہ کر تیغ قتل کو میرے
فراق سید عالم اب آستین نہ اُلٹ

خیال احمد مرسل مین تو روا نہ ہوا
خدا کا شکر ہے بس اے دم پسین نہ اُلٹ

ذرا تو دیکھہ نہان کیا ہے روی احمد مین
نظر کو اپنے تو کہکر چنان چنین نہ اُلٹ

نبی کی حسرت دیدار مین مرے اللہ
یہ پتلی آنکھون مین جائے مرے کہین نہ اُلٹ

گناہ کون تیرے کرم سے ہے بڑھکر
الٰہی حشر مین یون دفتر حزین نہ اُلٹ

سنبھل کے دیکھہ لے معراج مین محمدؐ کو
تڑپ کے ایک نظر مین تو حور عین نہ اُلٹ

نبی سے سینہ بسینہ ملا ہے رمز خدا
ورق کتاب کے اے زاہدا و بین نہ اُلٹ

پکارتا ہون جو مین قبر مین محمدؐ کو
فرشتے کہتے ہین شایق بس اب زمین نہ اُلٹ

ردیف ثائے مثلثہ

بغداد مین اب ہم کو بلاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث
روئے مبارک اپنا دکھاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

عصیان کی گٹھری سر پہ ہے بھاری یہ ناتوان ہے قسمت سی عاری
دست کرم سے اس کو اٹھاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

ہو تیز جسدم خورشید محشر تابش سے اوس کے ہم ہون جو مضطر
دامن مین اپنے ہمکو چھپاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

آوے خیال جب وقت آخر سکرات کی ہو سختی جو ظاہر
وہ پیاری صورت ہمکو دکھاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

وحدت مین کثرت کثرت مین وحدت خلوتمین جلوت جلوتمین خلوت
ہمکو بھی اسکا محرم بناؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

دن رات کب تک یہ درد فرقت کیون خادمون سے ہو دور حضرت
آنکھون مین دل مین آؤ سماؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

مین خادمون مین حضرت کے داخل کرلو مجھے بھی زمرہ مین شامل
ہرگز نہ ہمکو دل سے بھلاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

جس کو مین دیکھون اے میرے حضرت آئے نظر بس آپکی صورت
نقش تصور ایسا جماؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

اللہ سے ہم بالکل تھے غافل اعمال ہین سب دوزخ کے قابل
محشر مین آکر للہ بچاؤ۔ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

کوئی برون کا وارث نہ والی اچھون کا ہر ایک ہوتا ہے حامی
بگڑے ہوئے ہین ہم کو بناؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

اللہ اللہ یہ عمر ساری لہو لعب مین ہم نے گذاری

اب کیا کرین ہم کچھ ڈھب بتاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

نفس لعین کا کھٹکا بڑا ہے شایق کی ہر دم یہ التجا ہے
پھندے سے اسکے مجھکو بچاؤ یا غوث یا غوث یا غوث یا غوث

ہے جہان تجھ پہ فدا کیا باعث
اے بت ہوش ربا کیا باعث

عشق مین ہم ہوئے اوسکے برباد
خاک اوڑاتی ہے صبا کیا باعث

کو سنا ہے مجھے وزرات وہ شوخ
لوگ دیتے ہین دعا کیا باعث

چال اوسکی ہے قیامت کی بھی جان
حشر برپا نہ ہوا کیا باعث

خط نکالا تو ہوا اور حسین
حسن اوس کا نہ گھٹا کیا باعث

مجھ سے بیمار محبت کی مسیح
نہین کرتے ہو دوا کیا باعث

لے کے قاصد سے مرا خط شایق
پھاڑ کر پھینک دیا کیا باعث

ہے ستاتی مجھکو فرقت الغیاث
الغیاث اے شان رحمت الغیاث

سر کو پھوڑون گا مین اس در پر ضرور
الغیاث اے جذب الفت الغیاث

سکو حاصل وصل ہم کو ہجر ہے
اپنی اپنی ہے یہ قسمت الغیاث

یا نبی دوری سے دل بیتاب ہے
ہر گھڑی کہتا ہون حضرت الغیاث

آپکا ہون امتی رکھنا خیال
روز محشر ہو نہ ذلت الغیاث

جیب و دامان مین نہین باقی ہے تار
الغیاث اے جوش وحشت الغیاث

دوری طیبہ سے ہون مین بیقرار
صبر و طاقت زور و ہمت الغیاث

نزع مین اپنی جھلک مجھکو دکھا
اے نبی کی پیاری صورت الغیاث

دیکھکر تجھکو نکل جائے یہ دم
پھر ہے کچھ لطف محبت الغیاث

دل سے مٹ جائے ہماری نقش غیر
المدد اے شان وحدت الغیاث

پاس قدموں کے بلا لو مصطفیٰ — ہجر کی کب تک مصیبت الغیاث
حشر میں لینا خبر میری ضرور — جب کہوں بہر شفاعت الغیاث

یا محمد دیکھئے بے طور ہے
ہجر سے شایق کی حالت الغیاث

شہر بغداد کا کب ہوگا نظارہ یا غوث — جان لیتا ہے مری ہجر تمہارا یا غوث
تیغ وحدت سے ابھی قتل ہوں سارے اغیار — ہو اگر اک رب ابرو کا اشارا یا غوث
سوز فرقت سے مری دیکھئے مضطر حالت — برق بیتاب ہوئی شرمندہ ہو پارا یا غوث
وصف ہو آپکا انسان سے کسطرح ادا — نہ زبان کو ہے نہ کچھ ولکو ہی یارا یا غوث
جیسا احمد کو رسولوں میں کیا خالق نے — اولیا میں نہیں اسطرح سنوارا یا غوث
جلد بلوا لو غلاموں کو دراقدس پر — اب جدائی نہیں واللہ گوارا یا غوث
کیوں نہ دارین کے ہوں فکر سے ہم بے پروا — ہمکو بس ہے ترے قدموں کا سہارا یا غوث
ناتوان ہجر میں ہیں سر پہ ہے بار عصیان — اک نظر دیکھئے اب حال ہمارا یا غوث
آکے مرقد میں فرشتے جو ستائیں ہم کو — ہم بتا دینگے اونھیں نام تمہارا یا غوث
تیری دہلیز کے پتھر پہ اگر سر ہو مرا — میری قسمت کا چمک جائے ستارا یا غوث
نور اطہر سے یہ آنکھیں مری ٹھنڈی ہو جائیں — ہو جو حاصل مجھے دیدار تمہارا یا غوث

معرفت حق کی بتا کر مجھے عارف کردو
کام شایق کا ہو اور نام تمہارا یا غوث

کہتے تھے اہل لغت ہے بات ہر سرکی حدیث — شرع میں ہر بات ہے اپنے پیمبر کی حدیث
معجزہ یہ صاف ہے واللہ کیا اعجاز ہے — دست احمد میں سنی سب نے سنگر کی حدیث
وہ نہیں تشنہ لبی کا ساقی کوثر ہے یاد — سورۂ کوثر میں پوشیدہ ہے کوثر کی حدیث
چاہئے شرع نبی کی پیروی ہم کو ضرور — ہو گیا گمراہ نہ مانی جس نے رہبر کی حدیث

مین کہون گا یارسول اللہ فداک امی ابی
چیز کیا ہے اون کے آگی مہر خاور کی حدیث

جس کو دیکھا اوس کے دلمین حصر دنیا ہی بُری
بات دولت کی کوئی کرتا کوئی زر کی حدیث

ہے شفاعت واسطے اونکے جو ہین عاصی بڑے
میری مرقد پہ یہی لکھنا پیمبر کی حدیث

عشق احمد سے معوز ہو گیا ہے دوستو
سن رہا ہون آجکل مین قلب مضطر کی حدیث

مین اوسے حافظ سمجھتا ہون کلام اللہ کا
اپنے پیغمبر کی ایدل جسنے از بر کی حدیث

ہے کلام اللہ کا شایق یہی سچ ہے مگر
دیکھنے کو صاف ہے قرآن پیمبر کی حدیث

ردیف جیم تازی

کیون شام جدائی مین نہ ہو نور سحر آج
ہے جلوہ نما دل مین مدینہ کا قمر آج

دہلیز محمدؐ پہ مدینہ مین ہے سر آج
اللہ مری موت مین تو دیر نہ کر آج

سمجھون گا مجھے ہو گئی معراج دکن مین
گر خواب مین ہو جائے مدینہ کا سفر آج

حورون نے تعجب سے کہا عرش علا پر
اللہ سے لڑتی ہے محمدؐ کی نظر آج

کہدون گا قیامت مین کہ جنت نہین ہونا
ہو جائے مدینہ مین مرا پھر بھی گذر آج

لعل لب حضرت کی جدائی کا اثر ہے
آنسو کے عوض آنے لگا خون جگر آج

ہے ایک نہ ایک صدمہ فراق نبوی مین
کل دل مرا بے چین تھا مضطر ہی جگر آج

دم میرا نکلتے ہی کہا عشق نبی نے
چل پاس محمدؐ کے تو جانا ہے کدھر آج

مارا ہے فراق نبوی نے مجھے شایق
جی جاؤن مین آجائین جو سرکار ادھر آج

تجھسے ہی ہوگا ہجر مین یا مصطفےٰ علاج
عیسیٰ کرینگے کیا ترے بیمار کا علاج

موت آئے سامنے اور شکل رسول ہو
بیمار ہجر کا ہے یہی اک بھلا علاج

چشم نبی کے عشق مین بیمار ہون بہت
تم کیا کرو گے آکے طبیبو مرا علاج

آنکھون مین دم ہے جلد نظر آؤ یا رسول
ہوتا ہے دم مین تشنۂ دیدار کا علاج

ہے عشق آپکا مری چہرہ سے خود عیان
سرکار جانتے ہین جو کچھ ہے مرا علاج

بے چین ہون فراق مین تیرے حبیب کے
کب میری بیقراری کا ہوگا خدا علاج

مرشد نے جب سکھایا تصور رسول کا
بیماری فراق کا اچھا ہوا علاج

نسخے مین لکھہ گلاب کی کلیان تو اے طبیب
شاید ہو فرقت گل رخسار کا علاج

اس کی دوا ہے موت ہی آخر کو اے طبیب
سچ ہے مریض عشق بھی ہوتا ہے لا علاج

ہجر نبی مین کیسی ہو تسکین دوستو
قابو مین دل نہ ہو تو بھلا اسکا کیا علاج

بیمار ہون نبی کا انھین کے ہے ہاتھ سب
ورنا ہو یا شفا ہو قضا ہو کہ یا علاج

امید جز خدا کے نہ رکھ اور سے کبھی
شایق اسی کے ہاتھ مین ہے سب شفا علاج

ہزار کوشش و حکمت سے جان لڑائی آج
پر اوس کے وصل کی تدبیر بن نہ آئی آج

سدھارا پچھلی پہر شب کو وہ مہ کامل
طلوع فجر سے پہلے قیامت آئی آج

پھرے نہ مشعل خورشید لے کے سرگردان
فلک جو دیکھے تری رخ کی روشنائی آج

جو صورت اوس بت ترسا کی دیکھہ لی زاہد
عیان ہو کفر مین اسلام مین لڑائی آج

کسی کی زلف نے اب مجھکو پھانس رکھا ہے
نہ فکر قید ہے کوشش رہائی آج

جو زندگی مین نہ پہونچے چمن مین اوس گل کے
صبا یہ خاک ہماری اوڑا کے لائی آج

زمانہ پھر گیا مجھ سے پھری جو آنکھہ اوسکی
ملا جو یار تو سب مل گئی خدائی آج

جو دیکھا غیر کی جانب تو مین ہوا بسمل
مژہ کا تیر جگر پر لگا ہوا ئی آج

ہنسا وہ شوخ تو شایق چمک گئی بجلی

لبون پہ دیکھ کے مسی گھٹا بھی چھائی آج

صنم ہے ساغر مے ہے گھٹا ہو چھائی آج
مین دیکھون حضرت زاہد کی پارسائی آج

عجیب حسن دکھاتا ہے سب کی نظرون مین
سنہری رنگ پہ وہ زیور طلائی آج

وہ قتل پر مرے آمادہ مین ہون مرنے پر
جو بات دلکو تھی منظور وہ بن آئی آج

خدا نے اب تو دکھائے ہین مجھکو دن سیدھے
ہے روز وصل نہ کر مجھ سے کج ادائی آج

تمہاری یاد مین دن رات گنتے تھے گھڑیان
ستا رہی ہے بری طرح سے جدائی آج

لگا دی اور بھی اک وار اوس نے بسمل کو
صدا یہ دل سے مری دیتی ہے سنائی آج

تری وہ چال ہے ظالم کہ حشر ہو برپا
پکارین قبر سے مردے قیامت آئی آج

چلا تھا بھول کے کعبے کی راہ جانب دیر
جناب خضر نے کی میری رہنمائی آج

مژہ کی صف ہی مسلح نگہہ کے تیر ہین لیس
خدا ہی خیر کرے کس سے ہو لڑائی آج

شراب پیتے ہین رندون سے بڑھکے حضرت شیخ
ہوئی ہے دختر رز سے جو آشنائی آج

خدا کے فضل سے پتھر کو ہم نے پگھلایا
بتون کے خانۂ دل مین ہوئی رسائی آج

قسم خدا کی نہ بھولونگا حشر تک شایق
جو کی ہے مجھ سے کسی بت نے بیوفائی آج

غضب ہے دل پہ مرے صدمہ جدائی آج
کہ مجھکو یار نے صورت نہین دکھائی آج

نثار کر چکے ہم تم پہ یا نبی دل و جان
تمام عمر کی دولت جو تھی لٹائی آج

جو لے چلین سوئے دوزخ فرشتگان عذاب
کہونگا شافع محشر کی ہے دہائی آج

ابھی ہو نور سے پر ماہ نو کا کاسۂ سر
کرے جو اوس در دولت پہ جبہ سائی آج

گنہگار چنے جاتے ہین شفاعت کو
یہ دیکھو سرور عالم کی مصطفائی آج

ہوا طفیل سے آل نبی کے بیڑا پار
بھنور مین جرم کی کشتی جو میری آئی آج

بچھین آنکھین مری اون راہ مین شایق

ہے جس کے قبضۂ قدرت میں سب خدائی آج

آتا نہیں جو وہ بت ترسا مکان سے آج
جاتے ہیں ہم بھی سوئے خدا اس جہان سے آج

بہتا ہو کس کے ابرو مژگان سو دیکھیں خون
قاتل ہوا ہے لیس جو تیر و کمان سے آج

بیقدری کرتے ہو جو تم اتنی مری حضور
شاید ملے ہو جا کے کسی قدردان سے آج

ہون گرچہ پیر اے بتو لیکن بفضل حق
طاقت مین ہون زیادہ ہر اک نوجوان سے آج

بڑہکر جو آئے بدر مری مہ کے روبرو
گھٹکر ہلال سا ہو عیان آسمان سے آج

سلجھیگا تیرے کہنے سے ہرگز نہ ناصحا
اولجھا ہوا ہے دل مرا زلف بتان سے آج

لب پر ہنسی ہے چہرہ کی رونق ہی اور ہے
آتے ہو ہنستے بولتے شایق کہان سے آج

احد جو احد کے ہو مقابل شب معراج
جو میم ہے وہ ہو خط باطل شب معراج

طرفین مین تھی شوق لقا حد سے زیادہ
طے دم مین ہوئی دور کی منزل شب معراج

تھی فرش سے تا عرش صدا صل علیٰ کی
کیا خوب سجی وصل کی محفل شب معراج

آنکھوں مین ہے پڑی تو ہی پردو نمین بصارت
اللہ سے ایسی ہوئی واصل شب معراج

وہ حسن محمد وہ براق اور وہ صورت
ہر اک کی طبیعت ہوئی مائل شب معراج

مجنون ہوئے سب دیکھ کے سرکار کی عظمت
رفرف جو بنا آپ کا محمل شب معراج

ہے صاف تشہد مین علینا کا اشارہ
سب لوگ بشر کے ہوئے قائل شب معراج

قدسی تھے فدا حور و ملائک بھی فدا تھے
سب لوگ بشر کے ہوئے قائل شب معراج

کس منہ سے کہون مین کہ خدا خوب ہی واقف
کیا کچھ ملے حضرت کو وسایل شب معراج

قوسین دوئی اور فتدلی سے ہے ظاہر
ما بین نہ تھا کوئی بھی حائل شب معراج

خط نقطہ وحدت پہ کہینچا گم ہوا نقطہ
کیا ذات و صفت ہوگیا اکمل شب معراج

شایق یہ دعا مانگ خدا سے کہ الٰہی

سبب میری سیاہ کاری ہو زائل شب معراج

ہین نہ تلوار کے خواہان نہ تیر کے محتاج
یا نبی ہم ہین تری بانکی نظر کے محتاج

آپ آجائین نظر یا کہ وہان مین بجو بچون
شوق اور جذب ہین اسطرح اثر کے محتاج

اے صبا کہہ تو خدا کے لئے کچھ حال نبی
ہین مرے کان فقط ایسی خبر کے محتاج

موت آجائے مدینہ مین ہین دفن بھی ہو
نخل ارمان الٰہی ہین ثمر کے محتاج

ہم کو درگاہ محمدؐ کا بنا دے تو فقیر
یا خدا ہم نہین کچھ دولت و زر کے محتاج

میٹھی باتون مین محمدؐ کے مزا ملتا ہے
اونکے عاشق نہین کچھ قند و شکر کے محتاج

کر دے صورت جو خدا جائین مدینہ کو ابھی
ایک مدت سے ہین سامان سفر کے محتاج

رخ و گیسو کی مجھے یاد ہے جسطرح کہ سب
دن کو ہین شمس کے اور شب کو قمر کے محتاج

جائے دل سے نہ مری عشق محمدؐ یارب
ہین مرے دست دعا آج اثر کے محتاج

وہ عطا ہے تری اللہ کے مقصد کے بغیر
تیرے در سے کبھی خالی نہین مر کے محتاج

روئے روشن کا تصور مجھے بس ہے شب کو
مرے دیدے نہین کچھ نور قمر کے محتاج

دُر دندان محمدؐ کی ہے مدحت شایق
تیرے اشعار نہین سلک گہر کے محتاج

ردیف جیم فارسی

برق کی طرح مرے دل مین نہ آنا سچ مچ
گھر یہ اللہ کا ہے اسکو نہ جلانا سچ مچ

کھولنے کے لئے اس زلف مسلسل کی گرہ
دل صد چاک مرا بن گیا شانا سچ مچ

راہی ملک عدم کا نہین ملتا ہے پتا
کیا بتاؤن مین تمہین اونکا ٹھکانا سچ مچ

غیر کے گھر وہ اگر جائین ای حضرت دل
تم بھی ہمراہ کہین اونکے نہ جانا سچ مچ

جائے دوزخ مین کوئی اپنی وہ کرلے تجویز
گر کہا سرور عالم کا زمانہ سچ مچ

خوف کیا عشق نبی ساتھ لئے جاتے ہین
گور مین ہے جو نکرین کا آنا سچ مچ

صادق الوعد جہان مین جو ہوئی ہو مشہور
جھوٹے وعدہ کو بھی تو آپکے جانا سچ مچ

جب سے الفت ہوئی اس جان جہانسی مجھکو
بن گیا دشمن جان ایک زمانہ سچ مچ

غمزہ و ناز و ادا نے ترے ای شاہ رسل
شکر ہے ولین کیا اپنا ٹھکانا سچ مچ

ہو گیا اے شہ دین تم پہ تصدق شائق
عشق مین سیکھ لیا جان سے جانا سچ مچ

ردیف حاے حطی

نور احمد ہے عیان برق تجلا کی طرح
فخر ہے دلکو ہمارے طور سینا کی طرح

آپکی صورت کا بھوکا ہون مری پیاری نبی
نعمت رویت ہو حاصل من سلوا کی طرح

مرگیا ہون ہجر مین مین آپکے یا مصطفےٰ
آئے میرے سرہانے اب مسیحا کی طرح

ہمسری کامہ کو دعوی کیا ہو رخ سے یا نبی
پھولے چمکے تو ذرا تیری کف پا کی طرح

الغیاث اے نور احمد مہر احمد الغیاث
ہجر کی شب جان لیگی شام یلدا کی طرح

ہم نے دیکھا یا محمدؐ دیدۂ عشاق سے
خلد کا گلزار ہے طیبہ کی صحرا کی طرح

ولین ہو تصویر حضرت لب پہ ہو یا مصطفےٰ
مین قیامت مین اٹھون تربت سے شیدا کی طرح

عشق خال مصطفےٰ کا رنگ ہے ہردم نیا
آنکھہ مین پتلی ہے اور دلین سویدا کی طرح

دل لگانا بھولکر اس سے نہ ہرگز غافلو
ہے بہت مرغوب گو ظاہر مین دنیا کی طرح

یا الٰہی تا کجا طوفان ہجر مصطفےٰ
آنکھہ سے آنسو مرے بہتی مین دریا کی طرح

آمد سرکار کی دے ہجر مین مجھکو خبر
کون ایسا ہے مبشر ہائے عیسیٰ کی طرح

عشق نور مصطفےٰ کا ہے یہ اے شتاق سب
داغ دل مین بھی چمک ہے دست موسیٰ کی طرح

جلا رہا ہے جو دل عاشق سقر کی طرح
بجھا رہی ہے مری چشم ابر تر کی طرح

اوجالا پڑ گیا تارون پہ آسمانون کے
نظر جو آیا اندھیرے مین وہ قمر کی طرح

کچھ اسطرح سے اڑی تیری انتظار مین نیند
کہ رات دن کھلی رہتی ہے آنکھ در کی طرح

کرو نہ فکر بقول امانت اے شتاق
کہان کا شعر کدھر کی غزل کدھر کی طرح

تن سے نکلی ہے جو ہجر شہ ابرار مین روح
جسم ہے زیر زمین کرچہ و لدار مین روح

فنفخت کا اشارہ ہے یہی اے لوگو
نور مطلق ہے مقید کے تن زار مین روح

عشق احمد تھا ازل سے مری ہر عنصر مین
صورت پنجتن آ دل ہوئی ان چار مین روح

ہو نظر روضۂ اقدس پہ نکلجائے یہ دم
تن سے مرے ہو جدا آپکے دربار مین روح

غور سے سمجھو یہ ہے راز انا من نورٍ
روح ہے یار مین پوشیدہ تو ہے یار مین روح

یا محمدؐ ہو مرے لب پہ روان ہر لحظہ
ہو جدا جسم سے اس نام کی تکرار مین روح

یاد ابروئے نبی دل سے نجائے گی کبھی
یا الٰہی ہے ہماری اسی تلوار مین روح

روح کے نقطہ کو اٹھائے تو کیا ہوتا ہے
ہے کوئی پردہ نشین پردۂ اسرار مین روح

جان دونگا مین جو دیکھون گا مدینہ کی فضا
مثل بلبل کے رہے یار کے گلزار مین روح

الفت روئے محمدؐ کا ہے باعث ابدل
تیرہ مرقد مین بھی ہے مطلع انوار مین روح

وا رہینگی میری آنکھین پس مردن شتاق
تن سے جو یون ہی ہے حسرت دیدار مین روح

ردیف خائے معجمہ

ہے سر سے پاؤن تک وہ بت شوخ شنگ شوخ
دل شوخ چال شوخ نظر شوخ رنگ شوخ

معشوق وہ ہے جسمین ہو شرم و حیا حجاب
کیا فائدہ ہوئے جو بتان فرنگ شوخ

ہاتھون مین مہندی ملئے تو پاؤن مین میر خون
پھر دیکھیے کہ دونون مین ہی کسکا رنگ شوخ

بوسہ پہ بزم غیر مین جھنجلا کے یہ کہا
عشاق سبھی بلا کے ہین بے نام و ننگ شوخ

وہ گل ہزارہا مین ہے ایسا تنک مزاج
ہرجائے جس طرح سی ہو بے نام و ننگ شوخ

تاثیر دیکھی خون شہیدان عشق کی
قاتل ہوا ہے کیا ترے خنجر کا رنگ شوخ

لکھا جو خون دل سے اوسے نامۂ فراق
یہ سرخ گھوڑا ہو گیا مثل سرنگ شوخ

تھا تصور مین ہمارے جو محمدؐ کا رُخ
خود بخود مرتے ہی کعبہ کی طرف پلٹا رخ

شکل احمد مین نظر نور خدا آتا ہے
صاف شفاف ہین رخسار تو آئینہ رخ

صفت روئے مبارک فقط اتنی بس ہے
جس پہ خالق ہے فدا کیون نہ ہو وہ اچھا رخ

جان تازہ ہو نکیون رویت احمد سی مری
نور دو لکا ہے مری آنکھہ کا ہے تارا رُخ

عورتین مصر کی گر دیکھین روئے احمد
بھول جاتے وہ یقیناً مہ کنعان کا رخ

جھوم کر اُسنے کہا صلی علے صلی علے
سامنے جبکہ تصور مین تیرا آیا رخ

یا نبی دیکھہ لیا جس سنے پکار اُٹھا یون
جلوہ خالق یکتا ہے تیرا یکتا رخ

نور احمد ہی تو ہے باعث خلقت ایدل
جلوہ گر صورت کونین مین ہے کسکا رخ

میری اللہ دعا تجھسے یہ ہے شایق کی
وقت مرنے کے ہو طیبہ کے طرف میرا رخ

ردیف دال مہملہ

آجائے نظر نزع مین گر روئے محمدؐ
دم تن سے نکلتے ہی رہے سوئے محمدؐ

زخمی ہو جگر دیکھتے ہی روئے محمدؐ ‏ / ‏ تلوار کا خم ہے خم ابروئے محمدؐ

کیونکر نہ محبت مجھے اپنی ہو دلکی ‏ / ‏ یہ پھول وہ ہے جسمین ہے خوشبوئے محمدؐ

اور روکے گلے شام سے ملتی ہے سحر آج ‏ / ‏ یا چاند سی صورت پہ ہے گیسوئے محمدؐ

جب چاند فلک پر شب ہجران نظر آیا ‏ / ‏ دوڑا مین سمجھکر کہ یہ ہے روئے محمدؐ

اختر ہے مہ نو ہو کہ ہو بدر فلک پر ‏ / ‏ ہے خال وہ عارض ہے یہ ابروئے محمدؐ

دیوانہ ہوں چلا کے یہ کہتا ہوں شب ہجر ‏ / ‏ لے چل مجھے ای شوق ابھی سوئے محمدؐ

فرمائینگے محشر مین نبی میرا ہے غم ‏ / ‏ سب جائینگے جب روتے ہوئے سوئے محمدؐ

وہ حشر مین بن ٹہن کے چلا دوست خدا کا ‏ / ‏ لو انگلیان اٹھنے لگین پھر سوئے محمدؐ

ہے مردمک چشم مین معراج کا عقدہ ‏ / ‏ قوسین کا ایک رمز ہے ابروئے محمدؐ

دیدار خدا سب کو مبارک رہی شائق ‏ / ‏ منھ میرا رہے حشر مین بھی سوئے محمدؐ

ہے ختم رسل احمد مختار کی آمد ‏ / ‏ اے صلی علی سید ابرار کی آمد

اب رنج گنہ کا ہے نہ غم اپنے گنہ کا ‏ / ‏ اے دل ہے گنہگارونکی غمخوار کی آمد

ہے مست ہر ایک چیز تو متوالا ہر ایک شخص ‏ / ‏ لوگو ہے وحدت کی ہی سرشار کی آمد

اے قافلہ حشر نہین حشر کا کھٹکا ‏ / ‏ خوش ہو کہ ہوئی قافلہ سالار کی آمد

اسطرح بہار آئی جو گلزار جہان مین ‏ / ‏ غنچہ نے چٹخ کر کہا ہے یار کی آمد

بن جائین نکیون دولت بخشش سے تونگر ‏ / ‏ اے عاصیو ہے دلبر غفار کی آمد

محتاج کسی کا ہمین اب کر نہ الٰہی ‏ / ‏ دنیا مین ہوئی ہے شہ ابرار کی آمد

ہے صلی علی ورد زبان مومنو ہر دم ‏ / ‏ واللہ ہے اللہ کے دلدار کی آمد

دل معرفت حق کا نہ ہو کس لئے عارف ‏ / ‏ غل ہے کہ ہوئی معدن اسرار کی آمد

ہر ایک رسول آئے گئے پاس خدا کے ‏ / ‏ آخر مین ہوئی دوستو دلدار کی آمد

کافور ہوئی کفر کی ظلمت وہین ابدل
جس وقت ہوئی مطلع انوار کی آمد

کہتا ہے یہی جھوم کے ہر مرتبہ شائق
تعظیم کو اٹھو کہ ہے سرکار کی آمد

ہوتا ہر شخص کو ہے اپنا ہی دلدار پسند
فخر یہ ہے کہ خدا کو ہے میرا یار پسند

درہم و داغ محبت سے تونگر ہون مین
یا نبی مجھکو نہین درہم و دینار پسند

جس نے آنکھون سے مدینہ کی فضا دیکھی ہے
باغ فردوس نہ آئے اوسے زنہار پسند

جب دکھاتے ہین لحد مین مری پیارے کی شبیہ
موت کیونکر نہ ہو یارب مجھے ہر بار پسند

میرے دلکو ہے فقط تیری محبت سے لگاؤ
میرے آنکھون کو ہے احمد ترا دیدار پسند

یا خدا تجھ سے دعا ہے کہ مدینہ مین رہون
بلبل روح کو طیبہ کا ہے گلزار پسند

ہجر احمد مین جو ٹپکاتا ہے آنسو اپنے
اوس کو آئینگے بھلا کیوں دو ر پسند

عشق مژگان نبی دلین کھٹکتا ہے مرے
روز و شب دلکو ہے ہر وقت سر دار پسند

گو گنہ مین نے کیا فکر نہین کچھ اے دل
سنتے ہین رحمت حق کو بھی گنہگار پسند

عاشقون کو ترے کیا کام نصیحت سے بھلا
ایسے دیوانون کو ہوتے نہین ہشیار پسند

مغفرت کا یہی ہو جائے وسیلہ شائق
پیارے احمد کو اگر ہون ترے اشعار پسند

نہ فرقت مین اتنا رولاؤ محمد
مجھے منہ دکھا کر ہنساؤ محمد

کرون گا مین قربان جان حزین کو
مرے دلین تشریف لاؤ محمد

لحد مین نکیرین جس وقت آئین
خدارا وہان تم بھی آؤ محمد

نہین ہے وہان جز تمہارے سہارا
مجھے آفتون سے بچاؤ محمد

مری روح تن سے جدا ہو تو لیکر
اوسے ساتھ بطحے کو جاؤ محمد

جو ہو تیز محشر مین خورشید محشر
تو سایہ مین اپنے چھپاؤ محمد

خدائی کے نظارے ہون دلمین جلوے
خودی میری دل سے مٹاؤ محمدؐ

کرو دور زنگ گنہ اک نظر مین
تم آئینۂ دل کو بناؤ محمدؐ

جو روتا ہوا آؤن مین حشر کے دن
مجھے دیکھکر مسکراؤ محمدؐ

احد اور احمد مین کیون میم حائل
یہ کیا رمز ہے کچھ بتاؤ محمدؐ

ملائک مجھے سوئے دوزخ جو کھینچین
تو ہاتھون سے اونکے چھڑاؤ محمدؐ

وم آنکھون مین ہے اب کوئی دم کا مہما
جمال مبارک دکھاؤ محمدؐ

شب و روز شائق کو ہے یہ وظیفہ
مدینہ مین مجھکو بلاؤ محمدؐ

ہجر مین اب تو تمہارے احمدؐ
جینا دشوار ہے پیارے احمدؐ

بے قراری سے تری فرقت مین
ہجر کے دن تو گذارے احمدؐ

چاند سورج ملک قدسی نے
صدقے تجھپر سے اوتارے احمدؐ

اپنی اوقات جو کرتے ہین بسر
ترے ہی در کے سہارے احمدؐ

میم کا رخ سے اوٹھا کر گھونگٹ
شکل دکھلا مرے پیارے احمدؐ

کہون کس منہ سے کرو میری مدد
الغیاث اے مرے پیارے احمدؐ

کرو شائق کو طفیل حسنین
بحر عصیان سے کنارے احمدؐ

ہے نزع کی مشکل مین دوا نام محمدؐ
دم تن سے چلا جبکہ سنا نام محمدؐ

اسواسطے اس نام کی کل حرف ہوئے چار
ہے چارون صحابہ کا پتا نام محمدؐ

یا چار اماموں کا پتا دیتا ہی ہر حرف
ہے مذہبون کا راہ نما نام محمدؐ

یا ہر تن خاکی مین ہی سب نور اسی کا
ہے چار عناصر مین چھپا نام محمدؐ

مجمل سے بیان کرتا ہون توحید کی تفصیل
ہے گلشن وحدت کی فضا نام محمدؐ

اس مہم محبت مین ہے معراج کے انداز
اور سے حیات ابدی اونکے ہی ظاہر
ہے نزع کی مشکل مین وہ نام محمدؐ
اور میم محمدؐ سے وہ مکی مدنی ہے

ہے مظہر حق صلی علٰے نام محمدؐ
حامی ہے میرا روز جزا نام محمدؐ
دم تن سے چلا جبکہ لیا نام محمدؐ
ہے دسے دلدار خدا نام محمدؐ

شایق یہی بخشش کا وسیلہ ہی بس مگر
اے صلی علٰے اے صلی علٰے نام محمدؐ

نبی کے ہجر مین کرتا ہون جب فغان فریاد
لگی ہے سوز فراق نبی سے دل مین آگ
زبان ہل نہین سکتی یہی تو مشکل ہے
قریب نزع نہ دیکھی بہار روئے نبیؐ
بلائین جلد مدینہ مین احمدؐ مرسل
کرین نہ منھ سے شکایت فراق احمدؐ کی
شب فراق جو ہر دم ہی یاد زلف نبیؐ
غبار کی طرح طیبہ کو جائے گی اُڑ کے
گنہ گارون پہ اللہ کا کرم ہو گا
کبھی تو اپنا اثر کچھ نکل کے دکھلائے
سنین اگر نہ مرے پیارے احمدؐ مرسل

گذر کے عرش سے جاتی ہے لامکان فریاد
جلائے کیون نہ عدو کو شرر فشان فریاد
کرے گا ہجر مین کس طور ناتوان فریاد
کرے گی کیون نہ الٰہی مری خزان فریاد
نہ ہو جو اتنا اثر تو ہے رائیگان فریاد
ہزار رنج ہون آئے نہ تا زبان فریاد
فلک پہ جاتے ہی بنجاتی ہی دہوان فریاد
کبھی تو دوست تو ہمراہ کاروان فریاد
کرینگے حشر مین جسوقت سب فغان فریاد
جو دل مین عاشق احمدؐ کے ہے نہان فریاد
الٰہی لیکے مین جاؤن گا پھر کہان فریاد

یہی پکار کے کہتا ہے شایق خستہ
بلاؤ پاس یہ کب تک سنے زمان فریاد

ہر وقت عاشقون کو جو ہے مصطفٰے کی یاد
دم بھر خیال زلف محمدؐ جدا نہین

ایمان کی بھی ہے یہی ہے خدا کی یاد
ہے شام ہجر دلکو مرے کس بلا کی یاد

کس رشک مہر کا ہے تصور بندھا ہوا
کندہ ہوا ہے دل پہ مرے نغمۂ الست
ہوگا زبان پر مرے یا مصطفٰے ضرور
اے دل جہان مین گمرہ راہ نجات ہون
احمد کی یاد یاد ہے رب کریم کی
الفت مجھے رسول سے ہو جائے مصطفٰے
کیونکر فراق مین نہ مدینہ کا ہو خیال
مین ناتوان ہون مجھکو اوڑالے سوئے عرب
الفت مین زلف و روئے محمد کی ہے یہ حال

نار نظر کو ہے جو خط استوا کی یاد
بھولی نہ جائے گی کبھی قالو بلیٰ کی یاد
مرقد مین کام دیگی شہ دوسرا کی یاد
اسواسطے ہے مجھکو مرے رہنما کی یاد
اور مصطفٰے کی یاد ہے آل عبا کی یاد
دل مین میرے مدام ہو اوس دلربا کی یاد
کیون ہو نہ مجھ مریض کو دار الشفا کی یاد
ہان ہان اسی ہوا سے ہے مجھکو صبا کی یاد
والشمس کا خیال کبھی والضحیٰ کی یاد

ہو نزع مین زبان پہ یا سید الرسل
شائق نہان ہو دل مین رسول خدا کی یاد

کس کے سر ہوگی تیری زلف رسا میرے بعد
نہ ملا یار کے کوچہ کا پتا میرے بعد
نہ رہے یار کے انداز جفا میرے بعد
نزع مین کہتی تھی رو رو کے یہ لیلٰے ہر دم
قاصدا اون سے یہی کہدینا کہ دین صلواب
روح خوش ہوگی سنتی ہوئی جنت مین چلی
وہ بھی آئے ہین جنازے پہ کھلے سر روتے
مین تو مرتا ہون مگر یاد رکھو بات میری
دم جدا جب میرا ہو جائیگا میرے تن سے
یہ حسین روئیگا میت پہ میرے تھام کے دل

کس سے لپٹے گی ستمگر یہ بلا میرے بعد
خاک اڑاتے ہی رہی شاہ و گدا میرے بعد
نہ وہ ضد ہے نہ وہ شوخی نہ صبا میرے بعد
کون سمجھائیگا مجنون کو خدا میرے بعد
زندگی مین میرے آؤگے کہ یا میرے بعد
اوس نے رو کر جو مرا نام لیا میرے بعد
لو اثر میری محبت نے کیا میرے بعد
کچھ نہ آئیگا محبت کا مزا میرے بعد
کس پہ ایجان کہو ہوگے خفا میرے بعد
کیا عجب ہے کہ قیامت ہو بپا میرے بعد

کسپہ ہر وقت تیری ہونگے یہ زلفین برہم
یاد آئینگی تجھے کس کی خطا میرے بعد

زندگی مین جو رولاتا تھا مجھے آٹھ پہر
وہ بھی دن آیا کہ خود رونے لگا میرے بعد

حسن پہلا نہ رہا اور نہ ادا ہین وہ تیری
شایق اونکا کوئی شایق بھی ہوا میرے بعد

جب تصور مین محمد کے مجھے آتی ہے نیند
خواب مین دیدار حق کا لطف کہلاتی ہے نیند

شوق کہتا ہے کہ تو بھی اڑکے چل سوئے عرب
شام فرقت جسطرح آنکھونسے اُڑ جاتی ہے نیند

یون کہون گا شب کو روضہ مین جو رہنا ہو نصیب
آج تو خوش قسمتی پر اپنے اترا تی ہے نیند

دن کو عارض کے تصور مین تڑپتا ہون مدام
شب کو یاد زلف حضرت مین لپٹ جاتی ہے نیند

یاد مژگان نبی مین شب کو ہو کیا خاک مین
گو کہ ہے مشہور کانٹو نپہ بھی آجاتی ہے نیند

شام فرقت چونک کر اوٹھتا ہون ہر دم خواب مین
آنکھہ مین آکر مرے کیا کیا سزا پاتی ہے نیند

عشق گیسوئے نبی مین مرکے اے شایق کہو
اے فرشتو جاؤ مرقد سے مجھے آتی ہے نیند

ردیف دال ثقیلہ

ہے خدا کو جسقدر اپنی خدائی پر گھمنڈ
مصطفےٰ کو اسقدر ہے مصطفائی پر گھمنڈ

ہے تمہارے عشق کا ہمکو وسیلہ یا نبی
اور ہے تمکو خدا کی آشنائی پر گھمنڈ

کیون نہ راہ راست کے بنجائین ہم بھی رہنما
یا رسول اللہ پیاری محمد کی گدائی پر گھمنڈ

بادشاہون کو مبارک بادشاہت ہو فخر
ہمکو ہے پیارے محمد کی گدائی پر گھمنڈ

حضرت آدم ہی ہین وجہ ظہور ذات رب
ہے ہمین سے تو خدا کو خودنمائی پر گھمنڈ

اپنے دلبر پر خدا کو ناز ہے اے دوستو
مصطفےٰ کو بھی ہے اپنی دلربائی پر گھمنڈ

تیرہ و تاریک ہو مرقد تو کیا ڈر ہے مجھے
دل کو ہے نور نبی کی روشنائی پر گھمنڈ

جا کے طیبہ مین کرینگے عرض یون سرکار سے
ہو گیا اب ہمکو قسمت کی رسائی پر گھمنڈ

آیت لا تقنطو ہے جان ہے ایمان ہے
ڈر برائی کا نہ ہے ہم کو بھلائی پر گھمنڈ

ناز کرنا ہے ہمارے عجز پر خود کبریا
عاجزون کو ہے خدا کی کبریائی پر گھمنڈ

یا محمد کہتے ہی ہو جائے گا امن و امان
ہے قیامت مین مجھے اونکی دہائی پر گھمنڈ

محو نور مصطفےٰ ہو جائینگے جب عشق مین
اوس گھڑی ہو گا کچھ اپنی خودنمائی پر گھمنڈ

ہوا و سجدہ مدینہ ہی کی مسجد مین اگر
ہو گا اوسدم عاشقون کو جبہ سائی پر گھمنڈ

مغفرت کی فکر ہو دلین بہلا کس واسطے
عاصیو ہے مصطفےٰ کی مصطفائی پر گھمنڈ

ہے وسیلہ ہم کو ذات احمد مختار کا
ہو تو ہو شایق کسی کو پارسائی پر گھمنڈ

ردیف ذال

نقش ایمان ہے دلبر مرے اچھا تعویذ
اس سے عمدہ نہ ملے گا کوئی گنڈہ تعویذ

دور آسیب گنہ نام محمد سے ہوا
عاصیو مل گیا کیا خوب مزے کا تعویذ

مین ملون جا کے مدینہ مین رسول اللہ سے
بہر حق لا کے مجھے دے کوئی ایسا تعویذ

عاملو بہر خدا اور کو دو اور کو دو
مین ہون بیمار نبی کیا کرون گنڈہ تعویذ

یا واحمد ہی مین سب رد بلا ہوتی ہے
میرا تعویذ ہے دنیا سے انوکھا تعویذ

ڈر نہین اوس کو بلاؤن سے مسلمان ہو جو
کلمہ احمد کا بلا شبہ ہے سچا تعویذ

جو کہ وارفتہ رفتار نبی ہین اون کو
احمد پاک کے بس نقش قدم کا تعویذ

نام اللہ کا لیتا نہین بھولے سے کوئی
گر شناسا ہو تو یہ کہتے ہین ہے اچھا تعویذ

نفس کے جن پہ ہین غالب رہون ہر حالتمین
ورد ہے مصحف رخسار محمد کا تجھے
حب احمد ہی مین مر جا ئینگے اک دن ہم بھی
عشق ابروئے محمد مین گئی جان مری

کوئی اس طرح کا ذرہ سے مجھکو بتلیئے تعویذ
نہ مثل اس کے بہتر نہ ہے اچھا تعویذ
پیر نے ہم کو سکھایا ہے کچھ ایسا تعویذ
تیغ پتھر کی اے بتھے میرے لحد کا تعویذ

جو کہ شایق ہو راضی برضائے خالق
عاملون سے وہ طلب کرتا ہے گنڈہ تعویذ

ردیف رائے مہملہ

دونون ہین مگر ایک ہر ایک مین اثر اور
ہوجائے غلامون پہ بھی مستانہ نظر اور
ہر اک تمہین کو دیکھتا ہے فرق ہئی اتنا
مجھکو تری امید نے مرنے سے بچایا
ناصح کہین دیوانہ بھی سنتا ہے نصیحت
اوس بت کی جدائی مین کسک ہو کے نہ تھم جائے

البیلی ادا اور ہے متوالی نظر اور
آنکھون کے تصدق تری اک دو را دہر اور
غیرون کی نظر اور رہی یارون کی نظر اور
گو لاکھ اڑائی تھی رقیبون نے خبر اور
للہ تجھے چھوڑ دونا کو کوئی گہر اور
اللہ زیادہ ہو مرا درد جگر اور

شایق وہ نہا دھو کے کھلے بال جو نکلے
اوس سوچ سے بل کھا گئی پتلی سے کمر اور

پٹے حیرت کے پردے جلوۂ دیدار قاتل پر
اٹھا فرط نزاکت سے نہ ہرگز ہاتھ بسمل پر
مزا آجائے حسن و عشق یون دست و گریبان ہون
خوشی الحانئ الفت کو ظریف حسن کیا سمجھے

سیہ بختی کی رنگت پھوٹ نکلی آنکھ کی تل پر
نگاہین جم گئین مقتل مین اتنی تیغ قاتل پر
کھینچے شوخی کا نقشہ صفحۂ بیتابی دل پر
تبسم گل کا اک طرہ ہی گلستانگ عنادل پر

بڑھا اس درجہ جوش لذت بیداد مقتل مین
لہو چڑھنے لگا اب دم شمشیر قاتل پر

اسی کمبخت کے ہاتھون ہوئی ہین بے گنہ کشتہ
ہزارون حسرتون کا خون ناحق ہے مرے دل پر

چھپا کب عشق سے حسن دو عالم سوز ای شائق
رہی کب بال پروانہ کی چادر شمع محفل پر

لاکھہ روکین مرے مژگان اوسی چلمن بنکر
ہجر احمد مین نکل آئیگا آنسو چھن کر

رحمت حق نے صدا دی اودہر آؤ پیارے
شب معراج محمدؐ جو چلے بن ٹھن کر

سید مین ہم ہین مدینہ مین ہے اپنا وارث
کیا جبین خاک جبین ہائے سہاگن بنکر

جاؤن طیبہ کو اگر مین تو نہ آؤن گا کبھی
مرقد پاک پہ بیٹھون گا مجاور بن کر

مجھ سے کہتا ہے تصور تیرا پیارے احمدؐ
بند آنکھون سے رخ پاک کا پھر درشن کر

پھر سنا ہم کو خیال رخ نیکوے نبی
پھر بگڑ جاتے ہین لے روٹھنے دامن بنکر

آ ادہر ابر کرم دل کی زمین ہے ویران
اپنے قدمون سوا سے رشک وہ گلشن کر

چاند سی شکل نبی مین ترے صدقے قربان
دل مرا کالا ہوا جاتا ہے اب روشن بنکر

جاکے آیا ہی جو طیبہ وہ یہی کہتا ہے
ہائے رہ جاتا وہین بخت یہ بگڑا بن کر

چہرہ وہ چہرہ تجلی کہ جو پردون مین چھپے
نور وہ نور ہے جو ولیہ گرے چھن چھن کر

دل فانی پہ نہ اترا تو کبھی اے شائق
بس وہی کھائیگا ٹھوکر جو چلے گا تن کر

یا خدا مجھکو نہ رکھ احمد مختار سے دور
مین ہون خادم نہ رہونگا کبھی سرکار سے دور

عاشق احمد مرسل نہ رہے طیبہ مین
ہائے افسوس کہ بلبل رہی گلزار سے دور

گو برا ہون نہ رہون کس لئے احمد کے قریب
گل کو دیکھا ہے کسی نے کبھی خار سے دور

خواب مین دیکھہ لین ہم اپنے محمدؐ کو کبھی
عاشقو یہ نہین کچھ طالع بیدار سے دور

چشم احمد کا تصور نہین کیون ہجر کی شب
وہ تو غمخوار تھا کیون ہو گیا بیمار سے دور

یاد مژگان محمدؐ مین عجب حالت تھی — گویا شب بھر نہ مرا سر تھا سر دار سے دور
سر وہ کیا جو کہ نہ ہو سنگ در احمدؐ پر — دل وہ کس کام کا جو رہتا ہو دلدار سے دور
حشر مین امتی سب ساتھ رہین احمدؐ کے — قافلہ ہو نہ کہین قافلہ سالار سے دور
جلوہ جب تک نہ نظر آئے رسول اللہ کا — روح میری نہ ہو اللہ تن زار سے دور
حشر مین آئین کہان طالب دیدار ہین سب — ہو گیا لیجئے نقاب آج رخ یار سے دور
خاک کر دے جو جلا کر ترے اعدا کو نبی — ہجر مین کب ہے مری آہ شرر بار سے دور
زال دنیا سے کبھی بھول کے تو دل نہ لگا — چاہیئے تجھکو کہ ہر دم رہے مکار سے دور

بخشند سے حشر مین سب تیرے گنہ ای شایق
یہ تو کچھ بات نہین رحمت غفار سے دور

بے طرح ستاتی ہے مجھے آپ کی فرقت — اے خواجۂ اجمیر
بلوائے اب در پہ یہی دل کی ہے حسرت — اے خواجۂ اجمیر
حورون کی تمنا ہے نہ ہے خواہش جنت — اے خواجۂ اجمیر
ہو دین مین دنیا مین تری مجھ پہ عنایت — اے خواجۂ اجمیر
ممکن نہین ہو مجھ سے ادا وصف تمہارا — اے خواجۂ اجمیر
حاشا نہ زبان مین نہ مرے دل مین ہی طاقت — اے خواجۂ اجمیر
دل آپ پہ قربان کرون اور جگر بھی — حاضر یہ سر بھی
جتنا ہے مرا حوصلہ اوتنی ہی ہمت — اے خواجۂ اجمیر
ہان شہ والا نہ مجھے بھول کے جانا — خادم کو بلانا
جب حشر کے دن آپ سدھارین سوئے جنت — اے خواجۂ اجمیر
بس اتنی دعا آپ سے ہے اے مرے سرور — اے خواجۂ برتر
للہ دکھا دو مجھے وہ چاند سی صورت — اے خواجۂ اجمیر

مشہور جو تو ہند مین ہے خواجون کا خواجہ
شائق کا ہے آقا
ہو ہاتھ مرا اور ترا دامن دولت
اے خواجۂ اجمیر

یا رب دکھا مدینہ کی اس گلستان کی سیر
ہے صورت بہار وہان کی خزان کی سیر

معراج مین گزر کے فلک اور عرش سے
اکدم مین کرکے آئے نبی لامکان کی سیر

جلوہ مکان دلین ہے عشق رسول کا
ہر دم مین دیکھتا ہون رخ مہمان کی سیر

طیبہ کی ہے فضا جو مری دلین کھپ گئی
زاہد تجھے تو چاہیئے باغ جنان کی سیر

ملک عرب ہی سامنے گو مین دکن مین ہون
دکھلاتا ہے نبی کا تصور کہان کی سیر

کیون رشک جام جم نہ ہو یہ دل کا آئینہ
اس مین دکھائی دیتی ہے دونو جہان کی سیر

جائینگے اب وہان کہ جہان سے ہم آئے تھے
دو دن مین سب تمام ہوئی کن فکان کی سیر

ہو جائین مست بادۂ عشق رسول سے
کرلین جو ہم بھی محفل پیر مغان کی سیر

جب سے ہوا ہون عاشق روئے محمدی
مجھکو نصیب ہوگئی راز نہان کی سیر

دل داغہائے عشق نبی سے ہے باغ باغ
کیسی ہے پر بہار مری گلستان کی سیر

ہجر نبی مین کام یہی ہے مرے خدا
کرتا ہون روز بیٹھ کے آہ و فغان کی سیر

باغ جہان ازل سے ہوا ہے اسی پسند
ہوتی ہے تخت جسم پہ روح روان کی سیر

شائق یہی تو رمز ہے حبل الورید کا
دل کے مکان مین ہے نہان لامکان کی سیر

ہم دل کو محمدؐ ہی کا کاشانہ سمجھکر
اچھے رہے کعبہ کو نبی خانہ سمجھکر

الٹی تھی سمجھ پہونچے نہ توحید کو در تک
بیگانہ بنے سب مجھے بیگانہ سمجھکر

اے باد صبا شہر مدینہ مین ادب سے
حضرت کو سنانا میرا افسانہ سمجھکر

رکھتے ہین کہین مست مئے عشق محمدؐ
جائینگے مدینہ کو بھی میخانہ سمجھکر

اے شاہ بڑے دھوکے مین آئے ترے دشمن
کملی تری شاہانہ پہ فقیرانہ سمجھکر

میں گر نہ سرِ حشر میں رو تا جو پھروں گا
اس گیسوں والے سے مدینہ میں کہوں گا
ای ساقی کوثر مجھے کوثر سے چکھاوے

قدسی بھی سرک جائینگے دیوانہ سمجھکر
لے لے دل صد چاک مرا شانہ سمجھکر
آیا ہوں یہاں بھی ترا میخانہ سمجھکر

ہیں شاد ہوں خورسند ہوں فرقت میں بھی شیدائی
اسپنے ہی کو خود جلوۂ جانانہ سمجھکر

للہ الحمد کہ ہے وقت خوش اصل علیٰ باد صبا ٹھنڈی ہوا چلتی ہے شایان بہار
خوش نہ کیوں ہو دل عشاق کہ اشفاق کا مشتاق زمانہ سے بناتی ہے بہاران بہار
دیکھ لے کوئی تو مرجائے تڑپ جائے پھڑک جائے نکل جائے دل وجان سبھی ہو قربان بہار
مطلع فیض ازل راہ اہل حسن عمل مشکلیں حل کیوں نہ ہو عشاق کی اللہ کی قسم
نور خورشید نمایاں ہوا رخشاں ہوتا باں ہوا بنتی ہے کرن اوس کی نگہبان بہار
نور کا وقت سہانہ وہ پرندوں کا ترانہ گل بلبل کا فسانہ در امید ہے باز
وہ موازن کی صدا اشہد کہنے کی ادا نام محمدؐ کے فدا ہے یہی ایمان بہار
نیند سے اُٹھ کے چلے عاشق معبود ہے محمود کے مسجود ہے موجود کریں راز و نیاز
قرب سے چاہتے ہیں شاہ کا ذیجاہ کا اوس ماہ کا اللہ کا دونی ہو نہ کیوں شان بہار
کوئی اللہ پہ راغب کوئی بت کا مصاحب کوئی معشوق کا طالب کوئی احمد پہ نثار
ہے نئے رنگ نئے ڈھنگ سے تیر نگ سے کر لینا ہے محبوب کا مجرا جو ہے سلطان بہار
جھلملاتے ہوئے تاروں سے نظاروں میں کنایو نہیں لگا ہو نہیں اشارو نہیں یہی کہتا ہے چاند
شمع رنجور ہے مہجور ہے بے نور ہے مستور ہوا سایہ کناں گوشۂ دامان بہار
چمکا اس طرح سے جب نور فلق رنگ ہوا رنگا فق اٹھی ہو الحق کی مساجد میں پکار
کہیں والشمس کی صورت کی عبادت میں تلاوت ہے سنے کوئی تو ہو جائے مسلمان بہار
میں بھی اُٹھ کے چلا جانب مسجد تو صدا آئی کہ کر سجدہ ادا ہو نہ قضا تیری نماز

جاکے دیکھا تو عبادت کی اقامت ہے اطاعت کو جماعت بھی ہے تیار ہے فیضان بہار

بس وہین کر کے وضو روبرو اللہ کے کی عرض کہ بلجائے مرے دل کی مراد

اتنے مین قاری خوش نغمہ سراپڑہنے لگا وصف رسول دوسرا جو کہ ہو عرفان بہار

پھو نچی کانون مین جو ماکان محمدؐ کی صدا چیخ اٹھا تھام کے دل سنتے ہی کلمہ کا نام

یاد آیا مجھے وہ راز کا انداز و اعجاز کا اعجاز سرافراز ہے ناز ان بہار

دیکھکر لوگ مجھے ہوگئے ششدر و پریشان وحیران و منتظر کہ سبب سکا ہو کیا

پوچھنے لگ گئے وہ کون ہے جس نام کے آواز یہ انداز یہ تم ہوگئے انداز بہار

رو کے مین نے یہ کہا ایک جوان عربی ہاشمی و مطلبی شہر مدینہ کا ہے شاہ

حسن اُس چاند کا ہے سب سے نرالا ہے وہی گیسوؤن والا کہ فدا جس پہ ہو خوبان بہار

اک زمانہ ہے جدا اوس سے ہون دکھ کس سے کہون کونسا مین کام کرون جس سے نظر آئے وہ ماہ

کوئی ایسا نہین ملتا مجھے لیجائے اوسے لائے بہر حال نکلجائے سب ارمان بہار

نام اوس پیارے کا احمد ہے محمدؐ بھی ہے محمود بھی حامد بھی ہے سردار جمیل شان الہ

کملی والا کوئی کہتا ہے کوئی جان جہان راحت جان شاہ زمان نور درخشان بہار

یا خدا تیرے سوا کوئی نہین اب مرا حامی مرا والی مرا غمخوار و مددگار ہے تو

اس طرح کوئی تدبیر پلٹ جائے یہ تقدیر ترے ہاتھ تحریر ترا کار نمایان بہار

حیدرآباد سے مین جاکے مدینہ مین رہون اور جیون اور مرون خاک مدینہ کی ہو خاک

لوگ سن کر یہ کہین واہ ری قسمت یہ عنایت ہے اوسی شہ کی جو ہے نیر تابان بہار

شایق اب ہاتھ اٹھا کر یہ دعا کر کہ محبوب علیخان جو سلطان دکن

اون کی اولاد بھی یہ بھی رہین آباد و شاد بھی ذات تو ہے جان جہان جان بہار

دوست و احباب کو ملک دکن کو چھوڑ کر		پاس حضرت کے چلے ہم سب سے منہ موڑ کر
یاد حق بھی چھوڑ کر یاد محمدؐ کرتے ہین		اب بناتے ہین مدینہ کعبۂ دل توڑ کر

لطف دے گا روبرو گنبد کے سودائی رسول
ہم جو مر جائینگے اوس دلبر پر سر چھوڑ کر

بخش والون گا خطائین جا کے پیش مصطفے
چشم دل سے دیکھ چشم طاری کو چھوڑ کر

اوس گھڑی کرنا مدد میری مری پیاری رسول
جائین گے سب قبر مین مجھکو اکیلا چھوڑ کر

ہے یہی حبل المبین تار سر زلف رسول
توڑا ے شفایق محبت کا نہ رشتہ جوڑ کر

پڑھا جو فاتحہ اوس گل نے باوضو ہوکر
پھڑک کے قبر سے نکلا مین سرخ رو ہوکر

وہ آیا پھولنین میرے جو سرخ رو ہوکر
لحد سے روح نکل آئی میری بو ہوکر

بجز نمک کے مزا کچھ نہین ہے کھانے کا
نہ ہو جو حسن نہ اترائے خوش گلو ہوکر

ہمارے آنکھون مین آنکھونکا نور بنکے رہو
ہمارے دلمین رہو دل کی آرزو ہوکر

نہین ہے خون کے چھینٹے تمہاری دامن کے
لپٹ گئے مرے ارمان دل لہو ہوکر

ہر ایک جا ہو مگر تم نظر نہین آتے
عجیب پردہ ہے چھپتے ہو روبرو ہوکر

جہان مین تم سے زیادہ ہے ایک ایک حسین
تم اپنے دلمین نہ اتراؤ خوبرو ہوکر

جب اوس کا جلوہ عیان اور نہان ہے ای شفایق
نماز پڑھتی ہے کیون خلق قبلہ رو ہوکر

آپ آئینگے جو دلمین مرے مہمان ہوکر
حسرتین سارے نکل جائینگے قربان ہوکر

جاؤن قربان ذرا مجھ سے تو مطلب کہدو
خیر ہے آج جو آئے ہو پریشان ہوکر

رحم کر اب تو ذرا حال پہ عشاق کے تو
بیٹھے ہین در پہ ترے بے سروسامان ہوکر

حضرت عشق مرے گھر کو نہ ویران کیجیے
خانہ دلمین جو آپ آئے ہین مہمان ہوکر

کون کہتا ہے ترے چہرہ پہ ہے آرائش
تارے نکلے ہین جبین پر تری افشان ہوکر

کون دریائے محبت سے کنارے پہونچا
مرگئے لاکھون اسی بحر مین غلطان ہوکر

مصحف رخ کو ترے دیکھ کے اب بھولا
حرف تک یاد نہین حافظ قرآن ہوکر

بے وفا تم ہو مجھے دیتے ہو الٹا الزام　　جھوٹ کہتے ہو مری جان مسلمان ہوکر

مجھکو افسوس ہے اون شاعروں پہ اے شایق
واد دیتے نہین شاعروں کی سخندان ہوکر

خدایا ان حسینون کا بھلا کر　　جو ہنستے ہین مجھے ہردم ستا کر
ارے ظالم نہ تو ہردم دغا کر　　کبھی تو اپنا وعدہ بھی وفا کر
ہزارون ہو گئے اقرار جھوٹے　　کبھی تو اپنے وعدہ کو وفا کر
دل وحشی بھی کہتا ہے اپنا　　کسی جنگل کو چل اب مُنہ چھپا کر
گھٹا چھائی ہوئی ہے دلپہ غم کی　　کبھی چہرہ دکھا زلفین ہٹا کر
مرے دلپر تو رکھکر ہاتھ دیکھو　　کیا ہے حال کیا دل کو جلا کر
تپ فرقت مین روتا ہون شب و روز　　کبھی صورت دکھا دو مسکرا کر
مری فرقت کا قصہ سُن کے بولے　　یہ کیا بکتا ہے تو باتین بنا کر
وہان تو جمع ہین اغیار سارے　　کرین کیا دوستو اوس جا پہ جا کر
قصور اپنا کوئی بتلاؤ ہم کو　　جو ہردم آتے ہو تیور چڑہا کر
خدایا دین مین دنیا مین رکھہ شرم　　دعا کرتا ہون یہ مین ہاتھ اٹھا کر
غلام خلق ہون کیا جانتا ہے　　ذرا تو اے صنم مجھسے ڈرا کر
مزا تو دوستو ہوگا او سیدم　　پڑہین صلوٰۃ ہم طیبہ مین جا کر
چھڑانا مجھکو اے سردار عالم　　لحد مین آن کر جلوہ دکھا کر

تُلین جب حشر مین شایق اعمال
جھکانا پلۂ نیکی کو آکر

بگولہ خاک کا میری بنا کر　　صبا طیبہ مین لے جانا اڑا کر
ترا مقدور چھوئے زلف احمد　　ذرا تو کچھ ادب باد صبا کر

کہون گا روز محشر ظلم اوس کا
تڑپنا اپنے کشتون کا مری جان
ہوا ہون ہند سے بیزار اے شہ
نہ کر یاد صبا زلف اوسکی برہم
وہ وفنا کر یہ فرماتے ہین مجھسے

خدا کے سامنے بت کو بٹھا کر
ذرا تو دیکھیے مقتل مین آکر
مجھے طیبہ مین رکھہ لیجے بلا کر
ارے وہ بے حیا کچھہ تو حیا کر
نہین اب دیکھیے گھونگٹ اٹھا کر

طفیل پنجتن ہو نیک انجام
یہی ہر دم دعا مشتاق کیا کر

مر رہا ہی کوئی تیرے ابروے خمدار پر
جان و دل کرتا ہون مین صدقے نہین دو چار پر
پان کھا کر اور ہی فی النار کر ڈالا ہمین
عشق تو ہر شے مین ہے باطن کہین ظاہر کہین
ہجر مین ہون ناتوان ایسا کہ اٹھہ سکتا نہین
زاہدون سے سالکون سے ہو کسیکو کیا غرض
ایکدن جاؤگے حق کے روبرو دوڑتے رہو

جان دنیا ہی کوئی اے جان تری رفتار پر
بانکپن پر ناز پر رفتار پر گفتار پر
پہلے ہی سے مر رہے تھی آتش رخسار پر
منحصر رکھا نہین حق نے اسی دو چار پر
اے مسیحا رحم کر بہر خدا بیمار پر
آجکل دیکھو تو سب مرتے ہین دنیار پر
تم نے کیون باندہی کمر ناحق مرے آزار پر

ہم کہے دیتے ہین تجھکو آج مشتاق یاد رکھ
عشق سے تیرے ہے رونق اور ہی اشعار پر

ردیف زائے معجمہ

اللہ کو پسند آیا مرے یار کا انداز
ہو کیون نہ فدا میرے تصور پہ مرا دل

انداز بھی وہ احمد مختار کا انداز
فرقت مین ہے وصل شہ ابرار کا انداز

وہ سب مین ہی سب اوسمین ہین پھر کچھ بھی نہین ہے
اللہ رے اس پردۂ اسرار کا انداز

دل تھام لیا ہوگیا سو جان سے عاشق
جس شخص نے دیکھا مرے سرکار کا انداز

دلین ہے نبی تیری محبت کی ادائین
آنکھون سے ہے ظاہر تری دیدار کا انداز

متوالی نظر ایک ادہر بھی ہو محمدؐ
ملتا نہین تم سے کسی سرشار کا انداز

اک چشم زدن مین مری ہوجائیگی بخشش
بانکا ہے بہت رحمت غفار کا انداز

کہتا تھا ہر اک دیکھکے قربان مرجان
معراج مین اللہ کے دلدار کا انداز

دلکو کوئی مسلتا ہے مرے سینہ کے اندر
جیسے کہ تصور مین ہے رفتار کا انداز

رونا ہون جو یاد دُردندان نبیؐ مین
ہر رشک مین ہی گوہر شہوار کا انداز

شایق یہ محمدؐ کی محبت کا ہے باعث
دنیا سے نیا ہے ترے اشعار کا انداز

ہے دلین یا شہنشاہ انس و جان شب و روز
خدا کا شکر کہ آباد ہے مکان شب و روز

خدا کے واسطے لیجئے خبر رسول اللہ
دکن مین آپکا عاشق ہے نیم جان شب و روز

ہے رنج ہر گھڑی ہجر نبی مین یا اللہ
کہ عشق کا ہی جدائی مین امتحان شب و روز

ہمارا کام یہی ہے فراق مین احمد
تمہاری زلف کا صورت کا ہی بیان شب و روز

ہر ایک دم ہو خیال محمدؐی دل مین
گذر نہ جائے کہین عمر رائیگان شب و روز

یہ قسمت اپنی کہ ہم دور ہین محمدؐ سے
کوئی ہی وصل سی طیبہ بین شادمان شب و روز

نبی کے شعلۂ رخ کا خیال ہے ہردم
نہ کیون ہو جسم مین مضطر ہماری جان شب و روز

ہر ایک لحظہ ہو وصل علی کا درد ضرور
حضور پاک مین بھیجو یہ ارمغان شب و روز

بلائینگے جو مدینے مین ہمکو شاہ زمن
مزے چکھائینگے ایل ہین وہان شب و روز

جنہین ہی عشق نبی سے تو باخدا اون کی
زبان پہ ذکر محمدؐ ہی ہے گمان شب و روز

ہر ایک دم ہے تجلی عیان پیمبر کی
مکان دلین مین انداز لامکان شب و روز

اگر تجھے ہے محبت رسول اکرم سے
درود پاک ہو اور تیری ہر زبان شب و روز

فراق زلف و رخ احمدی مین اے شایق
ہمارے اشک بھی آنکھون سے ہین روان شب و روز

بلواتے کیون نہین ہین رسول خدا ہنوز
شایق تو اور ہجر مین ہے مبتلا ہنوز

رہتا اگر نہ سنگ در مصطفےٰ پہ سر
یا ور نہین ہوا ہے نصیبہ مرا ہنوز

نورہی سے اسکی صفائی نہین ہوئی
افسوس دل مرا نہ ہوا آئینہ ہنوز

اے جذب عشق اپنا اثر اب تو کچھ دکھا
آئے نظر نہین مجھے شاہ ہدا ہنوز

بس اب ملا غلام سے سرکار کو ضرور
آنکھین ہین نقش پائے نبی سے جدا ہنوز

غالب کرو نہ نفس کو مجھپر مرے حضور
جھگڑا ہے روز وہ نہین تابع مرا ہنوز

مضطر دکن مین درد جدائی سے ہون بہت
فرماتے یاد کیون نہین یا مصطفےٰ ہنوز

چھوڑون مین کس طرح سے بھلا طاعت خدا
کونون مین ہے الست کی اپدل صدا ہنوز

تیری ہی یاد دل کی مکان کی جو ہو مکین
جاتا نہین ہے وسوسئہ ماسوا ہنوز

اب تک ملی نہ عشق پیمبر کی جسکو راہ
سمجھو کہ ہے وہ گمرہ راہ خدا ہنوز

حالت ہماری ہجر پیمبر مین دیکھکر
جاکر کہا نہ تو نے نبی سے صبا ہنوز

گو ہون گنہگار خطاوار یا رسول
دکھلاتے کیون نہین مجھے شان عطا ہنوز

جینے سے تنگ ہو گئے ہجر رسول مین
شایق ہماری آتی نہین کیون قضا ہنوز

ردیف سین مہملہ

مجھکو پہونچا دے خدا تو احمد مختار کے پاس
مرے والی مرے آقا مرے سرکار کے پاس

موت بھی آئے مدینہ مین مری یا اللہ
دفن میرا ہو مرے سید ابرار کے پاس

یاد مژگان مین جو یاد آئی محمد کی نظر
ایسی تلوار پڑی رہگیا سردار کے پاس

جان کس کام کی گر ہو نہ محمد پہ فدا
دل وہ کس کام کا جائے جو نہ دلدار کے پاس

حق مین عشاق کے یہ ظل ہما ہے پیارے
گھر ہو طیبہ مین ترے سایۂ دیوار کے پاس

مست ہون بادۂ الفت سے رسول اللہ کی
بھیجدے مجھکو الٰہی مرے سرشار کے پاس

مغفرت حشر مین ہو جائیگی کیا فکر اے دل
چیز ہی کیا ہین گنا مین مرے غفار کے پاس

کیا غضب ہے کہ رہون شہر پیمبر سے مین دور
ہائے بلبل نہ رہے کیون گل و گلزار کے پاس

سورۂ نون کے نزدیک ہی ہے سورۂ صاد
یا کہ ہے چشم نبی ابروئے خمدار کے پاس

یا خدا سچ یہ ہے کہتے ہین وہ خوش قسمت لوگ
رات دن رہتے ہین جو احمد مختار کے پاس

تیرے چہرہ کے تصور سے نہ ہو کیون صحت
ہے مسیحائی خیال ترے بیمار کے پاس

خوف ہے فتنۂ محشر کا نہ کچھ ہول کا ڈر
ہین قیامت مین رہونگا شہ ابرار کے پاس

چشم ابروئے نبی کے ہے قریب اے لوگو
یا کوئی مست ہے بیٹھا ہوا تلوار کے پاس

پوچھا شایق سے نہ تو روز قیامت مین خدا
حب احمد کے سوا کیا ہے گنہگار کے پاس

جس کو حاصل نہ ہو طیبہ کی زیارت افسوس
سچ تو یہ ہے کہ بری اسکی ہی قسمت افسوس

فرقت شاہ امم مین مرے اللہ ہر دم
دل بیتاب پہ اک تازہ ہے آفت افسوس

حشر مین جائینگے ہم روبرو اللہ کے کیا
کچھ ہوئی ہم سے نہ دنیا مین عبادت افسوس

ورنہ بلواتے مدینہ مین بلا شک اے دل
دل مین پوری نہین حضرت سے محبت افسوس

تابع شرع نہین کوئی یہی باعث ہے
اندنون پھیلتی جاتی ہے جو بدعت افسوس

سامنے روضۂ اقدس کے پڑھین روز درود
ابھی حاصل نہ ہوئی ایسی بشاشت افسوس

ہر طرف آئے نظر احمد مختار کی شکل
نہ ملی آنکھ کو اس طرح بصیرت افسوس

چل دکن سے کہ مدینہ میں ہوئی یاد تری
کوئی دے خواب میں آکر یہ بشارت افسوس

خالی ہاتھ آئے ہیں اور جائینگے خالی ہاتھ
کام آتی نہیں کچھ دولت و ثروت افسوس

شکل دنیائے دنی کا ہے فدائی ہر دم
یا نبی جاتی نہیں نفس کی عادت افسوس

عمر دو روزہ مصیبت ہی سے گذری ہے ہے
ہائے ہمکو نہ میسر ہوئی راحت افسوس

نہ نظر آئی مجھے خواب میں بیداری میں
یا نبی آپکی وہ چاند سی صورت افسوس

نہ تو دیدار ہوا اور نہ ہوئی ای شایق
مصحف روئے محمدؐ کی تلاوت افسوس

ردیف شین معجمہ

جستجو احمد کی ہے اچھی تلاش
ہے اسی صورت میں اللہ کی تلاش

شکل احمد میں خدا ملجائے گا
آئینہ میں آئینہ گر کی تلاش

کہہ رہا ہے دل مرا صل علیٰ
ہے تصور میں مجھے کس کی تلاش

عشق حضرت عشق ہے اللہ کا
جو خدا کی وہ پیمبر کی تلاش

یار کے دلمیں بھی ہوتا ہے اثر
عشق سچا ہو اگر سچی تلاش

یار کہتا ہے مرا میں ہوں ملیح
کس طرح ہوگی مری پھیکی تلاش

ہے تمہارا نور سب میں یا نبی
تمکو پایا میں نے کی جسکی تلاش

ملگیا وہ دلربا صل علےٰ
غور سے دلمیں جوہینے کی تلاش

جستجو کر ل رہے گا کچھ نہ کچھ
سچ یہ ہے جاتی نہیں خالی تلاش

ہے تصور میں نگاہِ مصطفےٰ
اس لئے مجھکو ہے خنجر کی تلاش

اتنی ہی نعمت ترے ہاتھ آئیگی
جستجو جتنی ہوا اور جیتنی تلاش

بلبل باغ مدینہ ہون ــ مجھے
جستجو اللہ کے پیارے کی ہے

فکر دوزخ کی نہ جنت کی تلاش
واہ میری کتنی ہے پیاری تلاش

یاد ابروئے نبی ہے رات دن
کس قدر شایق کی ہے بانکی تلاش

یا نبی ہون تری متوالی نظر کا مدہوش
وہ بڑا مست ہون مدہوش بھی اچھا مدہوش

سچ یہ ہے دل نے پیا بادۂ عشق احمد
جام توحید سے کیونکر وہ نہ ہوگا مدہوش

مست احمد کی ادا بھی ہے عجب متوالی
دیکھکر ہر کوئی ہوجاتا ہے آہا مدہوش

حشر مین ساقی کوثر کا جو میخانہ کھلے
کوئی متوالا پھریگا کوئی ہوگا مدہوش

کیون نہ قربان ہون ہم دل کے الٰہی ہردم
ہم کو کر دیتا ہے یہ جام ہمارا مدہوش

گر پڑا تھام کے دل نام محمد سنکر
اثر عشق نے مجھکو کیا اتنا مدہوش

دید احمد سے جو مین مست ہون محشر مین
مصطفٰے دیکھ کے فرمائین ادہر آمدہوش

یاد آتی ہے جو وہ مست نگاہ احمد
خود کو پاتا نہین ہوجاتا ہون اتنا مدہوش

چشم احمد سے تناسب نہین کچھ بھی اسکو
ہان مگر دیکھکے ہو نرگس شعلہ مدہوش

ہے تصور ہمین مرے مست اداؤن کسکی
کر رہا ہے مری آنکھونکا تماشا مدہوش

دیکھکر چشم نبی حشر مین یہ کہدون گا
مین اسی کا مین اسیکا ہون اسیکا مدہوش

نام احمد کے سوا منہ سے نہ نکلے کچھ اور
عشق احمد تو بنا دے مجھی ایسا مدہوش

شایق مست کا ہر شعر بھی مستانہ ہے
جو سنے گا وہ ہر ایک بزم مین ہوگا مدہوش

ردیف صاد مہملہ

کیون ہم کو نہ ہو احمد مختار سے اخلاص
ہوتا ہے غریبون کو تو سرکار سے اخلاص

دلین نہ ہو کیون عشق پیمبر کی وا ہین
ہین زلف پریشان پیمبر کا ہون وحشی
میدان قیامت مین یہ رحمت نے پکارا
دل عاشق مژگان نبی اف رے ڈہٹائی
کچھ پڑہکے اونہین دیکہتے ہین دیکہنے والے
ہے ولکو مرے کوچۂ طیبہ کی محبت
کیون میم نے احمد مین نیا رنگ جمایا
گر مین ہون برا ورنہ کرتا مجھے حضرت
اوڑ اوڑکے طواف حرم پاک کریگا
عثمانؓ ابوبکرؓ و عمرؓ حیدرؓ کرار
متوالی نگاہِ نبوی کا ہون مین شیدا
چلتا ہے نشانہ پہ تصور مین ہر اک دم

الفت سے محبت ہی مجھے پیار سے اخلاص
ہاتھون کو ترے دامن کی سرکار سے اخلاص
ہے میرے گنہگارون کو غفار سے اخلاص
منصور کو زیبا تھا سر دار سے اخلاص
ہے سورۂ اخلاص کو دیدار سے اخلاص
جسطرح کہ بلبل کو ہو گلزار سے اخلاص
وحدت کو ہے کیون پردۂ اسرار سے اخلاص
کیا پھول کو ہوتا ہی نہین خار سے اخلاص
ہے طائر دل کو در و دیوار سے اخلاص
ہر ہر مرے عنصر کو ہوان چار سے اخلاص
مجھ مست کو ہے خانہ خمار سے اخلاص
ہے تیر نظر کو جگر افگار سے اخلاص

شایق نہین دنیا کی محبت مرے دلین
مکار ہے جو رکھتا ہے مکار سے اخلاص

مال کی خواہش نہین ہے اور نہ دولت کی حریص
سیر کرنا نعمت دیدار سے یا مصطفیٰ
کون کرتا ہے عبادت خاص اللہ کے لئے
درد ہجر احمدی سے حد سوا ہو یا خدا
ہر گھڑی اپنا وظیفہ ہے اسے غشتے یا نبی
یا خدا جتنے ہمارے دلین تھے حرص و گناہ
کوئی نیکی ہم سے ہوجائے تو خوش ہوتے ہین آپ

یاالہی ہم ہین پیغمبر کی الفت کے حریص
آئینگے طیبہ مین جب ہم ایک مدت کے حریص
کچھ تو حورونکی ہین خواہان کچھ تو جنت کے حریص
عاشقونکی قلب ہین ایسی مصیبت کے حریص
بے وسیلہ ہوگئے ہین استعانت کے حریص
اوس قدر ہو جائین ہم تیری عبادت کے حریص
ہین رسول اللہ بھی اعمال امت کے حریص

کیا گنہگارون کو محشر کا خطر پروردگار
تیری رحمت سے نبی کی ہین شفاعت کے حریص

مال ساتھ آتا نہین یہ جائیگا غیرون کے ہاتھ
پر نہو الو اسقدر کیون تم ہو دولت کے حریص

عشق احمد مین مزا آتا ہے شام و سحر
یا الٰہی ہم نہ ہون دنیا کی لذت کے حریص

ہر گھڑی ہوتی رہے گی رحمت جل و علی
عاصیو بنجاؤ گے گر تم ندامت کے حریص

پردہ پوشی نے کیا بیچین دلکو ورہی
بن گئے ہم میم احمد سے محبت کے حریص

ہم تو دیدار محمدؐ کے ہین بھوکے یا خدا
سیر کیون ہوتی نہین ہین ایسی نعمت کے حریص

بس ہمین شایق گدائی کوچہ محبوب کی
ہم نہین ہین بادشاہی کے حکومت کے حریص

ردیف ضاد معجمہ

یا پیر غلامون پہ بھی ہو اک نظر فیض
اب نخل تمنا مرا لائے ثمر فیض

یا غوث تری بحر محبت مین ہین غرق آب
ملجائے ہمین بھی تری صدقے گہر فیض

خالی نہین جاتا کوئی دربار سے پھر کر
اے ابر کرم آپکا در بھی ہے در فیض

ملجائے وہین دولت عقبیٰ مجھے دم مین
یا پیر کرم ہو جو تیرا راہ بر فیض

دیدار سے کیونکر نہ ملے نور ولایت
یا پیر ہین عارض ترے شمس و قمر فیض

ہین عیب گناہون کے بھری مجھ مین سراسر
آقا مرے دکھلائے اب کچھ ہنر فیض

یا غوث شب ہجر کی اب دور بلا ہو
نور رخ انور سے عیان ہو سحر فیض

دولت سے زیارت کے غنی کردو مری پیر
اس طرح میسر ہو مجھے بھی سفر فیض

ہے سوزش فرقت بھی مرے پیر کی فیاض
ہے آہ شرربار مین پنہان شرر فیض

دنیا مین نہ پھنس جائین نہ غافل ہون خدا سے
سرکار غریبون پہ بھی ہو اب نظر فیض

حسن کر جو کوئے ادب سے تو فیض کا ہو حاصل
واللہ کلام آپ کا ہے جلوہ گہ فیض

روتا ہوں جو یاد در دندان ہیں تمہاری
یا پیر ہیں سب آپ سے شب قطری و ذری فیض

بیمار ہوں دیدار دکھا دو مجھے حضرت
تم میرے مسیحا ہو شفا ہے نظر فیض

شایق ترے اشعار جو مقبول جہاں ہیں
مدح شہ جیلاں کا ہے یہ سب اثر فیض

جس شخص کو ہو خاک در پیر سے غرض
اے بوالہوس اسے نہیں اکسیر سے غرض

کر دے گدائے کوچۂ بغداد یا خدا
شاہی سے مجھکو کام نہ جاگیر سے غرض

مالک ہیں غوث میرے سیاہ و سپید کے
تقدیر سے مجھے ہے نہ تدبیر سے غرض

یا پیر کیوں بلاتے نہیں مجھکو اپنے پاس
کیا میری آہ کو نہ ہو تاثیر سے غرض

اے وہ تڑپ فراق میں اتنا تو ہو اثر
کیا کام تجھکو غور سے تاثیر سے غرض

مجھپر رہے عنایت غوث الوریٰ مدام
دنیا کی ہے نہ عزت و توقیر سے غرض

تا ہم جناب پیر عجب ڈھب کا ہے عمل
بڑھ اس کو ہے جو نفس کی تسخیر سے غرض

یا پیر یہ عطا و خطا کا عجب ہے راز
تمکو ہے عفو سے مجھے تقصیر سے غرض

کرتا ہوں شرح مصحف روئے جناب پیر
قرآن سے کام ہے نہ تو تفسیر سے غرض

ابرو ہے نون چشم ہے صاد اور نقطہ خال
رکھتی ہے شان آیت تطہیر سے غرض

ہیں داغ عشق پیر سے دل میں وہ ستو
درہم سے کام ہے نہ تو دینار سے غرض

دیکھا ہوں چاند دیکھوں گا دیدار پیر کا
کچھ میرے خواب کو نہیں تعبیر سے غرض

ہے صاف دل میں عکس جمال جناب پیر
اس آئینہ کو ہے اپنی تصویر سے غرض

ہو جائے یاد میری کبھی بغداد میں کبھی
شایق یہ ہے قصیدہ کی تحریر سے غرض

ردیف طائے مہملہ

دل کو اگر ہو عشق رسول خدا سے ربط
سمجھو کہ ہو گیا ہے اوسی کبریا سے ربط

لائیگی بوئے زلف پیمبر کبھی ادہر
پیدا کیا ہے اس لئے ہم نے صبا سے ربط

جو ناتوان کو ہو ہجر مین یون آہ سے ہے عشق
بوڑہے کو جیسے ہوتا ہے اپنی عصا سے ربط

مہر رخ رسول تصور مین ہے مرے
میری نظر کو بھی ہے خط استوا سے ربط

صحبت گدائی کوچہ محبوب کی ہے خوب
پیدا کرونگا مین نہ کبھی اغنیا سے ربط

کام آئیگا نہ حشر مین جز ذات مصطفے
کس کام کا محبون سے اور اقربا سے ربط

تا بود ہو خودی تو کہلیگی خدا کی رمز
الا کا ہو ظہور جو پہلے ہو لا سے ربط

بندون مین اور خدا مین عجب راز ہے بنا
اوس کو عطا سے ربط ہے اونکو خطا سے ربط

عکس نبی ہر اک مین نظر آتا ہے مجھے
دلکو ہے جب سے آئینۂ انبیا سے ربط

مین کیا کہون کہ جان مری کسپہ ہے فدا
دل پر جو ہے خدا کا ہے اوس دلربا سے ربط

سچ ہے یہی کلام مسلمان ہے وہی
واللہ جسکے دل سے ہو خوف و رجا سے ربط

بنجائے کیون نہ جلوہ گہ نور مصطفے
پیدا کیا ہے داغ بھی عرش علا سے ربط

گر چاہتا ہے منظر نور خدا تہین
لازم نہین ہے حضرت دل ماسوا سے ربط

شام و سحر دعا یہی شائق کی ہے خدا
ہو جائے دلکو الفت خیر الورا سے ربط

ردیف ظائے معجمہ

ذکر دوزخ نہ سنا اے واعظ
بس مراد دل نہ جلا اے واعظ

حور و جنت سے نہین کام ہمین
نہ کسی شے سے مطلب نہ غرض
عشق نے گھر کیا جب سی دل مین
مرے محبوب کے فقتے کے بغیر
نہین احمد مین احد مین کچھ فرق
آہ و زاری کا مرے حال نہ پوچھ
سخن وا قرب سے اگر واقف ہے
غیر سے مجھکو سروکار ہے کیا
فخر رکھتا ہے شہنشاہون پہ

ذکر احمد تو سُنا اے واعظ
عشق احمد کے سوا اے واعظ
ہون گرفتار بلا اے واعظ
اور نہ کچھ مجھکو سما اے واعظ
کرنہ دونون کو جدا اے واعظ
ہوگا طوفان بپا اے واعظ
کچھ بتا اوس کا پتا اے واعظ
ڈہونڈا ہنے کو ذرا اے واعظ
در احمد کا گدا اے واعظ

راہ شایق کو شہ بطحے سے
کوئی ملنے کی بتا اے واعظ

یا الٰہی تو بتا دے مجھے اچھا حافظ
الفت عارض احمد ہو جسے اے لوگو
حرف دیدار مین ہو جسکے عبادت حق کی
یہ بھی قرآن سے کچھ کم نہین از روی حدیث
یہ بھی قرآن سی کچھ کم نہین خط رخسار نبی
دیکھنے والونکو بھی رویت احمد پہ ہے فخر
حشر کا قبر کا میزان کا کچھ خوف نہین
آج وہ اپنے نبی کا ہے کہ ماشاءاللہ
صدمہ ہجر سے جائے نہ کہین جان مری
جلد جاؤن مین مدینہ کو اثر سے اس کے

مصحف روئے شہ ہر دوسرا کا حافظ
تھوڑے ہی دنمین وہ قرآنکا ہوگا حافظ
ایسا قرأت کوئی ہم کو دکھا نا حافظ
حفظ کر لے تو محمدؐ کا سراپا حافظ
تو نے دیکھا نہین قرآن محشی حافظ
حفظ پر اپنے تجھے ناز ہے جیسا حافظ
عاصیو اپنا پیمبر ہے ہر اک جا حافظ
یاد کیا تجھکو نہین سورۂ اسرا حافظ
اے خیال نبوی تو مرا ہر جا حافظ
یا خدا مجھکو بتا ایسی دعا کا حافظ

مارنے والے سے بڑہکر ہے بچانیوالا | خوف دشمن نہین ہے نام خدا کا حافظ

یاالٰہی یہی شایق کی دعا ہی تجھ سے
مجھکو کردے تو حدیث نبوی کا حافظ

ردیف عین مہملہ

مجھے نہ خواہش اکسیر اور نہ زر کی طمع | فقط ہی خاک رسیدہ البشر کی طمع
خیال خلد بھی دلکو ہی خوف نار بھی ہے | کبھی ادہر کا خطا اور کبھی ادہر کی طمع
نہ مرحلاوت دنیا پہ ایدل ناداں | مثال طفل نکر تو کبھی شکر کی طمع
ہمارے حال سے ہین باخبر رسول اللہ | نہ ہمکو نامہ کی حاجت نہ نامہ بر کی طمع
مجھے بچائے دنیا کی حرص سے حضرت | بری بلا ہے خدا کی قسم بشر کی طمع
کہلیگا حال عدم کا تو کسطرح ایدل | یہ مبتدو ہ نہین جسکے ہو خبر کی طمع
ہے الفت در دندان احمد مرسل | مجھے نہ ہیرے کی خواہش نہ ہی گہر کی طمع
دعا یہی ہے کہ پہونچادے تو مدینہ مین | الٰہی ایک زمانہ سے ہے اثر کی طمع
اوسی زمین مین ہو دفن میرا یا اللہ | ہے میری خاک کو طیبہ رہ گذر کی طمع
دررسول ہے بس ہی کہین نہ جا ایدل | خراب کرتی ہے انسان کو دربدر کی طمع
بڑہا یہ حوصلہ آپ ہی کے لطف سی حضرت | رہون حضور کے قدمونپہ ہے یہ سر کی طمع
ہی زلف وروی پیمبر کے عشق مین گردش | فدا ہون اون کے یہ ہی شام سحر کی طمع
نہ کر تو فکر عمارات دنیوی ایدل | مسافرون کو کبھی چاہیے نہ گھر کی طمع

نہین ہے آرزو شایق کی کوئی اسکے سوا
مرے رسول تمہاری ہے اک نظر کی طمع

کیا مہینا چلا الوداع الوداع
کیجئے آہ و بکا الوداع الوداع

السلام علیک السلام علیک
اے مہ پر ضیا الوداع الوداع

روزہ داروں کی بوئے دہن پیش حق
مشک سے ہے سوا الوداع الوداع

مسجدیں تھیں تراویح سے نور بار
اب کہاں وہ ضیا الوداع الوداع

ہر برس تو تو آئیگا ماہ صیام
ہم کی امید کیا الوداع الوداع

سب کے روزے ہیں اے ماہ حسرت میں تو
اپنا شاہد بھلا الوداع الوداع

روزہ داروں کی مجمع سے تو کیوں چلا
حسرتا حسرتا الوداع الوداع

کیا مبارک مہینا تھا ہر روز و شب
مستجاب الدعا الوداع الوداع

روزہ داروں کی روزہ سے بخشے گئے
ساری اگلی خطا الوداع الوداع

کیا بتاؤں ہر روزہ کا کیا کچھ ثواب
خود خدا ہے جزا الوداع الوداع

آج جتنے یہاں جمع ہیں روزہ دار
خوش رہیں اے خدا الوداع الوداع

آہ و زاری سے محفل میں روتا ہوا
ہے ہر اک کہہ رہا الوداع الوداع

شائق اس ماہ پہ موقوف کیا کچھ ہی
ہے سبھی کو فنا الوداع الوداع

ردیف غین معجمہ

ایماں کا ہے نور بھی دل میں عجب چراغ
اے مومنو خدا نے دیا بے طلب چراغ

روئے شہ عرب میں نہاں ہے خدا کا نور
قندیل عین میں ہو عیاں مثل رب چراغ

بھڑکا کبھی کبھی ہوا خاموش مثل شمع
سیکھا ہے میرے سینہ سوزاں سے تپ چراغ

گھبراؤں گا جو ظلمت مرقد سے دوستو
ہوگی ضیائی الفت شاہ عرب چراغ

پر نور شب ہے روئے مبارک کی تاب سے
روشن ہے شام ہجر میں کیونکر یہ سب چراغ

دوں کیوں نہ جان شمع جمال رسول پر
پروانہ میرا نام ہے اور ہے لقب چراغ

کھائے جو داغ سینہ پہ فرقت میں آپ کی
چمکینگے ہر لحد میں ہمیشہ مثل شب چراغ

نور نبی کو ڈھونڈھتا پھرتا ہے چرخ پیر
لے کر یہ مہر و ماہ کا ہر روز و شب چراغ

سب کو ملا ہے نور چراغ رسول سے
روشن اوسی کے نور سے دنیا کے سب چراغ

تمثیل ظاہری ہے فقط فیض عام میں
ورنہ نبی کے نور سے ہمسر ہو کب چراغ

نورانی داغ عشق نبی سے ہے میری قبر
روشن ہے سرہانے لگی ہو بے سبب چراغ

حق نے کیا نبی کو سراج منیر بس
لوائے سیاہ کار و ملا بے طلب چراغ

ہوتے ہیں روشن ایک سے صدہا ہزارہا
فیاض ذات ہے تیرا بو العجب چراغ

آتا ہے یاد شعلۂ رخسار احمدی
کرتا ہے شام ہجر عجب کچھ غضب چراغ

تاڑ کیا جو شمع رسالت کی یاد میں
یاد فراق سے ہوئی گل شب کو سب چراغ

گھبرایا دل جو ظلمت شام فراق سے
یاد لب رسول میں لعل شب چراغ

شایق نہ آگ اور نہ بتی ہے اور نہ تیل
روشن ہے دل میں نور نبی کا عجب چراغ

ہے غیرتی میں رنگ نیا یوں جمائے داغ
سینہ میں مجھکو طور کا جلوہ دکھائے داغ

مثل کلیم عشق رسالت مآب میں
ہمکو بھی جلوہ ید بیضا دکھائے داغ

عشق رسول تیرا لحد میں چمک اٹھا
پر نور قبر ہوگئی کیا کام آئے داغ

ایمان اوس کا ہوگا نہ کامل کبھی جناب
عشق شہ عرب میں جو دل پر نہ کھائے داغ

دیکھا گل جمال نبی میں نے وقت نزع
میری خزاں میں شکر ہے یوں گل کھلائے داغ

جائیگی حشر میں جو سیاہی گناہ کی
مشعل کی طرح ویسی تماشا دکھائے داغ

کیونکر کروں نہ فخر کہ شایق ہے جائے فخر

عشق نبی مین شکر ہے ہم بھی پائے داغ

ہجر نبی مین کچھ نہین حاصل سوائے داغ
سچ تو یہ ہے زمانہ ہجر رسول مین
اے سوزش فراق نبی لے مری خبر
ہے پردہ پوش صورت عشق محمدی
کہتا ہے الفتِ شہ والا مین دل مرا
عاشق نبی کا درہم و دینار کیا کرے
دوزخ بھی الحفیظ پکارے گا دوستو
اے عشق احمدی مری سب چھپگئے گناہ

سینہ برائے دل ہے تو دل ہی برائے داغ
آنکھین برلے گریہ ہین دل ہی برائے داغ
پھلے ہوئی تجھی سے تو نشو نمائے داغ
اوڑھی ہی مرے دلنے بھی جلبل ردائے داغ
ہے داغ آشنا مرا مین آشنائے داغ
خواہش نہین ہے اوسکو کسی سوائے داغ
بھڑکین گے حشر مین جو مری شعلہ ہائے داغ
کیا ٹھیک جسم دل پہ ہوئی ہی قبائے داغ

ہر ذرہ زمین سے انا الشمس کا ہو غل
شایق جو پھیلجائے لحد مین ضیائے داغ

ردیف فائے

رخ پر ہے زلف پر شکن اک اسطرف اک اوسطرف
عارض پہ چشم سحر فن اک اسطرف اک اوسطرف
رخسار کب ہین جان من اک اسطرف اک اوسطرف
یاد رخ و گیسو مین جب نکلیگا تن سے اپنے دم
دل کا نگینہ توڑ کر زیور بناؤ اوس کا تم
لکھ لیتی ہین اچھی بری ہر دم کراماً کاتبین
آئے مزہ جب وصل کا پہلو مین ہون وہ دلربا

کعبہ کے ہین دو راہزن اک اسطرف اک اوسطرف
دو دست ہین مجھو چمن اک اسطرف اک اوسطرف
مصحف مین دو سیاہ فگن اک اسطرف اک اوسطرف
رو ئینگے شیخ و برہمن اک اسطرف اک اوسطرف
بازو پہ باندھو نورتن اک اسطرف اک اوسطرف
ہین دوش پر مرد کہن اک اسطرف اک اوسطرف
گل پیرہن شیرین سخن اک اسطرف اک اوسطرف

سینے مین ہین جو دل جگر رمان ہین انہین سر بسر
خلوت مین ہین وہ انجمن اک اسطرف اک اوسطرف

رخسار پر ہین جلوہ گر ابروے پر خم آپ کے
یا تیغ ہے سایہ فگن اک اسطرف اک اوسطرف

ہین خوگر لطف خلش پہلو مین اپنے دل جگر
خنجر ہون دو وزیر اک اسطرف اک اوسطرف

لے کر چلا ہون الفت رخسار جانان قبر مین
مصحف ہون دو زیر کفن اک اسطرف اک اوسطرف

تصویر ہانی کھینچ یون مجھ وحشی ناشاد کی
بازو ہون قیس و کوہکن اک اسطرف اک اوسطرف

ہے لطف جب فریاد کا یون جاؤن مین پیش خدا
ہون ساتھ قیس و کوہکن اک اسطرف اک اوسطرف

ملک ختن مین زلف کے آوارہ ہین دل جگر
مضطر ہین دونون ہم وطن اک اسطرف اک اوسطرف

ان کا مکان ہے ایک سو دشمن کا گھر ہے روبرو
دار الشفا دار المحن اک اسطرف اک اوسطرف

ای شوخ چشم شوخ ہین کب روی رنگین پر نزری
اک باغ مین ہین دو ہرن اک اسطرف اک اوسطرف

شایق مزہ تھا شعر کا جب تک امیر و داغ تھے
رہتے تھے دو استاد فن اک اسطرف اک اوسطرف

عاشقو اب چلو دلربا کی طرف
یعنی اپنے رسول خدا کی طرف

ناتوان مین ہون لیکن ہے عشق نبی
کاہ کو ہے کشش کہربا کی طرف

یا نبی ہجر مین ہون پریشان بہت
دل جو مائل ہے زلف دوتا کی طرف

پیروی شرع کی چاہیے دوستو
ہے توجہ راہ خدا کی طرف

میری امید بر آئے شاہ امم
اک نظر ہو اگر مجھ گدا کی طرف

المدد اے خیال [illegible]
دل جھکا پھر مرا ماسوا کی طرف

فخر کرتا ہے کیون مال [illegible]
اے غنی اپنی دیکھ ابتدا کی طرف

جاؤن طیبہ تو دم یون ہو تن سے جدا
آنکھ ہو روضۂ باصفا کی طرف

تم خطاؤن پہ میرے نہ ڈالو نظر
یا نبی دیکھو اپنی عطا کی طرف

بلبل روح مرتے ہی اوڑ جائیگی
باغ طیبہ کی یارب فضا کی طرف

خواہش دید نور خدا کی ہے اگر
سر حجب کا اپنا قلب صفا کی طرف

شب معراج جبریل نے یہ کہا
یا نکلے احمد چلو اب خدا کی طرف

یا خدا نکلے شایق کا دم جس گھڑی
رخ ہو شہر رسول خدا کی طرف

جو ہم کرتے ہیں پیغمبر کی تعریف
یہی ہے خالق اکبر کی تعریف

لب و دندان احمد کی ہے الفت
کریں کیوں لعل کی گوہر کی تعریف

تڑپتا گر مدینہ میں پہنچ جائے
کروں گا میں دل مضطر کی تعریف

خدا کا خاص پیارا اور دلبر
یہ ہے لوگو مرے سرور کی تعریف

ملے محشر میں جس دم جام کوثر
کریں لب ہائے پیغمبر کی تعریف

اشارہ سے بنی کے دل شکستہ
یہ ہے پوری مہ انور کی تعریف

زلیخا بھولتی یوسف کو سنکر
محمد کے رخ انور کی تعریف

مرے دل کا سرور اور آنکھ کا نور
کروں کیا گنبد انور کی تعریف

نظر آئے جو قامت مصطفےٰ کا
قیامت میں کروں محشر کی تعریف

فدائے ابروئے سردار عالم
سنو شمشیر کی خنجر کی تعریف

پڑھو قرآن میں ہے صاف ظاہر
خدا کرتا ہے پیغمبر کی تعریف

کمان ابرو بڑی آنکھ اونچی بینی
فداک امی یہ ہے دلبر کی تعریف

تجلی خاص ہے اللہ کی شایق
یہی ہے روئے پیغمبر کی تعریف

ردیف قاف

جب مزا ہر دم نیا دیتا ہے حضرت کا فراق
کیوں نہ سمجھوں وصل سے بہتر یہی اچھا فراق

درد دلمین آنکهه مین آنسو جگر مین آبلے
رنگ لاتا ہے نیا ہر دم محمد کا فراق

دوہی دن مین جان کے لینے کی دینی پڑگئے
دیکھیئے آگے دکہاتا ہی ہمین کیا کیا فراق

کی وہ جلدی حضرت موسیٰ نی نعمت چھوڑ دی
خضر نے بے زار ہو کر کہدیا ہذا فراق

اے مرے اللہ بتا دو یہ گھڑی کب آئیگی
دیکھکر طیبہ کہون اب وصل سی بدلا فراق

نزع سی خوش ہون کہ وصل احمدی ہوگا نصیب
رنج کچھ اوسکا نہین ہو جائے گر سبکا فراق

جب ملین حضرت تو رو رو کر کہونگا حال سب
جتنا جی چاہے ترا اب وصل سی ہوگا فراق

بولتی ہین ہڈیان پیری مین کب ای دوستو
کہہ رہی ہین روح سی اپنی یا نہین یا فراق

بیکسی مین کوئی ہے اسکے سوا یا مصطفےٰ
رات کا غمخوار ہی اور دوست ہی دن کا فراق

جان جائیگی یہی نا اور کیا ہوگا مرا
عاشق خیر الوریٰ ہون تو کیا ڈراتا فراق

دور تم سی ایک مدت سے ہین ای پیارے نبی
اب مدینہ مین بلا لو ہائے یہ کیسا فراق

دوست سی ملنے کو جاتے ہین یہ عین وصل ہے
جھوٹ ہی کہدی کوئی گر موت سی دیکھا فراق

آہ و نالہ بیقراری اضطراری بے خودی
میری اک جان حزین اور صدمی ہین کیا کیا فراق

وصل احمد ہوگا جب بر آئیگی شائق امید
دیکھئی تڑپاتا ہے کب تک ہمین اپنا فراق

ہوا ہون روئے رسالت مآب کا عاشق
ازل سے دل ہی خدا کی کتاب کا عاشق

اوسی کا نور ہے دلمین ہمارے پردہ نشین
جو لامکان مین ہی احتجاب کا عاشق

خیال ہو دُرِ دندان کا یا روئے نبی
فراق مین ہون اسی بے و تاب کا عاشق

الٰہی جان ہو میری فدائے سید کل
ہوا دن کی ہجر مین اضطراب کا عاشق

اوجالا دیکھکے مرقد مین یہ کہینگے نکیر
تو زندگی مین تھا کس آفتاب کا عاشق

کیا رسول نہین احمد کو منتخب تو نے
الٰہی مین ہون تری انتخاب کا عاشق

الٰہی چاند سی صورت نبی کی آئے نظر
ہون ایسی شب کا فدا ایسے خواب کا عاشق

ہین ایک جام ہین دیوانہ رسولؐ ہون
تجھے بھی دعوی عشق نبی ہے کیون ابدل
نہین رسول نہین جسکا کوئی نظیر و مثال
پکار حشر مین مداح مصطفےٰ تو مجھے
نبی کا اور خدا کا حشر مین ہے دیدار
سنا ہی جب سے کہ خوف و رجا مین ہے مسلم

ہون ایسی نشہ کا ایسی شراب کا عاشق
خدا تو خود ہے رسالت مآب کا عاشق
ہمارا دل ہے اوسی لاجواب کا عاشق
خدائے پاک ہو نہین اس خطاب کا عاشق
ہے دل اسی لئے روز حساب کا عاشق
عذاب سے ہون بخوف ثواب کا عاشق

فشار قبر کا کیا خوف تجھکو اے شایق
کہ تو زمانہ سے ہے بوتراب کا عاشق

ردیف کاف تازی

آنکھین الگ الگ ہے نظر آرہا ہے ایک
اپنا رسول ایک ہے اپنا خدا ہے ایک
ظاہر مین گو کہ رنگ ہر ایک شخص کا ہے ایک
ناقوس بتکدہ ہو کہ مسجد کی ہو اذان
قوسین کا ملا ہمین معراج مین ثبوت
آئینہ خانہ ہی سے کہلا رنگ شخص و عکس
ہر شخص مثل کشتی ہے دنیا مثال بحر
اے چاند تو چمک نہ دکھا اپنی چرخ پر
احمد کی میم ہو کے جدا کہہ رہی ہے یہ
قربان جاؤن رحمت پروردگار ہے

واللہ دو نون کہڑکیون سی جھانکتا ہے ایک
حق ایک اور آئینہ حق نما ہے ایک
باطن مین سب کے جلوہ انی انا ہے ایک
آواز مین گو جدا ہے مگر بولتا ہے ایک
وہ نقطہ ملکے عرش پہ خط بنگیا ہے ایک
آئینے سیکڑون مین نظر آرہا ہے ایک
ان ساری کشتیون کا خدا ناخدا ہے ایک
طیبہ کا چاند دو لین نظر آرہا ہے ایک
شان خدا و شان رسول خدا ہے ایک
نیکی کے دس ثواب بدی کی جزا ہے ایک

سوئے مدینہ کیون نہ مرا منہ ہو نزع مین — قبلہ اگر ہے ایک تو قبلہ نما ہے ایک
باطن ہمارا سرخی وحدت سے لال ہے — ظاہر مین گو کہ سبزی برگ حنا ہے ایک
مخلوق مین ظہور ہے خالق کے نور کا — گو مدعی ہین لاکھ مگر مدعا ہے ایک
آدم نہ کیون ہو مظہر توحید کبریا — ہمشکل کب جہان مین مشکل کشا کا ہے ایک
عشاق مصطفیٰ کی یہی ہے مثال ٹھیک — دلدادہ بے شمار ہین اور دلربا ہے ایک
سینہ بسینہ رمز قیامت کا ہے یہی — قطرے جو جمع ہو گئے دریا بنا ہے ایک
دنیا مین ہی ضرور کہین غم کہین خوشی — ہنستا ادہر ہے ایک ادہر رو رہا ہے ایک

جلوہ دکھا دو نزع مین اپنے غلام کو
شایق کا یا رسول یہی مدعا ہے ایک

اے چشم نبی ہم سے جدا ہو نظری کبتک — زلفون کے تصور مین آشفتہ سری کبتک
کیون آپ نہین لیتے طیبہ سے خبر جلدی — کہتی تو غلامون سے یہ بے خبری کبتک
آنسون کے عوض حسرت خون ہو کے نہ بہجائے — درد غم فرقت سی آنکھون مین تری کبتک
پہنا دے مجھے خلعت تو وصل محمد کا — اے دست جنون آخر یہ جامہ دری کبتک
تم وصل کی گرمی سے اب خشک اسی کر دو — کھیتی غم فرقت کی سینہ مین ہری کبتک

آئی نہ قضا تجھکو پہونچا نہ تو یثرب کو
شایق تری آہون مین یہ بے اثری کبتک

یا نبی ہجر سے بیتاب ہون ہان ابتک — رو رہا ہی ترے دہن مین دل نالان ابتک
مجھسے عاصی کے ہین جب احمد مرسل حامی — دیر کیون عفو گناہ مین مری رحمان ابتک
اے مسیحائے جہان سرور کل شمع سبل — مجھسے بیمار کا کرتے نہین درمان ابتک
تیغ ابروئے نبی دو مجھے کر دی جلدی — نہ ہوئی کس لئے مشکل مری آسان ابتک
لیجئے پوری نہ ہوئی الفت احمد دل کو — ہائے کامل نہ ہوا کیون مرا ایمان ابتک

شہر طیبہ کا سفر ہو تو الٰہی کیا
نہ میسر ہوا مجھکو کوئی سامان اتبک

ظاہراً دور ہون گو اس کا نہین غم مجھکو
شکر ہے شکل تصور سے ہون شادان اتبک

منتظر جو ہین وہ دیکھا ہین بچشم عبرت
کیسی لعنت مین گرفتار ہے شیطان اتبک

ہجر مین زخم جگر مجھپہ ہنسا کرتے ہین
نہین دکھلایا نبی نے رخ خندان اتبک

مصحف رخ نظر آیا تھا تا روز ازل
دیکھتا ہون بخدا خواب مین قرآن اتبک

مرے دلمین ہین غم و حسرت و یاس و ارمان
گھر مین اللہ کے یہ دو چار ہین مہمان اتبک

دیکھتے ہی رخ احمد کو کہا گردون نے
یون درخشان نہین دیکھا مہ تابان اتبک

اتنا کہدے کوئی طیبہ مین بلائین ہین رسول
کان اصحاب کے مشتاق ہین ہان ہان اتبک

کس لئے آئے ہین اور چاہتے کیا شائق
کچھ سمجھتے ہی نہین حضرت انسان اتبک

اک نظر مین مجھکو یون ہمرنگ کر یا غوث پاک
تجھ مین مین اور مجھ مین تو آئے نظر یا غوث پاک

دے مئے وحدت کا اک ساغر او ہر یا غوث پاک
دل ہو آشوب دوئی سے بے خبر یا غوث پاک

یون مرے دلمین بنا تو اپنا گھر یا غوث پاک
میرا ہر تار نفس ہو رہگذر یا غوث پاک

مین رہون کبتک دکن مین دربدر یا غوث پاک
کیجئے مجھپر عنایت کی نظر یا غوث پاک

دلمین ہر انسان کی ہے تو جلوہ گر یا غوث پاک
ہے خدا کے گھر مین بھی تیرا گذر یا غوث پاک

دلمین آکر جلوہ انی انا ایسا دکھا
سجدہ گہ میری بنے میرا ہی گھر یا غوث پاک

رہے آپ ہی آرزو بنکر دل بیتاب مین
آپ ہی آنکھون مین غبار نظر یا غوث پاک

دل ثقلین اور تو دلمین رہے پرتو فگن
پھر نہین تاریکئ مرقد کا ڈر یا غوث پاک

مجھکو ہر اک کی ادا مین تو نظر آتا رہے
محو کر دے یون محبت کا اثر یا غوث پاک

شوق کہتا ہے کہ چل اڑ کر سوئے بغداد آج
ضعف کہتا ہے کہ ہون بے بال و پر یا غوث پاک

پھر یہ ہو یا پیر اور جاؤن عدم آباد کو
یاد تیری ہو سفر مین ہمسفر یا غوث پاک

کیون نہ کہدون تمام ستی کو انکا عمل ﷺ
آپ ہی ہین نائب خیر البشر یا غوث پاک

ہجر مین کوئی دوا بھی کارگر ہوتی نہین
درد سر لیجائے گا اک روز سر یا غوث پاک

تیری ہی دہلیز پر پوری ہو میری زندگی
موت بھی آئے مگر سر کے نہ سر یا غوث پاک

کم نہین شق القمر سے آپکے چہین جبین
چاند ہے آدہا ادہر آدہا ادہر یا غوث پاک

ہون وہ بیکس بعد مرون رونیوالا اک نہین
ہان تیری حسرت سنے گی نوحہ گر یا غوث پاک

معنی الموت حق ہین ہمارے دلنشین
پہر بہلا کس طرح ہو مرنے کا ڈر یا غوث پاک

رحم کیجے رحمۃ للعالمین کے واسطے
بڑھ چلا ہے حد سے اب درد جگر یا غوث پاک

خواب مین تو آئی تجھکو دیکھکر مین چونک اوٹھون
جلوہ گر ہو چار سو نور سحر یا غوث پاک

پاس قدمون کے بلالے جلد تو بغداد مین
کر نہ اب اعظم علی کو دربدر یا غوث پاک

دیر سے در پر کھڑا ہے شتاق مسکین ترا
حسن کا صدقہ ادہر بھی اک نظر یا غوث پاک

میرے پیارے مصطفے روحی فداک
اے خدا کے دلربا روحی فداک

ذات تیری باعث مخلوق ہے
اے شہ ہر دوسرا روحی فداک

از ہمہ اوہام و تصورات دور
آپ ہین نور خدا روحی فداک

نکہت زلف شہنشاہ امم
لا اوڑا کر اے صبا روحی فداک

جلوہ دکہلا دو کبھی تو خواب مین
اے مرے یوسف لقا روحی فداک

ہم غریبون کی طرف پہر جاو ذرا
اے نگاہ مصطفے روحی فداک

ہم وطن مین آپ طیبہ مین حضور
اس طرح کبتک جدا روحی فداک

بھولنا ہم کو قیامت مین نہ تم
شافع روز جزا روحی فداک

راستہ اللہ کا بتلائیے
اے ہمارے پیشوا روحی فداک

دور کر دیجئے خدا کے واسطے
دل سے یاد ماسوا روحی فداک

حق نے اپنے نام تمکو دیدئے
نام حق شان خدا روحی فداک

دم مرا نکلے خدا اس طور سے
لب پہ ہو یا مصطفٰے روحی فداک

یا نبی طیبہ مین میری موت آئے
ہے یہی اک التجا روحی فداک

نزع مین دیکھون جو صورت آپکی
کہہ اوٹھون گا مرحبا روحی فداک

لیجئے کچھ اپنے شائق کی خبر
اے نبی صل علی روحی فداک

ردیف کاف فارسی

رکھتے ہین عشق روئے رسالتمآب لوگ
دلین چھپائے بیٹھے ہین اک آفتاب لوگ

کس رشک یوسفی پہ فدا اُن کی جان ہے
جو دیکھتے ہین روز زلیخا سا خواب لوگ

یا مصطفٰے اوڑائے وان دامن کرم
لائین نہ مہر حشر کی جسوقت تاب لوگ

جو روئے یا نبی دردمندان کی یاد مین
محشر مین وہ تو آئینگے با آب و تاب لوگ

ہٹ جائیگی دبائیگی ہرگز نہین زمین
جسدم پکارین قبر مین یا بوتراب لوگ

مٹ جائیگی خودی تو کھلیگا یہ سارا بھید
اللہ ہین اور اپنے مین خود ہین حجاب لوگ

بلوائینگے رسول ہمارے رحیم ہین
کرتے ہین کیون فراق مین یون اضطراب لوگ

ہین روئے احمدی کے تصور سے شاد ہون
پڑھتے جو ہین پڑھا کرین ام الکتاب لوگ

روشن ہر اک کے دل سے ہی ہر دلین ہی نہان
نور محمدی سے کرین اکتساب لوگ

احمد کا میم کہتا ہے راز خدا چھپا
کیون صورت احد نکرین اجتناب لوگ

دعوی جو عشق کا ہے یہ ہے عشق کا کمال
حضرت کے ماسوا سے کرین اجتناب لوگ

ہان ہان جو ہے محبت رخسار مصطفٰے
غش مین سنگھایا کرتے ہین مجکو گلاب لوگ

امت مین ہین جو شافع یوم القیام کے
گھبرائینگے کبھی نہ وہ روز حساب لوگ

جانان کے پاس لیکے چلی جائین نظر کو
کرتے ہین یون جہان سے سب یا تراب لوگ

بے خوف جن کے قلب مین روز حساب کا
وہ رات کو کیا کرین اپنا حساب لوگ

شایق چلے نہ باد مخالف گناہ کی
دنیا مثال بحر ہے مثل حباب لوگ

یا خدا اب تو نہ کر مجھکو پیمبر سے الگ
تا کجا خادم رہے گا اپنے سرور سے الگ

منزل مقصود طے کسطرح ہو گی دوستو
گر ہو نکے ہاتھ ہین دامان رہبر سے الگ

یا نبی دنیا مین جن جن کی محبت سے تھا ناز
کر دیا اون سب نے تیری ہی مجھے گھر سے الگ

نور روئے احمدی سے کیا تناسب ایجناب
اور ہے یہ نور نور ماہ و نیر سے الگ

روئے احمد دیکھکر عشاق ہون جب بیقرار
حشر مین اک اور محشر ہوگا محشر سے الگ

لب پہ تھا سرکار کے یارب اغفر امتی
روح عالی جب ہوئی جسم منور سے الگ

جان پر صدمہ جدا ہجر پیمبر کا ہے اور
مضطرب ہون اسطرب قلب مضطر سے الگ

آگ مین ملجائے یارب دل وہ دل کس کام کا
راتدن رہتا ہے جو افسوس دلبر سے الگ

داغ عشق مصطفےٰ سے دل ہوا حسبدم غنی
مین بھی اپنے لگ گیا ہرک تونگر سے الگ

یاد دندان نبی مین آبرو پاؤن نہ کیون
کہتی ہین ہوتی نہین ہے آب گوہر سے الگ

تیرے صدقے حشر مین اے رحمت جل و علا
نام میرا گر گنہگارونکے دفتر سے الگ

کون کس کا ہے قیامت مین بجز ذات رسول
اقربا احباب سب ہونگے برابر سے الگ

ایک تو دنیا کی جھگڑون ہی سے ہے حالت تباہ
آپکی فرقت مین دل دیدار کوثر سے الگ

ہائے شایق کو یہی سودا ہے ہر دم یا خدا
کیون مرا سر ہے رسول اللہ کی در سے الگ

ردیف لام

کیا ثنا وصف کرون جو کہ ہو شایان رسول
سب سے بڑھکر نظر آتی ہے مجھے شان رسول

طاعت سرور عالم ہے اطاعت حق کی
دم ہر ایک کا نہ ہو کیون تابع فرمان رسول

زیست مین مجھکو مزا وصل کا ملجائے گا
نزع مین دیکھ لون گر وہ رخ خندان رسول

کیون نہ ہون مین بھی حسینؓ اور حسنؓ پر صدقے
ہے تو مین قلب رسول اور وہ ہین جان رسول

ہائے کفار کے جادو کا اثر کیا چلتا
کہ خدا خود تھا ازل ہی سے نگہبان رسول

ہوئی مقبول دعا نام محمدؐ کے طفیل
سچ تو یہ ہے کہ ہے آدم پہ بھی احسان رسول

اے گل باغ محبت ترے صدقے قربان
لہلہاتا ہے مرے دل مین گلستان رسول

دیکھنا حشر مین تبلائینگے انشاء اللہ
ہاتھ مین ہوگا گنہگارونکے دامان رسول

عائشہ کہتی تھین ہو جاتا اوجالا شب کو
مسکرانے مین نظر آتے جو دندان رسول

یا الٰہی مرا مدفن ہو مدینہ کی زمین
ہائے حاصل ہو پس مرگ تو جیران رسول

درد ہجر شہ والا مین ترقی ہو خدا
حشر تک ساتھ مرا دے غم پنہان رسول

جس نے پہچانا محمدؐ کو خدا کو جانا
معرفت خالق اکرم کی ہے عرفان رسول

دیکھکر خنجر ابروئے خمیدہ کی چمک
دل مرا ہو گیا اے دوستو قربان رسول

مرا مسکن رہے دروازۂ طیبہ کے قریب
مین کرون صبح و مسا خدمت دربان رسول

جا کے طیبہ مین کہون گا یہ خوشی سے شائق
شکر اللہ کا مین بھی ہوا مہمان رسول

یہ نقش خودی ہے مٹانے کے قابل
حجاب دوئی ہے مٹانیکے قابل

سنا دو نبی نزع مین میٹھی باتین
یہی دم ہے شربت پلانیکے قابل

تجلی یہ کہتی ہے شکل نبی کی
تصور مین ہون مین جمانیکے قابل

کرم سے مدینہ مین بلوا و حضرت
نہین ہین وہان گو کہ آنیکے قابل

ادھر آئے تیر نگاہ محبت
مرا دل ہے اوس کے نشانیکے قابل

نظر کیون نہین آتے سردار عالم
نہین کیا ہین جلوہ دکھانیکے قابل

کہینگے مدینہ مین فرقت کا قصہ
نبی کو بھی ہے سنانیکے قابل

گنہگار کہتا ہے رو رو کے حضرت
ہوا ہین ثواب بخشوانیکے قابل

مے عشق احمد پلا جلد یارب
یہ ساغر ہے منہ سے لگانیکے قابل

کہون گا یہی خاک طیبہ کو لیکر
ہے آنکھون مین سرمہ لگانیکے قابل

کبھی ایک ٹھوکر لگا دو مسیحا
مرا مردہ دل ہے جلانیکے قابل

تو اپنے کو اے دل اگر گم کریگا
تو ہوگا پیمبر کو پانیکے قابل

تصور مین ہے طاق ابروئے احمد
یہ شمع ہے سر کو جھکانیکے قابل

خدا اپنی رحمت سے بخشیگا شائق
نہین تو جو جنت مین جانیکے قابل

ہر گھڑی مد نظر ہے انھین نظارۂ دل
آئینہ رویون کا آئینہ ہے کیا پارۂ دل

کسی کمسن کی محبت جو ہوئی ہے ہمکو
ساتھ ساتھ اپنے لئے پھرتی ہین گہوارۂ دل

لامکان کے تجھے جلوہ نظر آجاتے ہین
عرش اعلی کا تماشہ ہے کہ نظارۂ دل

ناوک افگن ترے ہاتھون پہ ابہی ہون قربان
تیر کے ساتھ نکلجائے جو پشتارۂ دل

نہ ہوا درد جدائی کا کسی سے درمان
صرف اک درد محبت ہی رہا چارۂ دل

چارہ سازون سے تو ممکن نہین درمان فراق
ہو تو ہو دست قضا سے یہ مرا چارۂ دل

نرگسی چشم سے اعجاز مسیحا معلوم
خاک بیمار سے بیمار کا ہو چارۂ دل

ندیان خون کی آنکھون سی روان ہوتی ہین
چھوڑتا ہے جو کبھی زور سی فوارۂ دل

آنکھہ ہے یا گل نرگس ہے ہزارہ یارب
جسکو شاداب کیا کرتا ہے فوارۂ دل

گردش چشم سے تیرے اسے گردش ہے مدام
کبھی ثابت نہ رہا سینہ مین سیارۂ دل

تھام لیتے ہین جگر وہ بھی دم سینہ زنی
درد آگین ہے غضب نعرۂ نقارۂ دل

ہاتھ رکھ رکھ کے کلیجہ پہ فغان کرتا ہون
شق نہ ہوجائے کہین سوز سے نقارۂ دل

قر و پیغام بری ہین ہین پیامی دونون
وہ ترا پیک نظر یہ مرا ہرکارۂ دل

ہے مجھے اوس کی خبر اوسکو خبر ہے میری
بن گیا تارۂ نظر بیچ مین ہرکارۂ دل

دل صد چاک کا کیا حال بتاؤن تجھکو
دیکھ لے شانہ کو وہ ٹھیک ہی انگارۂ دل

دیکھکر اوسکی تپش تو بھی تڑپ جائیگا
اسے مصور نہ کھچے گا کبھی انگارۂ دل

دیکھ لیتے ہین وہ چھپ چھپ کے نظر کی انداز
روزن در سے کیا کرتے ہین نظارۂ دل

چلکے مکتب مین حسینون کے پکارون شایق
مول لے کوئی تو ہدیہ ہے یہ سیپارۂ دل

ہر اک دنیا کی شے کو ہے فنا دل
نہ ہو ہرگز کسی پر مبتلا دل

جدہر وہ ہین بتاتا ہے پتا دل
وہ قبلہ ہین تو ہے قبلہ نما دل

تو خاکی اور تجھ مین نور احمدؐ
مرے دل مرحبا صل علیٰ دل

چہ نسبت خاک را بعالم پاک
نہ کر دعوئ نبی عشق کا دل

ادہر ہے نفس ادہر شیطان دشمن
مرے احمد بچا ان سے مرا دل

تمہارے نخل الفت کا ثمر ہے
پھپھولون سے جو میرا پھلگیا دل

ہمین بس سایۂ دامان احمدؐ
نہین ہے خواہش ظل ہما دل

نہ بھولے سے بھی دیکھون باغ جنت
نظر آئے جو طیبہ کی فضا دل

ہوا ہے عاشق روئے محمدؐ
خوشا طالع خوشا قسمت خوشا دل

دلم خستہ منم ادنیٰ تو اعلےٰ
کجا مین اور کجا تو اور کجا دل

ہمین تاریکئ مرقد کا ڈر کیا
ہے نور احمدی سے پرضیا دل

یقیناً جلوۂ خالق نظر آئے   اگر چھوڑے خیال ماسوا دل

بلالو جلد شایق کو خدارا
بہت بیتاب ہے یا مصطفے دل

جلد بلالو نبی دم نہ کہین جائے نکل   بیکلی ہے نہین کل پھرتا ہون بیکل بیکل

پس برباد مری خاک سے کہتی ہی صبا   سوئے طیبہ مین اڑاکر تجھے لیچلتی ہون چل

وہ مدینہ کی زمین اور وہ نورانی جمال   بانکی چال اور سیہ وہ طُرہ ترا کالا کنبل

یا نبی آپ کرم سے اسے کیجئے شاداب   سوزش ہجر سے مرجائے نہ اس دل کا کنول

باغ فردوس مین بھی کہتے ہین دیوانی تری   یاد آتا ہے وہ طیبہ کا سُہانا جنگل

کچھ نہین پاس مری تیری محبت کے سوا   نہ تو ہے زہد و عبادت نہ تو ہے علم و عمل

سُرمگین آنکھہ غضب سُرخ وہ ڈورے ہو اسمین   مین تصدق جسے کہتے ہین عرب مین اشہل

ہند سے جاکے مدینہ ہی مین مین مرجاؤن   یا خدا تو مری اس طرح سے تقدیر بدل

یا خدا زیست مین جبتک نہ مدینہ پہونچون   تیری رحمت کے تصدق نہ مجھے آئے اجل

ہون وہ دیوانۂ احمد کہ نہ ہوگی پُرسش   مری بخشش سے قیامت مین پڑیگی ہل چل

امتی کہکے پکارین مجھے طیبہ سے نبیؐ   یا خدا ایسا سکھا دی مجھے تو حُب کا عمل

شب فرقت کی سیاہی سے ہوئی جان تنگ   مری آنکھون سے تو ای چاند مدینہ کے نکل

دیکھکر ایلچی کہتے تھے نبی کے گھر کو   تیرے حجرے پہ فدا قیصر شاہی کے محل

ہون وہ دیوانہ دم پُرسش روز محشر
نعتیہ حق کو سناؤن گا یہ شایق کی غزل

داغ عشق مصطفے سینہ مین ہین الفت کے پھول   یا کہ ہین گلزار دل مین خندہ زن جنت کے پھول

کیون نہ بوئے مغفرت ہر سمت پھیلے حشر مین   ہم گنہگارون کے سر پر گرتے ہین رحمت کے پھول

دونون رخسار محمدؐ خواب مین آئے نظر   شکر ہے ہمنے بھی سونگھے زیست مین جنت کے پھول

بس ہے عاشق کو یہی خوشبوئے اوصاف رسول
لیکے جب ہم جائینگے طیبہ مین واغ عشق پاک
جب گئے معراج مین عرش برین پر مصطفٰے
یون نمازین فرض حضرت پر ہوئین معراج مین
ہون مریض ہجر طیبہ مین مجھے بلوائیے

توڑکر گلدستۂ وحدت نے کثرت کے پھول
لوگ بولینگے چڑھانے آئے ہین جنت کے پھول
حورین صدقہ کر رہین تھین شوق عظمت کے پھول
جسطرح دولہا کو دینا ہے کوئی رخصت کے پھول
[illegible] تحفت کے پھول

وصف روئے مصطفٰے شایق بیان کرتو ہے
یاکہ منہ سے آپکے جھڑتے ہین یہ مدحت کے پھول

ردیف میم

ہر کسی کی آنکھ مین ہو ہر کسی کے دلمین تم
حشر کے دن بھی سماجاؤ ہراک کے دلمین تم
جاؤن کیون کعبہ کو کیون تکلیف اٹھاؤن راہ کی
واحد ہیتا ہو کی وحدت ہو کے ارواح مثال
مجھ مین رہکر مجھ سے پردہ یہ نرالی رسم ہے
قتل تو کرتے ہو دیکھو خود نہ تم پروا آئیے
مین وہ مجنون ہون انا لیلیٰ زبان پر ہے مری
آخری دیدار گر منظور ہے اسکے دوستو
دوست بھی دشمن بھی یکسان ہے تمھارے سامنے

کیا نرالے چاند ہو رہتے ہو دو منزل مین تم
اسطرح بنٹھتا ہے آؤ اس بھری محفل مین تم
جلوہ گر جب ہر گھڑی رہتے ہو ہر منزل مین تم
ہین تمھین پہچانتا ہون ہو اک محفل مین تم
سامنے آجاؤ گر رہتے ہو میرے دل مین تم
صورت بسمل ہو پوشیدہ تن بسمل مین تم
خود تمھین بولوگے بیٹھے میرے محمل مین تم
میری صورت دیکھ لینا خنجر قاتل مین تم
میری دلمین بھی تمھین ہو غیر کے بھی دل مین تم

وہ شایق تم مین بھی تو رنگ ہے استاد کا
سچ تو کہدو تم مین ہو مائل کہ مائل مین تم

ہے تیری ہستی یا غوث اعظم　　شان تجلی یا غوث اعظم

بغداد و بلواؤ شہر و کن سے　　بیزار ہے جی یا غوث اعظم

وابستہ دامن سے ہی تمہارے　　عقبے کی خوبی یا غوث اعظم

ہو جائے میرے سر کا طرہ　　آپ کی جوتی یا غوث اعظم

ہاتھون کا صدقہ سر سے اوتارو　　عصیان کی گٹھری یا غوث اعظم

آیا تصور رخ کا جو تیرے　　بجلی سی چمکی یا غوث اعظم

قربان ہے تیری ہر ہر ادا پر　　ساری خدائی یا غوث اعظم

کیتک مین تڑپون جلدی بلاؤ　　کب تک یہ زاری یا غوث اعظم

بے لطف ہے جز آپکے ہان ہان　　یہ زندگانی یا غوث اعظم

صدقے مین جد کے ہو جلد میری　　حاجت روائی یا غوث اعظم

بغداد کی اوس پاک زمین پر　　ہو میری مٹی یا غوث اعظم

ایذا سے اوس کے مجھکو بچاؤ　　ہے نفس موذی یا غوث اعظم

اولاد مین ہو حضرت حسن کے　　آل حسینی یا غوث اعظم

سمجھو لو نہ اوس کو روز قیامت
شایق ہے فدوی یا غوث اعظم

دل بے تاب مرا شیفتۂ حور نہین　　باغ جنت کی قسم

عشق احمد کے سوا کچھ مجھے منظور نہین　　داغ حسرت کی قسم

کونسا دل ہے کہ جسمین نہین الفت تیری　　یا رسول عربی

کون ہے وہ جو ترے ہجر مین رنجور نہین　　درد فرقت کی قسم

سوزش ہجر پیمبر کا ہے کچھ تو نشان　　اے خدائے دوجہان

داغ ہے دل پہ مگر داغ مین ناسور نہین　　رنج و آفت کی قسم

بسمل تیغ ادائے نبوی کہتے ہین
عشق مین جان بچانا کوئی آسان نہین
نور احمد کی جھلک روز نظر آتی ہے
دل مرا کون سے ون رشک وہ طور نہین
عشق احمد مین جیون اور مرون اور اٹھون
اور کوئی بات آہی مجھے منظور نہین
مغفرت حشر مین ہوجائے ترے شایق کی
یا محمد تری رحمت سے کوئی دور نہین

ظلم سب سہتے ہین
مہر و الفت کی قسم
آنکھ اتراتی ہے
اون کی صورت کی قسم
صدمے جو کچھ ہوں ہون
میری قسمت کی قسم
جی مین حسرت ہے یہی
شان رحمت کی قسم

کہتا ہون جو دیکھو کبھی اے یار ادہر تم
جان عاشق ابرو ہے تو دل شیفتۂ حسن
فوج غم و حرمان ابھی ہوجائیگی مغلوب
طعنے سہون یا ہجر کی تکلیف اوٹھاؤن
کچھ تو کہو للہ خطا کیا ہے ہماری
سو بار رقیبون کو کئے جام عنایت
بد قسمتی میری ہے نہین تم سے گلہ کچھ
آنسو کی لڑی چشم سے ہر بار روان ہے

کہتے ہین کہ کیا بکتا ہے ہر بار ادہر تم
صد حیف ادہر خنجر خونخوار ادہر تم
ہوجاؤگے جب اے مرے سردار ادہر تم
اک جان حزین ہے اُدہر اغیار ادہر تم
آتے نہین کسواسطے زنہار ادہر تم
دیتے نہین کسواسطے اکبار ادہر تم
خود آکے پلٹ جاتے ہو سو بار ادہر تم
کیون پھینکتے ہو موتیون کا ہار ادہر تم

شایق نے غزل ایسی کہی ٹیڑہی زمین مین
اے یار ادہر تم کہین عیار ادہر تم

ترے دیدار کی دل مین سنوریا آرزو دارم
سوا تیرے خیال اغیار کا دل سے نکل جائے
صبا جاکر مدینہ مین رسول اللہ کے آگے

مرے نینان نہین تیری ڈگریا آرزو دارم
بنے بتخانہ کعبہ کی ڈگریا آرزو دارم
سناوے کچھ غریبونکی کھبریا آرزو دارم

مدینہ ہی مین میرا دم نکلجائے تو بہتر ہے
ترے کوچہ مین ہو میری گھر یا آرزو دارم

سیاہی سے گناہون کے کہین دھبہ نہ پڑجائے
کہین میلی نہ ہو دل کی چندر یا آرزو دارم

سنا ہی جنس رحمت خوب سستی ہی دوکانون مین
نظر آئے مدینہ کی بجریا آرزو دارم

تصور مین بلائین لے کے شتاق تجھ سے کہتا ہی
دیا کی ایک ہو جائے نجریا آرزو دارم

ردیف نون

آنکھہ جب بند کیا کرتے ہین
پیر کو دیکھہ لیا کرتے ہین

جان و دل ہو کہ ہو مال و متاع
غوث اعظم پہ فدا کرتے ہین

ہاتھہ آیا نہ وہ دامان کرم
کف افسوس ملا کرتے ہین

اون کو دیدار خدا ہوتا ہے
اپنی ہستی جو جدا کرتے ہین

پیر کی چال جو یاد آتی ہے
خستہ دل حشر بپا کرتے ہین

غوث اعظم ہین شیاً للہ
رات دن ہم یہ صدا کرتے ہین

دل کی عظمت نکرین ہم کیونکر
اس مین سرکار رہا کرتے ہین

کچھہ تمہاری بھی عطائین نہین کم
فکر کیا ہم جو خطا کرتے ہین

شاہ بغداد کو عرضی لکھکر
ہم کبوتر کو ہما کرتے ہین

وہ نہ ہون دل مین اگر جلوہ فزا
اون کے ارمان رہا کرتے ہین

آؤ یا پیر سماؤ ہم مین
یون تصور مین رہا کرتے ہین

جو کہ ہین اہل صفا نام خدا
حکم پر دل کے چلا کرتے ہین

نام لب پر ہے تمہارا یا پیر
دل سے ہم ذکر خدا کرتے ہین

عکس افگن ہو رخ غوث الوریٰ
دل کا آئینہ صفا کرتے ہین

مست رہتے ہین مئے وحدت سے
جو تیرا جام پیا کرتے ہین

دفن بغداد مین ہوا ے شایق
رات دن ہم یہ دعا کرتے ہین

معدن جود و سخا حضرت غوث الثقلین
منبع فضل و عطا حضرت غوث الثقلین

شیفتہ حور کا کوئی ہے پری کا کوئی
آپ پر ہم ہین فدا حضرت غوث الثقلین

اوسکی مشکل وہین حل ہو گئی اللہ اللہ
جس نے ایکبار کہا حضرت غوث الثقلین

آپ سے زندہ ہوا دین متین احمدؐ
محی الدین شان خدا حضرت غوث الثقلین

یہی ٹھیری ہے کہ آپ اپنی عطا کو دیکھین
مین کرون جرم و خطا حضرت غوث الثقلین

کیجئے کچھ تو مدد منزل عقبیٰ ہے کڑی
اے مرے راہنما حضرت غوث الثقلین

آپ کے ہجر مین بیمار ہون بلوائے پاس
ہے جو منظور شفا حضرت غوث الثقلین

بعد مرون جو ڈرون قبر کی تاریکی سے
آپ ہون جلوہ نما حضرت غوث الثقلین

آپکا نام وظیفہ ہے غلامون کا یہی
ورد ہے صبح و مسا حضرت غوث الثقلین

اولیا آپکی تعظیم کیا کرتے تھے
قبلۂ اہل صفا حضرت غوث الثقلین

ترس دوزخ نکنم روے نگارے دارم
در وحدت بکشا حضرت غوث الثقلین

عرض یہ ہے رضی اللہ تعالےٰ عنہٗ
ہم سے راضی رہو یا حضرت غوث الثقلین

اولیا مین ہے شرف آپکو مثل احمدؐ
مرحبا صل علی حضرت غوث الثقلین

نزع مین آپکا دیدار مجھے ہو جائے
ہے یہی شایق کی دعا حضرت غوث الثقلین

خدائے پاک کے دلبر سے دل اپنا لگاتے ہین
کہان تک اوج پر قسمت کی قسمت آزماتے ہین

تصور مین جو طالب دید کے ہوتے ہین ہم حضرت
تو ذکر لن ترانی آپکے جلوے سناتے ہین

محبت بھی اگر ہوتی اطاعت کرتے حضرت کی
خلاف شرع چلتے ہین عبث الفت جتاتے ہین

جو عشق مصطفے مین چھوڑ دو دنیا کی سب عزت
تو احباب و اقارب اُسکو دیوانہ بناتے ہین

نقاب شکل آدم مین چھپین حضرت تو کیا ہوگا
جو ہین پہچاننے والے وہ خود پہچان جاتے ہین

وہ لٹکاتے ہین جنت کے محل مین جھاڑ موتی کے
جو ہجر مصطفے مین آنکھ سے آنسو بہاتے ہین

وسیلہ ہم گنہگارون کا کوئی پوچھتا ہے گر
تو ہم اسکو ادب سے نام حضرت کا سناتے ہین

کسی کروٹ نہین آتی ہے نیند ای احمد مرسل
خیال وصل آ آکر شب فرقت ستاتے ہین

نہ کیون ہم جان و دین اونپر نہوں کیون ہم فدا انپر
وہی تو ہین ہمارے جو کہ سب بگڑی بناتے ہین

گھٹا چھائی ہی غم کی یاس چھپ ہوتی ہی ہولت سے
امید وصل کہتی ہی کہ لو وہ دن بھی آتے ہین

شفاعت کا نشان آگی تو رحمت ہی ہر ایک جانب
خدا کی سامنے کس دھوم سے محشر مین جاتے ہین

چلینگے حشر مین تنکر نہین ڈر سنگ عصیان سے
فدائے قامت حضرت ہین ٹھوکر بھی کھاتے ہین

تشکل کا تھا کبھی پردہ کفن کا ہے کبھی پردہ
جہان سے چھپ کے آئی تھے وہین پھر چھپ کے جاتے ہین

کسی سے دور ہو کر پھنس گئے آفت مین ای شایق
حقیقت تو یہ ہے بگڑی ہوئی صورت بناتے ہین

مضطرب ہون عشق زلف رسالتمآب مین
شام و سحر گذرتی ہی اک پیچ و تاب مین

آئیگی جب ضعیفی تو کاہل بنائیگی
ای نوجوانو کرلو عبادت شباب مین

تشبیہہ روئے پاک سے کسطرح دون جناب
روشن ہی صاف دھبہ ہی اک ماہتاب مین

سینہ بسینہ فیض تو زاہد کچھ اور ہے
تجھکو پتا ملے گا نہ ہرگز کتاب مین

سینہ مین دل ہی دل مین پیمبر کا نور ہے
اللہ نے چھپایا اسے کس حجاب مین

رحمت کی سامنے تری ای خالق کریم
میرے بڑے گناہ بھی ہین کس حساب مین

مرجاؤنہین جو اُس رخ گلگون کی ہجر سے
لوگو کفن کو تر کرو عطر و گلاب مین

جابر و عوت اتنی دو خندق کی اتنی لوگ
تاثیر کچھ عجب تھی نبی کے لعاب مین

دنیا کے مال کا یہی حال ہی غنی
مرکر گناہ گار ہین نادم گناہ سے
جسطرح رخپہ ابروئے حضرت ہی جلوہ گر
مین بازآؤن کس لئے صہبائے عشق سے
شام فراق پر ہے گمان صبح حشر کا

جسطرح سی کہ وہو کا ہی شکل سراب مین
منہ کو چھپا لیا ہی کفن کے نقاب مین
اسطرح کوئی مد نہین ام الکتاب مین
وہ ہی حلال نشہ نہ ہو جس شراب مین
ہون محو عشق روئے رسالتمآب مین

ہر وقت یہ وظیفہ ہے شایق کو یاخدا
یا مصطفےٰ مجھے نظر آجاؤ خواب مین

آنکھہ کہتی ہے مری طالب دیدار ہون مین
موت سے کسکو ڈراتے ہو یہی وصل حبیب
یہ تصدق ہے پیمبر کی محبت کا تمام
ہجر مین وصل کی لذت مجھے ملجائے گی
خواب مین بھی نہ میسر ہوئی رویت اونکی
حشر مین آپ کہین حق سے یہ ہی میرا غلام
ہوگا میدان قیامت مرا گھر کا آنگن
یاد مژگان تبی ہے شب ہجران ویسی
اے مسیحائے جہان جلد دکہاؤ صورت
حشر مین ہون گے جو مایوس گنہگار تمام
داغ عشق شہ ابرار مجھے کافی ہے
مے الفت نے کیا بے خبر ایسا مجھکو
آپ ہی اپنے کرم سے مجھے بلواؤ قریب

جان کہتی ہے فدائے شہ ابرار ہون مین
اب بلائے جو خدا چلنے کو تیار ہون مین
دل پرداغ جو کہتا ہی کہ گلزار ہون مین
یا واحمد کی جو کہدی تری غمخوار ہون مین
بخت خوابیدہ سی افسوس ہی لاچار ہون مین
مین کہون حق سی پیمبر کا گنہگار ہون مین
اتنا کہدین جو نبی تیرا طرفدار ہون مین
رات سولی پہ گذرتی ہی سردار ہون مین
شب ہجران ہی کئی سال سے بیمار ہون مین
رحمت اللہ کی چلا ئیگی غفار ہون مین
کون کہتا ہے مجھے طالب دیدار ہون مین
مست مدہوش ہون بیہوش ہون سرشار ہون مین
ورنہ ہر طرح سے مجبور ہون ناچار ہون مین

اپنے شایق کو بلا لیجئے مدینہ جلدی

وہ یہ کہتا ہے کہ اب جینے سے بیزار ہوں نہیں

یا الٰہی اپنا حال زار میں کس سے کہوں
دور ہیں مجھ سے شہ ابرار میں کس سے کہوں

بیکسی جسدم سناتی ہے شب فرقت مجھے
پوچھتا ہوں دل سے ای غمخوار میں کس سے کہوں

ہجر کا درد نہاں قابل نہیں اظہار کے
جانتے ہیں احمد مختار میں کس سے کہوں

مین نے کیا دیکھا تصور میں نبی کی کچھ نہ پوچھ
دم بخود ہوں یار کے اسرار میں کس سے کہوں

زلف و روئے پاک کی ہے یاد میں جو پیچ و تاب
سچ بتاؤ کافر و دیندار میں کس سے کہوں

بخشوانا حشر میں کہکر خدا سے یا نبی
دل کی حالت ای مری دلدار میں کس سے کہوں

کیا بتاؤں حال تم سے دوستو ہوں ناتوان
بات ہی کرنی ہے جب دشوار میں کس سے کہوں

ہجر میں جو کچھ گذر جاتی ہے مجھ پر یا نبی
دل کی حالت ای مری دلدار میں کس سے کہوں

صورت اغیار ہیں باطن میں سب دنیا کے یار
کسکو سمجھوں ہائے میرا یار میں کس سے کہوں

تو نہ بخشے حشر میں گر عاصیوں کو بے سبب
تو ہی بتلا رحمت غفار میں کس سے کہوں

تنگ ہے جینے سے مشتاق جلد بلواؤ عرب
گر نہ بولوں آپ سے سرکار میں کس سے کہوں

جدائی نبی کی گوارا نہیں
مگر کیا کریں کوئی چارا نہیں

کہوں کیوں رسول خدا حال زار
یہ کیا آپ پر آشکارا نہیں

فدا کر کے روئے پیمبر پہ دل
کہینگے کہ تم سے پیارا نہیں

بھروسہ ہے دنیا میں جسپر ہمیں
پس مرگ وہ بھی ہمارا نہیں

اسی کا ہے رونا ہمیں رات دن
کہ طیبہ میں اپنا گذارا نہیں

لگا دیجے پار اے شہ دوسرا
ہمیں بحر غم سے کنارا نہیں

مرے خانۂ دل کے مالک ہیں آپ
کسی کا کچھ اس پر اجارا نہیں

نہیں ہوگی حل اسکی مشکل کبھی
تمہیں جس نے حضرت پکارا نہیں

وطن میں نہیں ہم مدینہ میں آپ
یہ ظاہر کی دوری گوارا نہیں

کرم کی کبھی ہو ادہر بھی نظر
بھلا کب یہ خادم تمہارا نہیں

یہ کیوں سوز و فرقت سے ہی مضطرب
مرا دل تو واللہ یارا نہیں

کہوں سونگھ کر زلف حضرت کی بو
یہ کیا غیرت مشک سارا نہیں

نہ اسباب دنیا سے دل کو لگا
یہ آئے گا ہمراہ پیسا را نہیں

خفا کیوں ہو حضرت کیا جیتے گیا
اٹھو رہیں بھی اب نظارا نہیں

کہے نعت کیا شایق دل حزین
کہ مدح پیمبر کا یارا نہیں

کیا کہیں ہجر میں کس طرح بسر کرتے ہیں
یا نبی جیسی گذرتی ہے گذر کرتے ہیں

شافع حشر جو آتا ہے تو کیا حشر کا ڈر
ہم تو بھولے سے نہیں خوف خطر کرتے ہیں

اسمیں رہتے ہیں وہ منظور نظر خالق کے
اس لئے ہر گھڑی ہم دل پہ نظر کرتے ہیں

آئے خواب میں اک دن تو محمد پیارے
ہجر کی شب یہی کہہ کہکے بسر کرتے ہیں

اونکی آنکھوں کے تصور میں دل خستہ کو
رات دن ہم ہدف تیر نظر کرتے ہیں

نہیں ہوتا ہے برے وقت کسی کا کوئی
ہائے احباب و اقارب بھی حذر کرتے ہیں

آپکی شکل پہ جو دل سے فدا ہیں حضرت
وہ کسی پر نہیں بھولے سے نظر کرتے ہیں

اپنا کعبہ ہے یہی اپنا تو قبلہ ہے یہی
خواب میں طوف رخ خیر بشر کرتے ہیں

آپ آجائے دل میں تو نکل جائیں گے
ورنہ ارمان یہ خالی نہیں گھر کرتے ہیں

نزع میں کہتا ہوں رو رو کے یہی ہر ہر سے
مرے سرکار کو اب کون خبر کرتے ہیں

دور ہیں آپ سے رونا تو اسی کا ہی ہمیں
ہائے وہ لوگ جو طیبہ میں بسر کرتے ہیں

یاد طیبہ میں میں روتا ہوں الٰہی گھنٹوں
چاہ دل بیٹھکے جب ذکر سفر کرتے ہیں

جوش پر آتی ہے اللہ کی رحمت ایدل
رو کے آنکھوں کو گنہگار جو تر کرتے ہیں

جانتا ہون مری خورشید کی یہ ہین ذرے
دعویٰ حسن عشق شمس و قمر کرتے ہین

آجکل کہتا ہے رہ رہ کے یہ مشتاق کا دل
سال آیندہ مدینہ کا سفر کرتے ہین

پیارے احمد سے دل لگاتے ہین
کام قسمت کے ہم بناتے ہین

رو رہے ہین فراق مین حضرت
آپ کسدن ہمین ہنساتے ہین

خوف کیا ہے وسیلہ حضرت
اپنی بگڑی وہی بناتے ہین

یا خدا بدلے وصل سے فرقت
روز صدمے نئے اٹھاتے ہین

آتے ہین جب خیال شعلہ رخ
اور دل کو مرے جلاتے ہین

یا محمدؐ جو کوئی کہتا ہے
ہم وہین اپنا سر جھکاتے ہین

روٹھتا ہون جو ہجر حضرت مین
اون کے ارمان مجھی مناتے ہین

دم ہے آنکھون مین اب تو آؤ نظر
یا نبی اب عدم کو جاتے ہین

یاد کرتے ہین رات بھر تم کو
بخت خفتہ کو یون جگاتے ہین

اتنا کہدے صبا پیمبر سے
یاد فرماؤ ہم بھی آتے ہین

بھول جاتا ہون مین دو عالم کو
مجھ مین اسطرح وہ سماتے ہین

منہ خدا کو دکھائینگے کیا ہم
حشر مین خالی ہاتھ جاتے ہین

یاد کر کر کے گیسوئے حضرت
دل مین ہم پیچ و تاب کھاتے ہین

روتے ہین اون کو دیکھکر مشتاق
جو کہ طیبہ وطن سے جاتے ہین

فدائے روئے شاہ انبیا ہون
مگر گلزار طیبہ سے جدا ہون

بظاہر شکل انسان ہین پیمبر
ادا کہتی ہے مین شان خدا ہون

کرم فرماؤ اب تو یا محمدؐ
خطاؤن سے سزاوار عطا ہون

خوشی مجھکو کبھی ہے اور کبھی غم
کہ ہین ما بین امید و رجا ہون
خدا کے واسطے صورت دکھا دو
بہت کچھ مضطرب یا مصطفےٰ ہون
نبی سے عرض کرنا جا کے طیبہ
جدائی سے پریشان اے صبا ہون
ہے ولین جلوہ افگن نور حضرت
وہ میرا اور مین اوسکا آئینا ہون
ڈرون کیون روز محشر سے الٰہی
کہ مین بھی امت خیر الورا ہون
یہی ٹھیری ہے بات اے جان عالم
خدا چاہے تمہین ور مین بھی چاہا ہون
تصور مین رخ و زلف و نبی کے
کبھے مین برق ہون گاہے گھٹا ہون

مجھے رونا ہے اسکا ہائے شائق
بہت پیارے پیمبر سے جدا ہون

تجھین سر طور پیار کی باتین
پوچھو موسیٰ سے یار کی باتین
مجھ سے مل آکے یا مجھے بلوا
ہین تری اختیار کی باتین
لب تربت سے ہم دعا دینگے
سن لو اس خاکسار کی باتین
ہائے منصور کھا گئے وہ ہو کا
کوئی کہتا ہے یار کی باتین
صدق و حلم و شجاعت و انصاف
سیکھئے چار یار کی باتین
بارہوین سال اوسپر گیا جوبن
چھپتے ہین ہو تہار کی باتین
روز و شب جا کے غیر کے گھر کو
کھو نہ اپنی وقار کی باتین
گالیان دے رہا ہے دل لیکر
لو سنو اور یار کی باتین
خوشنوا خوش بیان ہے طوطی دل
سنئے باغ و بہار کی باتین
حال دل کھلگیا ملی جو نظر
ہو گئین معلوم تار کی باتین
کیا نکرین سے کرینگے جواب
خاک جانین مزار کی باتین
تیر مژگان سے ہے ارادۂ قتل
ہو رہی ہین شکار کی باتین

وصل کی رات تھوڑی باقی ہے
پھر کرو مجھ سے پیار کی باتین

یاد رکھو عجب ہین پند آمیز
آصف مدظلہ العالی روزگار کی باتین

مان او بت تجھے خدا کی قسم
دل امیدوار کی باتین

ہین بُرا ہون مگر نکر مجھے دور
ہین یہی گل سے خار کی باتین

اچھے دل ہین برائی آئے گی
نہ سُنا کر ہزار کی باتین

عاصیون کو سنا نہ اے واعظ
حال دوزخ کا تار کی باتین

کبر و نخوت نہ ہو فقیرون ہین
یہ تو ہین مالدار کی باتین

جو سنے گا وہ مضطرب ہوگا
شایق بے قرار کی باتین

اے منبع فیض وجود و سخا حضرت سلطان محی الدین
اے معدن لطف و حلم و حیا حضرت سلطان محی الدین

کسطور بھلا اے جان جہان اوصاف تری ہون مجھسی بیان
کیا مدح لکھے دیوانہ ترا حضرت سلطان محی الدین

ہے دل کا مکان ویران پڑا گلزار بنا جاؤ مولا پر
نعلین مبارک کا صدقہ حضرت سلطان محی الدین

صدمے کب تک فرقت کے سہے رنجور کہو توکس سی کہے
بلوا لو مجھے روضہ پہ شہا حضرت سلطان محی الدین

ہے آرزو اتنی اب مری مولی یہ تمنا ہو پوری
بغداد دکھا دو بہر خدا حضرت سلطان محی الدین

اب ہند سے دل بے زار ہوا ہین بہر سفر تیار ہوا
تھوڑی سے ملے بغداد مین جا حضرت سلطان محی الدین

اے بحر کرم اے بحر عطا سیراب مجھے فرمائے گا
دیدار کا مین پیاسا ہی رہا حضرت سلطان محی الدین

شایق ہے تجھے کس بات کا ڈر صدیق ہین تیرے پلہ پر
اور اون کی مدد پر سید نا حضرت سلطان محی الدین

درآئے نظر حقۂ لعل یمنی مین
جب وہ دہن سرخ کہلا خندہ زنی مین

آفات سہا کرتے ہین دنیائے دنی مین
راحت کسے ملتی ہے غریب الوطنی مین

ہین عاشق و معشوق بھی یکتائے زمانہ
وہ دلشکنی مین تو یہ توبہ شکنی مین

کہتے تھے یہی ہاتھ اٹھا کر مجھے ہر جا
اب فائدہ کیا بعد فنا سینہ زنی مین

بسمل ہون ازل سے نگہ مصطفوی کا
مرا دل مضطرب ہے برچھی کی انی مین

یہان دولت دنیا ہی ہے وہان دولت عقبیٰ
شایق یہی بس فرق ہے محتاج و غنی مین

پھولون کے رسن ہار ہین عشاق کے دل مین
اوس گل کا نیا رنگ ہے گل پیرہنی مین

وان عہد جو توٹا تو یہان قلب بھی توٹا
ہے دلشکنی آپ کی پیمان شکنی مین

یک بوسہ ملے حسن خدا داد کا صدقہ
کیا کچھ محتاج کا حق مال و غنی مین

دل کہو لکے اُس گل سے نکی بات بھی مین نے
اوس نے تو اوڑایا ہے مجھے خندہ زنی مین

کیون دیکھتے ہین آپ بھوین تان کے مجھکو
یہ مان گیا شق ہے شمشیر زنی مین

چڑہتی ہے تپ ہجر مجھے درد کی سوجھی
یاد آیا مزا نزع کا آعضا شکنی مین

مردار دو ملا مین ہوا مرغ دل اپنا
ناصح کی نصیحت مین تری طعنہ زنی مین

پہنستا ہی رہا الفت دندان مین مرا دل
شیشہ یہ کھٹکتا رہا ہیرے کی کنی مین

بوسے وہ لئے لعل کئے ہمنے ترے لب
یون آگ لگائی ہے عقیق یمنی مین

ہم خواب مین مین کرتے ہین پھر سیر دو عالم
آزاد رکھا روح کو قید بدنی مین

جو ابر برستا نہین وہ آگ مین جائے
خوچا ہے بخشش کی ہر یک مرد غنی مین

یون توڑ مرا دل ہوئی رنگ سے پیدا — غنچہ کی چٹکنی کی صدا دل شکنی مین
سید جو ہون کچھ سیکھ لین عادات محمدؐ — ہو فخر نسب کا نہ حسینی حسنی مین

شایق تو اٹھا ہاتھ خدا سے یہ دعا مانگ
دم نکلے مرا الفت مکی مدنی مین

ہمین طیبہ مین بلوا لو تمہین ہم یاد کرتے ہین — دکن مین کس لئے مٹی مری برباد کرتے ہین
ترا لے ڈھنگ سے ہم اپنا گھر آباد کرتے ہین — نبی کی یاد مین اپنے خدا کو یاد کرتے ہین
او سیدم تجھکو شادی مرگ ہو جائے عجب کیا ہے — کوئی اگر یہ کہدے تجھکو حضرت یاد کرتے ہین
تری تصویر اللہ ہی اوتاری تو او ترا آسے — سکوت ایسی جگہہ پر مانی و بہزاد کرتے ہین
چلو محشر مین سجدہ مین گرو جلدی ہی بخشاؤ — گنہگاران امت دیر سے فریاد کرتے ہین
صبا تجھکو قسم دیتے ہین ہم عشق محمدؐ کی — بھلا سچ سچ بتا حضرت بھی ہمکو یاد کرتے ہین
مرے دلکے مکانمین لامکانکی رنگ پیدا ہین — نبی اگر خدا کے گھر کو اب آباد کرتے ہین
یقیناً ایک نہ یکدن پاس قدمون کے بلالین گے — کبھی محنت کسی کی مصطفےٰ برباد کرتے ہین
امید وصل کہتی ہے دل ناشاد سے ہر دم — مدینہ چل رسول اللہ تجکو یاد کرتے ہین
فرشتون نے یہ کہکر روح کھینچی نزع مین میری — غلام مصطفےٰ کو آج ہم آزاد کرتے ہین
یہ کسکی لائی ہین تصویر اپنے ساتھ مرقد مین — نکیرین آج کیون شور مبارکباد کرتے ہین
مرا از قبر تا سر تا نگری درد و مصیبت را — تری عشاق روضہ پر کھڑے فریاد کرتے ہین
گذرتی ہے عجب کچھ لطف سے فرقت مین بھی میری — مین اونکو یاد کرتا ہون وہ مجھکو یاد کرتے ہین
چلا چل حکم احمد پر نہ لا کچھ دل مین شک اپنے — کلام حق سمجھ اوسکو جو وہ ارشاد کرتے ہین
بچا نا نزع کی تکلیف سے مجھکو خداوندا — ترے بندے ہین اور تجکو ہمیشہ یاد کرتے ہین

غزل جب نعتیہ لکھتا ہو نہین ہر وقت ای شایق
نبی کا عشق کہتا ہے ہم اس پر صاد کرتے ہین

محمد ہم تمہارے چشم کو ابرو کو کیا سمجھیں / منور اسکو سمجھیں اوسکو اختر کی ادا سمجھیں
زمین پر رہنے والے کو فلک سی کیا تناسب ہی / اسے مد اوسکو ہم نقطہ کلام اللہ کا سمجھیں
کلام حق سے بڑھکر رتبہ ہے محبوب خالق کا / اسے شاخ خمیدہ اوسکو نرگس کی فضا سمجھیں
گلی جس کی ہو جنت اوسکو کیا گلزار سی نسبت / اسے طاق حرم اور اوسکو ہم قبلہ نما سمجھیں
جسے سجدہ کرے کعبہ اوسی کعبہ سی کیا مطلب / سپہر کا پھول اوسکو اوس کو خم شمشیر کا سمجھیں
جو ہو نور خدا تشبیہ ان چیزوں سی کیا اوسکو / اسی قوسین سمجھیں اوسکو عرش کبریا سمجھیں
کہ ہر قوسین کا جھگڑا کہاں کی عرش کی باتین / اسے کوثر کا جام اوسکو خم دست عطا سمجھیں
اسے بھی رہنے دو محشر کی دن تک ملتوی حضرت / یہ موج مئے ہی اوسکو میکدہ توحید کا سمجھیں

ملی تشبیہ آخر من رانی سے یہ اے شایق
اسے چشم خدا اور اوسکو ابروئے خدا سمجھیں

اے شان ختم المرسلین گاہے نظر بر من فگن / محبوب رب العالمین گاہے نظر بر من فگن
ان النیا ریح الصبا یوما الی ارض الحرم / کر عرض اے سلطان دین گاہے نظر بر من فگن
سوئے مدینہ کرو رو گو یم بصد عجز و نیاز / اے رحمت اللعالمین گاہے نظر بر من فگن
کہتا تھا حسن مصطفے خود فخر سے معراج میں / اے میرے صورت آفرین گاہی نظر بر من فگن
محبوب حق منظور حق معشوق حق مطلوب حق / اے سب حسینوں کی حسین گاہی نظر بر من فگن
اے ناز تو راز خدا انداز تو شان خدا / اے کبریا کے نازنین گاہی نظر بر من فگن
محشر میں کہدونگا یہی جاکر حضور مصطفے / اے حشر کے مسند نشین گاہی نظر بر من فگن
محشر میں مجھکو دیکھہ کو گھبرا کے جب چلا اٹھوں / اے خسرو فرش نشین گاہی نظر بر من فگن
سرکار کی بانکی ادا معراج کی شب دیکھہ کر / کہنے لگے یہ حور عین گاہے نظر بر من فگن
میں ہند میں کبتک ہوں کیوں ہجر کی صدمے سہوں / تا کے جنان تا کے چنین گاہے نظر بر من فگن

حامی ہیں محبوب خدا کیا فکر شایق نزع کی

کہدون گا وقت واپسین گا ہے نظر مین لگن

وہ دلین چھپ رہتی ہین وہ دلکے مکین ہین
ہے وصل مین بھی عجز و تکبر کی لڑائی
اوس نے یہ کہا تذکرہ وصل پہ ہنسکر
رہ رہ کے مرے دل مین یہ آتی ہین صدائین
نزدیک اگر ہو تو نظر آؤ ہمین بھی
اے جذب محبت تری صدقے تری قربان
کیون اونکی طلب چھوڑکے ہون طالب جنت
محشر مین نگاہون سے مری چھپ نہین سکتے
اس نے یہ کہا بزم مین آتے ہی جھک کے
اپنے بھی پرائے ہوئے اس عشق کے ہاتون

آزاد جو مشہور تھے اب خانہ نشین ہین
ہم پاؤن پڑے جاتی ہین وہ چین بجبین ہین
ہم ایسی بری باتون سے آگاہ نہین ہین
ہم تو ترے نزدیک ہین کچھ دور نہین ہین
ورنہ کہو ہم ترے شہ رگ کی قرین ہین
لا کھینچ کے اون کو جو تری پاس نہین ہین
زاہد ترے حورون مین یہ انداز نہین ہین
بے پردہ نظر آئین گے جو پردہ نشین ہین
گھبراتے تھے ہم جن سے وہ حضرت تو نہین ہین
دل اس کے یہ کہتا ہی کہ ہم اور کہین ہین

شایق تری باتون مین حسینون کی ادا ہی
انداز محبت کے کہین چھپتے نہین ہین

ڈر نہین ہے حشر کا گو مین سیہ کار نہین ہون
کہتی ہے یاد نبی مین ترے غمخوار نہین ہون
اے خیال مصطفےٰ بے اعتنائی تا کجا
جنس عصیان دیکھکر محشر مین رحمت نے کہا
حسرت و ارمان کا مجمع دیکھکر کہتا ہے دل
آب و باد و خاک و آتش سے کہا یون روح نے
تیری ادنی سی توجہ بس ہے بخشش کے لئے
مجھکو رحمت نے بچایا روز محشر کہکے یہہ

یا نبی مین تیرے گیسو کی گرفتار نہین ہون
تو مری یار نہین ہی اور مین تری یار نہین ہون
تو مرا مطلوب مین تیری طلبگار نہین ہون
اے گنہگار آ دہر مین بھی گنہگار نہین ہون
گویا مین اک پھول ہون اور تید سو خار نہین ہون
جلوہ گر مین نور بنکر چار در بار نہین ہون
یا محمد گو کہ مین اعلی گنہگار و نہین ہون
وہ گنہگار و نہین کب ہی گنہگار نہین ہون

ناز برداروں کا ہے اللہ میں کیا چیز ہوں — ہاں مگر اتنا تو ہے نعلین بردارو نہیں ہوں

شکر ہے یا مصطفےٰ مر کر تو یہ رتبہ ملا — عشق کہتا ہے ترا میں بھی عزادارو نہیں ہوں

مصحف عارض پہ تیری کیا ہے یوں ابرو کا خم — مد بسم اللہ ہوں قرآن کے پاروں میں ہوں

کیا کہوں میں سوزش ہجر نبی کی سوزشیں — صورت بیمار میں بیچین انگاروں میں ہوں

رمز خیر الماکرین کہتا ہے مجھ سے صاف صاف — تو بڑا مکار ہے میں چھوٹے مکاروں نہیں ہوں

مست شایق کو بھی کر دی چشم میگوں کو خدا
یا رسول اللہ ازل سے تیرے میخوارو نہیں ہوں

نقش ہے تقدیر کا رنگ ستم ایجاد میں — میری بربادی بھی شامل ہو گئی بنیاد میں

وہ بھی نکلی جو کہ حسرت تھی دل ناشاد میں — سر مرا کٹ کر گرا جیب دامن صیاد میں

کیوں نہ ہو انداز مایوسی مری فریاد میں — حسرتیں کیا کیا بھری ہیں اس دل ناشاد میں

صورت موجد نہاں ہے صنعت ایجاد میں — حسن صناع ازل ہے حسن آدم زاد میں

کم سنی سے کوچۂ قاتل میں ہوں میں سر بکف — پرورش پائی ہے گویا دامن جلاد میں

زلف کسنے بھی نہ پائی تھی پریشاں ہو گئے — دام سے پہلے ہی آئے ہمدم صیاد میں

تیری صورت تیری ہم صورت بنائی کیا مجال — حوصلہ اتنا کہاں ہے مانی و بہزاد میں

آنکھ میں آنسو جگر میں درد لب پر آہ سرد — دین و دنیا سے گئے آداب تمہاری یاد میں

جو یہاں سے چل بسا پلٹا نہیں پھر اس طرف — کونسی دلچسپ بستی ہے عدم آباد میں

ایک جان ناتواں پر سیکڑوں ظلم و ستم — مشق کا تختہ بنے مشق ستم ایجاد میں

سننے والے لوٹ جاتے ہیں جگر کو تھام کر — تیری شوخی کی ادائیں ہیں مری فریاد میں

تیری ابرو کی ادا سے کیوں نہ دل ہو چاک چاک — یہ خلش آئی کہاں سے خنجر فولاد میں

ایک جلوہ ایک صورت ایک رنگی ہے نہاں — آب میں اور آگ میں اور خاک میں اور باد میں

تذکرہ نے وصل کے ہم پر ستم ڈھایا نیا — اور مدت بڑھ گئی اقرار کی میعاد میں

ہائے شایق بیٹھے بٹھلائے یہ تم کو کیا ہوا
کچھ تو بولو اسقدر روتے ہو کسکی یاد مین

وہ نور چمکتا تھا جو حسن ازلی مین
ظاہر ہے رخ پاک رسول عربی مین

دم تن سے مرے یون ہو جدا ہجر نبی مین
ہو نعش یہان روح مدینہ کی گلی مین

دنیا کا بھروسہ نہ غنا کا ہے سہارا
کیا فرق پس مرگ دنی اور غنی مین

پردے کو ذرا آنکھون سے سرکاؤ طبیبو
بیمار ہون مین الفتِ چشمان نبی مین

للّٰہ مدد کیجیئے رہرو ہون عدم کا
ہے خوف مسافر کو غریب الوطنی مین

کیا خوف سیہ کاری کا اے زاہد وہم کو
چھپ جائینگے ہم دامن گیسوئے نبی مین

ہو وحشت گیسوئے نبی ہم کو مبارک
خلعت کا مزا ملتا ہے اس جامہ دری مین

بازار قیامت مین جنس شفاعت
سودا یہ ملا ہے مجھے سودائے نبی مین

پہونچون جو مدینہ تو وہین موت بھی آئے
اک اور تمنا ہے تمنائے دلی مین

مکہ ہوا مولد تو مدینہ ہوا مدفن
دونون صفتین ہین مری مکی مدنی مین

دم تن سے جو نکلے تو تری رخ پہ نظر ہو
حسرت یہی دل مین یہی ارمان ہے جی مین

ہو جاتا تھا روشن جو ہوتا ایک مکان بھی
تھی طور کی بجلی کی چمک اُن کی ہنسی مین

سید جو ہون کچھ سیکھ لین عادات محمدؐ
ہو فخر نسب کا نہ حسینؑ و حسنی مین

شایق تو اُٹھا ہاتھ خدا سے یہ دعا کر
دم نکلے مرا اُلفت مکیّ مدنی مین

تصور نبی کا جمائے ہوئے ہین
خدا سے نظر ہم ملائے ہوئے ہین

فدا کیون نہ ہون روئے احمد پہ ہر دم
اسی مین تو کچھ راز پائے ہوئے ہین

کہینگے یہ طیبہ مین جا کر نبیؐ سے
گنہگار اب در پہ آئے ہوئے ہین

دکہا خواب مین شمع رخسار حضرت
خدا سے یہی لو لگائے ہوئے ہین

پس مرگ ہوتا ہے وصل پیمبر ؐ
نہا دھو کے خوشبو لگائے ہوئے ہین

کہون کیون نہ وصل علی یا محمد ؐ
وہ آنکھون مین دلمین سمائے ہوئے ہین

گنہگار ہو بس فخر جنت مین اتنا
محمد ؐ کے ہم بخشوائے ہوئے ہین

کبھی اک نظر ہو ادہر بھی پیمبر
دل آئینہ اپنا بنائے ہوئے ہین

کرین وصف کیا اونکی ابرو کے خم کا
اسی فکر مین سر جھکائے ہوئے ہین

ہوا دل جو گلزار اسے داغ الفت
یہ سب تیرے ہی گل کھلائے ہوئے ہین

عجب کیا کہون نزع مین مرتے مرتے
جسے چاہتا تھا وہ آئے ہوئے ہین

یقیناً اوسے ہوگا دیدار حضرت
جو دیدے سے آنسو بہائے ہوئے ہین

ستا اور ہم کو نہ اے ہجر احمد ؐ
کہ ہم تو ازل سے ستائے ہوئے ہین

جنہین پردہ پوشی کا دعویٰ تھا لائق
وہ بے پردہ آنکھون مین آئے ہوئے ہین

تب ہجر پیمبر مین جو ہم دن رات جلتے ہین
گناہ اپنا پسینہ بن کے قطرونمین نکلتے ہین

بہار آئی چلے صحرا کو دیوانے محمد ؐ کے
مدد اے بیکسی پہلے پہل گھر سے نکلتے ہین

ہے عشق رسول اللہ سے جو مست ہین اہل دل
عجب بانکی ہے چال انکی نرالی چال چلتے ہین

بلالینگے نبی گھبرا نہ تو صدمون سے فرقت کے
ہزارون کوہ غم مردونکے سر پر آکے ٹلتے ہین

فدا آئینہ عارض پہ جو ہین آپ کے حضرت
سکندر سے بھی وہ اپنی نہین قسمت بدلتے ہین

یہ کسکا وصل ہوتا ہی جو مر کر بنتے ہین دلہن
کفن پہ پھول رکھتی ہین بدن پر عطر ملتے ہین

تمہارے دیکھنے والونکی ہے حضرت عجب حالت
سنبھلتے ہین تڑپتے ہین تڑپتے ہین سنبھلتے ہین

جو وارفتہ ہین رفتار رسول اللہ کے اہل دل
صراط حشر پر سے پاؤن انکے کب پھسلتے ہین

جو طالب رویت حضرت کے ہین کب سوتے ہین شبکو
زبان پر یا محمد ہر طرف کروٹ بدلتے ہین

ہماری دستگیری ہر گھڑی جب کرتے ہین حضرت
تو اعدا ہائے رو رو کر کف افسوس ملتے ہین

ذرا تو غور سے دیکھو حدیث من رآنی ہین
عجب پہلو نکلتے ہین عجب مطلب نکلتے ہین

منا لے اپنے دیوانے کو اے یاور رسول اللہ
کہ تکلیفون سے فرقت کی وہ رہ رہ کر ٹہلتے ہین

دکھا دو نزع مین یا مصطفے ہمکو جمال اپنا
کہین کچھ کہے وہ تم جہان اشک آنکھ سے ہین موتی ڈھلتے ہین

خیال آتا ہے جب رفتار شاہ دین کا ہی شایق
مرے ارمان دلمین رہ کے پھر دلکو مسلتے ہین

یا نبی ہر دم ہون آفت مین کرون تو کیا کرون
جان لیتی ہے یہ فرقت مین کرون تو کیا کرون

آپ ہین آگاہ میرے حال سے یا مصطفے
پھر بیان اپنی مصیبت مین کرون تو کیا کرون

جاؤ مرقد سے کہ ہے دلدار حق آتا مرا
اے نکیرو تم سے حجت مین کرون تو کیا کرون

مضطرب کیونکر نہ ہون ہجر نبی مین دوستو
خود ہی بے قابو طبیعت مین کرون تو کیا کرون

یاد رفتار نبی نے کر دیا پامال دل
کیون نہین اوٹھتی قیامت مین کرون تو کیا کرون

خواب مین آکر جگا دو اپنی ٹھوکر سے اسے
سو رہی ہے میری قسمت مین کرون تو کیا کرون

آپکی ہی یاد لیتی ہے مری جان یا نبی
ہر گھڑی ساعت بساعت مین کرون تو کیا کرون

چہرۂ پر نور پر آنکھین ٹھہرتی ہی نہین
مصحف رخ کی تلاوت مین کرون تو کیا کرون

مین گدائے کوئے احمد ہون یہی ہے فخر بس
آرزوئے بادشاہت مین کرون تو کیا کرون

گو بہت سی ہین گنہ لیکن نہ فرمانا یہ آپ
تیری عصیان کی شفاعت مین کرون تو کیا کرون

مجھکو بلواتے نہین خود ہین نظر آئے یہان
کچھ نہین وصلت کی صورت مین کرون تو کیا کرون

مال فانی پہ موا جاتا ہے دل یا مصطفے
ایسے ناوان کو نصیحت مین کرون تو کیا کرون

خاکساری کس لئے پیدا ہوا ہون خاک سے
جان کر پھر کبر و نخوت مین کرون تو کیا کرون

دل یہی کہتا ہے شایق سچ یہی ہے اسکی بات
سرور عالم کی مدحت مین کرون تو کیا کرون

وصف سرور دو عالم کیا کرین
مدحت شاہ مکرم کیا کرین

ہے ابیت عند ربی جسکی شان　اوس شہ دین کی ثنا ہم کیا کرین
ہو مرید لاتخف جب حکم پیر　پھر بھلا خوف جہنم کیا کرین
دیکھکر اون کو نکلجاتا ہے دم　سورۂ اخلاص پھر دم کیا کرین
امت احمد ہین موسیٰ ہم نہین　لن ترانی سن کی ہر دم کیا کرین
دولت دیدار ہے ہم کو نصیب　لیکے اب دینار و درہم کیا کرین
یار اور اغیار سارے چل بسے　کسکی شادی کسکا ماتم کیا کرین
شہر طیبہ مین بلا لیجیے حضور　ہند مین بے یار و ہمدم کیا کرین
جان و دل صدقے کرین اس شاہ پر　اور کم اس سے بھلا ہم کیا کرین

بخشوانا اپنے شایق کو ضرور
یون نہ فرمانا کہ اب ہم کیا کرین

جسکو اے دوست محبت شہ ابرار نہین　میرا ایمان تو یہ ہی کہ وہ دیندار نہین
شب معراج لڑی انکھ نبی کی کس سے　تجھسے تشبیہ تو کچھ نرگس بیمار نہین
کسکا دل ہی جو نہین اٹکی گیسوین نبی　کون اس دام محبت مین گرفتار نہین
یاس و حسرت کی سوا روز و شب فرقت مین　کوئی غمخوار نہین کوئی مددگار نہین
مرے ساقی تری انکھون کی ہین سب متوالے　کون ہی جو کہ مئے عشق سے سرشار نہین
آپ ہر حیلے سے خادم کو بلا سکتے ہین　یا کہ خود چاہین تو ملنا کوئی دشوار نہین
لیچلے سوئے جہنم جو فرشتے مجھکو　رحمت حق نے صدا دی کہ گنہگار نہین
کیون بلاتی نہین طیبہ مین مجھے یا احمد　کیا حضوری کے تجلین بل کے سرکار نہین
آپ کیون بھول گئی مجھکو بسان اغیار　مین فدا آپ پہ کیا احمد مختار نہین
یا نبی آنیکا ہر دم ہے بھروسہ ہمکو　حشر مین بھولکے فرمانا نہ زنہار نہین
باوۂ عشق پیمبر سے جو مدہوش ہوے　اون سا دنیا مین کوئی دوستو ہشیار نہین

آئینگے حشر مین مایوس جو ہر جا سے — صاف فرمائینگے حضرت مجھے انکا رنہین
مین کہونگا ملک الموت سے بھی نزع مین یون — ٹھہرو ٹھہرو ابھی آئی مری سرکار نہین

کس پہ شایق نہ چلی تیغ ادائی نبوی
وہ مسلمان ہی نہین جو جگر افگار نہین

وہ رہ رہ کے طاق حرم دیکھتے ہین — نبی کی جو ابرو کا خم دیکھتے ہین
گنہگار ہوتے ہین جب ہو کے نادم — وہین شان ابر کرم دیکھتے ہین
وہ بھولیسے دیکھین نہ حورونکی صورت — پیمبر جو تیرے قدم دیکھتے ہین
ہراک کی ہے صورت مین نور پیمبر — ہراک مین انھین کو ہم دیکھتے ہین
جوانی مین حضرت کے ہر دم آلہی — غم و درد و رنج و الم دیکھتے ہین
گنہگار اس ضد پہ بیٹھے ہین یارب — قیامت مین تیرا کرم دیکھتے ہین
ہم اپنی ہی آنکھون کے لے کر بلائین — تصور مین اون کو ہم دیکھتے ہین
ملے گی تمھین راہ مقصود اے دل — جو حضرت کا نقش قدم دیکھتے ہین
جدائی مین لے لیکے نام پیمبر — سوئے طیبہ ہم دمبدم دیکھتے ہین
خدائی کے جلوے ہین اون کو میسر — جو اپنی خودی کو بھی کم دیکھتے ہین
تصور نہین اون کو باغ جنان کا — جو رخسار شاہِ اُمم دیکھتے ہین
بلا لو مدینہ مین یا شاہ جلدی — وطن مین بہت رنج و غم دیکھتے ہین
سمجھ لیتے ہین جوش مین آئی رحمت — گنہگار جب چشم نم دیکھتے ہین
ہمین بخشدے تیری رحمت کے صدقے — خطاؤن کو اہل کرم دیکھتے ہین

پہونچ جائین طیبہ مین شایق اگر ہم
شہنشاہ دین کے قدم دیکھتے ہین

جلوہ افگن ہو جو نور شہ جیلان دل مین — کوئی باقی نہ رہے حسرت وارمان دل مین

دین و ایمان کی ترقی ہے جو منظور تمہین
حق ہی کہتے ہین جو سب ساتھ ہی دولہا کی برات
سوزش ہجر نے وہ آگ لگائی حضرت
سب روشن ہی جو کچھ فرق ہی مجھ مین او سمین
دو نون ہاتھون سی سنبھلتے نہین مست احمد
کبھی بغداد مین بلوا کے دکھا دو جلوہ
دو نو عالم کی یہین سیر میسر ہو جائے
مرے رہبر کے ہر آئینۂ عارض کی صفا
اس گلستان سے چلے جاتی ہین خالی داماں
موت آئے مری یا پیر تو یون نکلے دم
ہو تجلی ترے عارض کی مرے غوث اگر
تیغ ابروئے خمیدہ کی چمک یا حضرت
غمزدون کے یہی غمخوار ہے یا پیر مرے

غوث اعظم کی محبت رہے پنہان دلین
اون کے ہمراہ خدائی کا ہی سامان دلین
دل ہے آتش مین کہ ہی آتش سوزان دلین
آگ تا لو مین لگی شمع کے ادریہان دلین
کفر و دین سی نہ کھلا سر ہے جو پنہان دلین
رہ نہ جائے یہیں مردن کبھی ارمان دلین
غور سے دیکھی اگر حضرت انسان دلین
خضر دیکھینگے تو ہو جائینگے حیران دلین
کوئی آنکھو نمین سمایا نہ کوئی یہان دلین
لب پہ ہو نام ترا اور ترا ارمان دلین
ابھی ہو جائے عیان طور کا میدان دلین
جس نے دیکھی وہین بس ہو گیا قربان دلین
یاد تیری شب ہجران رہے مہمان دلین

ظلمت قبر سے گھبرائے جو تیرا مشتاق
شمع روشن ہو ترا چہرۂ تابان دلین

وہ سنو مجھکو مرا جان جہان ملتا نہین
ساتھ لیجا کر ملا دے میری یوسف سی کوئی
اونکو بھی وہ آنکھ ما زاغ البصر روحی فداک
وائے بر الفت وکن مین ہم مدینہ مین ہین وہ
کیا کہون کس سی کہون کبتک سہون مین کیا کرون
سر کا سودا جائے تو کس طرح جائے یا نبی

دل مین رہتا ہی مگر اسکا نشان ملتا نہین
اس طرح طیبہ کا کوئی کاروان ملتا نہین
اوس سی نرگس کا ذرا بھی کچھ نشان ملتا نہین
وائے بر قسمت مدینہ کا مکان ملتا نہین
شان جس کی بے نشان ہو کا نشان ملتا نہین
آپ کا اکدن بھی سنگ آستان ملتا نہین

پوچھتے ہو ان سے ہوا کسطرح سے وصل حبیب
اینما سے صاف ظاہر ہے کہ ہی ہر جا وہی
واہ رے تیغ نگاہ مصطفےٰ صدقے ترے
خود پیمبر نے کہا دنیا ہی سجن المومنین
ہر ادا مین جسکے ہو راز خدائی جلوہ گر

کیا کرین کوئی عدم کا کاروان ملتا نہین
اوس کا ہر ہر مین ہی جلوہ وہ کہان ملتا نہین
زخم کچھ ایسا لگا جسکا نشان ملتا نہین
اس لئے آرام کچھ ہم کو یہان ملتا نہین
دوسرا اس شان کا کوئی جوان ملتا نہین

یاد فرقت سی جہکا جاتا ہے سر بہر سجود
ہائے شایق اب بہی وہ ابرو کمان ملتا نہین

جن کو سب لوگ جوان مدنی کہتے ہین
جن کے عاشق کو اویس قرنی کہتے ہین
ترے ابرو کے ترے نوک پلک کے صدقے
گو یہان ہم ہین مگر شہر مدینے مین ہی دل
جو مدینے کا گدا بن کے وہین مر جائے
ہو کے دیوانہ ترا بات یہ سمجھی مین نے
پس بربادی بہی جاتا نہین شوق طیبہ
ہے ہر اک گھر مین ہر اک شہر مین ہر منزل مین

ہم اونھین جلوہ اللہ غنی کہتے ہین
ہم اونھین ہاشمی مکی مدنی کہتے ہین
اسکو شمشیر اوسی برچھی کی انی کہتے ہین
ہم تو اسکو بھی غریب الوطنی کہتے ہین
ہم تو اوس شخص کو قسمت کا دھنی کہتے ہین
مذہب عشق مین بگڑی کو بنی کہتے ہین
حضرت دل وہی بھیرجی مین ٹھنی کہتے ہین
کون سرکار کو مکی مدنی کہتے ہین

مست مولا ہون سمجھ مین نہین آتا شایق
کسکو کہتے ہین غنی کس کو دھنی کہتے ہین

مر جاؤن اگر عشق شہنشاہ زمن مین
بن ٹھن کے چلے جب شہ معراج محمدؐ
لعل لب رنگین محمدؐ کا ہون کشتہ
یہ کیا ہے پس مرگ عدم مین بھی ہے پرسش

ہو دفن مری لاش مدینے کے چمن مین
حورونکے بھی دل پھنس گئے زلفونکی شکن مین
کفنائین پس مرگ مجھے سرخ کفن مین
یا رب کہین لٹتے ہین مسافر بھی وطن مین

موتی رہے جب آب مین سب آب ہی بے آب
انسان کی کبھی قدر نہین ہوتی وطن مین

یارب پس مردن بھی ہو اسطرح نظارہ
چاک در محبوب رہے چاک کفن مین

اللہ نہ تاراج ہو گلزار کسی کا
اک پھول بھی باقی نہین زہرا کی چمن مین

غل رونے کا اک شام کے دربار مین اٹھا
شبیر کا سر دیکھکے سونے کے لگن مین

یون دیکھہ کے اکبر کو شقیقون نے پکارا
لو آئے ہین لڑنے کو نبی قبر سے رن مین

جتلاؤن گا محشر مین کہ مداح نبی ہون
شایق یہی کہدینا غزل میری کفن مین

تپ غم یا نبی بیکل ہے قلب زار پہلو مین
خبر لیجئے نہ مرجائے کہین بیمار پہلو مین

قیامت مین اٹھو تم ہاتھہ رکھکر انکی شانون پر
ابو بکر و عمر ہین سید ابرار پہلو مین

جگر و دل دونو مضطر ہین فراق چشم احمد مین
کرون تو کیا کرون روتی ہین دو بیمار پہلو مین

الٰہی داغہائے عشق احمد کا تصدق ہے
مرا دل ہے مرے سینہ مین یا گلزار پہلو مین

جگر مین نوک مژگان یاد ابروئے نبی دل مین
ادہر ہے تیر پہلو مین ادہر تلوار پہلو مین

تلاش یار مین تو دیر و کعبہ جا نہ اے زاہد
ذرا گردن جھکا کر دیکھہ لے اکبار پہلو مین

رہون دیوانہ بن کر حشر مین یون پیچھے حضرت کی
برہنہ سر گریبان چاک ہو دستار پہلو مین

عجب کچھ چلبلے ہین نعت کے مضمون ہی شایق
نہ کیون کر چٹکیان لین تیرے اشعار پہلو مین

بلا کر مدینے کے سائین
لگا لیجے سینے مدینہ کے سائین

مجھے خواب مین آکے پہلے سکھا دو
وہان کے قرینے مدینہ کے سائین

وہ ہر ایک پتھر پہ سر میرا رکھنا
وہ گنبد کے زینے مدینہ کے سائین

محبت رہے چاہت ہے ارمان ہی حسرت
ہے دلین خزینے مدینہ کے سائین

ترا شربت دید ملجائے مجھکو
دم نزع پینے مدینہ کے سائین

مین آیا ہون مرمرکے ملک دکن سے
ترے در پہ جینے مدینہ کے سائین

ترا نام ہے قلب پر عاشقون کے
وئے زخم سینے مدینہ کے سائین

تغافل کیش بنکر اوٹ مین چلمن کے بیٹھے ہین
کسیکی جان جاتی ہی وہ بھولے بنکے بیٹھے ہین

تبسم لب پہ آئینہ ہی آگے تن کے بیٹھے ہین
تماشا ہی وہ اپنے آپ عاشق بنکے بیٹھے ہین

شہید ناز تیری قبر مین بھی تن کے بیٹھے ہین
گلے حورون سی ملنے کو وہ دولہا بنکے بیٹھے ہین

مسیحا لب پر ہی سر آنکھہ مین ہی بنکے بیٹھے ہین
الٰہی میری بن آئی کہ دیارن کے بیٹھے ہین

ہزارون سامنے گاہک ترے جو بنکے بیٹھے ہین
تو زیر بام لاکھون منتظر چتونکے بیٹھے ہین

دم نظارہ وہ کب بام پر بن ٹھن کی بیٹھے ہین
ہماری جان لینے کو وہ دلہن بنکے بیٹھے ہین

جگر تھامے ہوئے بسمل تری چتون کو بیٹھے ہین
تو دل پکڑے ہوئی زخمی تری جو بنکے بیٹھے ہین

جدائی مین ہوا ہون زندہ درگور ای دل ناداں
وہان دلشاد وہ گھر مین مری دشمن کے بیٹھے ہین

شب وعدہ یونہی ٹلجای گیا ای گردش قسمت
ہم اون کے منتظر وہ منتظر دشمن کے بیٹھے ہین

وہ بالین پر جب آئے نزع مین دم ہوگیا رخصت
چلی ہم روٹھ کر اوسوقت جب دامن کے بیٹھے ہین

وہ بھولے بن کے فرماتے ہین میری لاش سی رو کر
نہ روٹھا ای روٹھنے والی کہ اب ہم من کے بیٹھے ہین

اودہر ہی ہم کو دعوی عاشقون مین سرفروشی کا
اودہر وہ کہینچکر شمشیر ابرو تن کے بیٹھے ہین

نہین معلوم اون کے دل مین کیا ایسا خیال آیا
وہ ذکر حسن یوسف پر جو ایسے تن کے بیٹھے ہین

اثر ہی جسم خاکی مین سبک روحی کا ای غافل
مثال بو اڑینگے وہ جو لاکھون من کے بیٹھے ہین

مسیحا بن کے اٹھین اور مسیحائی کو کہا جائین
وہ کیون روتے ہوئی چپ سامنے مدفن کے بیٹھے ہین

نہ آنی پائین حورین قبر مین اس رشک کے مارے
وہ خنجر کہینچکر آگے مری مدفن کے بیٹھے ہین

الٰہی چشم بدبین کور ہوجائے تو بہتر ہے
کہ وہ بے پردہ ہو کر سامنے دشمن کے بیٹھے ہین

یہان ہم ہرگہڑی اونکو تصور مین جماتے ہین
وہان آٹھون پہر وہ سامنے دشمن کے بیٹھے ہین

اونھین بھی اپنی جانب کھینچ لے لطف و عنایت سے
خدا رکھے مری دیوانگی بھی رنگ لائی ہے
اگر گیسو نہ ہوتا لے ہی لیتے بوسہ عارض
خبر آئی وہان سے وہ ابھی گھر سی نہین نکلے
ترے غمزون نے کافر خوب خلوت کا سما باندھا
یہ حسن و عشق مین در پردہ باہم چوٹ چلتی ہے
شعاع حسن چھن چھنکر ہمارے منہ پہ پڑتی ہے
رقیبون سے نہ ل محفل مین ہرگز ای دل ناداں
الٰہی پڑ گئے ہین کیا مری تقدیر پر پتھر
ڈسیگی کس کو یہ ناگن بلا یہ کس کے سر ہوگی
مقابل کی ہین چوٹین دیکھیے کیا حشر برپا ہو
جسے تم چاہتے ہو چاہتے ہین دل سی ہم اوسکو
مقابل مین ہماری بات اوسکی کیون نہ کٹ جائے
لبو پر آہ آنسو آنکھ مین گیسو پریشان ہین
وہ اپنے عکس سے آئینہ مین فرماتے ہین تن کر
نکلتے ہین نہ نکلے ہین نہ نکلینگے نکالے سے
جنھین شرم و حیا تھی اب وہ کھل کھیلے ہین محفل مین
ابھارا ہے تمنائے ہم آغوشی نے دونون کو
یہی ارمان دلین کیون نہ ہون ای غنچہ خوبی
بہار زندگی نے قید کر رکھا ہے عالم مین
جوانی مین ذرا تو اپنے آنے کی خبر لیجیے

یہ سب عشاق وابستہ ترے دامن کے بیٹھے ہین
رفو کرنے کو وہ ٹکڑے مری دامن کے بیٹھے ہین
پریشان حال ہم ڈرسی اسی رہزن کے بیٹھے ہین
یہان ہم منتظر دروازہ پرسکن کے بیٹھے ہین
نگہبان بن کے وہ باہر مسکن کے بیٹھے ہین
ادہر بیٹھے ہین ہم اور وہ اودہر چلمن کے بیٹھے ہین
کچھ اس انداز سی ہم روبرو چلمن کے بیٹھے ہین
یہ فتنے نکلے اٹھینگے جو حسرت بن کے بیٹھے ہین
وہ ذکر وصل پر خاموش ہیئت بن کے بیٹھے ہین
وہ زلفونکو سنواری شام سی بن ٹھن کے بیٹھے ہین
غضب ہی آئینہ خانے مین وہ بن ٹھن کے بیٹھے ہین
اسی باعث سی چپکے سامنی دشمن کے بیٹھے ہین
زبان تیغ بن کر سامنے دشمن کے بیٹھے ہین
وہ میری لاش پر تصویر غمکی بن کے بیٹھے ہین
کہان کی آپ ہین کیا نام ہی کیون تن کے بیٹھے ہین
تمنا بن کے دلمین تیر اوس جوبن کے بیٹھے ہین
جو شکل غنچہ تھی وہ صورت گل بن کے بیٹھے ہین
شب وعدہ اودہر وہ اور ادہر ہم تن کے بیٹھے ہین
یہی تو باغبان تنکر مری گلشن کے بیٹھے ہین
وہ بلبل ہین قفس مین روبرو گلشن کے بیٹھے ہین
تصور مین ابھی تک آپکی دشمن کے بیٹھے ہین

یہ کیون تشبیہ دین گالون سگی گیسوئی خمیدہ کو
اجالے مین تمہاری عارض روشن کے بیٹھے ہین
بڑہی جاتی ہین ذکر وصل پر باتین بہت اونکی
وہ گویا آج نکرہم زبان سوسن کے بیٹھے ہین
خدا نے مجھکو بھی ہر علم مین یکتا بنایا ہے
مجھی کیا فکر گو محفل مین ہر اک فن کے بیٹھے ہین

بہار باغ دل ہو جائے تازہ کیا عجب مشتاق
دکن مین دیر سے مشتاق ہم ساون کی بیٹھے ہین

آپ آکر مرے مہمان ہو ممکن ہی نہین
ایسی شب ہی نہین ایسا تو کوئی دن ہی نہین
دل کو رو کون جو تڑپنے سی یہ ممکن ہی نہین
متحرک کو تو دیکھا کبھی ساکن ہی نہین
مجھکو سودا نہو زلفون کا یہ ممکن ہی نہین
جو نہ واللیل کا قائل ہو وہ مومن ہی نہین
چاہنے والون سے اچھا نہین بوسونکا حساب
ترے صدقے ہون شب وصل مین کچھ گن ہی نہین
ظلم پر کئے جاتے ہین وہ بے گنتی
اور تاکید یہ مجھکو ہے کہ تو گن ہی نہین
رحم کر رحم تجھے ساقی کوثر کی قسم
جام پر جام دے ساقی مجھی تو گن ہی نہین
دوستدارون کے تو ہوتے ہین دلونمین حساب
بوسے لینے دی مجھے وصل مین تو گن ہی نہین
تر عین ڈہونڈتے پھرتی ہے الٰہی کس کو
چشم گردش مین ہے پتلی مری ساکن ہی نہین
وعدۂ حشر پہ للّٰہ پلا دے ساقی
رند مفلوک ہون میرا کوئی ضامن ہی نہین
دل مرا تو نے لیا ہے مجھے دے دل اپنا
فیصلہ یون ہو تو کچھ حاجت ضامن ہی نہین
اپنا جوبن وہ دوپٹے مین چھپا کر بولے
کس طرح تجھسے ہو سودا کہ ضامن ہی نہین
شوخیان ہین یہ ابھی سے بت کمسن توبہ
ظلم کرنے کے ابھی دن ہی نہین سن ہی نہین
بارہوان سال ہے ظالم یہ ابھی سے شوخی
خود تری عمر یہ کہتی ہے ابھی سن ہی نہین
بارہوان سال ابھی نام خدا ہے ظالم
عمر شوخی کی نہین دن ہی نہین سن ہی نہین
کھیل گنتا ہے وہ نوعمر شکستہ دل کو
قدر کعبہ کی ہو کیا خاک ابھی سن ہی نہین
پیر ہو جانے دے واعظ ابھی جلدی کیا ہی
توبہ کیا خاک کرین مے سے ابھی سن ہی نہین

کیون نہ لیگا عوض [illegible] کو مری آنکھون سے
خون دل خون جگر تو مرا حسن ہی نہین

دیکھنے آپ کی صورت کو [illegible] صورت ہین
دل یہ کہتا ہے کہ وا دیدۂ باطن ہی نہین

ساتھ پیکان کے [illegible] دل کو بہی لے جاتا تھا
جا بھی وہ تیر نظر تو مرا حسن ہی نہین

کیون نہین کرتی ہین فریاد مری نالہ دل
گھر مین اللہ کے کیا کوئی موزن ہی نہین

نعت سلطان دو عالم کی لکھا کر شایق
جس کو حضرت کی محبت نہ ہو مومن ہی نہین

وہ اترا تے [illegible] حسن پہ ہم اونپہ مرتے ہین
وہ اپنا کام کرتے ہین ہم اپنا کام کرتے ہین

دل عشاق [illegible] کے زینے سے اوترتے ہین
جو ایسے شوخ چنچل ہون بہلا وہ کس سے ڈرتے ہین

ہمارے [illegible] طوف بام یار کرتے ہین
کسی کی چاند سی صورت پہ پہ صدقے اترتے ہین

[illegible] فرقت مین جو صدمے گذرتے ہین
نہ مرتے ہین نہ جیتے ہین نہ جیتے ہین نہ مرتے ہین

یہان جلتے ہین آری و لیلا ور فرقت مین مرتے ہین
وہان ہی ہاتھ مین شانہ ابہی گیسو سنورتے ہین

وہی کچھ جانتے ہین لطف جو جی سی گذرتی ہین
مسیح و خضر کیا جانین کہ ہم کسطرح مرتے ہین

اوسے مار داوسی کو سوجسے جینی کی خواہش ہو
ہمین تم کیون ستاتی ہو کہ ہم تو خود ہی مرتے ہین

ستم ہے ہو گئے ہین آشنا نا آشنا ایسے
ہمارے نام سے کانون پہ سب ہاتھ دہرتے ہین

اونھین یہ زعم ہے ہم اوس کو کافر ہی بنالینگے
ہمین دعوی ہے اکدن مسلمان انکو کرتے ہین

الٰہی جلد اوس کا وصل ہو مین جسپہ مرتا ہون
جوانی جا رہی ہے زندگی کے دن گذرتے ہین

اوڑا جاتے ہین خط سی حرف مطلب جلد پڑہ پڑہ کی
ہمارے طایر مضمون کی وہ یون پر کترتے ہین

کہا مین نے مرتا ہون تو بھولے بن کے وہ بولے
کسی کہتے ہین مرنا ہیچ کہو کسطرح مرتے ہین

ابہی کیا وصل کا مذکور رفتہ رفتہ دیکھینگے
کہ وہ نام خدا کمسن ہین ان باتون سی ڈرتے ہین

رسائی ہو کف پا تک تمنا ہے یہ مدت سے
وہان آنکھین بچھاونگا جہان وہ پاون دہرتے ہین

نظر آتے ہی عکس اپنا پٹک دیتے ہین آئینہ
بڑے بھولے ہین ہیچ تو اپنی ہی صورت سی ڈرتے ہین

محبت سحر ہے اعجاز ہی جادو ہے ٹونا ہے
تمھارے پوجنے والے بتونکو سجدہ کرتے ہین

گل مقصود پاؤن گا یہی تعبیر ہے اسکی
جو ہم اکثر خواب مین دامن انھیکو لوٹنے بھرتے ہین

ہمارے خون کے چھینٹو نہین بھی عادت تمھاری ہے
ہمین تم لال کرتے ہین ہمین وہ لال کرتے ہین

جلاتا مارنا ہی اون کے بائین ہاتھ کا کرتب
نظر سے جان لیتے ہین ادا سے زندہ کرتے ہین

نہین اسکا گلہ تجھ سے کہ تو بدظن ہوا مجھ سے
خدا سمجھے رقیبون کو جو تیرے کان بھرتے ہین

مین وہ بدمست میکش ہون کہ روکے سے نہین رکتا
مری فقرونسی ساقی ہوش واعظ کے بکھرتے ہین

نکلکر آنکھ سے تیر مژہ پر لوٹ جاتے ہین
عجب کچھ شعبدہ بازی یہ طفل اشک کرتے ہین

غضب دیکھو لڑا کر آنکھ وہ انجان بن بیٹھے
تم دیکھو کہ دل لیتے ہین یون اور یون مکرتے ہین

بلا کی ضد قیامت کی ہی ہٹ اونکی طبیعت مین
ذراسی بات پر وہ وصل مین پہرون بکھرتے ہین

نکر بےکار ضایع بےخبر عمر عزیز اپنی
کہ رو لے اس مصیبت پر جو دم خالی گزرتے ہین

انھین اک کھیل ٹھہرا ہی زبان دیکر مکر جانا
نئے ہر روز وہ اقرار کرتے ہین مکرتے ہین

پریشان حال ہو تم کیون خفا ہے کیا بتلا میری
ہوا آہون کی چلتی ہے ترے گیسو بکھرتے ہین

محبت زلف پیچان کی نہ پیدا کر دل ناداں
زمانہ برا ہم اپنی پرچھائی سے ڈرتے ہین

عجب انداز سے وہ پوچھتے ہین مجھسے محفل مین
اجی بولو تو صاحب آپ بھی کیا ہم پہ مرتے ہین

نکر اظہار غم مشتاق استادی داغ کا مصرع
خدا پر خوب روشن ہے گذر جسطرح کرتے ہین

زمین پر پاے اس انداز سے وہ پاؤن دھرتے ہین
کہ فتنے آگے بڑھکر پیشوائی اونکی کرتے ہین

بلا نازل ہو کسپر دیکھیے کسپر غضب ٹوٹے
کسی کے سامنے آئینہ ہے گیسو سنورتے ہین

اگر سو بار تو زندہ کرے ہم کو خداوندا
فنا کے آشنا ہین ہم کہینگے پھر بھی مرتے ہین

خبر اتنی خوشی کی دے کہ وہ آتے ہین خود جہان
ہم اے قاصد ابھی دم تیرا منہ شکر سے بھرتے ہین

کبھی یہ بھی نہ پوچھا آپنے کون اس مین رہتا ہے
ہمیشہ آپ میری گھر کے آگے سے گذرتے ہین

بلائیں ہیں نے لیں جب وصل میں ہنس ہنس کے وہ بولے
اگر تم ہمپہ مرتے ہو تو ہم بھی تم پہ مرتے ہین

یہان لے لیکے کروٹ ہجر کی شب صبح ہوتی ہے
وہان وہ پاؤن پھیلائے ہوئے آرام کرتے ہین

نگاہ رحمت حق ہو تو کیا غم بحر عصیان کا
ابھی اسپار بیٹھے ہین ابھی اسپار اترتے ہین

دکھا کر اون کی تصویر اون کو جب ہمنے لئے بوسے
وہ یون شرما گئے گویا انہین کو پیار کرتے ہین

عطائے دست قدرت ہے بشر کا جامۂ ہستی
یہ کپڑے وہ نہین ہین جو اتارے سے اترتے ہین

بڑے بے رحم ہین بیدرد ہین صیاد سنگین دل
دکھا کر شاخ گل بلبل کو ظالم پر کترتے ہین

ستمگر ہم نہین انمین سے جو کینہ کپٹ رکھین
جو کچھ آتا ہے دلمین صاف منہ پر کہہ گذرتے ہین

وہی تم ہو نیا ہر دم ستم ایجاد کرتے ہین
وہی ہم ہین کہ پھر بھی جان و دل قربان کرتے ہین

وہی تم ہو نہ پوچھا جھوٹے منہ بھی تو کبھی ہم کو
وہی ہم ہین کہ اوسپر بھی تمھین کو یاد کرتے ہین

وہی تم ہو کہ خوش رہتے ہو ہر دم بزم دشمن مین
وہی ہم ہین کہ صدمے سہتے ہین تو نہین پھرتے ہین

وہی تم ہو کہ تمکو اپنی رسوائی تماشہ ہے
وہی ہم ہین کہ اپنی آبرو عزت کو ڈرتے ہین

وہی تم ہو کہ تمکو عار ہے صورت دکھانے سے
وہی ہم ہین کہ حسرت مین ہین برسون گذرتے ہین

وہی تم ہو کہ متوالی نظر سے مست کرتے ہو
وہی ہم ہین کہ ہوش اپنی نگاہون سے بکھرتے ہین

وہی تم ہو کہ آکر خواب مین جادو جگاتے ہو
وہی ہم ہین کہ بخت خفتہ پر رو رو کے مرتے ہین

وہی تم ہو روز و شب ہی سرگوشی رقیبون سے
وہی ہم ہین کہ سب کچھ دیکھتے ہین صبر کرتے ہین

وہی تم ہو کہ تم مین بے نیازی کی ادائین ہین
وہی ہم ہین کہ اس اعراض پر بھی پیار کرتے ہین

ازل سے ہمکو محبوب خدا کا عشق ہے شایق
خدا کو یاد ہے جسکی اوسی کو یاد کرتے ہین

عشق کرنا دلِ حزین نہ کہین
تیر چبھ جائے گا کہین نہ کہین

نالے کرنا دلِ حزین نہ کہین
سہم جائے وہ نازنین نہ کہین

کیا ملے گا وہ مہ جبین نہ کہین
آنکھ لڑ جائے گی کہین نہ کہین

سنتے ہین قبر مین عذاب بھی ہے
آسمان ہو تہ زمین نہ کہین

بدگمان ہین وہ میرے مرتے وقت
منہ دکھاتی ہو حور عین نہ کہین

تیرے ارمان کے عوض ای شوخ
تیر ہو جائے دل نشین نہ کہین

نزع مین بھی ہے جستجو باقی
پتلیان پھر گئین کہین نہ کہین

غیر کے گھر نہ جائے دل نادان
وہ ستمگر بھی ہو وہین نہ کہین

کل کے دن ہوگا جس پہ حشر بپا
تیرے کوچہ کی ہو زمین نہ کہین

غیر آتا ہے عید ملنے کو
ہو چھری زیر آستین نہ کہین

جھوٹے وعدے بھی بس ہے تسکین کو
صاف کہدیجئے نہین نہ کہین

سنتے سنتے رقیب کا احوال
آپ بن جائین نکتہ چین نہ کہین

تیرے کشتون کا دیکھکر انداز
حور کہہ اُٹھے آفرین نہ کہین

چشم بد دور صحن مین نہ نکل
چاند دیکھے تری جبین نہ کہین

اے حنا اون کے ہاتھ لال نکر
خون ہو جائے گا کہین نہ کہین

کوئے جانان مین دیر و کعبہ مین
دل مرا گم ہوا کہین نہ کہین

منہ پہ کچھ دل مین کچھ نہ ہو اوسکے
ہو عدو میرا ہمنشین نہ کہین

تن کے چل راہ مین نہ اے زاہد
کوستی ہو تجھے زمین نہ کہین

نہین آنکھون مین تاب نظارہ
آئے وقت واپسین نہ کہین

ضعف کہتا ہے اوسکے کوچہ مین
بیٹھ جائے گا دل کہین نہ کہین

اے جنون ہجر مین ترے ہاتون
میرا دامن ہو آستین نہ کہین

دل گم گشتہ ڈھونڈھتے میرا
کھل پڑے زلف عنبرین نہ کہین

وصف ابرو کا ہمنے لکھا ہے
آج خنجر چلا کہین نہ کہین

یہی معراج عاشقون کی ہے
تیرے در سے ہٹے جبین نہ کہین

خون اچھلکر ہمارا اے قاتل
ہو ترا نقش جبین نہ کہین

زلف پر ہاتھ نہ ڈال اے دل
ہو یہی مار آستین نہ کہین

وصل مین تو سنبھل کے چھیڑا دل
روٹھ جائے وہ نازنین نہ کہین

دیکھو سمجھا دو اسے خیر ہے تم کو
پھر خطاوار ہون ہمین نہ کہین

سن کے شکوے مرے رقیبون سے
آ گیا ہو انہین یقین نہ کہین

سچ بتا تا کہ راز کی باتین
تو نے منصور سی کہین نہ کہین

حشر کے دن بھی داور محشر
کیا عجب ہو وہی حسین نہ کہین

دیکھکر تیرے عارض و گیسو
لڑ مرین آج کفر و دین نہ کہین

تیری فکر بلند سے شایق
عرش بن جائے یہ زمین نہ کہین

لوگ جب نعت سوئے شاہ عرب جاتے ہین
ہم یہ کہتے ہین کہ ہم دیکھئے کب جاتے ہین

دور ہو جاتی ہے جب بے ادبی الفت کی
راہ مین ہم ز سر پائے ادب جاتے ہین

ہم لحد مین جو ڈراتے ہین وہ آتے ہین رسول
سن کے کہتے ہین ملک ہم بھی تو اب جاتے ہین

لیس لی غیرک یا سید مکی مدنی
بار عصیان سے صف حشر مین دب جاتے ہین

یہ تو کہئے کہ وہان وصل ہے کس عہد و کا
آپ بن ٹھن کے جو معراج کی شب جاتے ہین

ہائے مین دیکھ کے ان لوگونکو رو دیتا ہون
جانیوالے تری دربار مین جب جاتے ہین

لوگ جب پوچھتے ہین کب ہے ارادہ شایق
ہم یہ کہتے ہین ابھی ہو جو طلب جاتے ہین

مری بیکسی کا بیان ہو کیا مرا حال کس پہ عیان نہین
وہ فغان ہون جس مین اثر نہین وہ شرر ہون جس کا نشان نہین
مجھے سوز و غم نے جلا دیا مرا نام کو بھی نشان نہین

وہ شرر ہون جس مین چمک نہین وہ ہون آگ جسمین دہوان نہین

وہ زخمۂ جور و جفا ہون مین ہمہ تن اسیر بلا ہون مین
تجھے کیا بتاؤن مین چارہ گر کہ کہان ہے درد کہان نہین

وہ دل ظلم شعار ہون مین وہ ہی خانہ خراب ہون مین
مرا نام تو ہے نشان نہین جو ہون مین تو میرا مکان نہین

مین ادہر سے پھر ادہر آؤن کیون مین حرم سے دیر کو جاؤن کیون
جو وہان گیا وہ یہان نہین جو یہان گیا وہ وہان نہین

یہ ہے فرق اصل مین نقل مین یہ ہے فرق آب مین عکس مین
کہ زبان ہے منہ مین جن کے فقط اس کے مُنہ مین زبان نہین

جو ہے مبتلائے غم و بلا وہ یہی ہے شایق بے نوا
وہ ہے آدمی بھی کچھ آدمی جو اسیر زلف بتان نہین

عاشقو مژدۂ جان بخش سنا دیتے ہین
آج وہ منہ سے نقاب اپنی اٹھا دیتے ہین

نہین ممکن کہ شفا پائے مریض الفت
چارہ گر کیون تجھے لا لا کے دوا دیتے ہین

مین تو عاشق ہون تصدق ہون فدا ہون اُنپر
اپنا سا مجھکو جو اک پل مین بنا دیتے ہین

پوچھتا ہے جو کوئی ہم سے کہ ہو کس پہ فدا
ہاتھ سے اوس بت کافر کو بتا دیتے ہین

کوستا ہے تو اگر کوس پرائے جان جہان
ہم تو دن رات ترے حق مین دعا دیتے ہین

کہہ رہا ہے سر محفل ہمین ذلت دے کر
یون ہی ہم اپنے محبون کو سزا دیتے ہین

راہ مین رنگ طبیعت کا کہین چھپتا ہے
نقش پا خود تری شوخی کا پتا دیتے ہین

کیون نہ ہون وصل مین سب ہجر کی صدمے کافور
لب سے لب سینہ سے سینہ وہ ملا دیتے ہین

کبھی بھولے سے جو آتے ہین ہمارے گھر وہ
دل مین آنکھون مین انہین رہنے کو جا دیتے ہین

چلبلی اون کی طبیعت ہے نرالا انداز
جلوۂ جل وعلی اس مین نظر آتا ہے
اون کے گھنگرو کی ہے آواز مین اعجاز مسیح
لطف ہو دم جو نکلجائے ہمارا شایق
غوث اعظم کی ثنا کیا ہو بہلا ہم سے بیان
اون پہ قربان تو کر جان وجگر اے شایق
بولنا ورنہ کرنا یہ کوئی بات نہین

کبھی ہنساتے ہین مجھے گاہ رولا دیتے ہین
اس لیے آئینۂ دل کو جلا دیتے ہین
کشتۂ ناز کو ٹھوکر سے جلا دیتے ہین
جس گھڑی سینہ سے سینہ وہ ملا دیتے ہین
اون کے خدام تو مردونکو جلا دیتے ہین
جو تری بگڑی ہوئی بات بنا دیتے ہین
مرد جو کہتے ہین وہ کرکے دکھا دیتے ہین

اپنے مرشد پہ بہلا کیون نہ ہون قربان شایق
یہ وہ آقا ہین کہ اللہ سے ملا دیتے ہین

بام پر جلوہ فزا جان جہان ہے کہ نہین
تو جو بتا نہین میرے سوالون کا جواب
ہنس کے قاتل نے پس قتل رقیبون سے کہا
ڈہانہ تو خانۂ دل ہائے مسلمان ہوکر
جام مے منہ سے لگایا جو میرے مہ رونے
آسمان جس کو کہا کرتی ہے ساری مخلوق
آپ کیا رشک وہ حور نہین ہین صاحب
عشق پورا جو نہین آپ سے مجھکو نہ سہی

آج کچھ رنگ قیامت کا عیان ہے کہ نہین
دہن تنگ مین کیا تیرے زبان ہے کہ نہین
دیکھو تو اس تن بیجان مین جان ہے کہ نہین
غور سے سونچ یہ اللہ کا مکان ہے کہ نہین
دل یہ بولا کہ مہ وخور کا قران ہے کہ نہین
سچ کہو وہ مرے آہونکا دہوان ہے کہ نہین
کیا مکان آپ کا یہ رشک جنان ہے کہ نہین
مجھسے کچھ بہی تمہین الفت کا گمان ہے کہ نہین

کہدے انصاف سے سب اہل زبان ای شایق
بائل اوستاد دکن فخر زبان ہے کہ نہین

بتون کی دید سے کیا لطف اٹہائے بیٹھے ہین
نہ کیون ہو فخر مجھے عاشقان مولا پر

نظر سے حق کے نظر ہم ملائے بیٹھے ہین
در رسول پہ بستر لگائے بیٹھے ہین

کسی کا ہمکو ہو کیا خوف ڈر ہمین کس کا
ہمارے آنکھون مین خود وہ سمائے بیٹھے ہین

سنبھل کے وصل مین نادان تو کچھو دست دراز
وہ گورے ہاتھون بھی جوبن چھپائے بیٹھے ہین

نہ کیون جہان مین اندھیرا ہو صورت ظلمات
وہ آج گیسوؤن مین منھ چھپائے بیٹھے ہین

شفق کا رنگ نہ پھیکا ہو کیون مقابل مین
وہ پان کھا کے نیا رنگ لائے بیٹھے ہین

ہزار وخون ہوئے جاتے ہین غریبون کے
وہ جب ہاتون کو مہندی لگائے بیٹھے ہین

نہ کیون ہو داغ گلستان مین دل پہ لالہ کے
لبون پہ اپنے وہ مسی لگائے بیٹھے ہین

شب وصال مین اے دل یہ منتین کب تک
کبھی نہ مانینگے وہ ہٹ پہ آئے بیٹھے ہین

نہ کیون رقیبون کے دل پر الم ہوا ی شایق
وہ تیرے شانہ سے شانہ ملائے بیٹھے ہین

ہے جو تو جلوہ فگن ای گل خندان دلمین
ایک اک داغ ہوا رشک گلستان دلمین

اس دکان مین تو فقط وصل کا سودا ہی گران
جنس دارین جو پوچھو تو ہے ارزان دلمین

دیدہ وہ دل کہ دوراہی مین یہی رہتے ہین
کچھ تو شرمائین نظر باز پر ارمان دلمین

آشنائی کا تو اس عہد مین دیکھا ہے یہ رنگ
منہ پہ ہے صبح وطن شام غریبان دلمین

حسن دلخواہ جو ڈھونڈا تو وہ اکو نہ ملا
منھ پہ شرمندہ کوئی کوئی پشیمان دلمین

سب پہ روشن ہی جو کچھ فرق ہے مجھ مین اسمین
آگ تالو مین لگی شمع کے اور یان دلمین

دونون ہاتھون بھی سنبھلتے نہین مست مولا
کفر و دین سے نہ کھلا سر جو پنہان دلمین

حق ہی کہتے ہین جو سب ساتھ ہی دولہا کی برات
ان کے ہمراہ خدائی کا ہے سامان دلمین

اس گلستان سے چلے جاتے ہین خالی دامان
کوئی آنکھون مین سمایا نہ کوئی یان دلمین

دودہ کا دودہ ہے اور پانی کا پانی آخر
یاد کر روئین بہلا کیا ڈر وندان دلمین

وہ تو اک آپ کا دیوانہ ہے بھولا بھالا
آپ کیا سمجھے ہین شایق کو مرجان دلمین

نیر نظر جگر مین کسی نوجوان کے ہین — قربان ازل سے اک بت ابروکمان کے ہین

اوس بت کی مانگ کی تو چمک دیکھیے ذرا — جلوے تمام اسمین عیان کہکشان کے ہین

محفل مین دیکھکر مجھے بولے یہ ناز سے — دیکھو خبر تو لو یہ کدہر اور کہان کے ہین

ہم عاصیون کے سامنے اے واعظ زمان — دوزخ کے تذکرے کہین قابل بیان کے ہین

کیا بار زلف سے کمر اون کی لچکتی ہے — ہم بھی تو دیکھین ایسے وہ نازک کہان کے ہین

للہ اب تو جلوہ دکھا نزع مین ہمین — دم مین یہان کا اور کوئی دم مین وہان کے ہین

کیا پوچھتے ہو خانہ بدوشون کا حال تم — قابل نشان کے ہین نہ تو لایق مکان کے ہین

وعدے کے سچے آپ ہی نکلے جہان مین — ہان ہان حضور ہم ہی تو جھوٹے زبان کے ہین

باطن مین وہ قریب رگ جان سے ہے مگر — ظاہر مین ہم ادہر وہ ادہر لامکان کے ہین

قربان اوسپہ کیون نہون شائق حزین
سردار جو کے حور و ملک انس و جان کے ہین

حسینان جہان بھی کس قدر بیداد کرتے ہین — جنہین دیکھو اونہین کے ظلم کی فریاد کرتے ہین

اوتاری ہو بہو تصویر میرے جان عالم کی — عجب کچھ دستکاری مانی و بہزاد کرتے ہین

لگاتار آرہی ہین ہچکیان کیون انکی فرقت مین — مرے وہ بھولنے والے مجھے کیا یاد کرتے ہین

کیا آباد کن محنتون سے خانۂ دل کو — یہ کافر بت اوسی دم بھر مین کیون برباد کرتے ہین

عجب انصاف ہے صاحب جتاکر غیر کی الفت — مجھے ناشاد کرتے ہین اوسے دلشاد کرتے ہین

کہون کیا ان بتون کی حق مین بس اتنا ہی کافی ہے — تم ایجاد ہین ہردم ستم ایجاد کرتے ہین

ذرا تو رحم فرماؤ شب وصل اون کی حالت پر — سسکتے لوٹتے ہین عاشق پڑے فریاد کرتے ہین

بچانا نزع کی تکلیف سے ہم کو خداوندا — ترے بندے ہین اور تجھکو ہمیشہ یاد کرتے ہین

نہ لا تو دلمین شک ہرگز چلا چل حکم مرشد پر — کلام حق سمجھ اوسکو جو وہ ارشاد کرتے ہین

غزل اوستاد کو آگے لئے جاتا ہون سب دیکھین — وہ اسکو چاک کرتے ہین کہ اسپر صاد کرتے ہین

فشار قبر سے کیا خوف تجھکو شایق خستہ
تو ہی جن کے مرید و ہین وہی امداد کرتے ہین

روز و شب زلف مسلسل پہ فدا رہتے ہین
آپ ہی اپنے گرفتار بلا رہتے ہین

آجکل جوش جنون نے یہ نکالے پاؤن
دشت پر خار مین بھی برہنہ پا رہتے ہین

بن گیا برج قمر صاف مرا شیشۂ دل
اس مین کیا آئینہ رو ماہ لقا رہتے ہین

ڈھنگ الفت کے ہین دنیا سے نرالے اون کے
ہم فدا اونپہ تو وہ ہم سے خفا رہتے ہین

کیا اسی نور کے ذرّے ہین یہ ماہ و خورشید
صدقے اوس شاہ پہ جو صبح و مسا رہتے ہین

ایک دن دست درازی کی سزا پائینگے
کیون ترے ہاتھ مین یہ ورد حنا رہتے ہین

زاد عقبیٰ نہین کچھ پاس بس ایک اسکے سوا
غوث اعظم پہ شب و روز فدا رہتے ہین

جب سے ارشاد سنا ہے قدمی ہذا کا
سر جھکائے ہوئے سب اہل صفا رہتے ہین

بھول جاتا ہون نہین خود آپکو کیا غیر کا دخل
جبکہ دل مین مرے وہ جلوہ فزا رہتے ہین

بخش تو اون کے تصدق سے شایق کو
بندگی مین جو ترے پشت دوتا رہتے ہین

وہ خوش جمال کہ جو خوش حال ہوتے ہین
تصدق اونپہ ہم اے ذوالجلال ہوتے ہین

عدو سے روز فراق و وصال ہوتے ہین
ہمارے نام پہ وہ لال لال ہوتے ہین

وہ گورے ہاتھ حنا سے جو لال ہوتے ہین
ہزارون خون ہزارون حلال ہوتے ہین

نصیب مین ہے انہین کی تمہاری پابوسی
جو مثل نقش قدم پائمال ہوتے ہین

تڑپے گی رات وہان روز مختصر ہوگا
جہان کہ وصف خط و زلف و خال ہوتے ہین

کمر کو آپ کی دین گے نہ بال سے تشبیہ
جو عاشق آپکے نازک خیال ہوتے ہین

کہین گئے تھے نہ تم خیر مین نے مان لیا
پسینہ پونچھو بہت احتمال ہوتے ہین

وہی حسین ہے مالک مرے دل و جان کے
ادا و ناز مین جو بے مثال ہوتے ہین

ہمین تو ناز ہے رحمت پہ کیا جواب کا ڈر
لحد مین ہونے دو جو کچھ سوال ہوتے ہین

کسی کو دیکھ نہ اے دل کبھی حقارت سے
انہین غریبون مین اہل کمال ہوتے ہین

کہو تو شوخیان آئینگی کسطرح اون مین
ابھی تو نام خدا بارہ سال ہوتے ہین

ہمارے حلق پہ خنجر نہ پھر سکا اون سے
مدد نزاکت جانان حلال ہوتے ہین

یہ گردش آپکے آنکھونکی تازیانہ ہوئی
ہوا اشارہ پہ اون کے غزال ہوتے ہین

ہزار صاف ہون شیشے صفائی قلب کہان
کہین یہ ہمسر جام سفال ہوتے ہین

نزاکت اتنی ہوئی وقت دید غرق عرق
وہ آج بار نظر سے نڈہال ہوتے ہین

جدہر کو دیکھتے ہین آپ ہی کو دیکھتے ہین
کبھی ہم آپ بیٹھے ہی محو جمال ہوتے ہین

مرے جو خواب مین ہم آپ کیون ہوئے مضطر
اُٹھو بھی جانے دو وہم و خیال ہوتے ہین

جو غصہ ہوتے ہو تم - ہر کوئی ڈراتا ہے
تمہاری آنکھ کے ڈورے بھی لال ہوتے ہین

فلک کے ٹکڑے کرون تیر آہ سے کیون کر
یہ مہر و ماہ تو گردون کی ڈہال ہوتے ہین

نہین ہے بار مرے دلکو تیرے خال کا عشق
وبال کعبہ کہین کیا ہلال ہوتے ہین

ہین ان حسینونکی دورنگی سے ہون تنگ ایدل
خفا گہڑی مین گہڑی مین بحال ہوتے ہین

خیال زلف پریشان سے دل مخلوط ہے
اس ایک شیشے مین لاکھون ہی بال ہوتے ہین

گیا گذشتہ طبیعت کا رنگ ای شایق
بہت ہی چلبلے اشعار حال ہوتے ہین

حسن پر نخوت کبھی زیبا نہین
کیا زمانہ مین کوئی تم سا نہین

چپ ہوئے کیون تذکرہ پر وصل کے
کچھ تو فرمادیجیے ہان یا نہین

عشق کی بازی بہت دشوار ہے
بھائی مجنون نے اسے جیتا نہین

ہیچ تنہا الفت اسی کا نام ہے
ہم تو مرتے ہین تجھے پروا نہین

کچھ عجب پیچیدگی الفت مین ہے
راز حسن و عشق کا کھلتا نہین

سادگی اور وہ بھی اتنی سادگی ناک مین بھی نیم کا تنکا نہین

اشتیاق امید ارمان آرزو کیا کہون دل مین مرے کیا کیا نہین

موت سے بھی بڑھ گیا ہے انتظار ہائے رے قاصد ابھی آیا نہین

اس ستانے سے تو بہتر ہے یہی روز کی ہان ہان سے کہدینا نہین

کمسنی مین کھیل اونکا دیکھہ کر کون ہے جو جان پر کھیلا نہین

مین تو مین مانگی فلک نے بھی پناہ کوئی ظلم اُس نے اُٹھا رکھا نہین

دیکھئے دیدہ تو دل کے چور کا کہہ رہا ہے دیدہ دانستہ نہین

کہتے ہین وہ مجھسے ذکر وصل پر پھر تو کہئے مین نے کچھ سمجھا نہین

کیا بڑی ہے عمر اے قاصد تری مین یہ کہتا تھا ابھی آیا نہین

کس کے آگے اپنا دکھہ جا کر کہون کوئی میرا چاہنے والا نہین

کچھ ہنسو بولو خدا کے واسطے ایسے بیٹھے ہو دہن گویا نہین

آپ ہی کرتے ہین وعدون کو وفا سچ ہے اے حضرت کہ مین سچا نہین

روز گو ہوتا ہے خون آرزو تو نہ ڈر تجھپر مرا دعوے نہین

اک مجھی پر کس لئے جور و جفا سیکڑون عاشق ہین مین تنہا نہین

کیا پڑھائی الٹی پٹی غیر نے بدگمان ہون آپ سے ایسا نہین

سب حسین ہوتے ہین ظالم مرجان تو بھی ظالم ہے مگر اوتنا نہین

ایسی ہی ہوتی ہے رسم دوستی یار مین تیرا ہون تو میرا نہین

خیر تو ہے کس لئے یون سست ہو کیا مزاج دشمنان اچھا نہین

تھا غشی مین یار کے زانو پہ سر آپ مین آنا بھی کچھ اچھا نہین

جھوٹ کہنے کو تو مرتے ہین بہت سچ جو پوچھو کوئی بھی مرتا نہین

اک نہ اک صدمہ ہے دنیا مین ضرور دل بہلا چنگا کبھی رہتا نہین

نزع مین وہ یون تسلی دے گئے
کچھ تمہاری جان کو دہوکا نہین

دل ابھی تھا کیا ہوا کس نے لیا
ہاتھ ملتا ہون کہین ملتا نہین

وعدہ اے دل رات کو آنیکا ہے
کیا قیامت کا ہے دن ڈہلتا نہین

حلق پر چلجاتی ہے اُلٹی چھری
یون نگہہ کو پہیرنا اچھا نہین

کیا الف بے تے پڑہاؤن آپ کو
کہتے ہو ہر بات پر سمجھا نہین

اپنا کیا ہے آج آئے کل چلے
زندگی دو روز کی ہے یا نہین

غیر کی کچھ شکل نہین بنتی اے صنم
گر ترا منھ بیچ مین رہتا نہین

نوک کے لیتے ہو کیون تنتے ہو کیون
آپ سا بیشک کوئی بانکا نہین

جوش پر شایق کے ہے طبع رسا
فیض مردان خدا رکہنا نہین

جو بانکی ادا مین ہین تری جلوہ گری مین
یہ ناز یہ انداز کہان حور و پری مین

بیہوش کیا اوس نے تو اک جلوہ گری مین
معلوم نہین گذری ہے کیا بیخبری مین

غمزے ترے چالاک ہوئے فتنہ گری مین
آنکہین ترے اوستاد ہین جادو نظری مین

ہر وقت بجاوین کہین اغیار نہ گہڑیال
کہٹکا ہے شب وصل بھی سونیکی گہڑی مین

کہتے ہین کہ وہ دل عاشق نہ ملا ہو
دہوکا ہے انہین اپنے ہو ٹونکی مسی مین

پہر کہیئے اجی جاؤ چلو ناز دا اسے
قربان ہین جی لاکہو نکو اس ایک اجی مین

للہ کی قدرت یہ زمانہ کی دو رنگی
مین روتا ہون وہ ہنستی ہین شادی ہے غمی مین

تم بھی طلب بوسہ پہ منھ اپنا بڑھا دو
انکار کی عادت نہین ہوتی ہے سخی مین

تو باغ جوانی سے دیا خار ضعیفی
گل ہونے کا دھوکا ہے چراغ سحری ہین

لڑتے ہی نظر دل کی خبر سے ہوئے آگاہ
ہے تار نئے ڈہنگ کا اس نامہ بری مین

ل تک تو مجھے کوستے تھے کہتے تھے ورگور
کیون آج وہ شامل ہین مری نوحہ گری مین

مرشد نے پلائی مجھے جب سے مئے وحدت
دنیا کی خبر کہنے لگا بے خبری مین

تم کہو لدو جوڑا مرا دم گھٹنے لگا ہے
ملتا ہے مزا مجھکو تو آشفتہ سری مین

جلتا ہے جگر شام و سحر روؤن نہ کیونکر
سوزش کی دوا ملتی ہے آنکھونکی تری مین

گل کہائے ہین وہ فرقت رخسار مین تیرے
تشبیہہ تن زار ہے پھولونکی جھڑی مین

وان اوس نے جو سینہ پہ رکھی غور کی تصویر
یان اور ترقی ہوئی درد جگری مین

مین بھی ہون جفا سہنے مین استاد زمانہ
یکتا وہ ستمگر ہے جو بیداد گری مین

انداز نیا ناز نیا چال نرالی
مین نے نہین دیکہا یہ چلن اور کسی مین

کیا قدر نہ ہوگی ترے اشعار کی شایق
جمگہٹ شعرا کا ہے بہت بارہ دری مین

کسی طفل برہمن سے پھر اپنا دل لگاتی ہین
الہی شرم رکھہ کعبہ سے بتخانہ کو جاتے ہین

تصور مین کسی رشک پری کو جب بلاتے ہین
ہم اپنی آنکھہ کی پتلی کو بے پر کے اڑاتے ہین

گھٹا چھاتی ہے غم کی یاس جب ہوتی ہے وصلت سے
امید دل یہ کہتی ہے کہ لے وہ دن بھی آتے ہین

ہمارے دل مین رہنے سے تمہین کیون عار ہے صاحب
یہ وہ دل ہے خدا کو بھی اسی دل مین چھپاتے ہین

شفاعت کا نشان آگئے تو رحمت ہے اکہر جانب
خدا کی سامنے کس دہوم سے محشر مین جاتے ہین

مرے کا وقت ہے پیارا سمان ہے وقت رخصت ہے
ہمارا پاؤن پر سر ہے وہ ہاتھو نسی اٹھاتے ہین

وہ آکر خواب مین آنکھین لڑاتے ہی مین چونک اٹھا
نظر پہلے ہی کہتی تھی کہ جادو یون جگاتے ہین

وہی تم ہو کہ دل لیکر ہمین آنکھین بتاتے ہو
وہی ہم ہین کہ اسپر بھی تمہین سمجھائے جاتے ہین

ہے کس کی بے نیازی کا اثر شایق حسینونمین
خدا کی شان روز حشر بھی تن تن کے جاتے ہین

تکلم کا تھا کبھی پردہ کفن کا ہے کبھی پردہ
جہان سے چھپکے آئے تھے وہان پر چھپکے جاتے ہین

چلینگے حشر مین تنکر نہین ڈر سنگ عصیان سے
جو عاشق سرو قد کی ہین کہین ٹھوکر بھی کہاتے ہین

نہ تھا وہ غیر کا گہر اور نہ تھا وان آپ ہان سچ ہے
بس اب جانے بھی دیجیے کس لیے باتین بناتے ہین

کسی سے دور ہو کر پھنس گئی آفت مین ای شایق
حقیقت تو یہ ہی بگڑی ہوئی صورت بناتے ہین

مزے عشق کے کچھ وہی جانتے ہین
چھپو لاکھہ پردون مین پہچان لینگے
خدا جانے باطن مین تم کون ٹھیرے
نہ کیون دل پہ ہم اپنے صدقہ ہون ہردم
جدائی مین تیری مصیبت ہے راحت
گدائے مدینہ نہین شاہ سے کم
جسے دولت عشق احمد ہے حاصل
جو کچھ ہم نے جانا ہے جانا وہی ہے

مصیبت کو جو ولگی جانتے ہین
نہین خوب تمکو اجی جانتے ہین
بظاہر تو تم کو نبی جانتے ہین
مدینہ کی اس کو گلی جانتے ہین
پڑے کل تو ہم بے کلی جانتے ہین
وہان کے ولی کو غنی جانتے ہین
تو قسمت کا اوسکو دہنی جانتے ہین
تمہین یون تو حضرت سبھی جانتے ہین

یہ اونی سی ستاری اوسکی ہے شایق
برا تو ہے پر سب ولی جانتے ہین

تری رحمت مری مشتاق مین عصیان پہ مسائل ہون
وہ اپنے فن مین کامل ہے مین اپنے فن مین کامل ہون
وہ میرے دل کا دشمن ہے مین اپنے دل سے بیدل ہون
وہ ہے قاتل کا قاتل اور مین بسمل کا بسمل ہون
نثار رمز شخص کس ہون وحدت پہ مائل ہون
مقابل وہ مرا ہے اوس کا مین مدمقابل ہون
دل وحشی کا نغمہ ہے کہ مین زندان کے قابل ہون
خیال زلف کہتا ہے کہ مین شکل سلاسل ہون

ثبوت و نفی مین اثبات الا کا مین قایل ہون
کہچی ہے تیغ لا کی ماسوا کا اپنے قائل ہون
ادہر بھی پھینک صدقہ حسن کا ہن اسکی قایل ہون
گدائے کوئے الفت ہون فقط بوسہ کا سائل ہون

یہ قول آئینہ کا ہے مین صورت کے مقابل ہون
تمہارا عکس کہتا ہے کہ مین آئینہ کا دل ہون
فقیری میری خود کہتی ہے مین شاہی مین شامل ہون
تجہی سے مانگتا ہون تجھکو یارب مین وہ سائل ہون

الہی بخشنا مجھکو کہ مین بخشش کے قابل ہون
خطاوارونمین داخل ہون گنہگارون مین شامل ہون
خدا کا خاص مظہر ہون ظہور حق کا حامل ہون
خدائی مجھ سے ظاہر ہے خدائی کا حاصل ہون

بہار شاخ گلزار جہان ہے زندگی اپنی
خزان آتے ہی اوڑجاؤن گا مین شکل عنادل ہون
ہے مجھ مین خاصیت پانی کی مین ہر اک سے ملتا ہون
کہ ناقص ناقصونمین کاملو نمین اون سے کامل ہون

دم آخر بھی قاتل پھیر کر منھ ذبح کرتا ہے
رہا محروم نظارہ مین وہ کمبخت بسمل ہون
تری صورت مرے دلمین مری صورت تری دلمین
ستمگر تو مرا دل ہے ستمگر مین ترا دل ہون

تری اٹھتی جوانی دیکھکر دل بیٹھ جاتا ہے

بہار زندگی میں مین بھی مرجھایا ہوا دل ہون

ضعیفی میں یہ بالون کی سفیدی سب سے کہتی ہے
سحر ہوتے ہی بجھ جاویگی میں بھی شمع محفل ہون

ترے کشتون کے مدفن سے صدا آتی ہو سُن او بت
کبھی دل تھا ترے عاشق کا اب میں خاک کا دل ہون

طواف حُسن لیلیٰ کر رہا ہے خاک ہو ہو کر
غبار قیس کہتا ہے کہ میں بھی گرد محمل ہون

جمال پاک معشوق حقیقی کس طرح دیکھون
خدا میں خود میں خود میں صورت پردہ ہون حایل ہون

مجھی سے پوچھتے ہین خضر رسم کوچۂ الفت
کہ راہ عشق میں اے عاشقو میں میر منزل ہون

جفا ظالم میں ہے میری وفا مظلوم میں صاحب
کبھی میں شکل بسمل ہون کبھی میں تیغ قاتل ہون

کبھی تھا دوش پر مسکن کبھی فرش پر بستر
کبھی میں میر منزل تھا کبھی میں خاک منزل ہون

نظر جس پر تری اوٹھتی وہ بیٹھا تھام کر دل کو
ترے چلتے ہوئے جادو کا ظالم میں بھی قائل ہون

مرے دل میں ترا جلوہ ہے میں تیری نظر میں ہون
ہویدا میں ترے دل کا میں تیری آنکھ کا تل ہون

دکھا دو شکل جلدی نزع کی حالت ہے یا احمد
مسیحا جلد پہونچو اب مسیحائی کے قابل ہون

مدینہ سے نہ خالی پھیرنا اے رحمت عالم
تمہارے در پہ آیا ہون تمہارے در کا سائل ہون

خدا رکھے تجھے شایق ترا دم بھی غنیمت ہے
لیاقت تیری خود کہتی ہے مین ہر فن مین کامل ہون

مین منتظر حقیقت و یدار یار ہون
ہے مجھ مین راز جلوہ انی اناکا نور
یاد آتا ہے وہ علم الٰہی کا اندراج
اللہ رے شان میری مین منصور وقت ہون
روز الست چمکی تھی قالو بلا کی تیغ
مین وہ ہون ہر جگہہ ہے تجلی مری عیان
مجھ مین تماشے جنت و دوزخ کے ہین عیان
بلبل کبھی ہون باغ کبھی پھول ہون کبھی
معشوق بھی ہون عاشق ناشاد بھی ہون مین
القصہ خوب جانتا ہون مین جو کچھ کہ ہون

مین مظہر عنایت پروردگار ہون
وہ فرع ہون کہ اصل ہی سے ہمکنار ہون
شکل صفات ذات سے مین بقرار ہون
اُف رے اناکا جوش سزاوار دار ہون
ابتک چمک کے کہنا ہون مین ولفگار ہون
مین نور شمع انجمن بزم یار ہون
ضدین مجھ مین جمع ہین وہ نور نار ہون
مین صورت خزان کبھی فصل بہار ہون
مجھ مین ہے عشق اپنے پہ مین خود نثار ہون
اللہ کی خدائی کا وارومدار ہون

شایق یہ آپ اور یہ دعوی خدا کی شان
کہدو کہ اپنے کہنے سے خود شرمسار ہون

سارے مشتاقون کے دل یاد نبی سے شاد ہین
صورت حضرت مین انداز کلام اللہ ہے
سایۂ مجھکو مصطفے کے حشر مین رکھنا خدا
اے گل باغ رسالت کچھ تو فرماؤ کرم

اک خیال احمدی سے کتنے گھر آباد ہین
مد مین ابرو خال نقطے ہین تو آنکھین صاد ہین
جب برابر احمد و مداح کے اعداد ہین
مثل بو باغ جہان مین خانماں برباد ہین

مرحبا اہلاً و سہلاً اے خیال مصطفےٰ
شاد تجھ سے ہجر مین اپنے دل ناشاد ہین

مصحف رُخ یاد ہے ہمکو نبی کا قبر مین
اے نکیرو تم کو بس دو تین فقرے یاد ہین

کھینچلے کوئی شبیہہ یار دیکھون تو سہی
یون تو کہنے کو بہت سے مانی و بہزاد ہین

جلد پہونچا دے مدینہ مین رسول اللہ کے پاس
کیا ہمین اے ہجر جانان قابل بیداد ہین

میرے یہ اشعار گر مقبول ہولے دوستو
مغفرت کے واسطے کافی یہی اسناد ہین

الغیاث اے سرور عالم خدا کے واسطے
اب غریبون پر کرم ہو طالب امداد ہین

جس نے دیکھا طائر دل پھنسگیا اسکا وہین
آپ کے گیسو بھی یا حضرت نئے صیاد ہین

وصل سے ہو آپکے کوئی قربت سی خوش
ہم غریب آفت کے مارے ہجر ہی مین شاد ہین

اون کو جب ہم یاد کرتے ہین یہان صبح و مسا
اس لئے کہتے ہین ہم بھی مصطفےٰ کی یاد ہین

آپ کی امت مین ہین ہم اے شہنشاہ امم
اور غلامون مین ہین اون کی جو شہ بغداد ہین

نعت کا باعث ہے یہ کہتی ہی جو مخلوق سب
حضرت شایق بھی کیا کہنا بڑے استاد ہے

ردیف واو

یاس کہتی ہے مجھے ٹھوکرین بھی کھانے دو
شوق کہتا ہے مدینہ کو چلے جانے دو

دم رخصت یہ مدینہ مین کہونگا رو کر
زائرو چھوڑ دو مجھکو یہین رہ جانے دو

سُن لیا ہے کہ دم نزع نبی آتے ہین
پیشوائی کے لئے دم کو نکل جانے دو

ہجر احمد مین ہین مضطر جگر و دل دونون
مرے سینہ مین رہا کرتے ہین دیوانے دو

پیچ کھلجائینگے محشر مین سیہ کارونکے
زلف احمد کو ذرا آج تو بل کھانے دو

یہی جنت یہی فردوس یہی باغ ارم
طائر دل کو مدینہ کی ہوا کھانے دو

زائرو یاد مدینہ نہ دلاؤ مجھکو
ٹہرو ٹہرو مرے دلکو تو سنبھل جانے دو

دیکھکر شان نبی لے کے بلائین یہ کہون
حشر والو مجھے دامن سے لپٹ جانے دو

سر کے بل جاؤنگا روضہ پہ تصدق ہونے
مرے آقا کو مجھے یاد تو فرمانے دو

روضہ پہ رونے سے روکو نہ مدینہ والو
ابر اٹھا ہوا آیا ہے برس جانے دو

جسپہ شیدا ہے خدا مین بھی ہون اوسکا عاشق
ایک ہے شمع فدا اوسپہ مین پروانے دو

کعبۃ اللہ کو سب لوگ کہینگے واللہ
اون کی صورت تو ذرا اولین نظر آنے دو

پہاڑ کر اپنا کفن قبر مین اوٹھ بیٹھون گا
لا کے تصویر نبی مجھکو تو دکھلانے دو

مین نکیرین سے مرقد مین کہونگا شائق
ٹہرو ٹہرو مرے سرکار کو آجانے دو

جان و دل نظر ہے یہ اے شہ بطحی لے لو
ہم غریبون کا بھی دربار مین مجرا لے لو

دل تو مین دے ہی چکا نام تمہارا سنکر
جلوہ دکھلا کے مری جان بھی مولی لے لو

جان و ایمان و دل و خرد ہوش و رضا
مری کیا چیز ہے سب کچھ ہے تمہارا لے لو

حشر مین اون سے یہ کہتی ہے شفاعت اونکی
یا نبی سارے گنہگارون کا ذمہ لے لو

یہ لو مرقد مین وہ آتے ہین چھڑانے حضرت
اے نکیرین فرادم تو خدارا لے لو

گرمئی حشر یہ کہتی ہے گنہگارون سے
دوڑو سرکار کے دامن کا سہارا لے لو

سرمہ آنکھون مین لگائین گے غلامان نبی
زایرو چلتے ہوئے خاک مدینہ لے لو

جلوہ بے پردہ دکہا کر مجھے بے خود کردو
مرے بھی ہوش ذرا صورت موسی لے لو

عشق احمد مین مجھے آرزو مرنے کی ہے
اے مسیحا مرے جینے کی تمنا لے لو

سیدا آئین ہین بخشش کو ملائک دوڑو
پہاڑ کر دامن محشر ہی کا پردہ لے لو

نقد دل بیچ کر بازار جہان مین شائق
زلف احمد کا جو لینا ہو تو سودا لے لو

اے گنہگارو نہ تم رستہ مین گھبراتے چلو
ہم شفیع المذنبین کے در پہ ہین جاتے چلو

جائیگا ہرگز نہ یہ سوداے گیسوئے رسول
راہ مین دیوار و در سے سر کو ٹکراتے چلو

وصل جانا ہے اگر منظور تم کو زیست مین
خود کو تم کھوتے چلو اور یار کی پاتے چلو

یا نبی ہم آپکے الطاف پر ہین بے خطر
ورنہ کہتے ہین گنہ محشر مین گھبراتے چلو

منزل عشق نبی ہے سخت طے ہو کس طرح
حضرت دل رہنما ہو راہ بتلاتے چلو

ناتوانی کہہ رہی ہے دور ہے کوئے رسول
کہتی ہے ہمت جو کچھ ہو ٹھوکرین کھاتے چلو

اک نہ اک دن ہم بھی جائینگے مدینہ مین ضرور
دور جب تک ہین دل مضطر کو بہلاتے چلو

حشر مین کہتی ہے رحمت ہم گنہگاروں سے یون
ڈر نہین ہے میرا ذمہ تم بھی اتراتے چلو

کبتک اے شایق رہوگے مصطفی سے دور دور
اب مدینہ کی طرف سب لوگ جاتے ہین چلو

کہوے جو خودی اپنی تو بندہ بھی خدا ہو
منصور کے لب ہون تو انا الحق کی صدا ہو

رخ اسکا ہمیشہ ہی رہے سوئے محمد
عشاق کے دل مین صفت قبلہ نما ہو

اے صل علی لیجئے خبر پیارے محمد
ہونٹون پہ بھی غل ہو جو دم تن سے جدا ہو

ہم چاہتے ہین تجھکو دل و جان سے بڑھکر
مختار ہو تم ہم کو بھی چاہو کہ نہ چاہو

کیون عکس رخ پاک کو ہم صاف نہ دیکھین
چھوٹا سا جب اک آئینہ پہلو مین لگا ہو

رہتے وے مری خاک کو طیبہ کی گلی مین
ہرگز متوجہ نہ ادھر باد صبا ہو

اس طرح مری آنکھہ مین بینائی ہو پیدا
تتلی کے عوض یار کا نقش کف پا ہو

کہدونگا مدینہ مین سر عجز کو رکھکر
تم نام خدا جان خدا شان خدا ہو

ہم عاصیون پہ اتنی ہو اللہ کی رحمت
زاہد بھی تکین منہ تو قیامت مین مزا ہو

جو چاہو سزا دو مجھے تم سامنے اپنے
تجویز نہ میرے لئے فرقت کی سزا ہو

رسوائی ہو اور جان چلی جائے بلا سے
دنیا ہی بگڑ جائے مگر تم نہ خفا ہو

عاشق ہون فقیرانہ بسر کرتا ہون اپنی — کچھ حسن کا صدقہ مرے داتا کا بھلا ہو

منظور ہے ہم مردہ دلون کو جو جلانا — اے پیارے پیمبر تری آہٹ کی صدا ہو

ملتا ہے مصیبت مین محبت کا مزا بھی — سوزش مری بڑھتی رہے اور درد سوا ہو

ہر ایک مین کیون اُسکی بھی صورت نظر آئے — جو شکل تصور مری آنکھون مین رہا ہو

دنیا مین نہین کوئی مرا چاہنے والا — گو نا کہ برا ہون مرا آقا مجھے چاہا ہو

میزان کا وغدغہ ہے حشر مین شایق
کیا ڈر ترے پلہ پہ جو محبوب خدا ہو

سرور عالم سید آدم نور تجلا تمہین تو ہو — وحدت کی تم راز سی محرم حق کی تمنا تمہین تو ہو

مہر رسالت ماہ شفاعت مظہر رحمت شان عنایت — منظر وحدت مصدر کثرت برزخ کبریٰ تمہین تو ہو

بیر عرفان فقر کے سلطان گلبن ایمان فانی یزدان — رحمت رحمانی لکو سو رمان رشک مسیحا تمہین تو ہو

خلق مین امجد ولکے مقصد سیف مہنّد نور مقید — سب کے سید نام محمد صورت طٰہٰ تمہین تو ہو

نور خدا ہو جان خدا ہو شان خدا — شوق ادا ہو ماہ لقا ہو بانکے آقا تمہین تو ہو

صورت والے سب سی نرالے اللہ والے ہو متوالے — گیسو کالے کملی والے ساکن بطحیٰ تمہین تو ہو

ولکے تسکین سنرنکو بن رازندوین جہر تمکین — شان تحسین نام ہی یٰسین جان و آل آ تمہین تو ہو

خلق مین کامل خیر قبائل نور شمائل جمع فضائل — حق سے واصل سب کی شامل مزرالا تمہین تو ہو

ناز تمہاری پیاری پیاری ڈھنگ تمہاری اچھی ساری — ولکے سہاری آنکھہ کے تاری او ہوا تمہین تو ہو

ہان ہان شایق ہے نالایق کردو لایق دین مین واثق
تم ہو سابق تم ہو فایق سب سے اعلیٰ تمہین تو ہو

قلب مین جس کے ہو وصل کبریا کی آرزو — وہ کرے عشق محمد مصطفےٰ کی آرزو

چشم مست احمدی نے جیسے متوالا کیا — صوفیو دل سے گئی سب اتقا کی آرزو

بعد بربادی کے بھی عشق نبی جاتا نہین — خاک ہوکر دلین رکہتے ہو صبا کی آرزو

جان آنکھوں سے نہ نکلے کیوں ہماری الحباب
اس میں ہے دیدار محبوب خدا کی آرزو

طور کا سرمہ تمہیں کو ہو مبارک زاہدو
ہم کو ہے اپنے نبی کی خاک پا کی آرزو

ہو گئی واجب شفاعت ہم پہ جب عاصی بنے
کیا عطا کا رنگ لائی ہے خطا کی آرزو

مجھ سے عاشق کا بھی کیا رتبہ ہے اللہ وغنی
دل میں خالق کے ہے میرے دلربا کی آرزو

وہ ازل میں لطف یکجائی وہ وحدت کا سماں
ہے ستاتی انتہا میں ابتدا کی آرزو

مال و دولت کی تمنا زیست تک ہے دوستو
قبر میں حسرت بنے گی اغنیا کی آرزو

موت کیا ہے وصل ہے الموت خبر یاد رکھ
اس فنا میں چھپ کے بیٹھی ہے بقا کی آرزو

اپنے افعال و صفات ایسے فنا کر یار میں
شکل ہو ہو میں رہے انت انا کی آرزو

بھول جا خود کو اگر منظور ہے وصل خدا
دیکھ بہال اپنے بنی ہے ماسوا کی آرزو

عبدیت کا کیوں نہ ہم اقرار کرتے صاف صاف
تھی الست میں الٰہی کس بلا کی آرزو

کیوں نہ مانگوں آپ سے یا مصطفٰے اپنی مراد
شاہ سے ہوتی ہے پوری ہر گدا کی آرزو

یا خدا دکھلا دے شائق کو مدینہ زیست میں
ساتھ لیجائے نہ شہر مصطفٰے کی آرزو

کہدونگا حشر میں بھی داور کے روبرو
محشر ہو میرا میرے پیمبر کے روبرو

فضل محمدی کو نہ پہونچینگے انبیاء
کیا اختر دن کی روشنی نیر کے روبرو

طاق حرم ہوا خم ابروئے مصطفٰے
سجدے کرینگے ہم اسی خنجر کے روبرو

بلواتے ہیں مدینہ میں حضرت ذرا ٹھہر
کہتا ہوں روز یہ دل مضطر کے روبرو

سرسبز کیجیے ہم کو کرم کی نگاہ سے
جا کر کہیں گے گنبد اخضر کے روبرو

پیاسا ہوں ایک جام ادھر سید فداک
چلاؤں گا یہ ساقی کوثر کے روبرو

اتنی ہے آرزو مری اتنی ہے التجا
دم نکلے میرا روضۂ اطہر کے روبرو

سب روز حشر سامنے اللہ کے رہیں
میں تو رہوں گا شافع محشر کے روبرو

ہے صاف دلکو الفت مژگان مصطفےٰ
آئینہ چھلنی ہو گیا نشتر کے روبرو

شہر رسول پاک مین جاوئین کسطرح
تدبیر رو رہی ہے مقدر کے روبرو

شایق مدینہ جائین تو یون جبہ سائی ہو
سرور کے روبرو ہو تو در سر کے روبرو

دل مین اس طرح سے محبوب کا جلوہ دیکھو
بند ہو آنکھ تو کعبہ مین مدینہ دیکھو

یا نبی حیرت دیدار کا نقشہ دیکھو
بن نہ جائے یہ مرا آنکھون کا پردہ دیکھو

جن نگاہون سے کیا دلکو شگفتہ دیکھو
یا نبی تم انھین نظرون سے ہمیشہ دیکھو

چاند دو ٹکڑے ہوا حسن کا صدقہ دیکھو
لو مرے بانکے محمد کا اشارہ دیکھو

نور خالق سے ہے پر نور وہ روضہ دیکھو
حاجیو چلکے مدینہ مین بھی کعبہ دیکھو

دل ہے ٹوٹا ہوا پھوٹی ہوئی قسمت افسوس
ہجر احمد مین مرا حال شکستہ دیکھو

ضعف نے بھی مرے پر پرزے نکالے صد شکر
وہ مدینے کو چلا رنگ پریدہ دیکھو

بند رہی ہے میری ناکامی ارمان کی ہوا
اڑ رہا ہے مرے تقدیر کا خانہ دیکھو

آتی ہی ہوگی مدینے سے سواری ٹھہرو
ملک الموت ذرا دیر تو رستہ دیکھو

تسلی بخش اگر تیری نگاہ چارہ فرما ہو
برے سے جو برا ہو وہ ابھی اچھے سے اچھا ہو

تصور مین اگر برق جمال روئے زیبا ہو
ہمارا اوئے دل جلوہ زار طور سینا ہو

الٰہی سوز الفت کا اثر اتنا تو پیدا ہو
جگر پھکتا ہو آنکھین جل رہی ہون دل دہکتا ہو

کسی صورت سے پورا یا خدا قسمت کا لکھا ہو
مرا داغ جبین اس شوخ کا نقش کف پا ہو

مجھے تم آئینہ خانے مین مڑ کر دیکھتے کیا ہو
مری حرمت اگر دیکھے تو آئینہ کو سکتا ہو

اگر دل مین تمہارے سبزۂ رخ کی تمنا ہو
اسی غنچہ کے دامن مین ابھی اک باغ پیدا ہو

خدائی راز راز بے خودی بنکر جو افشا ہو
جو پیدا تھا وہ پنہان ہو جو پنہان تھا وہ پیدا ہو

اثر خون شہید ناز کا یارب کچھ ایسا ہو
حنا کے بدلے وہ ظالم کف افسوس ملتا ہو

ہری جاتی ہو دل ہی دل میں کیوں گھٹ گھٹ آئی ہو
ابھی وہ بزم دشمن سے چلے آئیں جو تم چاہو

مرے شام جدائی کا یہ کیوں تڑکا نہیں ہوتا
گریبان سحر سے دامن شب کو نہ اٹکا ہو

وہاں بن ٹھنکے آئیں کیوں نکلیں اسکی نزاکت میں
کہ جس کمبخت کا دل ہر گھڑی پھوڑا سا پکتا ہو

تری تلوار کی ڈوری سے زخموں میں ٹکے ٹانکے میں
عجب کیا بسمل تیغ ادا اسطرح اچھا ہو

تسلی کچھ نہیں درکار مجھے ہے دل شکستہ کی
لگے ہے تم لگا دو تو کلیجہ ہاتھ بھر کا ہو

سمجھ کر جس کو تم رنگ حنا ملتے ہو تلووں سے
کہیں ایسا نہ ہو وہ بھی مرا خون تمنا ہو

تعہد سے کرتے ہو عہد وفا میری قسم کھا کر
جو وہ بھی بدگمان میری طرح ہو جائے پھر کیا ہو

زبان تیغ ملجائے اگر منتقل ہیں وہ قاتل
ابھی تیرے شہیدوں کا دہان زخم گویا ہو

کھٹک ہوتی ہے یارب سانس لیتے میں یہ کیوں ہر دم
کوئی خار تمنا دامن دل سے نہ الجھا ہو

وہی عالم ہے اپنے حسرت مردہ کا سینے میں
چلو جاؤ بھی تم تو نام کے خالی مسیحا ہو

خوشی ہے وعدۂ فردا کی لیکن ایک کھٹکا ہے
کہیں شور قیامت بھی نہ میرے دل کا دھڑکا ہو

ابھی سے شکوۂ بدعہدیٔ دشمن زبان پر ہے
ابھی کیا کیا ہوا ہے اور ابھی دیکھو تو کیا ہو

دل صد چاک کو شانہ بنا لو مان لو کہنا
مرا ذمہ اگر زلفوں کا کوئی بال بیکا ہو

جہنم کی ہوائیں گرم گرم آنے لگیں پیہم
مرے سوز نہانی کا اگر جنت میں چرچا ہو

تمہارے وحشیوں کی گر یہی ہے گرم رفتاری
نہیں ممکن قیامت تک بھی اب سرسبز صحرا ہو

دھواں سا اٹھ رہا ہے آج کیسا صحن گلشن میں
خبر لینا ذرا گلچیں دل بلبل نہ جلتا ہو

خدا شاہد تمہارے وحشیوں کی سیر ہو جائے
جسے کہتے ہیں میدان قیامت وہ بھی صحرا ہو

برس جائیں کسی دن چار چھینٹے چشم گریاں کے
مرا ذمہ جو دن کا رنگ صحبت پھر نہ پھیکا ہو

عروس نظم کو بخت زلیخا میں نے بخشا ہے
مرے سر کیوں نہ اے شایق سخن گوئی کا سہرا ہو

خوشی سے جان دی ہے اس نے سوز ہجر احمد میں

عجب کیا ہے چراغ قبر بھی شایق کا ٹھنڈا ہو

ہے لب پر آہ اور آنکھون سے آنسو روان دیکھو
جدائی مین بری حالت ہے اے غوث زمان دیکھو

کوئی ہے وجد مین اور کوئی ہے فریاد و زاری مین
تم اپنے عاشقون کی دہوم اور شور و فغان دیکھو

مجھے کب یاد فرماتے ہین بغداد معلّے مین
چلا آتا ہے اب کے سال بھی اک کاروان دیکھو

چمکتا ہے ہر اک ذرہ مین غوث نور صمدانی
جہان دیکھو جدہر دیکھو جدہر دیکھو جہان دیکھو

تپ فرقت سے جلتا ہے دہوان دل سے نکلتا ہے
غضب کے صدمے سہتا ہے تمہارا مدح خوان دیکھو

دکھا دو اپنی صورت اب نہ ترساؤ مجھے حضرت
سنو جان جہان اب آگئی ہونٹون پہ جان دیکھو

قدم جن کے لئے ہین اولیا نے اپنے کاندہو نپہ
اب اون کی مدح دیکھو اور شایق کی زبان دیکھو

خدا کی شان ہے محمدؐ مصطفےٰ دیکھو
اور اون کی شان ہے لاریب محبوب خدا دیکھو

مرید و خوف کیا ہے فکر کیا ہے تمکو محشر کی
مدد پر غوث اعظم ہے تمہارا پیشوا دیکھو

مرا دل ہوگیا مردہ خدا کے واسطے آقا
کہو تم قم باذنی پھر یہ زندہ ہوگیا دیکھو

سیاہی چھاگئی دل پر گناہون سی پشیمان ہون
صفائی اسکی ہو یہ آئینہ ہے آپ کا دیکھو

یہ کس نے جلوہ مقدم سے اپنے کر دیا روشن
ہماری تیرہ مرقد مین اوجالا ہوگیا دیکھو

گنہگار و ندامت سے کہان تک منہ چھپاؤ گے
غلام خواجۂ صدیق کہلاتا ہون یا مولا
نہ کیون آسان ہو دنیا کی ہر اک مشکل ہونہین

کسی محبوب کے تم دامن رحمت مین آ دیکھو
میرے آقا کے آقا ہو مجھے بندہ بنا دیکھو
مرا مرشد ہے فرزند علی مشکلکشا دیکھو

نکمین اعمال شایق کے تو ہوگا حشر مین چرچا
محبت غوث کی تھی پلہ نیکی جھکا دیکھو

مہندی ہاتھون کو لگایا نہ کرو
ہنسکے باتون مین اڑایا نہ کرو
غیر کچھ اور ہی سمجھینگے جناب
ہوگا تاریک جہان آنکھو نہین
قتل کو ایک تغافل بس ہے
سامنے غیرون کے اے جان جہان
لب لعلین ہمین دکھلا کے حضور
ایک دن روز جزا ہے دیکھو
اپنا منہ دیکھتے ہو کیون تن کر
یاد ہے وصل مین کہنا اون کا
بیوفا سب ہین حسینان جہان

خون عاشق کو بہایا نہ کرو
برق پر برق گرایا نہ کرو
مجھکو ہر وقت بلایا نہ کرو
منہ کو زلفون مین چھپایا نہ کرو
تیوری اپنی چڑھایا نہ کرو
گالیان ہمکو سنایا نہ کرو
رات بھر خون رولایا نہ کرو
دل کو عاشق کے جلایا نہ کرو
ستم آئینہ پہ ڈھایا نہ کرو
مجھکو للہ ستایا نہ کرو
اپنا دل اون سے لگایا نہ کرو

غوث اعظم کا ہے خادم شایق
اوس کو ہر وقت ڈرایا نہ کرو

بسر یون زندگی آٹھون پہر ہو
قیامت مین جو احمد کا گذر ہو
اثر اتنا تو پیدا سے جذب الفت

ترا جلوہ مرے پیش نظر ہو
کہون گا اسطرف بھی اک نظر ہو
قدم حضرت کا ہو اور میرا سر ہو

اغثنا یا رسول اللہ اغثنا
مدینہ مین بلا لو یا محمد
صبا کچھ لا شمیم زلف احمد
نہو تسکین ہجر احمدی مین
صبا حالت مری حضرت سے کہنا

گنہگارون سے کیا تم بے خبر ہو
یہ باقی عمر میری وان بسر ہو
معطر ہم غریبون کا بھی گھر ہو
ترقی پر مرا درد جگر ہو
مدینہ مین اگر تیرا گذر ہو

قیامت مین مزا جب ہوگا شایق
یہ ہاتھ اور دامن خیر البشر ہو

الہی گرم جب بازار محشر ہو تو ایسا ہو
کہین سب میرے یوسف کو کہ داور ہو تو ایسا ہو
گنہگار ازل ہون میر محشر ہو تو ایسا ہو
سیہ میدان ہو عصیان کا دفتر ہو تو ایسا ہو
اوڑائی خاک کس نے اب نظر آتی ہین صورت
کسی کا دل الہی کیا مکدر ہو تو ایسا ہو
جو آنکھو نہین رکھو چھپ کر رہے تار نظر بنجائے
تمہارا ناتوان کانٹے مین نلکر ہو تو ایسا ہو
سراسر ٹھوکرین کھائین تمہاری راہ گذر مین
مرے سر مین مری پہلو مین مضطر ہو تو ایسا ہو
تڑپتا اور اچھلتا تیر کو نچہ مین پہنچ جائے
مرا دل میرے پہلو مین جو مضطر ہو تو ایسا ہو
چڑھے وہ نشئہ وحدت نظر مین تو ہی تو آئے
مرے پیر مغان ہونٹو نہین ساغر ہو تو ایسا ہو
رہے حسرت نہ پھر مجھکو عنایت اتنی ہون بوسے
تیرا احسان ایجان میری سر پر ہو تو ایسا ہو
گرے گر نار دوزخ پر تو برسے ابر رحمت سا
کسی کا یا الہی دامن تر ہو تو ایسا ہو
وہ تاریکی مین تربت کی چراغ طور بنجائے
ہمارا داغ دل روشن ابھر کر ہو تو ایسا ہو
تمہارے ہر مین اے پیارے رہی جا میرو لگی بھی
خوشا قسمت خوشا طالع جو دلبر ہو تو ایسا ہو
ترا جلوہ گھٹا مین جیسے بجلی یا فلک پر مہ
ہو پردہ مین تو ایسا ہو جو باہر ہو تو ایسا ہو

شراب عشق کا آئے مزا اُس مین کبھی اے شایق
قیامت مین عطا گر جام کوثر ہو تو ایسا ہو

تمہارا عکس رخ میرے جبین پر ہو تو ایسا ہو
کہین سب دیکھکر اچھا مقدر ہو تو ایسا ہو

اثر نالے کا میرے اوس کے دل پر ہو تو ایسا ہو
کہ تڑپے دیکھتے مضطر سے مضطر ہو تو ایسا ہو

تمہارے ناک کے تنکے نے چھیدا ہے کلیجے کو
ہو ناوک ہو تو ایسا ہو جو نشتر ہو تو ایسا ہو

نہ چھوڑے وہ کبھی اسکو نہ چھوٹے یہ کبھی اوس سے
ترا در ہو تو ایسا ہو مرا سر ہو تو ایسا ہو

مرے پر بھی لحد کی خاک وہ پامال کرتا ہے
ستمگر ہو تو ایسا ہو ستمگر ہو تو ایسا ہو

تونگر وہ دولت دیدار سے محروم ہے آئینہ
نصیبے کا کوئی اپنے سکندر ہو تو ایسا ہو

تری پلکوں کو دیکھا جس نے غم کی چھاونی چھائی
جو تیرے ہو تو ایسے ہون جو لشکر ہو تو ایسا ہو

مری آنکھوں پہ رکھکر ہاتھ میرا دل چراتا ہے
کوئی جو اس زمانہ مین دلاور ہو تو ایسا ہو

گلے پر جب چلے خنجر گریبان لال ہو جائے
ترے خنجر مین اے سفاک جوہر ہو تو ایسا ہو

تری مژگان کی الفت مین ہوا ہون سوکھکر کانٹا
کھٹکتا ہون عدو کے دل مین نشتر ہو تو ایسا ہو

رہے قوین کے پتلی جائے تو مثل نظر جائے
مری آنکھو نمین ای پیارے ترا گھر ہو تو ایسا ہو

جبین پر ہو جبین اور لب پہ لب ہو دیدہ پر دیدہ
ترا منہ شام وصلت میرے منہ پر ہو تو ایسا ہو

گلے پر تیغ رکھکر مجھ سے قاتل یہ کہا
کوئی گر سخت جان اللہ اکبر ہو تو ایسا ہو

دکھایا قدم آدم آئینہ تو کھل گئین آنکھین
کہا اترا کے اوس نے مہر ہمسر ہو تو ایسا ہو

جدا ہرگز نہ ہو وے زود حنا کا رنگ وہ لائے
مرا دل دست رنگین بیچ شکر ہو تو ایسا ہو

سلیمان کی نگین پر نور جیسے اسم اعظم کا
ترا نقش نقشہ میرے دلبر ہو تو ایسا ہو

بلائین اوٹھ کے لے گر فتنۂ محشر اوسی دیکھے
قیامت تھام لے دل قد دلبر ہو تو ایسا ہو

مری آنکھین ہون یا دل ہو جگر ہو یا کہ پہلو ہو
مرے پیارے پیمبر آپکا گھر ہو تو ایسا ہو

ملے چہرہ نبی کا مہر سے یا روئے یوسف سے
فلک پر ہو تو ایسا ہو زمین پر ہو تو ایسا ہو

مجھی سے وہ لپٹ جاتے ہین گھبرا کر شب وصلت
طبیعت مین کسی کمسن کے گر وٹر ہو تو ایسا ہو

محبت اوس کے گیسو کی ترکھو تو ولین ای شفایق

خدا کی مار کیا اٹھ گئے گھر سے تو لپٹا ہو

ہیں کرون آپ کی طاعت اجی بس جاؤ ہٹو
تجھ پہ کیوں اتنی حکومت اجی بس جاؤ ہٹو

غیر تو خوش رہیں آباد رہیں شاد رہیں
ہم تو ہیں اپنی مصیبت اجی بس جاؤ ہٹو

جلوہ پر آنکھ لگائی نہیں تم نے سچ ہے
پھر تجھی دن کی شرارت اجی بس جاؤ ہٹو

نزع میں آئے ہو اور وہ بھی بھلا نیک نیے
واہ واہ اچھی عیادت اجی بس جاؤ ہٹو

اور گھبراتا کو کوئی حضرت ناصح جا کر
کس کو کرتے ہو نصیحت اجی بس جاؤ ہٹو

پھر کے گھر آنے کو پاؤں میں لگی تھی مہندی
کچھ سوتی نہیں غیرت اجی بس جاؤ ہٹو

دفن کر کے مجھے اب روتے ہو کیوں مرقد پر
خاک میں مل گئی صورت اجی بس جاؤ ہٹو

وہ یہ کہتے ہیں اگر پاک محبت تھی حضور
بد لگی کیوں رات کو نیت اجی بس جاؤ ہٹو

آپ اقرار کے پکے ہیں تو پھر کیا ڈر ہے
کہہ بھی دو وصل کی ہو چکی مدت اجی بس جاؤ ہٹو

زلف رخ پر جو بٹا ہو گئے نیلے رخسار
آپکی اتنی نزاکت اجی بس جاؤ ہٹو

سوتے ہیں کہیں عشاق یہ لو اور سنو
دیکھ لی آپ کی چاہت اجی بس جاؤ ہٹو

شان تمہاری یہ نہیں گھونگٹ کا دوں سے
کہتی ہے شرم میں رحمت اجی بس جاؤ ہٹو

غیر کے گھر نہ گئے تھے یہ سچا ہے ہاں ہاں
اور ہوں گے کوئی حضرت اجی بس جاؤ ہٹو

گھر کو آؤ جو کہا میں نے تو ہنس کر بولے
کونسی ایسی ضرورت اجی بس جاؤ ہٹو

وصل میں ہاتھ بڑھاتے ہی جھجک کر بولے
دور رہیئے وہ خباثت اجی بس جاؤ ہٹو

کہہ رہا ہوں کہ سمجھاؤ جناب ناصح
اور بگڑے گی طبیعت اجی بس جاؤ ہٹو

تم سے عاشق جو ہوں مشتاق تو بھلا کیا کہنا
مفت بدنام محبت اجی بس جاؤ ہٹو

یار کا جلوہ ہے عیان خانہ بخانہ کو بکو
شکل نشان ہے بے نشان خانہ بخانہ کو بکو

باغ ازل کے پھول جب اڑ گئے ہاتھوں ہاتھ سب
مثل صبا ہے باغبان خانہ بخانہ کو بکو

اپنے حواس بیگمان مانع دید جان جان
پردے بہی ہین درمیان خانہ بخانہ کو بکو

سن کہا جو یار سے اپنا پتا بتا مجھے
آئی صدا یہ ناگہان خانہ بخانہ کو بکو

معنی قرب بہی مطلب اپنا سبہی
یار بنا ہے میہمان خانہ بخانہ کو بکو

دیکہنے کو جدا جدا طرز نئی نئی ادا
سب ہے بہی اوسکی داستان خانہ بخانہ کو بکو

مجھکو ہے قید ظاہری شکل ہے غمزدہ مری
یار مرا ہے شادمان خانہ بخانہ کو بکو

ہم کو دخل کچھ نہین ذات خدا مین بالیقین
دل مین مگر ہے یہ گمان خانہ بخانہ کو بکو

جلوۂ خالق جہان کیون نہ ہو ہر جگہہ عیان
دیکہتے ہین جب آسمان خانہ بخانہ کو بکو

یوسف خلق ہے کہان باطن خلق ہے نہان
اوسکا ہی ہے کاروان خانہ بخانہ کو بکو

جلوۂ یار خود نما عرش کی ہے اودہر بہلا
آئینہ خانہ ہے یہان خانہ بخانہ کو بکو

رمز انا ہر ایک جا کہتے ہین لوگ برملا
ہوگیا ایسا ارمغان خانہ بخانہ کو بکو

جلد دکہا دے یا خدا شہر رسول پاک کا
ہند مین کیون پہرون وہان خانہ بخانہ کو بکو

شایق خستہ بینوا ہے یہ طفیل نعت کا
ذکر ترا ہے اور بیان خانہ بخانہ کو بکو

وہ اچہلتا ہے ذرا اون کا جگر تو دیکہو
چاہنے والون کی آہون کا اثر تو دیکہو

آئینہ دیکہہ کے دل تہام کے خود کہتے ہین
چشم بد دور مری بانکی نظر تو دیکہو

وصل کے نام سے جسوقت وہ تہرانے لگے
کمسنی کہنے لگی ہائے یہ ڈر تو دیکہو

حشر مین سامنے اللہ کے آوٴگے جو تم
ٹر کے کہدونگا کنکہیون سے ادہر تو دیکہو

خط مرا دیکہتے ہی ہنسکے یہ فرماتے ہین
ان اشارون کے فدا زیر و زبر تو دیکہو

وصل مین ضد وہ کرینگے تو کہونگا جہککر
کن کے قدمون پہ جہکا ہے مرا سر تو دیکہو

دیر و کعبہ مین بہی ہے جنت و دوزخ مین بہی ہے
واہ وا حضرت انسان کا گذر تو دیکہو

رشک مہتاب وہ مہ اس مین ہے داغ حسرت
اوس ہمسر جو بنے شکل قمر تو دیکہو

آپکو دیکھ کے پھر غیر کو دیکھون نہ کبھی / مری نیت مرا دل میری نظر تو دیکھو

دلمین راضی ہین ستانیکو مجھے … / وصل مین ہے بھی یہ اگر اور مگر تو دیکھو

دیکھکر لاش مری رونے لگے چھپا کر / بعد مرنے کے محبت کا اثر تو دیکھو

چاند آیا ہے شب وصل کہ وہ آئے ہین / کیسی پر نور ہے محفل مرا گھر تو دیکھو

پس دیوار مرے گھر ہو وہ نالے سنکر / اُف نہ کی اوس ستمگر نے پتھر کا جگر تو دیکھو

اس ہوا سے ہے دیا وصل کا سونے اٹھکر / پوچھ اغیار کا ہے اس مین خبر تو دیکھو

مین نے کی آہ تو اس نے بھی جگر تھام لیا / حسرت عشق کا کیسا ہے اثر تو دیکھو

بسملون کی نگہ یاس بری ہوتی ہے / کہین بسمل نہ ہو قاتل کا جگر تو دیکھو

محفل غیر مین اون کا وہ کہنا چپ چپ / وہ اشارہ مرا اللہ ادھر تو دیکھو

ذکر آتا ہے جو محفل مین مسیحا کا کبھی / کہتے ہین لو مری ٹھوکر کا اثر تو دیکھو

گدگدی کرنے لگی سیدہی نظر کی برچھی / اور بھی ہنسنے لگا زخم جگر تو دیکھو

شب فرقت مین خیال رخ خندان آیا / شام غربت مین غریبون کی سحر تو دیکھو

کچھ سمجھکر ہی فرشتون نے کیا تھا سجدہ / واہ وا اصل علی شان بشر تو دیکھو

وصل کی شب اونھین تارونکو بتا کر یہ کہون / دل جلا ہون مرے نالونکا اثر تو دیکھو

یار کے واسطے غیرون کی بھی منت کی ہے
چشم انصاف سے شایق کا جگر تو دیکھو

ردیف ہائے ہوز

تو ہر ایک شئے مین ہے جلوہ گر تری شان جل جلالہ / تو ہر ایک آنکھ مین ہی نظر تری شان جل جلالہ

مری ذات تیرا ہی کام ہے مرا کام تیرا ہی کام ہے / تری ہاتھ سارا ہی خیر و شر تری شان جل جلالہ

تری ذات بندہ نواز ہی اسی بات پر مجھے ناز ہے
میں ہوں بندہ میری بھی لے خبر تری شان جل جلالہ

تو ہی میرا میں ترا دوست ہوں تو ہی منتظر میں ترا پوست ہوں
میں ہوں تجھ میں مجھ میں تو جلوہ گر تری شان جل جلالہ

جو فقیر تھی وہ غنی ہوئی جو امیر تھے وہ فقیر ہوئے
تری بے نیازی کا ہی اثر تری شان جل جلالہ

ترا نام جبکہ غفور ہے مری مغفرت بھی ضرور ہے
میں گنہگار ہوں رحم کر تری شان جل جلالہ

تجھے شوق ہے تری دید کا مرا نام شایق بے نوا
مجھے میری شکل میں آ نظر تری شان جل جلالہ

صورت مجھے دکھاوی مسند نشین طیبہ
بگڑی مری بناوے مسند نشین طیبہ

منہ خواب میں دکھاوی مسند نشین طیبہ
قسمت مری جگاوے مسند نشین طیبہ

وہ مستباں ہوں مجھکو تو ہی نظر میں آئے
ایسی مجھے پلاوے مسند نشین طیبہ

دیوانہ مجھکو کرکے کس گھر میں چھپ گیا ہی
للہ کچھ بتاوے مسند نشین طیبہ

محشر میں عاصیوں کا کوئی نہیں سہارا
تو آج لب ہلاوے مسند نشین طیبہ

حسنین پر میں ولسی ہو جاؤں کیوں نہ صدقے
ہیں دونوں شاہزادے مسند نشین طیبہ

بیمار ہوں نہ اچھا مرکر مدینہ پہونچے
ایسی دوا پلاوے مسند نشین طیبہ

اعمال نامے میری اسطرح تو ہلاوے
یکسر ورق ہوں سادے مسند نشین طیبہ

سب ہاتھ میری چومے مظہر سمجھ کے تیرا
ایسا مجھی بناوے مسند نشین طیبہ

کھلجاوے حشر میں جب میری سیاہ کاری
کملی مجھے اوڑھاوے مسند نشین طیبہ

ہی پاس دل کی میری آیا ہوں تیکے سائل
خیرات کچھ دلاوے مسند نشین طیبہ

پردہ میں ہیم ہے کہ دیکھوں خدا کی صورت
گھونگٹ ذرا اٹھاوے مسند نشین طیبہ

کامل ہے مردہ شایق فرقت کی آفتوں سے
ٹھوکر سے تو جلاوے مسند نشین طیبہ

نہیں فرقت تمہاری اب گوارا یا رسول اللہ
بلالو مجھکو طیبہ میں خدارا یا رسول اللہ

پکارین کیون نہ تم کو جان اپنی کیون نہ دین تم پر
تمہین سے زندگی کو ہی سہارا یا رسول اللہ

تمہین دیکھا ہی جس نے اوس نے دیکھا حق کی جلوے کو
تجلی حق کی ہے چہرہ تمہارا یا رسول اللہ

اوسے منظور تھا ظاہر کرے خود کو زمانہ مین
زمین پر اس لیے تمکو اوتارا یا رسول اللہ

جو منکر ہین شفاعت کے انہین دوزخ مبارک ہو
بھروسہ ہے شفاعت پر ہمارا یا رسول اللہ

تمہارے نقل الفت کے ثمر اتنے تو ہون حاصل
پھپولون سے پھلے سینہ ہمارا یا رسول اللہ

کہان تک صبر ہو شام و سحر آٹھون پہر دلپر
تمہارے ہجر کا چلتا ہے آرا یا رسول اللہ

انا اطلب رضاک شا نہین جسکے کہا حق نے
فدا اوس پہ نہ کیون عالم ہو سارا یا رسول اللہ

ہوئی آسان وہین مشکل ہین عقدی ہوئی سب حل
کسی عاشق نے جب تمکو پکارا یا رسول اللہ

خدا شاہد عرب ظاہر مین ہین رب ہو باطن مین
ادا کیا وصف ہو ہم سے تمہارا یا رسول اللہ

یہی ہے شوق مشتایق کا یہی ہے عرض مشتاق کی
دکھا دو روضۂ انور دوبارہ یا رسول اللہ

نبی کی ہو دل مین محبت زیادہ
نہین کوئی اور اس سے نعمت زیادہ

رسول خدا یون تو سب امتی ہین
رہے عاصیون پر عنایت زیادہ

ہمین بس ہے حب نبی کا وسیلہ
جو کرتے ہین کر لین عبادت زیادہ

ترقی پہ ہے عشق گیسوئے احمد
مزا دے گی ہمکو یہ وحشت زیادہ

کہان حسن یوسف اور اوسکی شباحت
تری شکل مین ہے ملاحت زیادہ

گدائی ہے طیبہ کی شاہی سے بڑھکر
وہان کی ہے ذلت مین عزت زیادہ

کیا ہے غنی اور ہم داغ دل سے
ملی ہے محبت کی دولت زیادہ

میسر ہو طیبہ کی ٹھنڈی ہوا مین
تپ عشق نے کی حرارت زیادہ

پیمبر ہوئے یون تو سب حق کی پیارے
مگر سب مین تو خوبصورت زیادہ

کہون حشر مین حوض کوثر پہ جا کر
پلا دو مجھے آج حضرت زیادہ

نظر آئے ہر چیز میں تیرا جلوہ — مری اسطرح ہو بصارت زیادہ
ہے پیش نظر مصحف روئے احمدؐ — کیا کرتا ہوں میں تلاوت زیادہ
الٰہی وصال رسول خدا کی — تمنا زیادہ ہو حسرت زیادہ
چمٹ جاتے ہیں اب جو لوں نام احمدؐ — ترے نام میں ہے حلاوت زیادہ

یہ نعت پیمبر کا باعث ہے شایق
ہوئی خلق میں تیری شہرت زیادہ

ہے ولیں بہار گل خنداں مدینہ — ہے میری چمن میں چمنستان مدینہ
اللہ کا معشوق ہے سلطان مدینہ — خاصان خدا کیوں نہ ہوں دربان مدینہ
یارب گل گلزار نبوت کے تصدق — آجائے نظر ولیں گلستان مدینہ
یہ منظر مخلوق ہے وہ منظر خالق — یہ شان ہے کعبہ کی وہ ہے شان مدینہ
محشر میں بھی فردوس کو دیکھوں نہ پلٹ کر — ہے جسکی نگاہوں میں گلستان مدینہ
یہ کہتے ہی ملجائیگی دوزخ سے رہائی — چھوڑو مجھے ہوں قیدی زندان مدینہ
ایسی ہو کھٹک پاؤں میں اعجاز محبت — میں چھوڑکے جاؤں نہ بیابان مدینہ
صدیق و عمر ساتھ ہیں پہلو میں نبی کے — اک قلب مدینہ ہے تو اک جان مدینہ

شایق ہے ترا ایک وہی چاہنے والا
سو جان سے ہوں عاشق سلطان مدینہ

محمد آپکی ہر اک ادا ہے دلربایانہ — شہنشاہوں کی صورت اوسپہ وہ کملی گدایانہ
نیا انداز ہے بانکی نظر ہے چال مستانہ — نرالی شان ہے پیاری روش ڈھنگ جانانہ
مجھے قسمت مری رہتی جو رہتی پاس قدموں کے — تجھے میں آتے جاتے دیکھتا طیبہ میں روزانہ
الٰہی حضرت عشق رنگ لائے حشر میں ایسا — کہیں سب آرہا ہے وہ رسول اللہ کا دیوانہ
شب معراج سب خوش تھے مگر یہ رشک تھا مجھکو — کہیں جبریل تیرے شمع رخ پر ہو نہ پروانہ

وہان حورون کے سر شوق مین چلنے لگے آرے
تصور ہی تمہارے ہین نہ کیونکر مست ہو جاؤن
چلو صہبائے وحدت پیکے صدقے ہونگے ساقی پر

شب معراج ابھی بیان ہو رہا تھا لفظ مین شانہ
نگاہ ناز و نبی ہے مجھے بھر بھر کے پیمانہ
مدینہ جسکو کہتے ہین وہ ہے مستون کا میخانہ

خادم رنجہ کرو حضرت کبھی شایق کے بھی ولین
نظر آجائے روشن تیرہ و تاریک کاشانہ

ہے ولین ضیائے مہ تابان مدینہ
دیکھو نگاہ ان آنکھون سے جو ہین شان مدینہ
یہ ہاتھ ہوا اور دامن سلطان مدینہ
ہوا اس ہمہ شوریدہ مین سودائے محمد
کانون سے ستون مسجد نبوی کی اذانین
حسرت ہے کلیجہ مین بھری عشق نبی کی
ہے شاہ سے رتبہ مین بلاشک وہ زیادہ
حضرت کو اسی شہر سے الفت ہی زیادہ

کعبہ مین بھی ہے شمع شبستان مدینہ
سو جان سے ہو جاؤنگا قربان مدینہ
یہ پاؤن ہون اور خار بیابان مدینہ
ہو اس دل بیتاب مین ارمان مدینہ
آنکھون مین رہے نور درخشان مدینہ
لب پر رہے وصف شہ شاہان مدینہ
جان اونکی مدینہ ہے تو وہ جان مدینہ
جان ان کی مدینہ ہے تو وہ جان مدینہ

شایق بھی ہوا ور نعت کی ہو نغمہ سرائی
اور سامنے آنکھون کے گلستان مدینہ

غلامون کو مدینہ مین بلانا یارسول اللہ
کرم سے پاس بلوا کر کلیجہ کیجئے اب ٹھنڈا
کسی حیلے بہانے سے بتا دو چاند سی صورت
سفر اب کے برس ہمکو میسر ہو مدینہ کا
دل دیوانہ کی دیوانگی کچھ رنگ لائے گی
ارادہ دلکا پورا ہو تمنا دلکی پوری ہو

تمہین ہے بے ٹھکانون کا ٹھکانا یارسول اللہ
جدائی کے ستم کب تک اٹھانا یارسول اللہ
کہان تک آنکھ سے آنسو بہانا یارسول اللہ
کہان تک دلکو سمجھانا منانا یارسول اللہ
مدینہ کا ہو گر جنگل سہانا یارسول اللہ
دعا اسکی مری خالی نہ جانا یارسول اللہ

ترا کھا کے یوں ہی کب رہوں در در پہ پھروں کب تک
بس اب نزدیک قدموں کے بلانا یا رسول اللہ

سفر کا ساز و ساماں سب مہیا ہو عنایت سے
مجھے ان سارے جھگڑوں سے بچانا یا رسول اللہ

خدا کا واسطہ اور فاطمہ حسنین کا صدقہ
مدینہ جلد مشتاق کو بلانا یا رسول اللہ

[illegible] تقاضائے مدینہ
شاید آنکھوں سے دیکھونگا تماشائے مدینہ

دیدار تجھے ہے دیدار خدا کا
کعبہ کی تمنا ہے تمنائے مدینہ

جنت کے طالب طالب جنت کو مبارک
میرا دل دیوانہ ہے شیدائے مدینہ

[illegible]
[illegible] خبر میری مسیحائے مدینہ

دیوانہ [illegible] رسول عربی ہوں
محشر ہے مرا دامن صحرائے مدینہ

[illegible] جلوہ ترا نور تھی خانۂ دل میں
کعبہ میں رہا کرتا ہے آقائے مدینہ

یار ہے نہ دکھا نزع میں جنت کا تماشہ
پتلی جو پھرے آنکھ میں پھر جائے مدینہ

مشتاق رہا کرتی ہے جنت بھی اسی کی
جو دیکھے رہا زیست سے شیدائے مدینہ

ہے عشق میں اور حسن میں اک لاگ ازل سے
دلیں ہی کیونکر نہ تو لائے مدینہ

پہنچائے گی پر نور مری مرقد طیبہ
چمکیگا اگر داغ تمنائے مدینہ

محشر میں جو لوگ آئیں عبادت کی سہارے
لیجائینگے ہم الفت مولائے مدینہ

معشوق کے ہر کوچہ میں عاشق کا ہے جلوہ
کیسا یہ تماشا ہے تماشائے مدینہ

یہ خانۂ دل ایک زمانہ سے ہے ویران
گلزار بنا دو چمن آرائے مدینہ

جبتک نہ ہو روضۂ مبارک کی زیارت
جائیگا نہ سر سے مرے سودائے مدینہ

مانگونگا خدا ہی سے میں محبوب خدا کو
چلاؤں گا کعبہ میں بھی میں ہائے مدینہ

ہو جاؤں گا قربان تری روضہ پہ محمد
تقدیر مری گر مجھے دکھلائے مدینہ

تو ان کے تصدق مجھے بخشدے یارب
جو زیست میں ان آنکھوں سے دیکھا ہے مدینہ

مشتاق کو مارا ہے غم ہجر نبی نے
اب جان دیتا ہے مسیحائی مدینہ

سن لیں اگر یہ پیمبر مرے بیمار کی آہ — اتنی تاثیر تو دکھلائے دل زار کی آہ
فرقت گلشن طیبہ میں مرے دل کا اک دن — توڑ ڈالے گی قفس مرغ گرفتار کی آہ
گرمی روز قیامت میں ہے کس کی سایہ — کام آجائے گی محشر میں گنہگار کی آہ
صادقوں کو نہیں اعدا کی عداوت سے خطر — سد پا کر سکا کیا کبھی کفار کی آہ
جو عشق ہیں انہیں زیبا نہیں شکوہ دلدار — نہیں معلوم کہ کیا کر گئی خونخوار کی آہ
تیغ ابروئے پیمبر نے کیا ہے بسمل — مر تو قاتل ہے یہ تلوار جگر افگار کی آہ
اے صبا احمد مرسل میں یہ جا کے میرے — تو ہی پہونچا دے وہاں تک دل بیمار کی آہ
لاکھوں زاری کرے طاعت ہو کیا ہوتا ہے — سید دکھلائے بھی پر تیرا یہ مکار کی آہ
اے غم عشق نبی ساتھ دے تو محشر تک — ہو ترقی یہ سدا عاشق غمخوار کی آہ
تجھ بنا تو کسی شخص کو جل جاؤ گے — آہ اعتبار میں ہے شعلہ فشاں یار کی آہ

بلد طیبہ میں پہونچ جائے دکن سے یارب
ہاں اتنا تو کرے مشتاق لاچار کی آہ

عشق حضرت کا اور ہے نقشہ — ان کی الفت کا اور ہے نقشہ
یوں تو صدہا نبی ہوئے پیدا — اس نبوت کا اور ہے نقشہ
گو ہیں محبوب رب بائیں سب طیبہ — اپنی ہمت کا اور ہے نقشہ
رنگ کثرت کا یہی ہے جلوہ نما — شان وحدت کا اور ہے نقشہ
عشق احمد میں ہے عجیب مزا — ان کی حضرت کا اور ہے نقشہ
شان الفقر کا جو ہو مظہر — اس کی دولت کا اور ہے نقشہ
من رآنی فقد رأی الحق ہے — تیری رویت کا اور ہے نقشہ

جب سے دلکو ہوا ہے عشق نبی
اب طبیعت کا اور ہے نقشہ

درد ہجر تو ہے دل خوش ہے
ہر مصیبت کا اور ہے نقشہ

سب گنہگار بخشے جائینگے
حق کی رحمت کا اور ہے نقشہ

صبح محشر مین دیکھیے کیا ہو
شام غربت کا اور ہے نقشہ

ہم گیا ہون پاؤن طیبہ مین
ورنہ حالت کا اور ہے نقشہ

تجھہ مین پنہان ہے جلوۂ مولا
تیری صورت کا اور ہے نقشہ

وحشت طیبہ مین چلکے دو نقشہ لیق
اب تو وحشت کا اور ہے نقشہ

ردیف یائے تحتانی

یاد طیبہ کی عبث تم ہو دلاتے جاتے
راہبر ساتھ مجھے لیچلو جاتے جاتے

راہ طیبہ مین جو ہم سر کو جھکاتے جاتے
خس و خاشاک کو پلکونسے لگاتے جاتے

اس طرح خواب مین آتے تو مزا آجاتا
گرتے ہم پاؤن پہ اور آپ اٹھاتے جاتے

خوب ہوتا جو ترے شہر مین مسکن ہوتا
روز ہم دیکھتے روضہ ترا آتے جاتے

شوق طیبہ کی جو اس دلمین بھڑکتی آتش
ہم بھی گھر بار کو سب آگ لگاتے جاتے

پوچھتے ہم سے وسیلہ جو مدینے والے
ترے روضہ کیطرف ہاتھہ اٹھاتے جاتے

بیکسی کہتی ہے کیا ہند مین رہنے سے حصول
کاش طیبہ کو یونہی خاک اڑاتے جاتے

صدقہ کرکے دل بیتاب کو روضہ پہ ترے
اور دیوانیکو دیوانہ بناتے جاتے

فتح مکہ مین جو تقدیر سے ہم بھی ہوتے
آگے بڑہکر ترے لوگون کو ہٹاتے جاتے

مٹ ہی جاتا وہین سب انت اتا کا جھگڑا
خود کو کھوئے ہوئے ہم آپکو پاتے جاتے

آپ ہر جا ہیں تو پھر کیوں نہیں فرماتے کرم
مل لو شائق سے کہیں راہ میں آتے جاتے

اے مدینہ کے قمر گیسوے پیچاں والے
نور ایمان تجھے کہتے ہیں ایمان والے

کون ہے جس پہ نہیں تیری عنایت کی نظر
تیرے شرمندۂ انعام ہیں احسان والے

ایک دن جلوہ دکھا آرزو بر لا ان کی
تیرے ارمان لیے بیٹھے ہیں ارمان والے

تیرے قدموں کی قسم حشر کا کیا ڈر ان کو
تیرے دامن سے لگے بیٹھے ہیں عصیان والے

ہم کو بھی عارف حق جلد بنا دیں حضرت
آپ ہیں معرفت خاص کے عرفان والے

اے شہنشاہ رسل تیری حکومت کے نثار
آفریں کہتے ہیں مرقد سے سلیمان والے

ہجر میں تیرے بہت جوش پہ ہے دیدۂ تر
ڈوب جائیں نہ کہیں نوح کے طوفان والے

ایک شائق ہی نہیں تجھ پہ ہیں قربان یکسر
ہند والے ہوں کہ ایران و خراسان والے

ہجر احمد میں جو گذرے گی گذر جائے گی
کچھ نہ کچھ آہ میری کام تو کر جائے گی

دم نکلتے ہی بلا لینگے بلانے والے
کیا بتاؤں کہ مری روح کدھر جائے گی

ہم گنہگاروں کی رسوائی نہ ہوگی حضرت
آپکی زلف جو محشر میں بکھر جائے گی

اشک جاری ہیں فراق نبوی میں صد شکر
آج کے تار سے طیبہ میں خبر جائے گی

صاف کہدے گی کہ ہوں امت محبوب خدا
کیا مری روح نکیرین سے ڈر جائے گی

تیری ہر ایک تجلی مرے بانکے احمد
شیشۂ دل میں پری بن کے اتر جائے گی

یا نبی تیرا تصور ہے مری آنکھوں میں
تو ہی آئے گا نظر جس پہ نظر جائے گی

عرض کر دینا مرا حال رسول اللہ سے
اے نسیم سحری تو جو ادھر جائے گی

زندگی کی تو کبھی فکر نہ کر اے شائق
عمر دو روزہ گذرنے کی گذر جائے گی

عشق و طاعت کے نہ کچھ بھی کام کے — ہم غلام مصطفی ہین نام کے
نام سے اللہ کے رہتا ہے ملا — یا نبیؐ صدقے تمہاری نام کے
اے صبا لے چل اوسی درگاہ پر — سر جہان جھکتے ہین خاص و عام کے
شکل ءِ کہلا خواب مین طیبہ کی چاند — منتظر ہم صبح سے ہین شام کے
مست آنکھون کے فدا یا مصطفی — سب ہین متوالی انہین وجام کے
کیا سیہ کاری کا ڈر عاشق ہین جو — مصطفی کی زلف شبگون فام کے
اپنے ویسا جو نبی کو کہتے ہین — ایسے نالایق ہین وہ کس کام کے
جلد وو اورون کو تم ہم سے ملو — مستحق عاشق ہین بس انعام کے
اللہ اللہ اوج وہ معراج کا — انبیا قائل ہین اس اکرام کے
موت آئی اور نہ طیبہ کو گئے — اے مقدر ہم ہین پھر کس کام کے

شکر اے شایق کہ دل کی لوح پر
حرف کندہ ہین نبی کے نام کے

جو محمد کا تصور ہے جانے والے — شان وحدت سے ہین وہ آنکھ لڑانے والے
یہ نبیؐ بات ہی پھر مجھ سے جدا رہتے ہین — میری آنکھون مین مری دل مین سمانے والے
اب خیال رخ حضرت مری غمخواری کو — تیرے ارمان ہین فرقت مین ستانے والے
حشر مین تیری شفاعت کے بھروسے ہو نہین — ورنہ اعمال نہین ہم کو بچانے والے
دیکھکر لشکر احمد کو فرشتون نے کہا — سر بکف جاتی ہین یون سر کے کٹانے والے
سن لیا ہم نے کہ دیدار نبی ہی بس مرگ — اسی امید پہ ہے جان سے جانے والے
پا ہی لیتے ہین پیمبر کا نشان اپنے دین — جو زمین نقش خودی دل سے مٹانے والے
کف افسوس ملا کرتے ہین تقدیر سے ہم — اور طیبہ چلے جاتے ہین جانے والے
جلوہ کچھ اور نظر آتا ہے سبحان اللہ — تیری صدقے میری صورت کے بنانے والے

خوابمین گر نظر آجاے کف پاے نبی — ہاتھ چومینگے مرا سارے زمانے والے
ہین بھی ہون تیرا گدا پھینکدے کچھ جھولی مین — اور مرے دین کی دولت کے لٹانے والے
حسن پراون کے نکرتے کبھی پہنچے نظر — دیکھتے گر تمہین یوسف کے زمانے والے

یوں فرشتوں سے کہونگا تہ مرقد شایق
ٹھہرو ٹھہرو مرے سرکار ہین آنیوالے

ہم برے اعمال کر کر مر چلے — امت احمد کو رسوا کر چلے
ڈر نہیں کیا تیر گی حشر کا — نور عشق مصطفےٰ لے کر چلے
یاد ابروئے نبی بسمل نہ چھوڑ — حلق پر جلدی مرے خنجر چلے
رحمت حق نے بلایا پیار سے — ہم جو روتے جانب محشر چلے
راہ طیبہ مین تھکے جو اپنے پاؤن — ضعف کہنے لگ گیا اب سر چلے
کھائیگا ٹھوکر قیامت مین وہی — جو یہان دولت پہ تن تنکر چلے
نعمت دنیا پہ فخرا اچھا نہین — چاہیئے انسان کو جھک کر چلے
سب نے حضرت آپکا کلمہ پڑھا — لا الہ کا عجب منتر چلے
مرنے والے لے گئے کیا اپنے ساتھ — ہان مگر دو گز کفن لے کر چلے
حشر مین یاد آئے جب اپنے گنہ — آیت لاتقنطو پڑھ کر چلے
تھے شکم مین جب کفن مین اب یہان — چھپکے ہم آئے تھے پھر چھپکر چلے
مرگئے تو بیکسی نے یہ کہا — سینہ پر ہاتھ اپنے خالی دھر چلے

خاک طیبہ پر نہ چل نعلین سے
شایق اسیر اپنے پیغمبر چلے

یا نبی کچھ تو کہو میرا جگر کس کا ہے — تم مدینے مین اگر ہو تو یہ گھر کس کا ہے
کون اللہ کو دیکھا آئے گرے دیکھے گا کون — یہ نظر کس کی وہ انداز نظر کس کا ہے

پڑھ کے فی الفنسکہ ہو گیا ہوں دیوانہ
سونگھتا ہوں مری رگ رگ میں گذر کس کا ہے

یا نبی یوں تو بہت آپ سے بڑھکر ہیں حسین
دل میں اللہ کا فرمائے گھر کس کا ہے

مرے سرکار کا کیا حسن کہوں اے زاہد
جلوہ اللہ کو بھی مد نظر کس کا ہے

نور بنکر نہیں رہتے ہو جو سینے میں حضور
پھر مرے دلمیں چھوٹا سا یہ گھر کس کا ہے

گر کے روضہ پہ یہ چلاؤں گا میں بھی شایق
یا نبی دیکھیئے دہلیز پہ سر کس کا ہے

مورا بانکا سنوریا لبھائی لیو جائے
لبھائی لیو جائی منائے لیو جائے

واکا لقب ہے مدینہ کا سائیں
دیوانہ مجھکو بنائے لیو جائے

کام نہیں دیکھے عمل نہیں پوچھے
رحمت سے اپنی بچائے لیو جائے

راج دلارا رنگ رنگیلا
روٹھے کو اپنی منائے لیو جائے

نزع میں آکر درس دکھا کر
ساتھ ہی اپنی بلائے لیو جائے

برچھی نظر کی دلمیں لگی ہے
نینوں سے نیناں لڑائے لیو جائے

امت کو محشر میں داور کے آگے
دامن میں اپنی چھپائے لیو جائے

سجدے میں گر کے کر کے شفاعت
دوزخ سے ہم کو چھڑائے لیو جائے

شایق گو تم بے پر ٹھہرے
شوق مدینہ اڑائے لیو جائے

کہیں جانے سے غرض ہے نہ کہیں آنے سے
کام عاشق کو نہ کعبہ سے نہ بتخانے سے

عاشق زار پہ ظلم و ستم و جور و جفا
سخت پچتاؤ گے دیکھو مرے مرجانے سے

وصل کی شب ہے ذرا شرم و حیا دور رکھو
صبح ہو جائے گی آخر یونہی شرمانے سے

منتیں کر کے [illegible] کیوں نہیں آتا ظالم
کیا ترے پاؤں دکھینگے مری گھر آنے سے

آتش عشق بھڑک جائیگی دیکھ اے ناصح
اور بگڑے گی طبیعت ترے سمجھانے سے

چھوڑ دے عشق بتان یہ تو بلا ہے نفسا لق
دیکھہ کیا حال ہوا ہے ترا غم کھانے سے

مرنیکا وقت ہے ای موت اسدم آ تو بہتر ہے
تصور مین نبی ہین اور نبی کی پاؤن پہ سر ہے

تصور اسطرح دلمین نہان ای بندہ پرور ہے
مرے سینہ مین الٰہی دل کے اندر آپکا گھر ہے

سیہ کاری سیہ کارو سیہ کاری کا دفتر ہے
نہین ڈرا اپنے دلمین الفت زلف پیمبر ہے

ازل سے دل مرا مست مئی عشق پیمبر ہے
اوسی کا نشہ ہی اب تک اوسی کا سر مین چکر ہے

فراق مصطفےٰ مین سب مرا گھر بار مضطر ہے
جگر بیچین ہے جان بیتاب ہے دل قابو سے باہر ہے

اسی آئینہ مین پرتو فگن روئے پیمبر ہے
مرا دل بھی خدا رکھے نصیبے کا سکندر ہے

عجب ہجر نبی مین آبروئے دیدۂ تر ہے
کہ پنہان اشک کی قطرون مین موج حوض کوثر ہے

خیال عارض گلگون حضرت دل کے اندر ہے
اسی باعث جنازہ پر مری پھولون کی چادر ہے

کہان کعبہ کہان طیبہ سمجھہ کا سارا چکر ہے
تجھی مین سب سی پنہان تیرا ولد و تو نکا منظر ہے

مقام عشق کیا اعلیٰ مقام اللہ اکبر ہے
خدا کے پاک دلمین بھی رسول اللہ کا گھر ہے

درخشان داغ ہجر مصطفےٰ سینہ کی اندر ہے
اوجالا میرے گھر کا آفتاب روز محشر ہے

نہ موت آئے نہ آپ آئین نہ دم نکلے نہ دل ٹھہرے
نہ مرتا ہون نہ جیتا ہون وہ مشکل ہی وہ دوبھر ہے

اسی سے ہوتی رہتی ہو جلا بزم تصور مین
کہ اپنا خانۂ دل رو کش میدان محشر ہے

ہجوم حسرت و ارمان ہو وہ شہ کی تصور مین
نبی کا عکس میرے دل کے آئینہ کا جوہر ہے

بہار افزا ہے وہ گل ریزی شمع سر مدفن
ہماری قبر پہ بھی قدرتی پھولونکی چادر ہے

نظر آئے جمال مصطفےٰ کیا کچھ کرے زاہد
کہ زنگ زہد سے تو دل کا آئینہ مکدر ہے

الٰہی وصل ہو یا جلد ہو جائے وصال اپنا
نہین آتے اگر حضرت قضا آجائے تو بہتر ہے

رسائی ہو تو کیونکر ہو رسول اللہ کے در تک
مری تقدیر کی گردش مین بھی پاؤن کا چکر ہے

بہت رویا ہون شرم جرم وعصیان پر چہ شاہد
جہنم کو بجھا دے گا وہ میرا دامن تر ہے

لحد مین چین سے ہم سو رہین گے اوڑھ کر کفن
گل داغ فراق مصطفیٰ کی ساتھ چادر ہے

خلش جاتی نہین ہے یاد خار دشت طیبہ کی
مرے دل کی کھٹکتی کس مزے کی نوک نشتر ہے

رہا قید تعلق سے ہوا اسطرح سے جیتے جی
کہ دیوانہ رسول اللہ کا آپے سے باہر ہے

ملی وہ آبرو یاد دُرِّ دندان حضرت مین
لڑی جو آنسوؤن کی ہو وہ رشک سلک گوہر ہے

خم ابروئے احمد کیا ہے اسے زاہد بیان کردون
مقام سجدہ گاہ عاشقان اللہ اکبر ہے

نہین ہے امتیاز مال و دولت فرق محتاجی
گدا و شاہ کا رتبہ یہان مرون برابر ہے

قسم تجھکو ترے انصاف کی اے داور محشر
نبی کے سامنے گر میری پرسش ہو تو بہتر ہے

فقیری مست ہون کملی مین ہر دم مست رہتا ہون
جسے کہتے ہین کملی والا وہ میرا پیمبر ہے

مجھے کافی ہو تو اے دولت عشق رسول اللہ
بظاہر مفلس و نادار ہون دل تو تونگر ہے

شہنشاہی یہان ہر دم لٹی رہتی ہے ٹھوکر مین
گدائی کوئے سردار رسل شاہنشہی بڑھکر ہے

تصور مین لڑی رہتی ہین آنکھین چشم حضرت سے
ستارہ بھی مری تقدیر کا کیا شعلہ اکبر ہے

بناکر اس مین تو اے ماہ طیبہ جلد روشن کر
بنا دے چاند اس کو دل تو اک چھوٹا سا اختر ہے

گلے پر خنجر عشق رسول اللہ چل جائے
یہی اک آرزو دل مین مرے اللہ اکبر ہے

اوسکی بے نیازی کی ہین جلوی جلوہ گر دل مین
غریبون کا بھی گھر اللہ کے گھر کے برابر ہے

طلب اپنی بقدر حوصلہ اے بندہ پرور ہے
ہم اوتنے پاؤن پھیلاتے ہین جتنی اپنی چادر ہے

گنہگار محبت شان سے آتا ہے محشر مین
ادہر ہے فوج حسرت کی ادہر ارمان کا لشکر ہے

جو پوچھین حشر مین مولا کہان ہے ناتوان شائق
بڑا احسان ہے کہدے کوئی اوسوقت بڑھکر ہے

جیتے ہین گنہگار شفاعت کے بھروسے
کرتے ہین گنہ سب تری رحمت کے بھروسے

ہے زاد و سفر پاس نہ کچھ آس نہ امید
ہم گھر سے چلے تیری عنایت کے بھروسے

پرسش نہ ہوئی چاہنے والون سے نبیؐ کے
اچھے رہے محشر مین محبت کے بھروسے

محتاج ہون مفلس ہون مگر دل تو غنی ہے — پچتائینگے جو رہتے ہین دولت کے بھروسے

تقوے پہ کوئی زہد پہ نازان ہو سر حشر — عاصی بھی چلے آئینگے حضرت کے بھروسے

رسوا نہین کرنا مجھے اے سرور عالم — آتا ہون مدینہ کو عنایت کے بھروسے

سب لوگ یہ کہتے تھے وطن مین وہ رخصت
ہم سونپتے شائق کو ہین حضرت کے بھروسے

تصویر ان بتون کی ہر آن سامنے ہے — نام خدا خدا کی اک شان سامنے ہے

مثل نظر ہے عارف جلوہ ہے اُسکا دل مین — کعبہ ہے میرے تن مین قرآن سامنے ہے

زلفون کی بو سونگھا دو ٹھوکر سے زندہ کر دو — عاشق تمہارا اےجان بے جان سامنے ہے

دیر و حرم کہان ہے پیش نظر وہ بت ہے — ایمان کی تو یہ ہے ایمان سامنے ہے

یہ کس کی جان لیگا یہ کس کے ساتھ ہوگا — اُبھرا ہوا جو جوبن اے جان سامنے ہے

اللہ رے تغافل جان اپنی جا رہی ہے — بیٹھا ہوا وہ ظالم اے جان سامنے ہے

زاہد ذرا تو چلکر صہبائے عشق پی لے — یہ کیا ہے میکدہ کی دوکان سامنے ہے

منظور ہے جو تم کو شمشیر آزمانا — عاشق تمہارا ہونے قربان سامنے ہے

اغیار بھی ہے ہم بھی پڑہتا ہے کون دیکھو — تم تیغ تو اوٹھاؤ میدان سامنے ہے

وہ دور سے دکھا کر تصویر اپنے بولے — یہ کون ہے اودہر آ پہچان سامنے ہے

جھنلا کے میری اُلفت وہ مجھ سے کہہ رہے ہین
شائق یہ کیا ہے تیرا دیوان سامنے ہے

تری ابرو جو اے شاہ امم ہے — مصیبت ہی قیامت ہے ستم ہے

اوسے طاق حرم ہم جانتے ہین — تری ابرو مین اے پیارے جو خم ہے

گدائے کوئے عشق احمدی ہون — مجھے کب شوق دینار و درم ہے

ترے بیمار کی جاتی ہے اب جان — مسیحا جلد آ ہوٹون پہ دم ہے

کسی کے ہجر مین آتی ہے ہچکی ۔ کسی کی یاد دل مین دمبدم ہے
گلی اوس رشک گل کی بس ہے مجھکو ۔ یہی جنت یہی باغ ارم ہے
رسول اللہ جمال اپنا دکھا دو ۔ کہ مین مرتا ہون اور آنکھون مین دم ہے
نچھوڑونگا کبھی گر لا کہہ کوئی ۔ یہ سر ہے اور محمد کا قدم ہے

تجھے کیا حشر کا ہو خوف شایق
یہ ہاتھ اور دامن شاہ امم ہے

مجھے ہی کام ہجر مین آنسو بہانے سے ۔ نکلتی ہے تپ ہجران کی گرمی اس بہانے سے
غلامون کو نہ ترساؤ جمال اپنا دکھانے سے ۔ گھٹا چھائی ہے غم کی چاندسی صورت دکھانے سے
سمک سے ہے سمان تک غل مرے دلکی صفائی کا ۔ کہ ہون غوث زمان کا شیفتہ مین یک زمانے سے
تمہین پر ناز ہے جبتک بلاؤگے نہ پاس اپنے ۔ تمہارے روٹھنے والے نہ مانینگے منانے سے
مین مرتا جاؤن تم ہردم لبون سی تم کہے جاؤ ۔ مجھے ہو کام مرنے سے تمہین مطلب جلانے سے
یقین ہے نزع مین تشریف لاؤگے مگر آقا ۔ نہ جبتک دم نکلجائے نہ سر کو تم سرہانے سے
مین مرجاؤن گلی مین آپکے حضرت یہی بس ہے ۔ غرض دفن و کفن سی ہے نہ لاشہ کو اٹھانے سے
طفیل مرشد کامل تمہین مین دیکھتے ہردم ۔ تصور جمگیا الحمد للہ اب جمانے سے
لحد سے حشر مین اٹھکر کہونگا آیئے حضرت ۔ ہوا ہون بے ٹھکانا آج مین پہنچ ٹھکانے سے
اسی کا مجھکو رونا ہے کہ ہو نہین دور قدمون سے ۔ بلا لو پاس بدتر حال ہے صدمہ اٹھانے سے
بھلے کا ہر کوئی ہو اور برے کا کون ہوتا ہے ۔ بنے کیونکر مری بگڑی مگر تیری بنانے سے
مرا ہے اعتقاد ایسا یہی ہے بات ایمان کی ۔ ہوئے ہین اولیا سب بہرہ ور تیرے گھرانے سے

فرشتون کو جواب صاف دونگا قبر مین شایق
غلام غوث اعظم ہون ڈرونگا کب ڈرانے سے

ہوا بند ہوگی جو محشر مین میرے آہون کی ۔ یقین ہے فرد بھی اڑجائیگی مری گناہون کی

کرین حضور شفاعت جو روسیاہون کی
تو بیگناہون کو ہو آرزو گناہون کی

عجیب فقر کی دولت خدا نے دی ہے مجھے
تری فقیری پہ آنکھین لگی ہین شاہون کی

مسافران مدینہ ہمک تے سبھی ہین کہین
کہ انتہا ہے ترا در تمام راہون کی

حضور ساتھ چلو ہیچکے جلد بخشا لو
طلب ہوئی ہے سر حشر عذر خواہون کی

چلی مدینہ کس شان سے مری عرضی
کہ آہ پیچھے پیچھے ادب سے فوج آہون کی

نہین ہے چشم شفاعت مین صرف ٹکا نشان
گری ہے اٹھکے سیاہی مرے گناہون کی

نظارہ حشر مین کس طرح مصطفےٰ کا ہو
کہ روئے پاک پر اک بھیڑ ہے نگاہون کی

ادب یہ وقت زیارت مجھے سکھاتا ہے
پڑے نہ روضہ پہ پرچھائین بھی نگاہون کی

تمہاری لٹ ہی دستار کے فدا سرکار
اسی سے شان ہے دنیا مین کج کلاہون کی

نبی کا نام نکلتے ہی منہ سے اسے شایق
ہوئی نہ حشر مین پرسش مرے گناہون کی

قربان پاؤن وارے ہین رحمت خدا کے
چھینٹے عطا کے ہین حرف اتنی ہی ہین خطا کے

زمرہ ہین یہ عاشقون کے کیون فخر ہو ہمکو
محبوب ہین ہمارے محبوب کبریا کے

ہم کو نہ مصطفےٰ مین ہمشکل نقش پا ہین
اٹھتا ہے درد و لیکن یون خاک پر بٹھا کے

آتے ان کا ہر قدم پر رستے مین سجدہ کرتے
یا مصطفےٰ ذرا تم دیکھو مجھے بلا کے

آنکھین ہی پھیر کو لو وحدت کا راز بولو
اپنا سا تم بناؤ نقشہ مرا مٹا کے

ہم دیکھکر نبی کو پھر کس کی شکل دیکھین
حق سے نظر لڑا یا اون سے نظر لڑا کے

عاشق تڑپ رہے ہین تم کو بغیر دیکھے
تڑپاؤ اور اون کو جلوہ ذرا دکھا کے

لیجاؤ حشر مین تم اس طرح یا محمد
آگے خدا کے پیچھے ہین چھپا کے

آل نبی کی الفت دیتی نہ کیون ہو شایق
امت کو بخشوایا ہر ایک نے سر کٹا کے

لیتے ہین ملک نعمت کے تحریر کے بوسے
سپہر حور نہ لے کیون مری تقدیر کے بوسے

بسمل ہین جو تیغ نگہ مصطفوی کے
وہ خواب مین بھی لیتے ہین شمشیر کے بوسے

مژگان محمد کا جو ہو جائے نظارہ
لین گے وہین زخم سے ہم تیر کے بوسے

مانع جو نہ ہوتا ادب سرور عالم
لے لینا تصور مین ہی تصویر کے بوسے

آ جائین اگر تجھکو نظر پیارے محمد
لون آنکھ سے مین اپنی ہی تقدیر کے بوسے

پا جائے اگر زلف رسول عربی کی
دیوانہ بھی لے قید مین زنجیر کے بوسے

اس طرح کہون نعت نبی حشر مین شایق
لے خلد مین قدسی مری تقدیر کے بوسے

بلبلین [illegible] خموش ہین کیون [illegible]
کیا بہار آئی ہے خاص ان کے لئے

ہم شہید ہین یادگران کے لئے
بیکسی روئے گی پھر کن کے لئے

وہ خوف ہون غیر پہ مجھ سے نفور
چاہ کی تھی کیا اسی دن کے لئے

ہے جوانی مین امنگین زور پر
دل لگی زیبا ہے اس سن کے لئے

اس اشارہ مین زمانہ لٹ گیا
دین و ایمان تم نے گن گن کے لئے

چاہنے والون سے ہے پروا تمھین
پھر بہار حسن ہے کن کے لئے

نزع مین بھی وہ نہ آئے ہائے ہائے
پتلیان پتھرا گئین جن کے لئے

رفتہ رفتہ تیرے چہرہ کی ضیا
نور ہوگی چشم باطن کے لئے

آئینہ دو نون کا حسن دلفروز
نور حق ہے چشم باطن کے لئے

ہم سے نخوت ہم سے مل ہم سے غرور
آپ پھر سرکار ہین کن کے لئے

موسم گل ہی مین اجڑا آشیان
رو رہی ہین بلبلین تن کے لئے

وصل مین وہ شام ہی سے سوگئے
نیند بھی نعمت ہے کمسن کے لئے

ہمت و تاو تواب صبر و خرد
لٹ گیا گھر بار سب ان کے لئے

دل دیا اللہ پر رکھہ کر تجھے — کیون کرون تکرار ضامن کے لئے
کیون کہون اللہ اکبر وقت قتل — یہ تو زیبا ہے موذن کے لئے
یا خدا ہو عمر بھر کا روز وصل — منتظین مانی ہین اس دن کے لئے
یار مژگان کا ہے ہر دم خیال — بلبل دل نے نئے تن کے لئے

دونون ہین مشتاق عدو و شام وصل
مرغ دلکش ہے موذن کے لئے

ہے بہار عیش پھر کن کے لئے — ہو نیا معشوق ہر دن کے لئے
در بدر ہم ہو گئے جن کے لئے — وہ نہ آئے گھر مین اکدن کے لئے
جان ہم نے نذر کر دی عشق کے — یہ پری تھی اوڑ گئی جن کے لئے
حشر مین بھی گر نہ بخشے جائین ہم — رحمت حق پھر ہے کسدن کے لئے
اون کو بتلا کر کہون گا حشر مین — یا خدا ہم مر مٹے ان کے لئے
انبیا کے آئینے و ہندلے نہون — ہے یہ عینک چشم باطن کے لئے
ہین مرے حامی شفیع المذنبین — بخشدے للہ تو ان کے لئے
جان دی ہے بنیہ اون کو دیکھکر — حسن خود کافی ہے ضامن کے لئے
اُن کی مژگان نے کیا چھلنی اسے — لڑ رہے ہین ایسے وہ تن کے لئے
مجھکو بتلا کر وہ بولے غیر سے — ہو گئے بدنام ہم ان کے لئے
گھورتے ہین بدر کو وہ شام سے — چاندنی پڑہتی ہے ہمسن کے لئے
حشر مین کیا حشر ہوگا دیکھنا — مر رہے ہین ہم تو اسدن کے لئے
کیا چمن مین گل ہوئے ہین خندہ زن — بلبلین ہنستی ہین کیون تن کے لئے
مر گئے ہم آئے جب وہ شام وصل — موت کیا بیٹھی تھی اسدن کے لئے
اوس نے بے گنتی کئے ظلم و ستم — ہم نے بوسے جن کے گن گن کے لئے

باغباں کے خوف سے ای عندلیب
پھول سبھی گلشن سے گن گن کے لئے

کھیلتے ہیں وہ کھلونا جان کر
دل مرا تحفہ ہے کس سن کے لئے

دل لگا کر کیوں ہوئے انجان آپ
کیا محبت تھی یہ دو دن کے لئے

مذہب عشق از ہمہ ملت جدا
جنت ہمارے حور و مومن کے لئے

ولیں اک حسرت نہ پھر باقی رہے
تم جو گھر میں آؤ دو دن کے لئے

میکدہ میں یوں ہوئی رد و بدل
جام سبھی گن کے دے گن گن کے لئے

مومنو مومن ہے نام اللہ کا
فخر تنہائی ہے مومن کے لئے

وحدت و کثرت ہے مجھ میں آشکار
ہیں ظاہر و باطن کے لئے

حضرت واعظ کی یارب خیر ہو
رند گبر بیٹھے ہیں ان کے لئے

عشق نے لوٹا جوانی میں ہمیں
سب مصیبت تھی انہیں کے لئے

اپنا آنا خوب ہے جانے کی دلیل
زندگی شتاق ہے دو دن کی لئے

پوشیدہ کون آپ میں ہے جان جائیے
پردہ میں رہنے والے کو پہچان جائیے

انداز اپنے حسن کا گر جان جائیے
صورت بنانے والے کے قربان جائیے

عظمت دل حزین کی اگر جان جائیے
قربان کرنے والے پہ قربان جائیے

کہتے ہیں صاف ابروئے خمدار آپ کے
لوہا ہماری تیغ کا اب جان جائیے

امر محال وصل سے آسان کیجیئے
جو بات مان لی کہیں نہیں مان جائیے

دل کہہ رہا ہے آپکے سر پر نثار ہوں
کہتی ہے جان آپکے قربان جائیے

ان بھولی باتوں پر کیونکر نہ پیار آئے
کہتے ہیں کہہ کے پھر ترے قربان جائیے

بولی وہ میری لاش کو ٹھکرا کے بعد قتل
کس منہ سے اب کہوں کہ قربان جائیے

اُف رے ستم کہا یہ ستمگر نے وقت دفن
اب ساتھ لیکے قبر میں ارمان جائیے

کہدون گا صبح وصل یہ اُن سے دم وداع
پہر اونسے لیکے سب ارمان نہ جائے

انکار وصل کرتے ہین وہ بال کہولکر
مطلب یہ ہے یہان سے پریشان نہ جائے

دریا پہ بادِ زلف نے وحشی بنا دیا
ہر موج کہہ رہی ہے پریشان نہ جائے

آئینہ لیکے سامنے کسکے ہو سنوارتے
یون گہر مین غیر کے تو پریشان نہ جائے

ہوتی ہین اونکی زہر بہری مہربانیان
گہر دشمنون کے آپ تو مہمان نہ جائے

کہتے ہین اون کے تیر نظر مجہکو دیکہکر
حسرت زدہ کے سینہ مین مہمان نہ جائے

تشریف لائے کبہی حضرت آپ مین
اکدن خدا کے گہر بہی مہمان نہ جائے

ملنا محال ہے دل گم گشتہ کا نشان
مٹی گلی گلی کی اگر چہان نہ جائے

کچہ بہی نہ پائیگا خبر اپنی جناب شیخ
دیر و حرم کی خاک اگر چہان نہ جائے

ہے ہے وہ کہنا یاس سے اونکا دم وداع
اللہ آپکا ہے نگہبان نہ جائے

پرسش کریگا کوئی نہ دیوانہ جان کر
محشر مین چاک کرکے گریبان نہ جائے

مہمانون کا ہجوم ہے اور تنگ ہے مکان
کس طرح لیکے قبر مین ارمان نہ جائے

مدفن پہ یون نہ روئیے گیسو بکہیر کر
ہوتی ہے میری روح پریشان نہ جائے

بے پردہ آکے جلوہ دکہا دیجئے مجہے
موسیٰ کی طرح کرکے پشیمان نہ جائے

ہے مقتضائے شوق کہ مدفن ہو کوئے یار
مرکر حریم خلد مین مہمان نہ جائے

کہتے ہین قدسیون سے دم حشر مغفرت
رحمت کا شامیانہ تو تان نہ جائے

عکس اپنا آئینہ مین دکہا کر وہ کہتے ہین
معشوق کون ان مین ہے پہچان نہ جائے

پہچان لیجے بیٹھا ہو آئے پس فنا
اٹھئے نہ رکہکے سر پہ احسان نہ جائے

اتنا رہ راہ مین تو نہ گہونگٹ اٹھائیے
کم عاشقون کے ہوتی ہین اوسان نہ جائے

آخر کو پاک ہوگئے بدنام ہو لئے
گہر مین عدو کے جائے جہان نہ جائے

تہا کمسنی کے ساتہ ہی انکار وصل کا
کہتا ہے اب شباب کہ اب جان نہ جائے

کایا پلٹ کبھی تو ہوا ایسی بھی یا خدا — مجھ سے کبھی وہ بات مری مان جائے

آئے ہین نزع مین تو بسیر کیجئے — جب جان میری جائے تو ایجان جائے

دیوانے اپنے ہوگئے آئینہ دیکھکر — کہتے ہین عکس سے تری قربان جائے

سنتے ہین ہم کہ قند مکرر مین ہے مزا — اک گالی اور بھی ترے قربان جائے

ہان ہان ذرا کہو تو نہ چھیڑو مجھے ہٹو — ان بھولی بھولی باتون کے قربان جائے

کاندھا نہ دین مجھے انہین سمجھاوے ہمنشین — مینت کے آگے آگے ہے ارمان جائے

بے پر ہو کہ وہ ہمکو دکھانے سے کیا حصول — غش آرہے ہین جاتے ہین اوسان جائے

شکر خدا کہ آئے عیادت کو نزع مین — یہ بھی بہت ہے آپکا احسان جائے

اعمال کہہ رہے ہین یہ دنیا مین غافلو — لے کے گناہ سر پہ پشیمان جائے

شایق خدا کو حشر مین کیا منہ دکھاؤ گے
دل مین بتون کا لے کے نہ ارمان جائے

جانی ہوئی ہے بات تو پھر جان جائے — ہے کون دلنشین اوسے پہچان جائے

دشمن کے گھر سنبھل کے مری جان جائے — خود آپ اپنے بنکے نگہبان جائے

عقل پر گھمنڈ تو پھر جان جائے — ہے کون مشت خاک مین پہچان جائے

شام وصال آپکے قربان جائے — اک بات ہی ذرا سی اوسی جان جائے

قاتل بھی رو کے کہنے لگا بعد قتل کے — بسمل کی بے گناہی پہ قربان جائے

لاکھون مین اپنے صبر کو کرتے ہین انتخاب — ظالم تری نگاہ کے قربان جائے

ای جذب عشق لطف تو جب ہے کہ وہ مجھے — اے آہ پر اثر ترے قربان جائے

تلوار لے کے قتل پہ تیار ہین مرے — اولٹے وہ کہہ رہے ہین مجھے مان جائے

میخانہ مین تو آئے ہین چوری سی شیخ جی — اور اوس پہ کہہ رہے ہین مجھو مان جائے

اک بوسہ دیجئے حسن کی خیرات جان کر — مین ہون گدائے عشق مری مان جائے

آزادگان عشق سے کہتی ہے بیکسی | دنیا کی خاک چھاننا ہے چھپا ن جائے

ایسا حسین ملیگا نہ ہرگز جناب دل | سارے جہان کو بھی اگر چھپا ن جائے

اک حرف عشق کا نہ ملے زاہدو تمہین | اوراق کل کتابون کے گر چھپا ن جائے

مین کیون ڈرون فشار لحد سے کہ وقت دفن | کہتے ہین سب خدا ہے نگہبا ن جائے

گو پر خطر ہے راہ محبت جناب دل | اللہ آپ کا ہے نگہبا ن جائے

مین کوچہ رقیب مین کیون سد راہ ہون | عصمت خود آپکی ہے نگہبا ن جائے

حسن آفرین کے حسن کا شعبہ ہی اپنا حسن | کیونکر نہ اپنی شکل پہ قربا ن جائے

دھڑکا ہمارے دل سے قضا کا مٹا دیا | اے خنجر ادا ترے قربا ن جائے

ارمان بن کے سینۂ عاشق مین رہگیا | تیر نگاہ ناز کے قربا ن جائے

آئے ہین بال کھولے لئے میرے دم اخیر | مطلب ہے قبر مین بھی پریشا ن جائے

کہتی ہوا ون کی گیسوئے شب گون کی برہمی | جنگل مین بھی حضور پریشا ن جائے

صبح وصال بال ہین بکھرے ہوئے تمام | آئینہ دیکھکر نہ پریشا ن جائے

فرمائیے نہ کچھ مری تنہائی کا خیال | ہین دل لگی کو آپ کے ارما ن جائے

ہم جنس پر نثار ہون مین ای جناب شیخ | ہین آپ کو تو حور کے ارما ن جائے

ٹھوکر سے کیجیے قبر غریبون کی پائمال | دست جفا سے خاک بھی سب چھا ن جائے

شاید کہین بندھا نظر آجائے ہمارا دل | زلفون کا بال بال ذرا چھا ن جائے

اللہ رے ظلم کہتے ہین وہ آکے نزع مین | گھر مین خدا کے جاتے ہین مہما ن جائے

کہتی ہے بے ثباتی دنیا یہ غافلو | مہمان بن کے آئے تھی مہما ن جائے

کیون بعد مرگ آئے عیادت کیواسطے | مشکل ہماری ہو گئی آسا ن جائے

یہ کہہ رہے ہین ہم سے تو مردان باخدا | دشوار کام بھی تو ہے آسا ن جائے

شائق کہونگا حشر مین احمد کو دیکھکر

[illegible]

شعلہ رویون کے ستم سے نہین ہٹنے والے
ہشل پروانہ ہین ہم جلکے لپٹنے والے

تیغ ابرو کے نہین وار اچٹنے والے
سیکڑون ان سے ہوئے کشتہ ہین ہنسکے کٹنے والے

ہم وہ جانباز ہین مرکر نہین مٹنے والے
خاک ہوکر بھی ہین دامن سے لپٹنے والے

قتل کر دیجیے یا کیجیے اقرار وصال
آپکے پاس سے اب ہم نہین ہٹنے والے

جس کو ہم چاہتے ہین وہ نہ ملیگا جبتک
ترے در کا ہے یہ دست یار سے ہم نہین ہٹنے والے

کیجیے لاکھ انہین تیغ نظر سے چورنگ
مرد میدان نہین میدان سے ہٹنے والے

بے خطا قتل کیے جاؤ نہین کچھ پرواہ
چپ سے بیٹھے وہ ادن کو دل کب ہین اچٹنے والے

کہتی ہے ان کی نزاکت کہ نگہہ بسمل
ایسے کوئی وہم بیٹھا ہین یہ ہاتھ اچٹنے والے

چھید ڈالین گے ہزارون کے جگر دم بھر مین
آپکے تیر نکلکر کب ہین اچٹنے والے

کوئی بلبل گل عارض کا ہوا ہے قربان
ہار پھولون کے ہین نہار ہین بٹنے والے

شاید اوس شوخ نے ہونٹون پہ جمائی ہے دھڑی
ورنہ ہم دل [illegible] نہین بٹنے والے

اے جنون تو نے بنایا ہے تبرک پس مرگ
ٹکڑے ٹکڑے ہین کفن کے مرے بٹنے والے

فتنے محشر نے شب وصل کیا ہے بے شرم
آج کھل کھیلے وہ ہین تھے جو سمٹنے والے

پاؤن پھیلاتے ہین دنیا مین سوال دل
تنگ ہین ہاتھ ہوس کے ہین سمٹنے والے

تری شرمیلی ادا ہمکو بگاڑے گی ضرور
ترے گیسو نہین پہرے پہ سمٹنے والے

اے جنون موت کا خلعت مجھے پہنا جلدی
یہ وہ کپڑے ہین کہ ہرگز نہین پھٹنے والے

سیکڑون طائر دل ہین ترے گھر کے گردان
یہ کبوتر نہین ٹکڑے ہین سی پھٹنے والے

آج زخم دل صدچاک دکھاتے ہین نہین
دیکھنے والون کے دل آج ہین پھٹنے والے

ہوتے رہتے ہین اشارے خم ابرو سے ادہر
کٹتے رہتے ہین یہین بزم مین کٹنے والے

سر مقتل نہین معلوم کہ کیا ہو قاتل
ایک ہے تیغ گلے سیکڑون کٹنے والے

شمع کی تم کو جلی اور کٹی سے کیا کام
راتدن چلتے ہین سینہ مین نفس کے آرے

دل مرا لیکے وہ اترا کے یہ فرماتے ہین
ہو گئی تیغ نظر سے تری دنیا بسمل

اپنے پامالونکو تو خاک سمجھ کر نہ جھٹک
آپکے چاہنے والونکا وظیفہ ہے یہی

کہا قاصد نے کہ ہے یاد عیاری تو کہا
زندہ کرتے نہین ہے کشتونکے او نہین یہ کہنا کا

دیکھو پچتاؤگے چلاؤ گے جو ہو سوئے عدم
ہین یہ کہتا ہوا بڑھتا ہون بلائین لیتے

سنتے ہین شب کو جبین پردہ چینی کا افشان
کیجیئے شاد کہ برباد جو مرضی ہو حضور

دلمین گنتی کو کہین رشک سے کٹنے والے
گنتے ہین عمر کے دن جھنے ہین کٹنے والے

جنس ناقص کے کہین دام ہین پٹنے والے
مقبرے سب ترے کشتون سے ہین پٹنے والے

چھوٹتے ہین تری قدموسے لپٹنے والے
ہر گھڑی آپ ہی نام ہے رٹنے والے

وہ پڑے آئے مرے نام کے رٹنے والے
کہ لپٹ جائینگے اٹھتے ہی لپٹنے والے

جانیوالے نہین پھر جا کے پلٹنے والے
شاخ طوبی سے ہین یہ ہاتھ لپٹنے والے

آج مہتاب سے تارے ہین سپٹنے والے
ہم نہین آپکو دل دے کے پلٹنے والے

شایق آنے تو دو قاتل کو ذرا مقتل مین
دیکھکر تیغ کو چھٹ جائینگے چھٹنے والے

ہاتھ صبح وصل ہے کس کام کے
غیر کو ساغر مئے گلفام کے

کٹ گئے جلدی سے یارب کسطرح
جائے گا اسقدر جلدی سے کیون

آج ہون اے ساقی پیمان شکن
اسطرف بھی گردش چشمان مست

درد بھی اٹھتا نہین ہے یا خدا

روک لیتے اونکو دامن تھام کے
ہائے کیا چھوٹے مقدر جام کے

زندگی کے دن نہ تھے آرام کے
ہین ذرا اٹھ لون کلیجہ تھام کے

ساتھ توبہ کے بھی ٹکڑے جام کے
منتظر ہین ہم بھی دور جام کے

لگئے پہلو سے آرام کے

غیر پر رکھکر شکایت ہے مری — ہین خجل روئے سخن الزام کے
دھرم ہین ہین مرے دست جنون — تاک مین ہین جامۂ احرام کے
سانس دکھلائی جو خنجر کی روش — کٹ گئے دن گردش ایام کے
پوچھ لین یا ہین سب اون سے راز کی — چلگئے فقرے مرے ابہام کے

غیر شایق بن کے پہنچا یا بہشت
وہ تو دشمن ہین مرے ہمنام کے

ضعف سے نالہ نکل سکتا نہین — حلق مین پہندی پڑے ہین دام کے
ہو ہجوم نالۂ دل کا برا — بند رستے ہوگئے پیغام کے
فاش ہوجائے نہ راز میکدہ — داغ دہولون جامۂ احرام کے
غیر سے باتین ہوئین ہین دلشکن — ٹوٹے پہوٹے لفظ ہین دشنام کے
جاٹتے ہین ہونٹھ اپنے غیظ مین — خود وہ لیتے ہین مزے دشنام کے
شرم عریانی کی لغزش دیکھکر — خود ہی پردے گرگئے حمام کے
مجھکو مشتاق اسیری دیکھکر — آنکھین دکھلاتے ہین حلقے دام کے
گر نہین پیتے تو پلوا دیجئے — شیخ صاحب آپ ہین کسکام کے
اون کے وعدہ کی ہین بیتابیان — صبح سے ہم منتظر ہین شام کے
مانگتے ہین وصل کی اون کی دعا — صبح تک پہیلائے دامن شام کے
چال مین خورشید کے انداز ہین — صبح کو سمجھے ہین گلگشت شام کے
آکے الٹے پاؤن چلدیتے ہین — خوب ملتے ہین بہانے کام کے
دل شکستون کو غرض ساغر سے کیا — بس ہین یہ دو چار ٹکڑے جام کے
اب تو حالت ضعف سے پہونچی ہے یہ — آہ بھی کرتے ہین دل تھام کے

شاعری ہے شایق اپنی اوج پر

گڑ گئے جھنڈے ہمارے نام کے

تڑپکر جان دیتا ہے محبت ایسی ہوتی ہے
رسول اللہ کے عاشق کی حالت ایسی ہوتی ہے

قیامت مین خدا بھی بخشدیتا ہے بلا پرسش
گنہگارون پہ حضرت کی عنایت ایسی ہوتی ہے

کہونگا دیکھکر تصویر مرقد مین فرشتون سے
تمہین کیا ہر کہین انسان کی صورت ایسی ہوتی ہے

سحر ہنگام چلکے سب عاشق جو نالے روضہ پر جاکے
مدینہ والے پکارینگے قیامت ایسی ہوتی ہے

کہونگا لوٹ کر طیبہ مین خاک کوے حضرت پر
قسم اللہ کی دنیا مین جنت ایسی ہوتی ہے

اغثنی یارسول اللہ کے نعرے کرتے ہین ہر دم
جدائی مین کبھی ہم پہ مصیبت ایسی ہوتی ہے

کہا صورت بناکر تیری خود نقاش قدرت نے
مین اس صورت کے صدقے اچھی صورت ایسی ہوتی ہے

قیامت مین چلین وہ زخمین سند سے تیرے کہلاکر
اسی کا نام کیا رحمت تمہاری رحمت ایسی ہوتی ہے

نبی کا نام سنتے ہی چیخ اٹھتا ہے محفل مین
کبھی بے چین شایق کی طبیعت ایسی ہوتی ہے

میرے دل کی آرزو دل مین ہے گھبرائی ہوئی
باغ مین ہے اک کلی اور وہ بھی مرجھائی ہوئی

اوس ستمگر نے نہ رکھا چین سے بھی بعد مرگ
ٹکڑے ٹکڑے لاش ہے مرقد پہ ٹکرائی ہوئی

اون کے زانون پر پس مردن مرا سر دیکھکر
روح صدقے لاش کے پھرتی ہے اترائی ہوئی

شامیانہ کی صورت ہمسے بربادون کو کیا
بیکسون کے قبر پر ہے بیکسی چھائی ہوئی

آج انکی روح کیون بیچین ہے زیر زمین
کیا کسی کی ہے سواری قبر پر آئی ہوئی

جان دی جب ہم نے اک پردہ نشین کی عشق مین
موت بھی آئی تو دلہن بن کے شرمائی ہوئی

زندہ ہوتے ہی مسیحا سے لپٹکر یہ کہون
تیرے صدقے واہ کیا اچھی مسیحائی ہوئی

تو نے جانا حق کو زاہد مینے سمجھا خود کو کچھ
تجھ سے نادانی ہوئی اور مجھ سے دانائی ہوئی

حشر مین پیش خدا شایق نہ ہو رسوا کہین
فکر کیا ہو ہند و گر دنیا مین رسوائی ہوئی

رنگ لائے گی پس مرگ محبت میری
خود چلے آئیگی وہ ڈھونڈھتے تربت میری

ہو محبت کا برا اوس نے کہین کا نہ رکھا
ہائے بن بن کے بگڑ جاتی ہے قسمت میری

ہون وہ بیکس کہ نہین کوئی بھی رونے والا
ہان مگر خاک مین ملجائیگی حسرت میری

ہے یقین قبر سے رونیکی صدائین آئین
قیس و فرہاد بھی سنتے جو مصیبت میری

تونے دو پھول چڑھا کر مجھے ممتاز کیا
ترے ہاتھون سے وہین بنگئی تربت میری

مینے کلمہ جو پڑھا نزع مین اوس نے یہ کہا
کہین اللہ سے کرنا نہ شکایت میری

میری صورت مین ادائین مین تمہاری پیدا
جو حقیقت ہے تمہاری وہ حقیقت میری

بدگمانی ہے کہ حورون سے تعلق نہ بڑھے
سنگ بستہ وہ کئے دیتے ہین تربت میری

مین سمجھون گا ملی مجھکو حیات جاوید
تیغ ابرو سے جو ہوجائے شہادت میری

کس نے بیچین کیا کھینچ کے لایا کس نے
یہ محبت ہے تمہاری کہ محبت میری

شعلہ رویون کی محبت مین مری جان گئی
دل جلون پر نہ ہو کیون فرض زیارت میری

خوف دنیا کے مصائب سے نہین اے شائق
کبھی راحت بھی دکھاویگی مصیبت میری

دل محمد سے لگانا چاہیئے
حوصلے اپنے بڑھانا چاہیئے

سوئے طیبہ اوڑ کے جانا چاہیئے
درد دل چلکر سنانا چاہیئے

جاکے طیبہ پھر نہ آنا چاہیئے
ورنہ جانے سے نہ جانا چاہیئے

تشنگان حشر کو یا مصطفے
ساغر کوثر پلانا چاہیئے

آئے سرکار یا بلوائیے
قید ہجران سے چھڑانا چاہیئے

تم شفیع اللہ نہین ہو یا رسول
عاصیون کو بخشوانا چاہیئے

آرزو اس کے سوا کچھ بھی نہین
اپنا دیوانہ بنانا چاہیئے

باز ہے حسرت سے چشم انتظار
خواب مین جلوہ دکھانا چاہیئے

قبر میں میری فرشتے آئیں جب
آپ کو تشریف لانا چاہیئے

ہر قدم ہے قدسیوں کی سجدہ گاہ
سر کے بل طیبہ کو جانا چاہیئے

حکم حق لا ترفعوا اصواتکم
آپ کا اعزاز مانا چاہیئے

میں ہوں دیوانہ رسول اللہ کا
مجھکو اک جنگل سہانا چاہیئے

عاشق روئے نبی کو نزع میں
سورۂ طٰہٰ سنانا چاہیئے

نور بنکر دیدۂ مشتاق میں
یا نبی تشریف لانا چاہیئے

یا محمد سب کہیں روحی فداک
اسطرح محشر میں آنا چاہیئے

نزع میں اور قبر میں اور حشر میں
ہر جگہہ ہم کو بچانا چاہیئے

طوف میں ہوں روضۂ پرنور کے
اے قضا اب جلد آنا چاہیئے

سر رہے پیارے نبی کے پاؤں پر
جان سے اسطرح جانا چاہیئے

گر کے قدموں پر کہیں گے حشر میں
آج روتوں کو ہنسانا چاہیئے

آستان مصطفیٰ پر سر رہے
بس ہمکو سرہانا چاہیئے

جلوۂ جانا نظر آجائے گا
دلکو آئینہ بنانا چاہیئے

ہمکو روتے دیکھکر روز جزا
یا نبی ہنسنا ہنسانا چاہیئے

سن کے سبحان الذی اسریٰ کے راز
آپ کے قربان جانا چاہیئے

جا کے صحن روضۂ پرنور میں
بخت اپنا آزمانا چاہیئے

شایق اپنی رونمائی ہے ذلیل
ایک دن دنیا سے جانا چاہیئے

عالم ہستی نہیں دار الخلود
آئے ہیں شایق تو جانا چاہیئے

راستہ میں جو نظر آگئی صورت اچھی
میں نے مانا کہ ہے سب سے تری صورت اچھی

تھام کر دل یہ کہا آج ہے قسمت اچھی
جسکی آنکھوں میں ہو یہ اسکی ہے قسمت اچھی

سچ تو یہ ہے کہ ہے آئینہ کی قسمت اچھی
سینہ مین چھپا لیتا ہے صورت اچھی

نزع مین سامنے آجائے جو صورت اچھی
مرتے مرتے بھی کہونگا مری قسمت اچھی

یون تو دنیا مین بہت ساری حسین ہین لیکن
وہی معشوق ہے ہو جس کی طبیعت اچھی

نہ تو شاگردون پہ موقوف نہ استادون پر
جسپہ ہو فضل خدا اوس کی طبیعت اچھی

فیض استاد ازل کہ نہین سکتا ہر گز
خود بخود جوش پہ آتی ہے طبیعت اچھی

عشق دلدار تو مٹی مین ملا دیتا ہے
اچھے اچھون کی بگڑ جاتی ہے ہیئت اچھی

دشمنی مین مری اوس بت کو مزا ملتا ہے
کبھون نہ کہدون کہ محبت سے عداوت اچھی

گھر مین بلوا کے نہ دے غیر کے آگے دشنام
ایسی دعوت سے تو واللہ عداوت اچھی

پیار تو پیار ترا کوسنا بھی پیارا ہے
ترے صدقے یہ محبت یہ عداوت اچھی

ہے ہر اک بات ہر اک شخص کے شایان اوست
تجھسے الفت تو رقیبون سے عداوت اچھی

آئینہ دیکھ کے وہ پیار سے فرماتے ہین
پیاری پیاری ہے کسی کی یہ صورت اچھی

مرا وہ قول مین قربان ذرا پھر تو کہو
اون کا ارشاد کہ ہان ہان مری صورت اچھی

دیکھتے ہی مری تصویر ہوئے شرمندہ
غیر کی جان گئے کہہ بیٹھے نہایت اچھی

حسن صورت کو کسی اور سے پوچھو تو سہی
ہان بنیے والے تو کہدینگے نہایت اچھی

قصد انکار کا گر ہے تو زبان رک جائے
اوسکے ہونٹو نہین تو اسوقت ہی لکنت اچھی

سنتے ہی وصل کی باتون ہی پہ وہ رکنے لگے
دو منٹ آگے سے پیدا ہوئی لکنت اچھی

تری پازیب کی جھنکار سے اوٹھے فتنے
تو نے دنیا مین دکھائے یہ قیامت اچھی

جلوۂ یار نظر آتا ہے بے پردہ وہان
ہے مری موت بھلی اور قیامت اچھی

روز محشر تو حسینون کا رہے گا میلہ
ہم یہ کہتے ہوئے جائینگے قیامت اچھی

سب مین جلوہ ہے اوسی کا ہمین کیا کیون کہدین
اسکی صورت ہے بری اسکی ہے صورت اچھی

یون تو کہنے کو کہو مین بھی کہے دیتا ہون
بوسہ دوگے تو کہونگا کہ ہے صورت اچھی

مین نے جب عرض کیا کہئے طبیعت تو ہی ٹھیک
آنکھون آنکھون مین کہا اوس نے نہایت اچھی

جسقدر کام مین دنیا کے وہ جھگڑے کے ہین
نہ تو اچھی ہے خوشی اور نہ مصیبت اچھی

سر ہین سودائے محبت ہے تو پھوڑ کیا ہے
چیز اچھی ہو تو ہاتھ آتی ہے قیمت اچھی

بارہوین سال اوبھار آیا ہے کچھ سینہ پر
مال آیا ہے نیا اوس کی ہو قیمت اچھی

ایک بوسہ پہ وہ دل مانگتے ہین ہنس ہنس کر
کیون نہ دے ڈالون کہ اب اٹھیگی قیمت اچھی

روز میخانہ چلے آتے ہین اور پی جاتے ہین
حضرت شیخ کو بھی پڑہ گئی عادت اچھی

ظلم کرتے ہین غضب اوس پہ یہ طرہ اوس کا
ہنس کے فرماتے ہین کیا ہم مین ہے عادت اچھی

وعدہ کرتے ہی قسم کھا کے بکھر جاتے ہین
جھوٹ کہنے کی اونہین ہو گئی عادت اچھی

ایک مدت سے جو شمشیر اوپر ہے فدا
موت سے اون کو ہے سو درجہ شہادت اچھی

غیر کہتا ہے تری غیر کہیگی سر حشر
جھوٹی اچھی ہے کہ سچی ہے شہادت اچھی

ہم سے غمزانہ کبھی تیری حیا کے قربان
پاک بازان محبت مین تو نیت اچھی

دیکھنا تیرا عبادت ہے مگر حسن اوبت
شرط یہ ہے وم دیدار ہو نیت اچھی

آج کل زر کا سہارا ہی نظر آتا ہے
زر ہے وہ جو سمجھتے تھے اطاعت اچھی

بندگی عرض کرون گا مین او سیدم زاہد
دیکھکر اوس کو رہے گر تری نیت اچھی

مین نمکخوار ہون کیونکر نہ کہون اے شایق
میر محبوب علیخان کی اطاعت اچھی

نیا اوس چھپنے والے کا ہمارے دل سے ملتا ہو
یہ رستہ لامکان کی آخری منزل سے ملتا ہے

مرا کہنا محبت والا ہر ہر دل سے ملتا ہے
سخن جی کو سننے والا بڑی مشکل سے ملتا ہے

ترے ابرو کا خنجر عید کا ہے چاند اے قاتل
گلے مقتل مین ہر بسمل ہر اک بسمل سے ملتا ہے

اگر بے پردہ ہو لیلی تو پھر کیا لطف اے مجنون
مزا تو جھانکنے کا پردۂ محمل سے ملتا ہے

تم لیلی مین مجنون ہائے کس حسرت سے رو رو کر
کبھی ناقہ سے ملتا ہے کبھی محمل سے ملتا ہے

ترے عشاق شاید بھول جاتی ہونگے اے کافر
نیا دل اور جو تجھکو بھری محفل سے ملتا ہے

جو مثل نقش پا بیٹھے ہین شکل فتنہ اوٹھین گے
کہ انداز قیامت یار کی محفل سے ملتا ہے

عجب تھا شوق دل بسمل کہ رگ رگ مین محبت تھی
اوچھل کر خون کا قطرہ گلے قاتل سے ملتا ہے

حنا کی سرخ روئی نے کیا اک رنگ او بسمل
لہو کا رنگ بھی رنگ کف قاتل سے ملتا ہے

ید اللہ فوق ایدیہم سے ہم پر ہو گناہ ظاہر
کہ جزئی سلسلہ اپنا اوسی کامل سے ملتا ہے

مجھے جس شخص نے دیکھا اوسے یاد آگیا مجنون
کہ میرا حال بھی اوس مرشد کامل سے ملتا ہے

کسی مفلس سے تم واہ وہش اللہ کی پوچھو
کہ سیون کا پتہ سچ ہے لب سائل سے ملتا ہے

کبھی اوس گھر مین جا نکلے کبھی اوس در پہ آٹھہرے
ہمارا رنگ آزادانہ بھی سائل سے ملتا ہے

وہی بھولا ہوا غم پھر ہمارا ہوتا ہے تازہ
کوئی حسرت بھرا دل جب ہمارا دل سے ملتا ہے

کسی صورت سے وصل یار کا نقشہ جانتے ہین
عجب تسکین ہو جاتی ہے جب دل دل سے ملتا ہے

سبق پہلے ہی فقرے سے فنا کا ملگیا ہم کو
اشارہ لفظ بسم اللہ کا بسمل سے ملتا ہے

نظر مظلوم پر پڑتے ہی ظالم یاد آتا ہے
پتا قاتل کے رخ کا دیدۂ بسمل سے ملتا ہے

نظر آتے ہی چہرہ پڑھتے ہین والشمس کا سورہ
کہ روزانہ تلاوت کا پتا منزل سے ملتا ہے

ہمارا دل کسی کی شکل نورانی کا مسکن ہے
پتا اوس چاند کے ٹکڑے کا اس منزل سے ملتا ہے

کسی کی صاف صورت پر نہ دہیا آئے اے شایق
یہ کیون کہتے ہو تم چہرہ مہ کامل سے ملتا ہے

یا نبی دل چاہتا ہے آشنائی آپ کی
کس نے پیارے ہاتھ سے صورت بنائی آپکی

گاہ آدم گاہ موسیٰ گاہ عیسیٰ گاہ نوح
پردہ پردہ مین ہے کیا کیا خود نمائی آپکی

امتی ہون آپکا ڈر کیا مجھے واعظ سے
جب خدا ہے آپکا سب ہے خدائی آپکی

دیکھکر صورت ہوا اللہ عاشق آپ کا
دل خدا کا اور وہ بھی رونمائی آپ کی

ہین حدود طہ کے چودہ طا کے نو اور ہا کے پانچ
چودہوین کے چاند مین ہے روشنائی آپکی

لب ہلین گے روز محشر جب شفاعت کیلئے
مین فدا کیا لطف دے گی مصطفائی آپکی

اول و آخر ہین آپہی ظاہر و باطن بھی آپ
کیا کہون کن حقیقت کس نے پائی آپکی

دولت الفقر افخری سے تونگر کیجئے
بادشاہت دوجہانکی ہے گدائی آپکی

جوکہ من نوری کے معنی غور سے سمجھا حضور
اوسکے دل مین ہوگئی جلوہ نمائی آپکی

ہوگیا ظاہر شب معراج وہ اودنی سے یہ
لامکان کے اوسطرف بھی ہے رسائی آپکی

جلد شایق کو بلالو ہند سے سوئے عرب
یا نبی بیڈھب ستاتی ہے جدائی آپکی

پھر ہوئی وصل مین تکرار خدا خیر کرے
پھر خفا ہوگئے سرکار خدا خیر کرے

پھول کا ہار ہوا بار خدا خیر کرے
دیکھو لچکی کمر یار خدا خیر کرے

ہے بڑی گیسون کی مار خدا خیر کرے
کہین کا قرینہ ہو دیدار خدا خیر کرے

تیغ ابرو نظر یار خدا خیر کرے
اک مرے دلپہ ہین دو وار خدا خیر کرے

اون کو لپٹا جو لیا ہٹ کے پرے یون بولے
واہ یہ بھی ہے کوئی پیار خدا خیر کرے

گالیان دیتے ہو کیون کچھ بھی مروت ہے تمہین
بھری محفل مین یہ پھر بار خدا خیر کرے

ایک مین طعن سنون غمزے سہون کس کسکے
اودہر اغیار اودھر یار خدا خیر کرے

بت بیدین کی محبت ہوئی جب سے دلکو
ہر رگ جان ہوئی زنار خدا خیر کرے

پھر سنوارا ہے مرے یار نے گیسو اپنا
پھر پڑی دلپہ مرے مار خدا خیر کرے

اک نیا رمز ہے کثرت مین عیان ہو وحدت
یار کی شکل مین اغیار خدا خیر کرے

شکل کافر ہے کبھی شکل مسلمان ہے کبھی
یار نکلا مرا مکار خدا خیر کرے

چال بھی چال تری چال کہ اللہ کی پناہ
ترے پازیب کی جھنکار خدا خیر کرے

کیا کسی ترک دغاباز نے پھر یاد کیا
ہچکی آتی ہے لگاتار خدا خیر کرے

کچھ سکھایا مرے جانب سے مرے پیارے کو
خوش بہت آج ہین اغیار خدا خیر کرے

سخت جانی کا برا ہو کہ کہین کا نہ رکھا
ٹوٹی اوس ترک کی تلوار خدا خیر کرے

دل جگر کیون نہ پھٹین دیکھ کے تیغ ابرو
دو نیام ایک ہی تلوار خدا خیر کرے

عشق مژگان مین مرا دل جو اٹکتا ہے
سر نہ چڑھ جائے سر دار خدا خیر کرے

تجھ مین کچھ آنکھ کی جھلکی سی نظر آتی ہے
آج اے روزن دیوار خدا خیر کرے

خواب مین آج کوئی غارت دین آتا ہے
او مرے طالع بیدار خدا خیر کرے

جلد آ حضرت عیسیٰ کے بہلانے والے
کہین چھوٹا نہ ہو بیمار خدا خیر کرے

مجھکو عدون پچسینون کی ہنسی آتی ہے
اور بھی تیرا اقرار خدا خیر کرے

شیخ جی سر پہ تو لے آئے ہو میخانہ مین
علم کی فضل کی دستار خدا خیر کرے

اس جوانی مین کچھ انچل کی خبر لو اپنی
کیون جی کپڑا بھی ہوا بار خدا خیر کرے

پہلے ہی آتشین رخسار غضب کرتے ہین
لو دوپٹہ بھی ہے گلنار خدا خیر کرے

وصل مین ہائے وہ گھبرا کے یہ کہتے ہین مجھے
آج اے محرم اسرار خدا خیر کرے

پلٹے کہائے نہ زبان پھر کہین وقت وعدہ
ہوئی لکنت دم گفتار خدا خیر کرے

ہے ادھر باد خزان تاک مین صیاد ادھر
اے [illegible] اے بلبل گلزار خدا خیر کرے

حشر کے روز محبت سے یہ رحمت نے کہا
[illegible] آتے ہین گنہگار خدا خیر کرے

چال سے آفت جان حشر بپا کرتے ہو
فتنے اوٹھے دم رفتار خدا خیر کرے

داغہائے دل عشاق چمکتے ہین مدام
گرم ہے عشق کا بازار خدا خیر کرے

چشم بد دور محب شاد ہون دشمن پامال
آج بن ٹھن کے چلا یار خدا خیر کرے

ہوش جاتے نہ رہے دلکو سنبھالے رہنا
آج ہے یار کا دیدار خدا خیر کرے

فائق اب اور جوانی مین تو تم ٹوٹ پڑا
یار نکلا ہے طرحدار خدا خیر کرے

نازک ہو بار زلف تو آؤ سنبھال کے
بخشو گنہگار ہین ہم بال بال کے

دن آن پہ معاف ہون وعدۂ وصال کے ۔ پہلو بچائے نہ کہین بول چپال کے
صدمے نہ دیجیے مجھے رنج وملال کے ۔ دل دیکھتا ہون آپکو نازون سے پال کے
جلوے ہین دیر و کعبہ مین جس بے مثال کے ۔ صدقے ہین ہم اوسی کے جلال وجمال کے
جوبن پہ ہاتھ رکھے ہین ڈر سے وبال کے ۔ جو دل کے چور تھے وہ نگہبان ہین مال کے
جائیگی عمر بھر نہ مری دل کی آرزو ۔ ویران کردون گہر ترے حسرت نکال کے
چشم سیہ کے عشق مین اُلٹی ہوا چلی ۔ آتے ہین شعبدے پہ ہرن آنکہین نکال کے
برسون مین دیکھتے ہین اوسی بے مثال کو ۔ نکلے ہین ہم تو دم کے پکے خیال کے
جو تجھ سے ہم کلام ہون منکر نکیر کیا ۔ دو تین فقرے یاد ہین اونکو سوال کے
ابرو کی یاد ہے تو تصور ہے چشم کا ۔ اللہ رے حوصلے مرے بانکے خیال کے
ٹپکے جو اشک آنکھ سے آنکھون کی یاد مین ۔ لو وہ بھی گوشہ گیر ہین گئے پائے غزال کے
سینے سے وہ لپٹتے ہین آکر جو خواب مین ۔ سارے خیال ہین مرے شوق وصال کے
لاکھون گناہ پر بھی پہنچتا ہے ہم کو رزق ۔ قربان جائیے کرم ذو الجلال کے
کہتی ہے روح قبر مین چلا کے بعد دفن ۔ غمخوار تھے سو وہ بھی چلے خاک ڈال کے
کہتے ہین ذکر ہجر پہ وہ ہم کو وصل مین ۔ جانے بھی دیجیے تذکرے رنج وملال کے
لے لیتے ہین بلائین جو آئینہ دیکھکر ۔ عاشق ہوئے ہوا اپنے ہی حسن جمال کے
اے جذب دل ذرا وہ نہین پلٹا تو لے ادھر ۔ کس ناز سے چلے ہین مری بات ٹال کے
مشکل مین جان ہے کہ ادھر خوف ادھر رجا ۔ صدمے فراق کے ہین تو ارمان وصال کے
اوس فتنہ گر کی چال کا دیکھو تو طنطنہ ۔ ہے پیچھے پیچھے حشر مین دامن سنبھال کے
موسم بہار کا ہے ترا جو دھوان برسن ۔ قربان اس جوانی کے اس سن وسال کے
کہتے ہین فتنہ ہائے قیامت بھی دیکھکر ۔ شاگرد ہم ہوئے ہین تری چال ڈھال کے
زاہد نہ پڑ تو وحدت و کثرت کے بیچ مین ۔ جھگڑے ہین اتصال کے ڈر انفصال کے

انسان اوس کا بندۂ زاہد خدا بنے
قابل ہوئے ہین ہم بھی تری قیل و قال کے

کہتا ہے دیکھکر ترے جوبن کو دل مرا
پہلے بھی پیارے پیارے مری نونہال کے

اچھی بری تھی بنی تو بری اچھی بن گئی
ہر ہر مین تفرقے ہین کمال و زوال کے

کہتی ہے شکل آپکی دو دن کی ہے بہار
یہ زائچہ بھی کھینچا ہے ز سے زوال کے

شاہ دکن سے کہتا ہے یہ شایق حزین
ہین آپ قدردان بہت اہل کمال کے

پابستہ کیون نہ ہو مرے مرغ خیال کے
پھندے پڑے ہین آپکی زلفون کے جال کے

دم بھر رہا ہے دل بھی اوسی نونہال کے
یہ پھل ملا مجھے اوسے بچپن سے پال کے

ہان اے نگاہ ناز ذرا دیکھ بھال کے
ٹکڑے جگر مین ہین تری برچھیکی بھال کے

قربان اپنی ناز کے پیارے جمال کے
جلوہ مجھے دکھاتا ہے مجھکو سنبھال کے

اللہ رے بات باتین فقرے ہین چال کے
سو سو جواب ملتے ہین اک اک سوال کے

آیا وہ بکھرے بال وہ صبح شب وصال
اوہو وہ پیارے جلوے پریشان حال کے

عشاق کہہ رہے ہین تصور مین عشق سے
اچھے رہو گرو جی مرے ہم ہین بال کے

مشہور ہے مثل کہ برس کا ہے ایک دن
دن عید کے گلے نہ ملین ہاتھ ڈال کے

بالکل غلط ہین پیری چہرے کی جھریان
دست گناہ سے ہین نشان انفعال کے

ہوتا ہے خاک بھی تو کف پا کو چومنے
کیا خوب ہتکنڈے ہین تری پائمال کے

کہتا ہون بوسے لیکے تصویر یار سے
ہان ہان یہ آنکھ کے یہ لبون کے یہ بال کے

اے ضعف چوٹ یار کی تصویر پر نہ آئے
گزرتے ہین لاکھ بار مگر دل سنبھال کے

دل سویدا آنکھون مین تل او گلگونے مین داغ
یہ تین شعبدے ہین ترے ایک خال کے

ہستی سے قبر و حشر و فردوس لامکان
زینے لگے ہوئے ہین مرے انتقال کے

دنیا کی جس کو چاہ ہو وہ زن مرید ہین
دہوکے مین ہم نہ آئینگے اس پیرزال کے

آپ کرم سے حشر میں منہ اس کا پھر گیا / وہ رخ جو بڑھ چلا تھا زباں نکال کے
خط غیر کا نہ تھا نہ سہی اور کچھ سہی / جھگڑے نہ مول لیجئے جھگڑے نکال کے
انسان کا حسن دیکھ کے بندے ہوئے ہیں سب / قربان اے خدا ترے دست کمال کے
دم دنیا سیکھ جاؤگے اب کوئی دم میں تم / اقرار بھول بھول کے وعدوں کو ٹال کے
فرقت نصیب کٹتے ہیں رو رو کے ہجر میں / اک دن بھی کیوں نہ ہو وہ برابر ہے سال کے
پوچھو تو خالی ہاتھ چلے کیوں جہاں سے / جن کو ترے بھروسے تھے دولت و مال کے
اون کا تہ مزار کفن بھی تو گل گیا / دنیا میں جو لباس پہنتے تھے شال کے
بسمل کی سرخروئی کا منتظر ہے خیال / پڑھنا نماز ہاتھ لہو سے کھنگال کے
نیچا دکھانا حشر میں یارب نہ تو ہمیں / مشہور تھے زمانے میں اونچے خیال کے
ڈر ہے یہی کہ آپکے دشمن نہ گر پڑے / آہستہ چلئے دیکھ کے دامن سنبھال کے
ایمان کی یہی ہے کہ ایمان کی ہے یہی / اچھے ہیں وہ جو دوست ہیں اصحاب وآل کے
بت پر کوئی فدا ہے خدا پہ کوئی فدا / شیدا ہیں ہم تو اپنے ہی حسن وجمال کے
اے شوق المدد مجھے لپٹا دے یار سے / کس ناز سے چلا ہے وہ گھونگٹ نکال کے
داتا ہمیں تو کچھ نہ ملی دم قدم کی خیر / جیتے رہو فقیر چلے دیکھ بھال کے
کیونکر نہ کہدوں یار میں ہیں مجھ میں یار ہے / نظارے چشم دل سے ہوئے اتصال کے

شائق بتوں سے دل کی نہ قیمت کرو کمی
اللہ کو منہ دکھاؤ گے گھر بیچ ڈال کے

آئی نظر کھلی جو تمہاری قبا مجھے / وحشت نے پھر نہ جامہ میں رہنے دیا مجھے
اس کشمکش میں ڈال نہ تو اے خدا مجھے / خوف ایک رخ ہے ایک طرف ہے رجا مجھے
تیغ نظر جو مجھ پہ چلی کیا بھلا لگا مجھے / زخموں نے اپنے منہ سے کہا مرحبا مجھے
حیران کر رہا ہے رخ باصفا مجھے / دکھلاتے اور کس لئے ہو آئینہ مجھے

خون ہجر مین جو رو دیا ہوا فائدہ مجھے
بوسہ کف حنائی کا اوس نے دیا مجھے

آئیگا بعد وصل عجب کچھ مزا مجھے
وہ ہنس کے کہے جو ناز سے یہ کیا کیا مجھے

جب بوسہ تیرے تیر کا قاتل ملا مجھے
آیا وہان زخم سے لطف رفا مجھے

تونے دکھائی شکل نہ او بے وفا مجھے
بس بس محبت اپنی نہ اتنی جتا مجھے

کس رشک حور پر تو فدا ہے بتا مجھے
محشر مین کیا عجب ہے جو پوچھے خدا مجھے

وعدہ پہ وہ نہ آئے نہ آئی قضا مجھے
کیا کیجیے ہائے دونون نے دہوکا دیا مجھے

کشتی غم نے جبکہ کنارے کیا مجھے
ساری خدائی کہنے لگی ناخدا مجھے

لپٹا جو شام وصل وہ ہنسکر کہا مجھے
سر کی قسم کہو تو یہ کرتے ہو کیا مجھے

بحر الم سے پار جو حق نے کیا مجھے
نا آشنا بھی کہنے لگے آشنا مجھے

رو کر مری مزار پہ اوس نے کہا مجھے
یاد آرہی ہے ہائے تمہاری وفا مجھے

دیتے نہین وہ بوسہ دست حنا مجھے
کہتے ہین رنگ اوڑ نیکا ہے دغا مجھے

شایق جو یک حسین خدا نے دیا مجھے
کیونکر نہ دل لگاؤن بہلا تو بتا مجھے

امید تھی نہ تجھ سے کہ دیگا دغا مجھے
اب تو تو قتل کرنے لگا بیوفا مجھے

در پر وہ یون ستانے سے کیا فائدہ مجھے
جلوہ ذرا نقاب اوٹھا کر دکھا مجھے

دل جلکے خاک ہوگیا اقرار وصل کر
باتین ہوائی کرکے نہ اب اڑا مجھے

مجنون و بیوفا و دغاباز پر فریب
کیا کیا وہ آج کہتے ہین تمام خدا مجھے

شاید گرہ مین باندہ کے رکھا ہے دل مرا
ہلکر بتا یہ دیتے ہین بند قبا مجھے

نکلا جو گھر سے آنکھ مین آیا وہ آفتاب
تار نظر ہوا ہے خطا لتوا مجھے

تا وان زمین پہ کھینچ کے نقشہ مٹا نہ تو
یون خاک مین نہ کھیل سے اپنی ملا مجھے

ظاہر مین سبز سبز ہی باطن مین لال لال
اے گل سمجھ نہ صورت برگ حنا مجھے

کہدون گا جو زبان سے وہ کر ہی دکھاؤنگا
رنگ منافقی نہیں آتا ذرا مجھے

مشہور ترا ہو کے رہون غیر کی طرح
یون سر چڑھا کے ہائے نہ او بت گرا مجھے

اب بھی طریقہ نیک عمل کے سکھائیے
روز ازل سکھایا تھا قالو بلا مجھے

وعدہ ہوا جو مین نے قسم ہنس کے یہ کہا
دو تم قسم خدا کی نہ بہر خدا مجھے

دولت حواس و ہوش کی لٹنے دی اور بھی
پھر مسکرا کے دیکھ تو او بت ذرا مجھے

ہر جائے پھر نظر نہیں آتا تو اے خدا
کیا بھید ہے خدائی کا اس مین بتا مجھے

دل کی طلب پہ صاف مکر کر دیا جواب
کیون مال غیر لون غرض اوس سے ہو کیا مجھے

مشتاق نہیں ہے جسم کا جلوہ تو پھر ہے کیا
یاد آ رہی ہے آیت خوش استوا مجھے

چھائی گھٹا شراب کا نام آفتاب ہے
بارش بھی لطف دے کہ وہ قلب شراب ہے

اوس عدو کو تو روح سے میری حجاب ہے
میت پہ روتے آیا ہے منہ پر نقاب ہے

مرقد مین بھی خیال رخ بوتراب ہے
ہر ذرہ میری خاک کا اک آفتاب ہے

مٹی مین تنک ملا ہے بڑا انقلاب ہے
سچ ہے کہ غیر جنس کی صحبت خراب ہے

اوس شوخ کے تو کھیل مین بھی اضطراب ہے
بچپن ہاتھ مین ورق آفتاب ہے

زیر کفن ہون مین ترے منہ پر نقاب ہے
ایجان مرگ زیست سوال و جواب ہے

کیا پردہ در وصال مین کیف شراب ہے
دل بے لحاظ ہے تو وہ بت بے حجاب ہے

مے ہے گھٹا ہے باغ ہے عہد شباب ہے
زاہد کسے خیال عذاب و ثواب ہے

بے شبہ اے خدا ترا منہ بے نقاب ہے
میری خودی سے آنکھون پہ میرے حجاب ہے

دل مین خیال روئے رسالتماب ہے
ذرے مین بند نور رخ آفتاب ہے

بجلی گرے گی بام پہ وہ بے نقاب ہے
کب عاشقون کو آج نظارے کی تاب ہے

اوس شوخ کے فراق مین حالت خراب ہے
دل کو جدا جگر کو جدا اضطراب ہے

مال و متاع و حسن پریشان و خواب ہے
دنیا کی آب و تاب بھی شکل سراب ہے

عشق بتان مین عشق خدا کا ثواب ہے
مٹی کی مورتون مین نہان آفتاب ہے

جس کو گنہ سے اپنے ذرا بھی حجاب ہے
اوس پر وفور رحمت حق بے حساب ہے

دیدار جس کو یار کا ہو کامیاب ہے
زاہد عبادتون مین اسی سے ثواب ہے

ایجان جو تیرے دانتون مین ہیرے کی آب ہے
فرقت سے اشک مین مری گوہر کی تاب ہے

آئی ہے فصل گل وہی شغل شراب ہے
توبہ کی بادہ خوارون مین مٹی خراب ہے

فرقت مین اس کی جان پہ کیا کیا عذاب ہے
شایق کی کچھ خبر بھی تمہین آنجناب ہے

عشاق سر بکف ہین بڑا انقلاب ہے
قاتل کی تیغ کا تو عجب رعب و داب ہے

مضمون وصف روئے رسالتمآب ہے
ہر شعر اس قصیدہ کا اک آفتاب ہے

اے ترک تیرا کوچہ بھی دریا ہے خون کا
سر ایک اک شہید کا مثل حباب ہے

منہ چاند سا ہے عکس فگن جام مے مین آج
سینہ مین آفتاب کے اک ماہتاب ہے

اک ہاتھ ہی مین بچ گیا وار قضائے منہ
آب بقا جو سنتے تھے خنجر کی آب ہے

اب ہان مین ہان ملاؤ تو کچھ لطف ہو میان
ہر دم نہین نہین تو پرانا جواب ہے

اوس مہروش کے ہجر مین ہین رنج بیشمار
ہر روز روز حشر ہے ہر دن حساب ہے

بھولا ہے عکس زلف کو کہتا ہے دیکھکر
جس آئینہ مین بال ہو بیشک خراب ہے

ناصح یہ بحث کیون رخ گلگون کے عشق مین
سعدی نہین ہون وہ نہ گلستانکا باب ہے

دیدار اوس کا ہو دم آخر تو کس طرح
قاتل کے منہ پہ قتل کے دن بھی نقاب ہے

کیا دل ترا جلایا کسی آفتاب نے
داغ سیاہ تجھ مین جو اے ماہتاب ہے

دل مین مرے نہان ترے چہرہ کا ہی خیال
صندوقچہ مین بند خدا کی کتاب ہے

کچھ سمجھ کے پیتے ہین سب بادہ خوار آج
اوس شوخ کی بچی ہوئی جھوٹی شراب ہے

پیری میں توبہ کر کے چلینگے خدا کے پاس
اے موت تو نہ آ ابھی عہد شباب ہے

دنیا کے نام و ناموس ہی سے غرض نہیں
مومن ہوں بس یہی مجھے کافی خطاب ہے

پیری میں شیخ الفت زلف سیاہ کو
جب بال ہوں سپید تو لازم خضاب ہے

ہم رات بھر تڑپتے رہے جس کے ہجر میں
آئی خبر کہ وہ تو وہاں مست خواب ہے

جائینگے ہم عدم کو کفن سر پہ باندھ کر
دار فنا بس اپنا یہی بوتراب ہے

مشتاق گیا ہے وہ کسی گلرو کے عشق میں
میری لحد کے خاک میں بوئے گلاب ہے

دنیا میں غفلتوں ہی سے مٹی خراب ہے
صوت الرحیل کہتی ہے اب کیکو خواب ہے

چہرہ کسی کے بام پہ زیر نقاب ہے
گردوں پہ آفتاب تہ ماہتاب ہے

شک ہے تو دیکھو آیہ حبل الورید کو
کہتا ہے کون ہم کو خدا سے حجاب ہے

یاد خدا ضعیفی میں کرتے ہیں اس لئے
سنتے ہیں ہم دعائے سحر مستجاب ہے

میں اوس کو جانتا ہوں وہ ہی مجھکو جانتا
مرقد میں کس لئے یہ سوال و جواب ہے

طیبہ میں جائے ہائے کب آوے وہ شبھ گھڑی
دن گن رہا ہوں [illegible] اضطراب ہے

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر
وصف محمدی کا یہ لب لباب ہے

دل جس کا صاف ہو اوسے عقبیٰ سے کیا غرض
کب چشم بینہ میں یہاں شکل خواب ہے

غیروں کے ساتھ رہتے ہو مل مل کے رات دن
کیوں عاشق حزیں پہ تمہارا عتاب ہے

سودائی کوئی کہتا ہے مجنوں کوئی اوسے
عاشق کے آپ کے مرے جان کیا خطاب ہے

ابرو میں مد نون زلف ہے سطر اور نقطہ خال
چہرہ نبی کا صاف خدا کی کتاب ہے

پھرتی ہیں اہلے گہلے خفا و ظہور میں
غیب و شہادت آپ کے منہ کی نقاب ہے

موجود کی ادا سے ہے معدوم کی صدا
رخسار بے مثال دہن لا جواب ہے

مسند نشین جو کل تھے وہ ہیں آج زیر خاک
دنیا و دوں کا ہائے یہی انقلاب ہے

صورت جو سب سے اچھی ہو پردہ ضرور ہے
سبزا کسی کے کان کا پھر یاد آگیا

میم کی ہیم روئے احمد کی نقاب ہے
پھر زخم دل ہرا ہوا پھر اضطراب ہے

ہر ہر میں ہے نہان وہی ہر جائی آپ کا
شان آیت تجلیون کا یہ لب لباب ہے

آنکھ اوس بت پہ جو ڈالی جائے گی
آرزو اللہ والی جائے گی

زلف کس سے دیکھ بھالی جائیگی
ہم سے یہ ناگن نہ پالی جائے گی

حسن کی دولت پہ اتنا خوش نہ ہو
بات سچ ہے آنیوالی جائے گی

اوس سے چشمی کا گر دعوے کرے
آنکھ نرگس کی نکالی جائے گی

کر چکی رسوا سر محفل مجھے
اب تو تیرے منہ سے گالی جائے گی

اک نہ اک دن ہوگا ظالم بھی خراب
آہ مظلومون کی خالی جائے گی

ولین کیون رہتا ہے عشق گلرخان
کیا کہین پھولونکی ڈالی جائے گی

گر کرون کچھ فکر مضمون کمر
کب مری نازک خیالی جائے گی

ہے جوانی مین بھی بچپن ہی کی ضد
کب تمہاری خوردسالی جائے گی

کیون ضعیفی مین خیال قبر ہے
کیا نئی بنیاد ڈالی جائے گی

دیکھ لین گر رنگ اوس رخسار کا
مثل بو پھونکی لالی جائے گی

ہے خزان اور تاک مین صیاد ہے
باغ سے بلبل نکالی جائے گی

ہوگئی ہے اوس کے دل سے دلکو راہ
لو خراب تو خیالی جائے گی

کس طرح سمجھاؤن اوسکو وصل مین
کیا طبیعت ہی سنبھالی جائے گی

قہر کی تیور نے تو دیکھا نہ کر
وقعت رسم جلالی جائے گی

اون کے دلین اب بھی ہے مجھسے غبار
خاک لاشہ پر نہ ڈالی جائے گی

وصل کی شب ہائے یون ہی کٹ گئی
حسرت دل کب نکالی جائے گی

ان حسینون کی نظر سے دل چھپا | چیز اچھی ہے چرالی جائے گی

شایق اتنی فکر کیون ہے عمر کی
چیز جو ہے جانے والی جائے گی

ہو جائے غریبون پہ عنایت کی نظر بھی
کچھ حسن کا صدقہ مرے سرکار ادہر بھی

محبوب خدا کے ہین خدائی کے بھی محبوب
اک ذات محمد کی ادہر بھی ہے ادہر بھی

معراج مین پہونچے مرے سرکار وہان تک
ممکن نہین جس جائے فرشتون کا گذر بھی

اے عشق نبی تجھکو جو منظور ہو لے لے
یہ جان ہے یہ سر ہے یہ دل ہے یہ جگر بھی

جلوہ جو وہان تھا وہ مرے دل مین عیان ہے
ملتا ہے مرے گھر سے کچھ اللہ کا گھر بھی

یون نزع مین نظارہ ترا ہو مجھے حاصل
تو سامنے ہو اور ترے قدمون پہ ہو سر بھی

تسکین کرو کچھ تو جمال اپنا دکھا کر
بے تاب جو دل ہے تڑپتا ہے جگر بھی

دن آئیگا کب وصل محمد کا الٰہی
اس شام جدائی کی کبھی ہوگی سحر بھی

اور کشش عشق نبی راہ نما ہے
مشکل کہین ہوتا ہے مدینہ کا سفر بھی

رخسار محمد سے ہوئی بات یہ پیدا
ساکن فلک حسن پہ ہین شمس و قمر بھی

پتھرا گئی ہین حسرت دیدار مین آنکھین
تشریف کبھی لائے سرکار ادھر بھی

اے تیغ نگاہ نبوی مین ترے صدقے
بسمل ہون ذرا اور ہو اک وار ادہر بھی

شایق جسے کہتے ہین بری اُسکی ہے حالت
ہے آپکو کچھ اے مرے سرکار خبر بھی

سجدے مین سر عرش رسول مدنی ہے
محشر مین گنہگارون کی کیا خوب بنی ہے

جوگن تری حسرت مین مری روح بنی ہے
کب لاش کفن مین ہے گلے مین کفنی ہے

کیا تازہ گل عشق اویس قرنی ہے
پھولون مین مدینے کے بھی بوئے یمنی ہے

دندان لب لعل محمد کے تصدق
یہ لعل کا ٹکڑا ہے وہ ہیرے کی کنی ہے

جہبہ کی عنایت پہ یہ کہتے تھے ملایک
لایق اسے خلعت کے اویس قرنی ہے

پہونچی ہے مری خاک پس مرگ نبی تک
کیا خوب بگڑ کر مری تقدیر بنی ہے

ملتے ہین گلے بسمل ابروئے محمدؐ
تلوار کی میدان محبت مین ٹھنی ہے

لٹتی ہے مدینہ مین صدا فقر کی دولت
واللہ عجب دل مرے مولا کا غنی ہے

چل پھر نہین سکتا ہے رہ وصف نبی مین
خامہ بھی مرا لایق گردن زدنی ہے

اک چاند ہے اور چاندنی ہر اک کے ہے گھر مین
کس کس کے نگاہون مین وہ ماہ مدنی ہے

اعجاز سے دو ٹکڑے ہوا چاند فلک پر
انگلی کا اشارہ ہے کہ شمشیر زنی ہے

کہتی ہے یہی بے سر و سامانئ دنیا
محتاج جو بندے ہین تو اللہ غنی ہے

دیدار کی حسرت مین پس مرگ بھی وا ہین
آنکھون مین مرے رنگ اویس قرنی ہے

جالی کی ہے یا یہ بھی جھلک حسن نبی کی
فانوس سے کیا روشنئ شمع چھنی ہے

معراج مین ہر گام پہ آتی تھین صدائین
کیا بانکا طرحدار جوان مدنی ہے

کعبے کی تجلی ہے مدینے کی جھلک ہے
سردار جو میرا ہے وہ مکی مدنی ہے

کعبے مین بھی ہین باغ رسالت کی ہوائین
مکے کی ہر اک پھول مین بوئے مدنی ہے

ٹپکے کو میسر نہ ہوا وصل کمر کا
محبوب خدا کیا تری نازک بدنی ہے

ٹھنڈا ہے بہت سایۂ نخل دل عاشق
آرام سے ارمان مین کیا چھاؤن گھنی ہے

جنت کے ہر اک گھر پہ نہ کیون سایہ ہو اسکا
سنتے ہین کہ طوبیٰ کی بہت چھاؤن گھنی ہے

چھپ جائیگی محشر مین سیہ کاری امت
کیا ریش مبارک بھی محمدؐ کی گھنی ہے

معراج مین بے پردہ ملے عرش پہ حق سے
حضرت کا بھی کیا مرتبہ اللہ غنی ہے

اللہ رے خلش عشق نگاہ نبوی کی
آنکھون مین کھٹکتی مرے برچھی کی انی ہے

دل میرا مدینہ مین ہے گو مین ہون دکن مین
مجھکو تو وطن مین بھی غریب الوطنی ہے

ہے دولت نعت نبوی اسکو میسر

شایق جسے کہتے ہین وہ قسمت کا دھنی ہے

ہم وکن سے جو سوئے احمد مختار چلے
لوگ کہنے لگے جنت کو گنہگار چلے

کرم و لطف پہ حضرت کے بھروسہ کرکے
ہم وطن سے جو چلے مفلس و ناچار چلے

وہی منصور ہے جو وار بین ثر وار ین ہے
جو انا الحق بھی کہے کھلے سر دار چلے

سربکف ایک زمانہ سے اسی شوق مین ہین
آج تو تیغ نگاہ نبوی وار چلے

راہ طیبہ مین زلیخا جو ملین اوس سی کہین
اپنے یوسف کے لئے ہم سر بازار چلے

مست کر دیجیے کسی طرح دکھا کر صورت
خواب مین بھی کبھی دور مئی دیدار چلے

وصف ابروئے نبی اور سر ممبر واعظ
کہین ایسا نہ ہو خنجر چلے تلوار چلے

دست رحمت نے اوتارا اوسے جلدی سر سے
لے کے محشر مین گناہونکا جو ہم بار چلے

آہ مین کیجیے ہم کو سیاہ یا کہ سفید
آپ کے واسطے سب چھوڑ سرکار چلے

کر کے بازی گہ دنیا مین گنہ اے شایق
بازی جیتی ہوئی تھی اوس کو بھی ہم ہار چلے

کیا بارگاہ رحمت خیر الانام ہے
در پر گنہگارون کا اک اژدہام ہے

منزل پہ جو ہم پہونچے تو گھر یاد آگیا
صبح وطن کا نام غریبون کی شام ہے

یوسف مین اور حسن محمدؐ مین ہے فرق
گر وہ ہلال ہے تو یہ ماہ تمام ہے

کہتا ہے کوئی بیٹھ کے دل مین انا انا
آواز اس کی آتی ہے اور میرا نام ہے

وہ مظہر خدا ہین تو ہم مظہر رسول
دل ہے مدینہ ولین اونہین کا مقام ہے

ہے دونون آنکھین اپنی در روضۂ رسول
یہ باب جبرئیل وہ باب السلام ہے

مردونکو زندہ کرتے تھے عیسیٰ کیا کرین
یا مصطفیٰ یہ آپکی ٹھوکر کا کام ہے

اللہ کا الف ہے قد پاک مصطفیٰ
ہاشم ہے تو گیسوئین لف نام ہے

آیت یہ کہہ رہی ہے لقد جاءکم کی صاف
جو نام ہے خدا کا محمدؐ کا نام ہے

کیون مجھ گنہگار کی بگڑی بنی نہین — یہ تو حضور آپ کا ادنیٰ سا کام ہے

یا مصطفےٰ کرم کی ادہر بھی ہو اک نظر
شایق غریب آپکا دل سے غلام ہے

رسول اللہ خبر لو ہجر سے دل زار ہے — لب پہ سوزش آنکھ مین آنسو جگر بیمار ہے
یا حضرت آپکی ہم عاصیون کی یاد ہے — بیکسی مین بے بسی مین اک وہی غمخوار ہے
زائرون کو جبرئیل آکر سکہاتے ہین ادب — کیون نہ ہو اللہ کے محبوب کا دربار ہے
جس کو کہتے ہین مدینہ ہے عجب رحمت کا شہر — اے گنہگارو چلو دوڑو سخی سرکار ہے
خواب مین وہ دیکھ لین مجھکو خدا ایسا کرے — اس گھڑی سمجھین گے اپنا بخت بھی بیدار ہے
موت کو رتبہ محبت کا نہ کیون سمجھین بہلا — سنتے ہین محبوب حق کا قبر مین دیدار ہے
روؤن مین اپنے کلیجہ پر کہ دل پر یا رسول — ایک تیر ہجر مین دونون برابر پار ہے
شکر ہے ہم فخر سے محشر مین کہتے جائین گے — جو خدا کا یار ہے ہم کو اوسی سے پیار ہے
کہہ رہا ہون مین تصور مین نبی کو دیکھکر — چاند طیبہ کے ادہر آ مجھ سے کیون بیزار ہے
امتی تیرے بحر غم مین غرق ہے یا مصطفےٰ — دستگیری ہو اگر تیری تو بیڑا پار ہے

چلا آنا چاہتا ہے موڑ کر قدمون کے پاس
پر کرے کیا تیرا شایق بخت سے لاچار ہے

تمہین تو حق کے ہو دلبر محمد تم پہ مین صدقے — مرے آقا مرے سرور محمد تم پہ مین صدقے
تصور مین نہ آؤ گے اگر مجھکو نہ چہپاؤ گے — کرون مین ناز پہر کسپر محمد تم پہ مین صدقے
تمہین تو مالک دل ہو تمہین تو شمع محفل ہو — بس اب تو آؤ میرے گہر محمد تم پہ مین صدقے
غریبی پر نظر کیجے نگاہ لطف ادہر کیجے — کہونگا حشر مین بڑہکر محمد تم پہ مین صدقے
بنا دے مجھکو دیوانہ مئے وحدت کا مستانہ — پلا دے مئے پہ مئے ساغر محمد تم پہ مین صدقے
دعائے خالق اکبر در حضرت پہ ہو یہ سر — کہون ہر بار رو رو کر محمد تم پہ مین صدقے

نہین ہے لطف جیتے مین بلا لو اب مدینہ مین
لحد مین جب ملک آئے شبیہ پاک دکہلائے

پہرون کب تک یونہی در در محمد تمپہ مین صدقے
کہونگا صدقہ ہو ہوکر محمد تمپہ مین صدقے

نبیون مین ہو تم فایق تمہارا مین بھی ہون شایق
خدا کے خاص پیغمبر محمد تم پہ مین صدقے

خبر دلکی جگرکی لی کہین ڈوبی کہین نکلی
عجب اڑتی ہوئی ناگن یہ زلف عنبرین نکلی

دم وعدہ نہ سمجھائے سے بھی چین جبین نکلی
نہین نکلی تھی جو منہ سے وہی پہر بھی نہین نکلی

بری خونریز اے سفاک تیری تیغ کین نکلی
وہان زخم کہلتے ہی صدائے آفرین نکلی

عجب غارتگر ایمان نگاہ شرمگین نکلی
اسے مارا اوسے لوٹا کہین ٹہری کہین نکلی

مرے گم گشتہ دلکی چور زلف عنبرین نکلی
ہوئی چوری کہین تھی چیز چوری کی کہین نکلی

ہماری آرزو کب وصل مین اے نازنین نکلی
بہت نکلی تو کم نکلی جو کم نکلی نہین نکلی

گرے کیونکر نہ چنگاری دل دشمن پہ اڑ اڑکر
پڑی بن کر ہمارے دل سے آہ آتشین نکلی

بدلکر سرخ جوڑا جب وہ نکلا بزم دشمن سے
بھبوکا بن کے میرے دلسے آہ آتشین نکلی

نگاہ شرمگین کو جان ستان ہرگز نہ سمجھے تھے
نہین تھی جستجو جس کی وہ خونریز کمین نکلی

گمان کب تھا کہ آہ نیم شب بھی شعلہ افگن ہے
نرالی بات ہے بجلی بھی خونریز کمین نکلی

تجھے مشتاق نظارہ پھرے مایوس نظارہ
بڑی حسرت بھری میری نگاہ واپسین نکلی

ہراک کی آنکھہ مین چھپکر نہ کیون دلمین اتر آئے
چہری نبکر دم آخر نگاہ واپسین نکلی

تجلی اوس کی ہم کو اپنے ہی دلمین نظر آئی
جسے دیر و حرم مین ڈھونڈہتے تھے وہ یہین نکلی

نظر آیا جو اپنا عکس آئینہ مین وہ بولے
مری تصویر جو چوری گئی تھی وہ یہین نکلی

وہ گلرو اس ادا سے نازسے گلزار مین آیا
کلی چٹخی تو اوس سے بھی صدائے آفرین نکلی

گنہگار آئے اس انداز سے مایوس محشر مین
زبان مغفرت سے بھی صدائے آفرین نکلی

کیا انکار وصل اس شوخ نے اسطرح شرماکر
نگہہ نیچی ہوئی سر جھک گیا منہ سے نہین نکلی

مین اس انکار کے قربان کہا اسطرح شرما کر
کہ صاف اقرار کا پہلو لئے منہ سی کہین نکلی

دم آخر مرا دم آگیا ہے کہنچکے آنکھون مین
مگر حسرت ترے دیدار کی اب تک نہین نکلی

نگاہ شوق بھی ہے ساتھ عشاق کے حق مین
کبھی تڑپی کبھی چمکی کہین ڈوبی کہین نکلی

پڑے ابرو مین بل دشمن پہ غصہ اسطرف اترا
تری تلوار کے صدقے کہین چمکی کہین نکلی

ادہر تاکا ادہر جہانکا اسے لوٹا اوسے مارا
بڑی چنچل بڑی چلتی وہ چشم شرمگین نکلی

یہ میرے دل مین گوشہ ہے تم ہو بزم دشمن مین
تمہاری آرزو تو تم سے بڑھکر شرمگین نکلی

نہ وہ آئے عیادت کو نہ ارمان کوئی بر آیا
تمنا بن کے مریجان وقت واپسین نکلی

قیامت ہے وہ روتے ہین لپٹکر میری سینے سے
تمنائے ہم آغوشی بھی وقت واپسین نکلی

دیگر

تری حسرت دل مجنون سے ای لیلی نہین نکلی
جو تو محمل نشین نکلی تو وہ گوشہ نشین نکلی

قتیل چین ابرو کا نشان تک لے گیا لیکن
جبین ناز سے اب تک نہ وہ چین جبین نکلی

ملے ہم خاک مین لیکن کشیدہ دل ہین وہ اب تک
نہ بل ابرو کا نکلا ہے نہ وہ چین جبین نکلی

تکلف عتاب کا نکلا ہے نہ نکلے گا
نکالے سے کسی کے کب تری چین جبین نکلی

قدم اوٹھنے نہین دیتی ہے ہرگز چلنے والونکے
عجب دلچسپ صحرائے محبت کی زمین نکلی

ترے کشتے پہ مرکر بھی عذاب قبر سوتے ہین
ستمگر یہ زمین بھی تیرے کوچہ کی زمین نکلی

دیگر

تری تصویر جو اے ماہ کامل دل نشین نکلی
شب تاریک سر قد بھی ہماری چودھوین نکلی

ترے ناقہ کے صدقے ہو رہا ہے خاک ہو ہو کر
تمنا قیس کی اب تک نہ ای محمل نشین نکلی

تری طبع مضامین زا کا ای شایق ہے کیا کہنا
وہین آسان کی جو شعر کی مشکل زمین نکلی

نگاہ شوخ نے مدت سے دلکو تاک رکھا ہے
اگر یہ اوڑ گیا سینہ مین پھر کیا خاک رکھا ہے

مجھے تو گردش چشم بیان نے تاک رکھا ہے
ترے چکر میں اب کیا گردش افلاک رکھا ہے

متاعِ اشک تو موژون نے لوٹ لی بالکل
تمہارے پاس کیا اب دیدۂ نمناک رکھا ہے

ذرا تو بل تو دے زلفون کو ابھی او شبنا افگن
دل وحشی ہمارا بستۂ فتراک رکھا ہے

یہی بت حور ہین دنیا ہے جنت جا بھی اے واعظ
تجھے کہنے کو تو عقبیٰ وہان کیا خاک رکھا ہے

نہ ہو مسدود راہ انتظار یار مر کر بھی
اسی باعث عزیزون سے کفن کو چاک رکھا ہے

غضب چپکا پڑا ہے کچھ اثر ہوتا نہین اسپر
دل واعظ بھی کیا دھویا دھلایا پاک رکھا ہے

رہے گا ایک دن یہ دل ہمارا بت کدہ ہو کر
خدا کے گھر کو ان کافرون نے تاک رکھا ہے

جو کچھ دم خم تھا اگیا وہ سخت جانی مین
تری خنجر مین اب کیا اے بت سفاک رکھا ہے

کھلے جاتے ہین اوس کے پیچ راز حسن بن ٹھنکر
چھپا کر تم نے زلفون مین دل صد چاک رکھا ہے

اٹھا رکھا نہین جھگڑا کوئی روز قیامت پر
یہین سے ہمنے زاہد اپنا قصہ پاک رکھا ہے

سناتا ہے نوید فصل گل اے باغبان کسکو
یہان پہلے ہی سے اپنا گریبان چاک رکھا ہے

تری گرد کدورت سے پٹا کیا دل کا سینہ مین
یہان اب خاک اڑتی ہے یہان کیا خاک رکھا ہے

عجب کچھ عشق مین آفت ہے نہ جیتا ہون نہ مرتا ہون
قضا نے بھی ادا نے بھی مجھی کو تاک رکھا ہے

مجھے کیا ظلمت مرقد کا ڈر شایقؔ کے سینہ مین
چراغ داغ عشقِ صاحبِ لولاک رکھا ہے

ہندی ہون قدمبوسی ہے مکی مدنی سے
الفت ہے وطن مین بھی غریب الوطنی سے

در در پھرے افسوس گدا تیرا کہا کر
جا کر کوئی کہدے یہ مدینے کے دھنی سے

دلکو مرے صدقہ کرون دندان نبی پر
توڑو میرا شیشہ اسی ہیرے کی کنی سے

اے خلق رسول عربی مین ترے صدقے
آراستگی تیری ہوئی آل نبی سے

رحمت بھی انہین کی ہے شفاعت بھی انہین کی
ڈرتے ہین گنہگارونکی ہم دل شکنی سے

فرقت مین ابھی الفت مژگان محمدؐ
دل چھد گیا میرا اسی برچھی کی انی سے

منصور سے سردار کہا یا — سر دکا بڑا حوصلہ گردن زدنی ہے
اک شمع ہے اور سیکڑون پروانے ہین دیسہر — کس کس کو محبت ہے جوان مدنی ہے

پوچھون گا مزے عشق محمدؐ کے مین عشاق
محشر مین ملون گا جو اویس قرنی سے

ملک دکن سے ہم سوئے خیر البشر چلے — قسمت تو دیکھیے کہ کہان تھے کدہر چلے
صدمہ اوٹھانہ ہجر نبی کا تو مر چلے — کرنا تھا ہم کو کام جو دنیا مین کر چلے
جاگے ہین رات بھر کے مریضان مصطفےٰ — کرتی ہوئی نہ شور نسیم سحر چلے
پہونچے نہ جیتے جی در پاک رسول پر — کمبخت زندگی ترے ہاتھو نسے مر چلے
لے جاکے آستانِ محمدؐ پہ چھوڑ دین — بندون کا زور کچھ بھی جو تقدیر پر چلے
ہجر نبی مین ضعف سے مرنا بھی ہے محال — رکھتی ہے سانس آگے لبون پر اگر چلے
کعبہ سے ہم مدینہ کو یہ کہتے جائین گے — گھر کو خدا کے دیکھ کے حضرت کے گھر چلے
سب گرم و سرد اوٹھائے مدینہ کی راہ مین — لب خشک ہم چلے تو کبھی چشم تر چلے
دست جنون عشق محمدؐ ترے نثار — ہم چاک چاک نامۂ اعمال کر چلے
مرغ فراق شاہ نہان ہین تہ کفن — دامن مین اپنے ہم گل فردوس بھر چلے
ثابت قدم رہا جو ولا رسول مین — پھر کیون نہ پلصراط پہ وہ بے خطر چلے
اڑتے ہوئے ہوائے وصال رسول مین — سوئے مدینہ شوق مین بے بال و پر چلے

جب لطف ہے چلون مین سوئے روضۂ رسول
اور لوگ پوچھین راہ شایق کدہر چلے

کس مصیبت سے شب ہجر بسر ہوتی ہے — دیکھین کس روز محمدؐ کو خبر ہوتی ہے
اے میرے ابر کرم تیری ترشح ہے ضرور — سنتے ہین تیز بہت نار سقر ہوتی ہے
دور سے کہتی تھین حورین یہ بلائین لے کر — شب معراج محمدؐ کو نظر ہوتی ہے

محو ہون یاد رخ و زلف مین کیا مجھکو خبر — صبح ہوتی ہے کدھر شام کدھر ہوتی ہے

اشک خود پونچھتے ہین دامن رحمت سی حضور — آنکھ جسوقت گنہگار کی تر ہوتی ہے

تاکتی رہتی ہین امید کی آنکھین اوس کو — نظر لطف محمد کی جدھر ہوتی ہے

راہ طیبہ مین نہین خضر کی حاجت ایدل — راہ بر خود ہی تمنائے سفر ہوتی ہے

ہائے وہ لوگ بھی ہین اونکے تصدق جاؤن — رات دن جن کی مدینہ مین گذر ہوتی ہے

نور احمد کی ضیائین بھی ہین شامل اوس مین — کہتی پر نور مدینہ کی سحر ہوتی ہے

روز افسردی ہوتا یاد نہ بھولون اون کی — کس لئے تجھ مین کمی درد جگر ہوتی ہے

دل وہی دل ہے ہین اوس دل کے فدا ہو جاؤن — یاد جس دل مین تری آٹھ پہر ہوتی ہے

یہ تو فرمائے بلوائین گے کب طیبہ مین — چھاتی مری کب آپ کے گھر ہوتی ہے

آرزو یہ ہے کہ طیبہ مین رہون اے شائق
یون تو ہونے کو دکن مین بھی بسر ہوتی ہے

عاشق گیسو و رخسار ہین کن کے ان کے — رام سب کافر و دیندار ہین کن کے ان کے

دو ہلال انکو کہون یا کہ دو تلوارین کہون — کچھ عجب ابروئے خمدار ہین کن کے ان کے

تار گیسو کے ہین بکھرے ہوئے مثل سنبل — شیفتہ آہوئے تاتار ہین کن کے ان کے

لاکھ وہ دل مین چھپائین نہ کہین مجھسے تو کیا — غمزدے خود بسر اظہار ہین کن کے ان کے

دیکھ کر میری طرف سن کے غزل ہنسکے کہا — چلبلے اشعار ہین کن کے ان کے

کبک و طاؤس کی کیا چال پسند آئے ہمین — ہم تو وارفتہ رفتار ہین کن کے ان کے

میٹھی باتون پہ نجانا کبھی تو اے شائق
جھوٹے وعدے غلط اقرار ہین کن کے ان کے

میرے پہلو سے جو تم اوٹھ کے سدھارے پیارے — آئے گردش مین نصیبون کے ستارے پیارے

ہجر مین دن کو تڑپتے ہین تمہارے عاشق — صبح تک شب کو گنا کرتے ہین تارے پیارے

نہ لگے تم کو نظر بام پہ آیا نہ کرو
رنگ لائینگے یہ غیرونکے نظارے پیارے

خون برساتے ہین آنکھون سے ہماری ہردم
بن کے یاقوت جو یاد آتی ہین پیارے پیارے

کچھ مرا ڈر ہے تجھے کچھ مری خاطر نہ لحاظ
سامنے میرے یہ غیرونسے اشارے پیارے

آپکے وعدے ہوئے سارے خلاف او غلط
اور سچے ہوئے اقرار ہمارے پیارے

نہ وسیلہ ہے کسی کا نہ بہروسہ ہم کو
ہم جیتے ہین فقط تیری سہارے پیارے

پیچھے ہین پیش نظر رکھکے تمہاری تصویر
ہے یہی وہن کہ سب انداز ہین پیارے پیارے

ہم یہان ہم ہین یہان تم کو خبر کچھ بھی نہین
اب تو للہ کرم کیجے ہمارے پیارے

واہ شوخی ہین حیا ہے تو حیا مین شوخی
ترے انداز ترے ناز ہین پیارے پیارے

وہ صفت ہین تیرے یہی مصرع آصف ایس ہے
ترے انداز ترے ناز ہین پیارے پیارے

جی مین جو آئے وہ ہو ہیجد و یا قتل کرو
ہم تو ہین بندۂ بے دام تمہارے پیارے

تیر مژگان کا کہین زخم نہ آئے دل پر
کس لئے کرتے ہو آنکھو نسی اشارے پیارے

وہ بھی دن تھے کہ رہا کرتے تھے ہردم ہمدم
یہ بھی دن ہے کہ ہوئی ہم سے کنارے پیارے

نزع کے وقت نہ آؤگے اگر بالین پر
شایق خستہ کہو کس کو پکارے پیارے

تاثیر آہ کی ہے نہ میری دعا کی ہے
وہ بت جو ہے بغل مین یہ قدرت خدا کی ہے

زاہد تجھے امید اگر اتقا کی ہے
کافی گنہگارون کو رحمت خدا کی ہے

بسمل کوئی شہید کوئی نیم جان کوئی
کوچہ تمہارا کیا ہے گلی کربلا کی ہے

پھندے مین گیسون کے جو صدہا اسیر ہین
فتنہ گری یہ سب اوسی کافرادا کی ہے

یوسف سے بڑہکے سب کو وہ دلبر عزیز ہے
چاہت ہر ایک دل کو اوسی دلربا کی ہے

اوس بحر حسن کی ہین محبت مین غرق ہم
حاجت سفینہ کی ہے نہ اب ناخدا کی ہے

پہنچتا ہے دور چرخ مین کیون دانۂ حیات
ارض و سما کی شکل بہی کیا آسیا کی ہے

دل تشنۂ وصال ہے سیراب کر اسے
فرقت مین جان لب پہ تری ابتلا کی ہے

بت دعوی خدائی جو کرتے ہین بر ملا
پوشیدہ [illegible] مین شان مگر کبریا کی ہے

تصویر میری دیکھہ کے منہ ڈھاپ لیتی ہو
اے تشنۂ حیا کوئی حد بھی حیا کی ہے

قامت قیامت ابرو ہلال آفتاب ورخ
چہرہ نہین ہے آپکا قدرت خدا کی ہے

ہے دل کے آئینہ بین فقط عکس روی یار
تصویر اس مکان مین اک دلربا کی ہے

گھٹتا ہے کوہ عمر اوتار اور چڑھاو مین
دم کا یہ آنا جانا [illegible]

کیا کیا نہ زہر اگلے گی شبہائے ہجر مین
چوٹی تمہاری کیا ہے یہ ناگن بلا کی ہے

کل تک تو مارے شرم کے منہ پر نقاب تھا
پر آج جو ہٹا یہ شرارت ہوا کی ہے

پانی نہ مانگا کشتۂ ابروئے یار نے
تیغ دودم مین اوس کے روانی بلا کی ہے

اوس سیم تن کے عشق مین دل خاک ہوگیا
اک [illegible]

شائق غزل [illegible]

ہر اک [illegible]

جو زندہ کرتی ہے مردون کو وہ گفتار کیسی ہے
[illegible] کیسی ہے

خدا کی قسمین کھا کر پھر پلٹ جاتی ہو وعدہ سے
[illegible] کیسی ہے

شب وصلت جھگڑنے مین سحر ہو جائیگی آخر
بس اب آؤ گلے [illegible] تکرار کیسی ہے

اوسی پر ظلم کرتے ہو جو اپنی جان دیتا ہے
نرالی طرز الفت [illegible] انکار کیسی ہے

ہزارون عابد و زاہد ترا پڑھنے لگے کلمہ
نگہ غارتگر ایمان تری اے یار کیسی ہے

پریشان زلف ہے لب خشک ہین باتو مین لکنت ہے
ہمارے عشق کی تاثیر اے دلدار کیسی ہے

ہزارون مجرمون کو عیب رحمت سے چھپاتا ہے
تری بے پردہ پوشی اے مرے ستار کیسی ہے

کیا گو آپ نے انکار آنکھون کے اشارہ نے
لبون پر مسکراہٹ سے دم گفتار کیسی ہے

بس اب شائق کو ای ختم رسل بلوالو طیبہ مین

کہون کیا مین طبیعت ہند سے بیزار کیسی ہے

کسی بت پہ بے طور دل آگیا ہے
اب ایمان کا میری حافظ خدا ہے

چمن ہے گلابی ہے کالی گھٹا ہے
وہ گلرو جو بیکر پلائے مزا ہے

جسے دیکھیے رنج مین مبتلا ہے
محبت حسینون کی ہے یا بلا ہے

بگڑتے ہو کیون تم بگاڑا ہی کیا ہے
ہوا تمپہ عاشق یہ میری خطا ہے

تری چاؤ کا ڈھنگ سب سے نیا ہے
مین تجھپر فدا تو عدو پر فدا ہے

مجھے کوستے ہو تو کوسو مری جان
سلامت رہو تم یہ میری دعا ہے

میرے اچھے آصف میری پیارے آصف
سلامت رہو تم یہ میری دعا ہے

شب وصل رو رو کے اون کا وہ کہنا
یہ کس بے مروت سے پالا پڑا ہے

عجب فتنۂ حشر ہے چال اوس کی
جدھر دیکھیے اک قیامت بپا ہے

یہ کس گل کی بو ڈھونڈنے گھر سے نکلے
پریشان جو گلیون مین باد صبا ہے

حسینون پہ عشاق کے دل کا آنا
مصیبت ہے آفت ہے قہر خدا ہے

کلیجے سے لگ جاؤ دل دل مین ڈالو
شب وصل یہ کیسی شرم و حیا ہے

چل اب جانے دے تو ہی سچا مین جھوٹا
مین ہون بیوفا خیر تو باوفا ہے

جنازہ پہ میری وہ کہتے ہین ہنس کر
کہو میری جان کون اب بیوفا ہے

کہون مین جو کچھ سب غلط ہے غلط ہے
کہین آپ جو سب بجا ہے بجا ہے

کہا وصل کے ذکر پر یون بگڑ کر
زبان روک کیا تیرے سر پر قضا ہے

مرے قتل کی ہو جو محشر مین پرسش
کہون گا کہ قاتل مرا بے خطا ہے

موے پر بھی مشق ستم ہے لحد پر
ستمگر جفا کی بھی کچھ انتہا ہے

یہان بیگناہ قتل ہوتے ہین لاکھون
گلی آپ کی کوچۂ کربلا ہے

نہ چھیڑو مجھے ہائے اللہ نہ چھیڑو
شب وصل یہ اونکے لب پر صدا ہے

وہ شرما کے صبح شب وصل بولے
کہو بے وفائی کا اب بھی گلا ہے

نہ کیون بھی بانکی اداؤن پہ تڑپون
مین عاشق ہون جس کا وہ بانکا بڑا ہے

خدا کی قسم سچ بتا میرے قاتل
یہ ہاتون مین خون یا کہ رنگ حنا ہے

شرابی کو دل دیکے ہوتا ہے رسوا
بتا مجھکو شایق تجھے کیا ہوا ہے

الٰہی نہین دوسرا مدعا ہے
وکہا دے مدینہ یہی التجا ہے

وکہا دو ہمین چاند سا جلد چہرہ
محمد اب آنکھون مین دم آگیا ہے

ہے واللیل مین وصف زلف پیمبر
ترے چہرہ کی مدح مین والضحیٰ ہے

جمال نبی سے ہین پر نور آنکھین
جدہر دیکھتا ہون ادہر مصطفےٰ ہے

کہان حسن یوسف کہان حسن احمد
ہمارا نبی سید الانبیا ہے

ہمین حال مایا محمد خدارا
یہی عاصیون کی زبان پر صدا ہے

نہین میرے اعمال بخشش کے قابل
محمد کا شایق مگر آسرا ہے

ہے خیال احمد کا صبح و شام اٹھتے بیٹھتے
رات دن ورد زبان ہے نام اٹھتے بیٹھتے

دیتے ہو غیرون کو صبح و شام اٹھتے بیٹھتے
آج مجھکو بھی پلاؤ جام اٹھتے بیٹھتے

ہنس کے لیتے ہین ہمارا نام اٹھتے بیٹھتے
پیار سے دیتے ہین وہ دشنام اٹھتے بیٹھتے

اسمین پھنسکر پھڑپھڑاتا ہے کسی کا مرغ دل
ہل رہا ہے گیسوؤن کا دام اٹھتے بیٹھتے

ہمنے کیون دیکھا کنکھیون سے کسی کو بار بار
کر دیا اغیار مین بدنام اٹھتے بیٹھتے

ہوا اثر اتنا تو اسے جذب محبت آہ مین
پوچھتے آئین وہ میرا نام اٹھتے بیٹھتے

دل مین غصہ بل ہے ابرو پر نظر ہے تیز تیز
ہو رہا ہے آج قتل عام اٹھتے بیٹھتے

اب نمازین کیون پڑہے عہد پیری آچکا
ہوا نہین اعضا سے کچھ تو کام اٹھتے بیٹھتے

ہے خزان کا ہاتھ بھی اکدن بہار حسن پر
یون نہ اترائے بت گلفام اٹھتے بیٹھتے

جب خودی باقی رہی پھر کیا نماز و لیتے ملا
کٹ گئے غفلت مین سب ایام اٹھتے بیٹھتے

وہ بت نامہربان کیا مہربان ہے آجکل
ہو رہا ہے کیون مرا اکرام اٹھتے بیٹھتے

ہجر کے صدمے سے دل کا آئینہ روشن ہوا
دیکھتے ہین روے دل آرام اٹھتے بیٹھتے

جا چکی سب تاب و طاقت جاتے ہی ایام شباب
چلتے ہین مشکل سے اب دو گام اٹھتے بیٹھتے

یا الٰہی خیر ہو قاصد ہمارا مست ہے
لا رہا ہے آج کچھ پیغام اٹھتے بیٹھتے

جب نہ ہو آرام دل پہلو مین ای شایق ترے
کس طرح ہو راحت و آرام اٹھتے بیٹھتے۔

نظر آتا نہین جب سے وہ دلدار مجھے
اک نہ اک روز نیا رہتا ہے آزار مجھے

کر دیا ہے جو مئی عشق نے سرشار مجھے
سوجھتا ہی نہین کچھ تیرے سوا یار مجھے

نہین ملتا ہے نہ مل مجھ سے تو اے راحت جان
دور پر دل سے نہ کر اپنے تو زنہار مجھے

درد دندان کے تصور مین جو آنسو ٹپکے
لوگ سب کہنے لگے ابر گہربار مجھے

باتین کرتا ہے کبھی مجھ سے جو وہ شاہد حسن
رشک سے دیکھ کے جلجاتے ہین اغیار مجھے

وصل کا ہے کبھی اقرار کبھی ہے انکار
تیری دورنگی مزا دیتی ہے اے یار مجھے

جان ہے لب پہ کبھی درد جگر مین ہے کبھی
زندگی ہو گئی اب ہجر مین دشوار مجھے

یاد وہ دن تھے کہ سنا کرتے تھے لاکھون دشنام
یاد وہ دن آئے کہ آنے لگے اب عار مجھے

قصر جنت کی نہ گلزار جنان کی خواہش
بس یہ کافی ہے ترا سایۂ دیوار مجھے

جب سے تو خانۂ دل مین ہے مری جلوہ فزا
میرا سینہ نظر آنے لگا گلزار مجھے

نزع مین قبر مین محشر مین دکھانا دیدار
کہین محروم نہ کرنا شہ ابرار مجھے

صورت خوش مرے دلبر سے ہے کندہ شایق
کیا جلائیگی جہنم کی بھلا نار مجھے۔

بوسے دیتا ہے مجھے ہر آن ہنستے بولتے — سر پہ رکھتا ہے مرے احسان ہنستے بولتے

آؤ گھر ہے آپکا اے جان ہنستے بولتے — خانۂ دل مین رہو مہمان ہنستے بولتے

ہو برا اس عشق کا شام و سحر روتے کٹی — ہائے گذری نہین اک آن ہنستے بولتے

اے بت کافر تری کیا بات ہے کیا کہنا ترا — لے لیا دم مین مرا ایمان ہنستے بولتے

اوس گل خندان کی الفت مین ہوا ہون انتخاب — کیون نہ نکلے تن سے میری جان ہنستے بولتے

اس ستمگر نے نکالا اک نیا طرز جواب — ذکر وصلت پر ہوا انجان ہنستے بولتے

ہنسنا تھوڑا اور بہت رونا حدیث پاک ہے — ہے وہ نادان جسنے کی گذران ہنستے بولتے

ضد نہ کر شب وصل کی ہے جبر سے کیا فائدہ — مان ظالم میرا کہنا مان ہنستے بولتے

آئینہ رو کو جو دیکھا مجھکو سکتا ہو گیا — منہ کو تک کر ہو گیا حیران ہنستے بولتے

رہتا ہے پیش نظر اوس مصحف رخ کا خیال — اس لیے پڑھتے ہین ہم قرآن ہنستے بولتے

مسکرا کر اوس نے دیکھا ہوش کی دولت لٹی — دیدہ و دانستہ ہوا نقصان ہنستے بولتے

جن کی موزون ہے طبیعت فکر کی حاجت نہین — تھوڑے دنمین لکھتے ہین دیوان ہنستے بولتے

اپنے کچھ وعدہ خلافی کا نہین ہے غم اونہین — توڑتے ہین اپنے سب پیمان ہنستے بولتے

باتین کرتے کرتے کیون تو گالیان دینے لگا — سر پہ آیا کیا ترے شیطان ہنستے بولتے

باتون باتون ہی مین اوس نے مجھ پہ جادو کر دیا — پھر طبیعت کو ہوا میلان ہنستے بولتے

ملک ہستی مین عدم سے آیا تو روتے ہوئے — اقربا تیرے تھے اے نادان ہنستے بولتے

کام ایسا کر کہ تیرے بعد سب روتے رہین — تو عدم کو جائے با ایمان ہنستے بولتے

داور محشر مرا ہے خوف ہے پرسش کا کیا — طے کرون گا حشر کا میدان ہنستے بولتے

حشر مین غصہ نہ ہو تو مجھ مین تاب اوسکی نہین — بخشدے مجھکو مرے رحمان ہنستے بولتے

آ اودھر شایق مرے مین روبرو رکھون تجھے
یون کہے اکدن مرے سلطان ہنستے بولتے

مین ہون مجھکو تو صورت دکھانا چاہیے ۔ حضرت موسی ہی سے بس لن ترانی چاہیے

چھپنے اور بھی نازو ادا وہ چند ہین ۔ چشم بد ہو دور ہان ایسی جوانی چاہیے

داغ دلکو پوچھتے ہو کیونکہ یہ ہے چیز کیا ۔ کچھ تو کچھ اپنی ستمگر کی نشانی چاہیے

پڑھ کے خط پوچھین وہ ای قاصد کچھ کہا یہ تو ۔ بندہ پرور آپکی بس مہربانی چاہیے

کھینچنے کو آپکی تصویر اے گنج جمال ۔ آپ ہی سا کوئی بہزاد اور مانی چاہیے

زاہدو تمکو مبارک دلق و تسبیح و نماز ۔ ہمسے رندون کو شراب ارغوانی چاہیے

مین جو کہتا ہون ہنسکر دیکھ لو تو اوبت ذرا ۔ گندمی رنگت پہ جوڑا زعفرانی چاہیے

تمکو آتا ہی نہین جز گالیون کے اور کچھ ۔ کیا حسینون کو بھی بس بدزبانی چاہیے

مٹ نہین سکتی کبھی شایق تری تحریر سخت
آئے گی آگے وہی جو پیش آنی چاہیے

وہ صبح کو گیا جو مری خوابگاہ سے ۔ رو رو دیا اثر بھی گلے ملکے آہ سے

کر سب ہین سرخرو مجھے تیغ نگاہ سے ۔ محروم ایک ہی مین چلا قتل گاہ سے

جاتے ہو دیکھتے ہوئے ہر سو جو راہ سے ۔ پامال کسکو کرتے ہو پائے نگاہ سے

آیا نظر جو چاند فلک پر شب فراق ۔ دوڑا گلے لگانے تری اشتباہ سے

تم جس کو پیار کرتے ہو لیتی ہوا اسکی جان ۔ ہم باز آئے ایسی محبت سے چاہ سے

ہم عاشقون سے یون ہوا دشمن تمہارا نام ۔ جیسے کہ بادشاہ کی شہرت سپاہ سے

تیرے خیال رخ سے ہی پر نور دل مرا ۔ زینت ہے آسمان کو اگر مہر و ماہ سے

جبتک کرے نہ عفو گناہون کو لے کریم ۔ اوٹھین گے حشر مین نہ تری جلوہ گاہ سے

رنگ حیا ہین ڈھنگ سے ہے انکار وصل کا ۔ کہتے ہین وہ نہین نہین نیچی نگاہ سے

زلفین ہٹا کے دیکھنا یاد آگیا ترا ۔ بجلی تڑپکے چمکی جو ابر سیاہ سے

دونگا جواب حشر کے دن بانکپن سے مین ۔ الفت ہے مجھکو ایک بت کجکلاہ سے

آئی پاس شرم و ندامت ادب لحاظ — اغیار سارے دور رہین خوابگاہ سے

نازک ہو تیز چلنے ہو دیکھو لچک نہ جائے — کیسے کمزور امرے تار نگاہ سے

کیا فرق بعد مرگ امیر و فقیر مین — اکسان معاملہ ہے گدا اور شاہ سے

بھٹکے نہ کوئی راہ شریعت کو چھوڑ کر — انسان کو چاہیے کہ چلے شاہراہ سے

کیون تیرے تیر کا دل دشمن ہدف بنے — ترچھی نظر سے دیکھ نہ سیدہی نگاہ سے

کبتک کریگا غیر سے وہ گرم جوشیان — اکدن تو کانپ اوٹھیگا مری سرآہ سے

پہونچا دے یا الٰہی رسول خدا کے پاس — مضطر بہت ہون ہجر رسالت پناہ سے

شایق الفت گیسوے یار مین
تعمیر ہو مزار کی سنگ سیاہ سے

جاگیر سے غرض ہے نہ مطلب ہے جاہ سے — ہے شاعرون کی زیست فقط واہ واہ سے

منظور چھیڑ گر نہین جا سیدہی راہ سے — کیون دل مرا اوٹھاتا ہے جھکتی نگاہ سے

اس طرح دیکھ تو مجھے پہرتی نگاہ سے — واقف نہ ہو رقیب محبت کی راہ سے

کر خوف اے سپہر مرے تیر آہ سے — ممکن نہین رکے سپہر مہر و ماہ سے

بے چین بے قرار ہون حضرت کی چاہ سے — جاکر یہ کہہ صبا تو رسالت پناہ سے

کیا خوف ہم کو حشر مین فرو گناہ سے — یون دفعتاً ہوا یہ اوڑا دینگے آہ سے

سنبل تمہاری زلف کو کہتے ہین بوالہوس — تشبیہ ہم تو دینگے نہ ادنی گیاہ سے

کیون جاؤن کوہ طور پر چکر کی راہ سے — ڈھونڈا ملا ہے دلکا تیری جلوہ گاہ سے

جبتک نہ اوٹھائیگا لگا کر گلے مجھے — اوٹھون گا آج مین نہ تری بارگاہ سے

وان دستگیری کیجیے یا پیر دستگیر — دب جاؤن گر صراط پہ بار گناہ سے

اوس گل کے ہون فراق مین لاغر بزنگ خار — پوچھو مری خلش کو غلط کی نگاہ سے

محشر مین بے نقاب جو وہ بت ہوا تو کیا — پوشیدہ ہو گیا ہے ہجوم نگاہ سے

بےتابئ فراق کے شاہد ہین دل جگر
یا ور نہ ہو تو پوچھ لو ان دو گواہ سے

قاتل کے منہ سے حشر کے دن جب اوٹھی نقاب
رخصت ہوا ہراس ہونے لگے دادخواہ سے

دو سرا یہ تن وحش کے عشق مین وہ شعلہ بار ہون
ہفت آسمان جلاؤن گا اک گرم آہ سے

ہرگاہ دیکھ با شدہ ختم نیاز و ناز
اے جان تو بھی کہنچ مجھے ایسی چاہ سے

عصیان ظہور ہے تری رحمت کی جوش کا
پھر خوف کس لئے ہو الٰہی گناہ سے

قسمت میری پھر آئے نہ کیون مجھکو چو طرف
سیکھی ہے گردش اوس نے بھی تیر نگاہ سے

اب اپنے دلین ڈہونڈتا ہون گھر مین بیٹھکر
مسجد سے کچھ ملا نہ مجھے خانقاہ سے

گر صور لے کے آئین نکیرین قبر مین
اوٹھین ترے سلائے نہ آرام گاہ سے

خار مژگان کی جو رہ رہ کے کھٹک ہوتی ہے
ٹیس دلین تو کلیجے مین کسک ہوتی ہے

رحمت حق کی قیامت مین کمک ہوتی ہے
جس گنہگار کی تر نوک پلک ہوتی ہے

حسن یوسف مین کہان طور کے جلوہ مین کہان
جو میرے یار کے جلوہ مین جھلک ہوتی ہے

ہوئے بے ہوش جو موسیٰ تو تجلی نے کہا
آگ مین نور کی اس طرح جھلک ہوتی ہے

اسمین ہے جلوہ پوشیدہ ترا شعبدہ گر
آئینہ کے جو چمکنے سے جھلک ہوتی ہے

کمسنی دیکھے آئینہ پٹک دیتے ہین
اپنے ہی عکس سے خود اونکو جھجک ہوتی ہے

دن گذرنے دے ابھی ذبح نہ کر اے صیاد
نو گرفتار ہون رہ رہ کے جھجک ہوتی ہے

اپنے دامن سے جو وہ پونچھتے ہین اشک مرے
دیکھنے والون کے آنکھون مین کھٹک ہوتی ہے

رہگیا ٹوٹ کے کیا تیر کا پیکان کوئی
ورنہ کیون پھر دل بسمل مین کھٹک ہوتی ہے

درد دل کا مرے جب حال سناتا ہون انہین
ہنس کے فرماتے ہین ہمکو بھی کسک ہوتی ہے

سر وہی سر ہے فدا ہو جو رہ الفت مین
دل ہے وہ درد کی جس مین کسک ہوتی ہے

شاید اوس نے مجھے پھر دل سے فراموش کیا
درد کے بدلے فقط دلمین کسک ہوتی ہے

وعدہ اوس گل نے کیا ہی مری پاس آنیکا
آج گھر مین مرے پھولونکی مہک ہوتی ہے

میرے گیسوئے پریشان کی ہے یہ فتنہ گری
بہنی بہنی جو ہوا مین بھی مہک ہوتی ہے

اے گل داغ محبت ترے صدقے قربان
دلمین عاشق کے پھولونکی مہک ہوتی ہے

تجھے سویا جو لپٹ کر کوئی اوس سے پوچھے
مست کیا تیرے پسینہ مین مہک ہوتی ہے

جھانکئے پھر تو ذرا رخ سے ہٹا کر آنچل
انہین انداز مین بجلی کی چمک ہوتی ہے

کس کے آئینہ رخسار کا پھر دھیان آیا
میرے آنکھون مین بجلی کی چمک ہوتی ہے

پست کو لیتے ہین آغوش مین عالی ہمت
کون کہتا ہے زمین زیر فلک ہوتی ہے

غیر کی آپکو الفت نہین سینے پایا
آپکی بات ہی کچھ باعث شک ہوتی ہے

اون کے اقرار مین کیا پہلوئے انکار ہی ہے
آج کیون شکل یقین صورت شک ہوتی ہے

تھام کر دل شب معراج یہ حورون نے کہا
کچھ عجب حال مین انسانکی کھٹک ہوتی ہے

حلقہ حلقہ مین ہین انکے دل عشاق بندھے
ورنہ پھر کیون تری زلفونمین کھٹک ہوتی ہے

مہ کامل یہ کہان لطف ترے ہالے مین
اون کی انگڑائی مین کچھ اور لٹک ہوتی ہے

رحمت حق نے کہا حشر مین ذمہ میرا
ہم گنہگارون کی اسطرح کمک ہوتی ہے

اے رقیب آج جو وہ مجھ پہ خفا ہوتے ہین
تیری ترغیب سے اور اونکو کمک ہوتی ہے

اے حیا دور رہو ہے اون کی طبیعت مین حجاب
اور تجھ سے شب وصل اونکی کمک ہوتی ہے

سبز ظاہر مین ہے اور دلمین ہی اک آگ بھری
کون کہتا ہے حنا سرد و خنک ہوتی ہے

آتش ہجر بھڑکتی رہے جس کے دلمین
آہ کب اوس کی بھلا سرد و خنک ہوتی ہے

لو سنو آؤ ادھر یون نہ چلو تن تن کر
نظر بد تمہین بے شبہ و شک ہوتی ہے

تو نہ کر بات پہنچتا ہے بلبل شیدا نالے
سر مین آج اوس گل خوبی کی دھمک ہوتی ہے

اف رے تاثیر محبت کو جو مین روتا ہون
وہ یہ کہتے ہین مرے سر مین دھمک ہوتی ہے

اے مصور تری تصویر مین وہ بات کہان
کمر یار مین جس طرح لچک ہوتی ہے

باندہے تار نظر سے مرے کس کر اس کو | وقت رفتار کمر مین جو لچک ہوتی ہے

کوئی گاہک نہین سودائی سخن کا مشتاق
جنس اشعار مین کیون چھان پھٹک ہوتی ہے

جلوہ احمد مین نور لامکانی اور ہے | اس نبوت کا نشان بے نشانی اور ہے

دیکھکر معراج مین حضرت سے حورون نے کہا | مہمان یہ اور ہے یہ میزبانی اور ہے

سرمۂ مازاغ کہتا تھا نبی کی آنکھ مین | اے نگاہ شوق میرا یار جانی اور ہے

منہ سے حضرت کے سنا ہمنے کلام اللہ کا | صورت وصلت یہ پیغام زبانی اور ہے

یہ حبیب اللہ ہین موسیٰ کلیم اللہ تھے | ادن منی اور ہے یہ لن ترانی اور ہے

رحمت حق پر بھروسہ ہے شفاعت پر گھمنڈ | حشر مین ہم عاصیون کی شادمانی اور ہے

آن بان احمد کی محشر مین کہون گا دیکھکر | سب نبیون مین رسول اللہ کی بانی اور ہے

ابروے خم پہ حضرت کے نہ کیون قربان ہون | اے شہید ناز اس خنجر کا پانی اور ہے

شان وحدت کہہ رہی ہے خود کہ وہ ہین بے نظیر | کون کہتا ہے رسول اللہ کا ثانی اور ہے

سننے والون کے نہ کیون تھنبائے شایق ہون دل
فرقت سرکار عالم کی کہانی اور ہے

یاد آنے لگی شکل جو ہر بار کسی کی | جینے سے طبیعت ہوئی بیزار کسی کی

ہر ایک قدم پر مجھے کرتی ہے تصدق | جھنکار وہ پازیب کی رفتار کسی کی

وہ آئے مرے گھر تو کہا دلنے پھڑک کر | لو قسمت خفتہ ہوئی بیدار کسی کی

میرا دل مردہ ہو زندہ تو عجب کیا | مردون کو جلا دیتی ہے رفتار کسی کی

وہ آئین نہ آئین مگر آگاہ تو ہو جائین | کہدے کوئی میت ہوئی تیار کسی کی

بچپن ہی مین وہ چال اک آفت تھی غضب تھی | اب اور قیامت ہوئی گفتار کسی کی

کیا فکر ہے مرجائے کوئی اوسکی بلا سے | پھرتی ہے نظر چلتی ہے تلوار کسی کی

تجھ سے ہے دعا خالق اکبر یہی ہردم
الفت نہ ہو دشمن کو بھی زنہار کسی کی

مین بھی تو لئے پھرتا ہون سر ہاتہ مین شایق
گو کاٹ مین نایاب ہے تلوار کسی کی

میسر جس کو اے احمد ترے در کی گدائی ہے
دو عالم کی یقیناً اوس کو حاصل بادشاہی ہے

رسول اللہ کی صورت عجب حق نے بنائی ہے
تصدق ہو کے دل دیدون یہی تو رونمائی ہے

حکومت سے غرض ہے اور نہ ہمکو تاج شاہی سے
ہمین کافی در سردار عالم کی گدائی ہے

بتاؤن کیا جو چھوڑا بت کو تو پایا محمد کو
یہی دولت ہے میری اور یہی میری کمائی ہے

جدہر دیکھو جہان دیکھو جہان دیکھو جدہر دیکھو
انہین کی شان ہی اور انکی سب جلوہ نمائی ہے

محمد یا محمد یا محمد کی صدا دے کر
جو دم نکلا بھلائی ہے بھلائی ہی بھلائی ہے

ہمین کیا مفلسی کا خوف جو مانگینگے پائینگے
انہین کے دست قدرت مین خدا کی بھی خدائی ہے

نہ شایق چھوڑنا ہرگز رسول اللہ کا دامن
مبارک ہو کہ جیتے جی یہ دولت ہاتھ آئی ہے

میسر وصل گر تیرا ہو پھر تو بادشاہی ہے
اگر فرقت ہی فرقت ہی گدائی ہے گدائی ہے

عجب اخلاق ہین اون کے نرالی رسم الفت ہی
کہ ہی اخلاص غیرون سے فقط ہمسی رکائی ہے

کہان بھرتا ہے کوئی اپنے نظرون مین قسم حق کی
یہ وہ آنکھین ہین جسمین تیری ہی صورت سمائی ہے

ودا گردن جھکاتا ہون تو جلوہ دیکھ لیتا ہون
تصدق سے مرے مرشد کے دلمین یہ صفائی ہے

جگر مین درد چہرہ زرد دونون لب پہ آہ سرد
تری فرقت نے ایجان میری یہ حالت بنائی ہے

ہوا ہون غیر سے وعدہ جتائین ہمکو وعدون مین
یہ کیسے عہد و پیمان ہین یہ کیسی بیوفائی ہے

نصیحت ہم تو کردیتے ہین تیرا اختیار آگے
نکر شایق بتون سے دل لگی اسمین برائی ہے

معدن علم و حیا ہین پیر سید مصطفے
منبع کان سخا ہین پیر سید مصطفے

کیون تجلی کا نہ ہو سب کو گمان اس شکل پر
مظہر نور خدا ہین پیر سید مصطفےٰ

دولت عرفان لٹاتی آپ ہی بے شمار
مخزن جود و عطا ہین پیر سید مصطفےٰ

صورت و شکل و شمائل بے مثال ہین
نائب غوث الوریٰ ہین پیر سید مصطفےٰ

بہٹکے سید ہی راہ سے کیونکر بہلا اونکا مرید
سالکونکے راہ نما ہین پیر سید مصطفےٰ

اون کے باتون سے ٹپکتا ہے مسیحائی اثر
محی الدین کو دلربا ہین پیر سید مصطفےٰ

ڈر تجھے کس بات کا شایق بھلا دارین مین
حامی ہر دو سرا ہین پیر سید مصطفےٰ

ایک جہان کا گذر دیکھو تو دو منزل مین ہے
اوس کی صورت آنکھ مین اوسکی محبت دلمین ہے

چاہتا ہے جسکو تو وہ شکل تیرے دلمین ہے
دیکھ لے مجنون تیری لیلےٰ اسی محمل مین ہے

جو خدائی مین ہے اس تصویر آب و گل مین ہے
کیا تماشا ہے کہ ہر عالم ہمارے دلمین ہے

میری آنکھو مین ہے نقشہ اوس رخ پر نور کا
اے منجم دیکھ لے اک چاند دو منزل مین ہے

پڑھ لیا والشمس چہرہ گیسوؤن مین دیکھکر
مصحف رخ کی تلاوت آج اسی منزل مین ہے

سورۂ واللیل پڑھتا ہون وہ زلفین دیکھکر
خاتمہ میری تلاوت کا اسی منزل مین ہے

اک اشارہ مین ہوا ہے حلق بسمل لال لال
جوہر کان بدخشان خنجر قاتل مین ہے

میان سے نکلا تو سر تن سے جدا ہو کر گرا
کچھ عجب جوہر الٰہی خنجر قاتل مین ہے

دیکھ قاتل راز الفت یون چھپا لیتے ہین ہم
دل ہے سینہ مین نہان اور ترنبہان دلمین ہے

نور احمد گنبد خضرا سے ہے جلوہ فزا
شمع ہے فانوس مین اور روشنی محفلمین ہے

پھل ریاضت کا ملا محنت ٹھکانے لگ گئی
کشتی طوفان زدہ اب دامن ساحل مین ہے

چلبلاپن بے نیازی بیقراری اضطراب
جو ادا قاتل کی ہے ہیتابی بسمل مین ہے

جان جاتی ہے ہماری اونکو کچھ پروا نہین
کس قدر سختی الٰہی ان بتون کے دلمین ہے

کنت کنزاً مخفیاً کہتا ہے پتلا خاک کا
یا خدا کیا بھید اس تصویر آب و گل مین ہے

دیکھتے کیون ہو سر محفل مجھی کو بار بار
کیا وہ پہلی رات کا ارمان تمہارے دلین ہے

دل میرا مٹھی مین رکھکر کہہ رہے ہین دبیچکا
کچھ عجب اصرار اون کو وعدۂ باطل مین ہے

پھینک ہی دیگا مجھے گھر مین ترے بے شبہ وشک
زور کچھ بھی اے صنم گر اضطراب دلین ہے

عشق نے لیلےٰ کے دلکو بھی مسخر کرلیا
مضطرب مجنون ادہر جنبش ادہر محمل مین ہے

کوستے ہو گالیان دیتے ہو مجھکو دیکھکر
کیا یہی طرز مدارات آپکی محفل مین ہے

تھرتھرے صدقے جاتے جاتے ایک چرکا اور بھی
اک ذرا سی جان باقی اب تیری بسمل مین ہے

کہتے ہی اوس کی حیا جی اٹھ ادا کہتی ہے مر
یا الٰہی نزع مین بھی جان کس مشکل مین ہے

تکتے تکتے شکل اوس کی شاید اُسنے جان دی
ہو بہو قاتل کی صورت دیدۂ بسمل مین ہے

شربت دیدار پی کر جان شیرین نذر کی
اس لئے تصویر قاتل دیدۂ بسمل مین ہے

ہین نرا خواہان نہین کہکر اڑادی تونے بات
کان مین کہدو مرے جو کچھ تمہارے دلین ہے

ہین خدا کچھ ہان نہین کہکر اڑادی تو نے بات
قاعدہ ہے وہ زبان پر آئیگی جو دل مین ہے

آپ کیون بگڑے میری طرز تکلم دیکھکر
آپ کیون روٹھے ابھی تو بات دلکی دلمین ہے

خون کا دریا ہے آہون کی ہوا داغون کا باغ
سیر تو کیجئے نئی دنیا ہمارے دل مین ہے

عشق کے مجرم کا شاید آج سر کاٹا گیا
کس غضب کی بھیڑ مشتاق کوچۂ قاتل مین ہے

خدا کی تجلی سے خالی نہین ہے
بغل مین یہ دل ہے کہ عرش برین ہے

گناہون سے واعظ مجھے ڈر نہین ہے
کہ خالق مرا ارحم الراحمین ہے

تیرا ناتوان آج بستر نشین ہے
یہ تنکا ہے یا تار فرش زمین ہے

تری ہر ادا میری جان دلنشین ہے
مکان خدا کا بھی تو ہی مکین ہے

جو آئینہ دیکھا کہا عکس سے یون
خدا کی قسم تو بھی کتنا حسین ہے

کسی رشک لیلی کا ہون جب سے عاشق
ہر اک آرزو دل کی محمل نشین ہے

جو کانون سے سنتے تھے آنکھون نے دیکھا — وعلم الیقین تھا یہ عین الیقین ہے

پسند آگئی مجھکو عریانی تن — مرا پوست بھی جامۂ پوستین ہے

مٹاتا ہون قسمت کا اپنے نوشتہ — ترا سنگ در اور میری جبین ہے

پتا لگ گیا ہے مجھے میرے دل کا — ذرا کھول مٹھی یہین ہے یہین ہے

جو قسمت پہ شاکر ہین دانا وہی ہین — یہان کب ہین فکر نان جوین ہے

یہ کیا ابر پیتا ہے دریا سے پانی — جو روتی ہوئی آنکھ پر آستین ہے

ستم روح پر قہر ہین کیون ہے واعظ — کوئی آسمان اور زیر زمین ہے

سوا تیرے اے جان کو بھی ہمارا — نہین ہے تمھین ہو نہین ہی نہین ہے

مرے چاند کا آئینہ چاند ٹھیرا — کلف اوس کا عکس خط عنبرین ہے

پس مرگ بھی تیرا کوچہ نہ چھوٹا — وہان روح ہے لاش زیر زمین ہے

وہان رخ یہ زلف یہان دل مین حسرت — وہ پردہ نشین ہی یہ گوشہ نشین ہے

وہ رفتار مستانہ وہ آنکھ چنچل — نظر ہے کہین پاؤن پڑتا کہین ہے

عوض اشک کے کیون ہین آنکھون مین شعلے — نگاہون مین کسکا رخ آتشین ہے

غلط وعدہ ایسا ہے خدا کی قسم کیون — ترے جھوٹ پر بھی تو ہمکو یقین ہے

ہوا جب سے مائل کا شاگرد شایق
عدو اوس کے اشعار کا خوشہ چین ہے

ازل سے مجھے الفت حور عین ہے — مرا عشق کم خرچ بالا نشین ہے

خفا جسم سے میری جان حزین ہے — قفس مین جو بلبل ہے اندوہگین ہے

خیال رخ غیرت حور عین ہے — یہ گلزار دل رشک خلد برین ہے

نظر شوخ ہے گفتگو شرمگین ہے — تری ہر ادا پر ہزار آفرین ہے

وہ چھپتا ہے سب سے وہ سب مین حسین ہے — خدا آج تک بھی تو پردہ نشین ہے

چلو چال ایسی اوٹھین جبکہ مردے
خزانہ وہ نکلے جو زیر زمین ہے

ہوا کیا کہ پھر آج بھی وقت دیدار
وہی لن ترانی وہی ہان نہین ہے

لیا جس نے دل عرش ہی جسکا مسکن
وہی بام پر آج کرسی نشین ہے

ذرا غور سے دلمین دیکھہ اپنے زاہد
اسی مین کوئی شکل پردہ نشین ہے

مین واقف ہون شایق وہ رنگی ہو اوسکے
کہ دلمین تو ہان ہے زبان پر نہین ہے

کہو آسمان سے نہ کانپے نہ کانپے
نہین وہ دل بے بخار زمین ہے

خدا کی طرح تو بھی ہرجائی ہے کیا
ٹھکانا ترا اے بت آخر کہین ہے

نہین خال رخسار روشن پہ تیرے
ہویدا مرے دل کا آئینہ مین ہے

میرے گھر مین اختا کا چرچا ہی شایق
مرا دل بھی پابند شرع متین ہے

ترے دیدار کی ہر وقت تمنا ہوگی
گردش چشم دم نزع تماشا ہوگی

وہ یہ کہتے ہین محبت اگر افشا ہوگی
تو بھی رسوا مری صورت بھی تو رسوا ہوگی

اوسکو دلمین جو محبت کبھی پیدا ہوگی
صورت یاس بھی امید کا نقشہ ہوگی

عشق ہو جائیگی جب میری محبت بڑہکر
جسطرح مجھکو بھی ہے تجھکو بھی تمنا ہوگی

نزع مین وہ اگر آجائے مین جی جاونگا
یار کی بانکی نظر میری مسیحا ہوگی

شب فرقت کے بلاؤنسی ڈراتے ہو کسے
جان صدمون مین گرفتار ہی تا ہوگی

دیکھیے کرتے ہین وہ وعدہ خلافی کبتک
اپنے وعدہ کی کسی روز تو پروا ہوگی

آئینہ کو نظر غور سے دیکھو تو سہی
جو ادا شخص کی ہے عکس مین پیدا ہوگی

کیون بگڑتے ہو چلے جلنے بھی دو جھوٹ نہین
بات گو سچ بھی نہو مین نے یہ مانا ہوگی

بوسے دو دیکے جو کہتے ہین یہ لو چار ہوئے
آپکی پہلی رقم اس مین نہ منہا ہوگی

جان عالم تجھے اوس وقت کہونگا مین بھی
دلمین جب تیری ادا انجمن آرا ہوگی

چال بھی چال تیری چال و متوالی چال
ہم نظر بازون کو اک نشہ صہبا ہوگی

خشک باتون سے وہ دین وصل مین گیو صاف جواب
ایک اک آنکھ میری غیرت دریا ہوگی

حور کے بھیس مین آؤگے ستانیکے لئے
بعد مردن بھی مری روح کو ایذا ہوگی

غیر کی یاد رہے تیرے شگفتہ دل مین
ہم نہ سمجھین تھے کہ یہ پھول کا کانٹا ہوگی

ظلم پر ظلم کئے جاتے ہو کیا تم کو خبر
غمزدہ دل مین میرے آرزو کیا کیا ہوگی

دیکھکر جلوہ کہا کان مین بیہوشی نے
اب تو خواہش نہ کبھی حضرت موسیٰ ہوگی

لاکھہ گر عیب میرے کھولدی مخلوق تو کیا
میرے ستار کی ستاری ہی پردا ہوگی

تیرا منھ دیکھکے پھر حور کی خواہش کیسی
تیرے قدمونکی قسم خاک تمنا ہوگی

ساتھ دی گی تری یاد اور بھی حسرت بنکر
روح عاشق کی لحد مین بھی نہ تنہا ہوگی

قتل مین ہوتے ہی پاؤنگا حیات ابدی
پھر تو قاتل کی بھی تلوار مسیحا ہوگی

محفل غیر مین چوری سے نہ تو دیکھہ مجھے
تیری دو دیدہ نظر مفت مین رسوا ہوگی

جاؤنگا خلد مین مشتاق ہین کسکو لیکر
میری بخشش بھی قیامت مین بلا تماشا ہوگی

ہوئی الفت جو روئے مصطفےٰ کی
بنا نورانی میرا جسم خاکی

نظر پڑتی ہے جب پیر کبریا کی
اوسی پر ہم نے جان اپنی فدا کی

اوڑا لاتی ہے بوئے زلف احمد
کرون منت مین کیون باد صبا کی

بلانے کھکر بلا مین پھنس گئے ہم
یہ تنتی تھی الست مین بلا کی

فنا فانی ہوئے باقی انا الحق
خودی جس روز سے ہانے جدا کی

ہر اک مین کیون نظر آئے نہ حضرت
ملی آنکھون کو عینک التجا کی

بلا لو جلد طیبہ یا محمد
جدائی نے نہایت ہی جفا کی

وہ یکجائی وہ وحدت کا سماں ہائے
خلش ہے انتہا مین ابتدا کی

نہ کیونکر حسن احمد کی ہو شہرت — نگاہ رب نے بھی کیا چیز تاکی
عرب کا کملی والا رب کی صورت — خدا کی شان محبوب خدا کی

مریض چشم احمد ہوں میں شایق
دوا کی کچھ ہے حاجت نہ دعا کی

کھنچی تری امت کی تا حشر بری نکلی — جو شاخ شجر پھوٹی پھولوں سے بھری نکلی
جب گلشن طیبہ سے باد سحری نکلی — خوشبو میں دلہن بنکر کیا بھاگ بھری نکلی
محشر میں مرے دل سے چمکی جو تیری صورت — شور اوٹھا فرشتوں میں شیشہ سی پری نکلی
معراج میں کہا اوٹھا یوں حسن نبی بڑھکر — یاں بھی میری صورت کی سب جلوہ گری نکلی
ہو جائے نہ کیوں سونا محشر میں مس عصیاں — اکسیر جو پوچھو تو آنکھوں کی تری نکلی
اے چاند مدینہ کے قربان شفاعت پر — امت تری محشر میں جرموں سے بری نکلی
لو چشم محمد کی کافی ہے مسیحائی — بیماروں کی قسمت سے کیا چارہ گری نکلی
مشہور مدینہ بن میں ہو گیا دیوانہ — کیا چیز محبت میں شوریدہ سری نکلی
رحمت نے خریدی کچھ اون کی شفاعت نے — جو جنس گنہ کی تھی کھوٹی بھی کھری نکلی
جب ہو گیا دیوانہ کچھ اون کی خبر پائی — کیا کام کی چیز اپنی یہ بے خبری نکلی

طیبہ میں پہنچ جائے یارب وہ ہوا بنکر
سینہ سے جو شایق کے آہ جگری نکلی

یا نبی حسن میں گو تم سے ہوا اچھا کوئی — بن نہیں سکتا ہے محبوب خدا کا کوئی
منظر نور حقیقی کا ہے جلوہ کوئی — کالی کملی میں دکھاتا ہے تماشا کوئی
حشر میں بھول نہ جانا مرے سرکار مجھے — ہوں وہ بیکس کہ نہیں پوچھنے والا کوئی
نہ تو آپ آئے نظر اور نہ مدینے پہونچا — نہیں نکلی بخدا دل سے تمنا کوئی
دیکھنے کے لئے اللہ کی آنکھیں مل جائیں — رہے او سوقت تجھے دیکھنے والا کوئی

چرخ چہارم پہ بھی اعجاز محمدؐ کی ہے دہوم
کیون نہ کہلائے مسیحا کا مسیحا کوئی

جن کی ہے بانکی ادا او نپہ خدا بھی شیدا
کہین ہو سکتا ہے اسطرح کا بانکا کوئی

باب رحمت سے مدینہ مین صدا آتی ہے
مانگ لے ہم سے جو ہو مانگنے والا کوئی

چل مدینہ کی طرف چھوڑ دکن اے شایق
دلین بیٹھے ہوئے کرتا ہے تقاضا کوئی

یاد مژگان پیمبر کا ہے کھٹکا باقی
ہان کلیجہ مین یہی ایک ہے کانٹا باقی

عشق لعل لب حضرت کا نجائے گا کبھی
جسم مین خون کا جب تک رہے قطرہ باقی

اک نہ اکدن نظر آئے گا جمال انور
ہے اس امید پہ جینے کا سہارا باقی

عشق حضرت کی فنا مین مجھے حاصل بقا
اے مرے پیارے خدا نام ہے تیرا باقی

اپنا دیدار دکھا فیصلہ کر دے اس کا
دلین ہے حسرت وارمان کا جھگڑا باقی

ایک دن ہمکو بھی جانا ہے ذرا غور کرین
آجتک کوئی رہا ہے نہ رہے گا باقی

داغ دل عشق محمدؐ مین چمک اوٹھا ہے
کہدو موسیٰ سے ابھی ہے ید بیضا باقی

نزع میں جان ہے طیبہ مین بلالو سرکار
مرتے دم کوئی نہ رہجائے تمنا باقی

تری حسرت ترا ارمان تری الفت تیری یاد
کیا کہون دلین مرے اور ہے کیا کیا باقی

نزع مین بھی ہے تصور تری صورت کا نبی
پتلیون مین ہے نبوت کا تماشا باقی

ترا شایق رہے نزدیک ترے طیبہ مین
اک یہی آرزو ہے اے مرے مولا باقی

یا نبی میری جبین آپکے در پر ہوتی
اتنی تاثیر تو آہون مین میسر ہوتی

شوق طیبہ مین مری روح جلاتی ہے
کاش مین خاک در روضۂ انور ہوتی

نزع مین آپ اگر جلوہ دکھاتے حضرت
روح کیونکر نہ میری جامی سی باہر ہوتی

کاش دن کو تری صورت کا نظارہ ہوتا
شام کو پیش نظر زلف معنبر ہوتی

دل مین آئینہ رخ کا جو تصور ہوتا
میری قسمت بھی سکندر کے برابر ہوتی

راتدن آنکھہ مین گر تیرا تصور رہتا
آیت مصحف رخ مجھکو سبھی ازبر ہوتی

خود نظر آتے نبی یا مجھے بلوا لیتے
ہجر مین آنسوؤن سے آنکھہ میری تر ہوتی

شوق طیبہ جو میرے ولین بنا لیتا گھر
خود میری پاک محبت میری رہبر ہوتی

ترے دیدار کی ہر وقت تمنا ہے اسے
ورنہ کیون میری نظر آنکھہ مین مضطر ہوتی

خواب ہی مین نظر آتے تو مجھے صبر آتا
یون طبیعت نہ مری قابو سے باہر ہوتی

وصل حضرت مجھے حاصل ہوا ورنہ شایق
جو بلا ہجر کی ہوتی وہ میرے سر ہوتی

محمد آپ کل نبیون مین شان کبریا ٹھہرے
نبی ہم سب کی کہلا کر خدا کے آشنا ٹھہرے

تسلی کیجئے للہ پیاری شکل دکھلا کر
دل بیتاب عشاق ٹھکانا ٹھہرانیسے کیا ٹھہرے

شب معراج نقطہ پر کھنچا خط گم ہوا نقطہ
خدا ور مصطفےٰ تھی کیا کہو بین کون کیا ٹھہرے

نہ ہے محشر مین جنت ہمکو حضرت کی حوالے کر
آلہی عاصیون کی وہ سزا اور یہ جزا ٹھہرے

نظر آجائے گر جلوہ مدینے کے مسیحا کا
عجب کیا ہے تن بیدم سے دم جاتا ہوا ٹھہرے

سنانا ہے ہر یا دون کی حالت کملی والے سے
جو گلیون مین مدینہ کی کبھی تو اے صبا ٹھہرے

وہ دل برباد ہو جلجائے اور سپر خاک پڑجائے
کہ جس مین جز محمد کے خیال ماسوا ٹھہرے

بہت بیمار ہین فرقت سے طیبہ مین بلا لیجے
ہمارے حق مین کوچہ آپکا دار الشفا ٹھہرے

اسی نعلین کا سایہ ہمارے سر پہ پڑجائے
جو فرش خاک سے عرش برین پر مہ مین جا ٹھہرے

خدا کی سب خدائی جان اپنی کیون نہ دی تجھپر
تمہین تو نام حق نام خدا شان خدا ٹھہرے

رسول اللہ فدا تیرے کہین ایسا نہ ہو جائے
قیامت مین پہلے سب ٹھہرین اور شایق برا ٹھہرے

مست ہو جائین گے سب دیکھہ کے محشر والے
مجھہ دیدار جو آئین گے پھیر والے

صاف عارض پہ محمدؐ کے ہے سب کچھ جلوہ — آئینہ دیکھ کے رہجائیں سکندر والے

ہم سیہ کاروں کی رسوائی نہ ہو محشر میں — پردہ پوشی جو کریں بال وہ گھونگر والے

اپنا اللہ ہے رحمان پیمبر ہیں رحیم — ہم گنہگار ہیں لیکن ہیں مقدر والے

تھے شہنشاہ فقیری کی مگر بو نہ گئی — مسند فقر پہ بیٹھے رہے کشور والے

ہے اوپر رحمت خالق تو شفاعت نیچے ہے — اپنا منہ دیکھ کے رہجائینگے وفتر والے

ہوگئے لحمک لحمی کے اثر سے واقف — قوت شیر خدا دیکھ کے خیبر والے

ہائے وہ جنگ اعدا اور وہ صحابہ پہ ستم — پھر بھی میدان نہ ہارے تری لشکر والے

تری کملی پہ فدا فقر پہ تیرے قربان — شال والے ہوں کہ کمخواب مشجر والے

گرمئ حشر سے مضطر ہوں جو حضرت سے کہیں — ہم کو کملی میں چھپا زلف معنبر والے

دامن پنجتن پاک نہ چھوڑے شایق — ہیں یہی آل عبا اور یہی گھر والے

دل میں میرے دور چشم مست پیمانہ رہے — کعبۃ اللہ میں بھی اک چھوٹا سا میخانہ رہے

چشم میں ہو چشم دل میں روئے جانانہ رہے — کعبہ سینہ میں رہے آنکھوں میں بتخانہ رہے

اس طرح چکر میں ہے قسمت سے ہر اک عقلمند — جسطرح تسبیح کی گردش میں ہر دانہ رہے

یا خدا ہم میکشوں پر اسطرح ہو یوں عذاب — پاؤں دوزخ میں رہے ہاتھوں میں پیمانہ رہے

اتباع احمد مرسل اگر منظور ہے — شان شاہانہ رہے صورت فقیرانہ رہے

جانکر بیٹھے نہ بتخانہ ہائے رے الٹی سمجھ — تبکے آئے تھے یگانے منزل بیگانہ رہے

یاد حق بھی دل میں ہے یاد بتاں بھی دل میں ہے — کیا غضب ہے گھر میں بھی اللہ کی بتخانہ رہے

آئے اس انداز سے میخوار تیرا حشر میں — پاؤں میں لغزش رہے اور چال مستانہ رہے

زلف و رخ کی یاد میں اسطرح اپنی جان دوں — لب پہ شیخ و برہمن کے تیرا افسانہ رہے

شعلۂ حسن بتاں سے اسطرح جلکے مروں — دل میں سوز شمع لب پر ذوق پروانہ رہے

صلح کل مشرب بنا خاطر اگر ہے یار کی
دشمنون سے دوستی غیرون سے یارانہ رہے

یا محمد اک یہی ہے شایق ہجو کی عرض
تیرا دیوانہ قیامت تک بھی دیوانہ رہے

تھم تھم کے جو اٹھتا ہے دہوان سوز جگر سے
رہ رہ کے نکلتے ہین شرر دیدۂ تر سے

آنکھون مین خلش کیون نہ ہو کیون خون نہ برسے
لکھا ہے مجھے یار نے خط تیر کے پر سے

وہ دل مین مرے چھپ گئے اغیار کے ڈر سے
بیت کو امان مل گئی اللہ کے گھر سے

نور آتا ہے چھن چھن کے مرے سینہ کدھر سے
کیا چھانکتا ہے کوئی مجھے چاک جگر سے

تو دیکھ لے اس طرح مجھے پھرتی نظر سے
واقف نہ ہون اغیار محبت کے اثر سے

باز آئے نہ عشاق مدینہ کے سفر سے
جب پاؤن تھکے چلنے لگو شوق مین سر سے

کیون دامن دل چاک نہ ہو اُف رے نزاکت
کستے ہین کمر اپنی میری تار نظر سے

آئی جو قضا دیکھتے ہی مین نے پکارا
کیا آدمی آیا ہے کوئی یار کے گھر سے

جو طالب مولا بھی ہے خاص اونکی عبادت
جنت کی تمنا ہے نہ دوزخ کے خطر سے

ہو جاؤن نہ کیون قیدی زندان محبت
مشکین مری کس دیتے ہین وہ تار نظر سے

بند آنکھ تصور سے ہے دل یاد سے معمور
دیکھو تو وہ آتے ہین ادہر سے کہ ادہر سے

کہتے ہین یہ حجاج دم رخصت کعبہ
اب گھر کو پہنچ کے چلو اللہ کے گھر سے

ہو کیون نہ پس مردن نہ مری روح کو آفت
دلہن چلی سسرال کو ماں باپ کے گھر سے

کیون تو سہہ تن منتظر وعدہ ہے شایق
گو دم بھی نکلجائے نہ نکلینگے وہ گھر سے

اے دل کے مکین عرب کے جانی
وے پردہ نشین عرب کے جانی

امت مین تمہارے ہم مین داخل
بھولو نہ کہین عرب کے جانی

حبیب ہے خدا ازل سے شیدا
ایسے ہو حسین عرب کے جانی

ہم عاصیون کا سوا تمہارے ۔۔۔ غمخوار نہین عرب کے جانی
کیا خاک جئین کہ ہم کہین ہین ۔۔۔ اور تم ہو کہین عرب کے جانی
کوچہ ہے تمہارا میرے حق مین ۔۔۔ فردوس برین عرب کے جانی
جس شہر مین تم ہو جلوہ فرما ۔۔۔ بلوا لو وہین عرب کے جانی
سنگ در پاک پر ہمیشہ ۔۔۔ ہو میری جبین عرب کے جانی
جالی سے لپٹ کے رو کے بولون ۔۔۔ مرجاؤن یہین عرب کے جانی

کہتا ہے یہی جو کچھ ہو تم ہو
شایق کا یقین عرب کے جانی

مجھکو یاد آتا ہے ہر بار جوان مدنی ۔۔۔ وہ سراپا کا طرحدار جوان مدنی
دل لبھا لیتا ہے ہر شخص کا اللہ کی قسم ۔۔۔ کملی والا میرا سرکار جوان مدنی
پھنسکے ہین طایر دل روز ازل سے ابتک ۔۔۔ تیرے گیسو مین گرفتار ہین جوان مدنی
رونمائی مین جان اپنی کرون نظر ترے ۔۔۔ تو نظر آئے جو یکبار جوان مدنی
مار ڈالو مجھے یا پاس بلا لو جلدی ۔۔۔ زندگی سے ہون نہین بیزار جوان مدنی
کیون نہ ہو میری خزان مین بہار جاوید ۔۔۔ قبر مین ہے تیرا دیدار جوان مدنی
رحمت حق بھی قیامت مین مددگار رہے ۔۔۔ ہو اگر میرا طرفدار جوان مدنی
ہائے کس نوک پلک کا ہی مرا شاہ عرب ۔۔۔ سب حسینوں کا ہے سردار جوان مدنی
مست ہو جائین نہ کیون دیکھنے والے تیرے ۔۔۔ تیری مستانہ ہے رفتار جوان مدنی

دم بھرے عشق کا تیرے نہین شایق کی مجال
تو ہے اللہ کا دلدار جوان مدنی

ہون وہ عاشق کہ مجھے فخر سزاوار بھی ہے ۔۔۔ میرا معشوق تو اللہ کا دلدار بھی ہے
جس نے مخلوق کو چھوڑا وہ ملا خالق سے ۔۔۔ جو کہ دیوانہ ہے مطلب کا وہ ہشیار بھی ہے

مرتے دم عاشق احمد سے یہ کہتی ہے قضا — جلد چل یار بھی ہے یار کا دیدار بھی ہے
کیون نہ مین جان سے ہوجاؤن محمد پہ فدا — ناز بردار بھی ہے اور طرحدار بھی ہے
یا نبی کیون نہین بلواتے مدینہ مین اوسے — چاہنے والا تیرا لایق دربار بھی ہے
آپکی نیم نگاہی نے مجھے مارا ہے — نیم کش تیر جو تھا دل کو وہی پار بھی ہے
اے شفیع دوسرا تو میری جانب ہوجا — جسطرف تو ہے اودہر رحمت غفار بھی ہے
ناوک ناز بھی ہین تیرے ابرو کے نثار — ایک ہی دل مین مرے تیر بھی تلوار بھی ہے
کیون نہ مین جلوۂ احمد کا طلب گار ہون — اون کے دیدار مین اللہ کا دیدار بھی ہے
پیچھے حضرت کے ہمین دیکھ کے بولی رحمت — سامنے قافلہ کے قافلہ سالار بھی ہے
جمع دل مین نہ رہے کیون میری عشق اور ادب — جو کہ ہے یار مرا وہ مرا سرکار بھی ہے

یا رسول عربی چاہئے رحمت تیری
جسکو سب کہتے ہین شایق وہ گنہگار بھی ہے

محمد آپکی بانکی ادا کچھ اور کہتی ہے — بشر کی شکل مین شان خدا کچھ اور کہتی ہے
لڑوں گی مین اوسی سے لاشریک شان ہے جسکی — تیری تو آنکھ محبوب خدا کچھ اور کہتی ہے
یہان جانیکو آئے ہین وہان رہنے کو جاتے ہین — فنا کچھ اور کہتی ہے بقا کچھ اور کہتی ہے
کبھی فیض قلم سے بھی اسے شاداب کر جاؤ — ہمارے گلشن دل کی فضا کچھ اور کہتی ہے
نظارہ سے محمد کے اڑادون ہوش عاشق کے — سنو لوگو مدینہ کی فضا کچھ اور کہتی ہے
ادہر آؤ سیہ کارو مرے سایہ مین چھپ جاؤ — قیامت مین تری زلف رسا کچھ اور کہتی ہے
اگر تم شاہ یثرب ہو تو بلوا لو مدینہ مین — فقیر اللہ ہماری التجا کچھ اور کہتی ہے
خدا کیواسطے دکھلاؤ ہم کو چاند سی صورت — شب فرقت کی یہ کالی بلا کچھ اور کہتی ہے
یہ کیون برباد ہوتی ہے مدینہ ساتھ چل میرے — ہماری خاک سے باد صبا کچھ اور کہتی ہے
کوئی پردہ نشین اسمین نئے جلوہ دکھاتی ہے — تری صورت تو اے صل علےٰ کچھ اور کہتی ہے

اسے طیبہ مین لیجاؤنگی اس کا دم نکالونگی
تیرے بیمار کے حق مین قضا کچھ اور کہتی ہے

اسی مین لامکان کے رہنے والے کی تجلی ہے
ترے رخسار روشن کی ضیا کچھ اور کہتی ہے

او ایمن جہان لیتی مین نگاہین زندہ کرتی ہین
نظر کچھ اور کہتی ہے قضا کچھ اور کہتی ہے

گنہگارو ندامت سے ذرا تو اشک برساؤ
سنو محشر مین رحمت کی گھٹا کچھ اور کہتی ہے

خطا اور وہ بھی شائق کوئی یہ خطا ٹھہری
رسول اللہ تیری شان عطا کچھ اور کہتی ہے

محمد کون ہے کس بھیس مین ہے کوئی کیا سمجھے
سمجھتے ہین خدا سے جو جدا اون کو خدا سمجھے

نبی کا جامۂ خاکی نے دہوکے مین رکھا مجھکو
سمجھ پر خاک پڑ جائے اگر سمجھے تو کیا سمجھے

مدینہ جس کو کہتے ہین عجب دربار عالی ہے
جہان پر شاہ بھی اپنے کو اک گدا سمجھے

زمانے مین مزے سے کٹتی ہے شام و سحر اوسکی
ترے گیسو کو جو واللیل رخ کو والضحے سمجھے

ہر اک ارمان احمد مثل گل اس مین شگفتہ ہے
ہم اپنے دل کو اک گلدستۂ باغ ولا سمجھے

ملے گا اوس کو لطف عین ذاتی جو کہ اے زاہد
ہو الحق ہو ہو انت انا انی انا سمجھے

بھلائی ہے یہی میری مجھے حضرت بلالی مین
نہین پرواز مانے مین اگر خلعت برا سمجھے

محبت چھوڑ دین کس طرح تیری یا رسول اللہ
اسی کو تیرے عاشق مغفرت کا آسرا سمجھے

بتا دو یا محمد تیرے عاشق تجھکو کیا سمجھے
خدا جانے خدا دیکھے خدا بوجھے خدا سمجھے

قیامت مین کہے اللہ یون مجمع مین ای شائق
اودہر آ ہم تجھے عاشق رسول اللہ کا سمجھے

ہجر احمد مین ہر اک شئے ہے مچلنے کے لئے
دل تڑپنے کے لئے جان نکلنے کے لئے

ہجر احمد مین مرا دل ہے مچلنے کے لئے
ہے کلیجہ مرا و ہاتھ او پیٹنے کے لئے

دستگیری کرو طیبہ مین ہماری سرکار
ہم تو گرتے ہوئے آئے ہین سنبھلنے کے لئے

دیجے بلوا کے ہمین آب کرم کے چھینٹے
آتش ہجر مین کیون چھوڑ دیتے ہو جلنے کے لئے

جب بنی بھول گئے بھول گئی قسمت بھی
ورنہ تیار تھے ہم ہند سے چلنے کے لئے

اے خیال نبوی تو ہی منا روٹھے کو
کچھ نہ کچھ ہو دل مضطر کے بہلنے کے لئے

کر چکی الفت گیسوئے نبی کا تمام
شام ہجر اوٹھی لو زہر اوگلنے کے لئے

دل کو پژمردہ نہ کر دست فراق نبوی
کیا ہی پھول ملا ہے تجھے ملنے کے لئے

میرا دل ہے مرے سینہ میں فدا ہونیکو
میری آنکھیں تری تلووں سے ہیں ملنے کے لئے

تم کو حضرت کی قسم سن لو مدینہ والو
تم سے ہم راضی ہیں تقدیر بدلنے کے لئے

دونوں عارض ترے گیسو میں نہیں چھپ سکتے
ابر سے آج ہیں دو چاند نکلنے کے لئے

کیوں چلے جائیں نہ دنیا سے عدم کو جلدی
ہم تو اس باغ میں آئے تھے ٹہلنے کے لئے

کچھ مدد فقر کی دولت سے کرو اے سرکار
ہم تو تنہا رہیں اب رنگ بدلنے کے لئے

باغ دنیا سے بچائے کوئی یارب ناکام
آئے ہیں اہل جہاں پھولنے پھلنے کے لئے

ظلمت قبر میں آتے ہیں نبی اے شائق
آج ہے راتکو خورشید نکلنے کے لئے

خیال یار کی مسند نشینی دل میں ہوتی ہے
خدا کا شکر ہے رونق بھری محفل میں ہوتی ہے

ادھر جنگل میں مجنوں خاک پر رو رو کے مرتا ہوں
ادھر بے چین لیلٰے پردہ محمل میں ہوتی ہے

خدا جذب محبت دے کہ مر کر بھی نہیں جاتا
سنا ہے شکل قاتل دیدہ بسمل میں ہوتی ہے

محبت کا تعلق تجھ میں مجھ میں اسطرح کا ہی
جو تیرے دل میں ہوتی ہے وہ میرے دل میں ہوتی ہے

تناسب کچھ ترے رخ سے نہیں مجھکو معاذاللہ
ضیاء نور عارض کب مہ کامل میں ہوتی ہے

فشار قبر سے بچ جائیں تو محشر کا کیا کھٹکا
سنا ہے سب مصیبت پہلی منزل میں ہوتی ہے

یداللہ فوق ایدیہم کی صورت صاف کہتی ہے
خدا کی شان پوری مرشد کامل میں ہوتی ہے

نئے گھر میں نئی صورت کا مہمان روز رہتا ہی
جگر میں رہتی ہے حسرت تمنا دل میں ہوتی ہے

نظر کچھ اور ہم کو بیم گھونگٹ ہی سے آتا ہے
تجلی کی جھلک اس پردہ حائل میں ہوتی ہے

ستارون سے مجھے چشمک زنی کی کیون نہ عادت ہو
ضیا ء نور عارض کب مہ کامل مین ہوتی ہے

اوسی پر آس ہے اوسکی اوسے نعمت سمجھتا ہون
جو کچھ خیرات شایق راضی سائل مین ہوتی ہے

سینہ سے جو لپٹا ہون تو کہتے ہین ہنسی سے
ہم پاس ترے آئے نہین ہائے ابہی سے

آنکہین جو کہلی اون کا ستم پوچھئے دل سے
باتین ابہی ہوتی تہین تصویر مین کسی سے

کیا خاک قیامت سے تمہین واد ملے گی
اس چال کی پامالی کو پوچھو میرے جی سے

بیٹھے جو کہا وصل مین پاس آیئے سرکار
وہ کہتے ہین چل ہٹ مجھے کیا کام کسی سے

اللہ کی قدرت نہ تو سن ہے نہ تو دن ہے
جوبن ترے کچھ کچھ ابھر آئے ہین ابھی سے

اچھی جو ہو صورت وہ سماتی ہے نظر مین
آنکہین تری ہین دولت دیدار کی کس سے

محشر مین بھی اس عشق نے رنگ اپنا جمایا
دوزخ کو لگی آگ مری دل کی لگی سے

یہ کہکے کسی نے مجھے محفل سے اوٹھایا
ہٹ جائے اب کچھ مجھے کہنا ہے کسی سے

ارمان ترے دل سے نکلنے نہین دونگا
وہ ہو کا ہے ریاست کو خزانے کی کمی سے

وہ وصل کے بسدور پہ کس ناز سے بولے
اس شرط پہ راضی ہین کہ کہنا ہے کسی سے

کہل کہل کے بتاتی ہے مجھے رنگ محبت
زخمی دل بلبل نظر آتا ہے کلی سے

انداز حیا ہین ابھی ہین شوخی کے ادائین
وہ مجھ مین سماتا ہے وہ چھپتا ہے مجھی سے

دیوانۂ الفت ہون نہین عقل ٹہکانے
شایق مجھے کیا کام بہلی اور بری سے

آج غوث الورا کا صندل ہے
ابن مشکلکشا کا صندل ہے

حور جنت سے کیون بلائین نہ لین
جان خیر النسا کا صندل ہے

سر کے بل چلئے ساتھ اسکے
خلق کے رہنما کا صندل ہے

کیون نہ ہو ہر ولی یہان حاضر
سید الاولیا کا صندل ہے

پڑہتے آئے نہ کیون فرشتے درود
نور خیر الورا کا صندل ہے

نور سے راہ کیون نہ ہو پر نور
شمع بزم ہدا کا صندل ہے

لا تخف یا مرید جس نے کہا
یہ اوسی باصفا کا صندل ہے

صوفیو صافیو صفائے ظہور
قدوۃ الاولیا کا صندل ہے

نفی اثبات مین ہین سب ذاکر
سرۃ الاولیا کا صندل ہے

نام سے جس کے دل تڑپتا ہے
آج اوس دلربا کا صندل ہے

توبھی آنکھون سے ساتھ چل شایق
تیرے ہی پیشوا کا صندل ہی

ناز سے کہتے ہین ولین مرے آنیوالے
تم سلامت رہو نازون کے اٹھانیوالے

باتون باتون ہی مین ہے دلکو اڑانیوالے
تم تو آنکھون مین کا کاجل ہو چرانیوالے

ہائے وہ لاش پہ کہتے ہین مرے رو رو کر
آپ تو جائے اور ہم بھی ہین جانیوالے تے

وصل مین چھیڑتے ہی ہنسکے یہ فرماتی ہین
ہائے غارت نہین ہوتے یہ ستانیوالے

جھوٹ ہو سچ ہو مگر بات ہو تیرے منہ کی
چپ نہ رہنا کہین وہ بات بنانیوالے

تیری آنکہو نہین ہے جادو کہ ہی ٹونا ظالم
آ اودہر آ مجھے دیوانہ بنانے والے

جینے سے ہاتہ نہ کیون اپنا مین دہوون شایق
آج وہ غیر کی دعوت مین جانیوالے

ہر گلی کوچہ مین طیبہ کے مزا ملتا ہے
تیری بستی ہی سے جنت کا پتا ملتا ہے

جستجو سے شہ لولاک مین کیا ملتا ہے
یہ وہ ہے راستہ جس سے کہ خدا ملتا ہے

مرکے بھی مرتے نہین کشتۂ ابروئے نبی
آب خنجر سے اونھین آب بقا ملتا ہے

ہر گھڑی دلین نئی ہوتی ہے حسرت پیدا
روز مہمان سے مہمان نیا ملتا ہے

ہجر احمد کی مصیبت مین جو مرجاتے ہین
مرتبہ اوس کو شہیدون سے سوا ملتا ہے

بسمل تیغ اداے نبوی کیا کم ہے
چاند کو عارض حضرت سے بہلا کیا تشبیہ
گلشن دہر کے ہر پھول کے رنگ و بوٹے
صدمۂ ہجر سے لاغر جو ہون بلوائین حضور
راہ مولا مین ذرا پاؤن بڑہاؤ تو سہی
التجا وصل کی ہو جاے گی شاید مقبول
دین و دنیا کی سے یہی غم بہتر ہے

ان کے انداز سے رنگ شہد املتا ہے
ہان ذرا نقشۂ نقش کف پا ملتا ہے
باغبان ازلی تیرا پتا ملتا ہے
کاہ ہو جائے تو پھر کاہ ربا ملتا ہے
جس کو تم ڈہونڈتے ہو دوڑ کے آملتا ہے
آسرا تجھ سے یہ اے دست دعا ملتا ہے
وصل کا فرقت احمد مین مزا ملتا ہے

شان حضرت کی ہر اک جا نئی ہے شایق
جب تو پھر نعت مین اک لطف نیا ملتا ہے

بے فائدہ ہین نے جستجو کی
دندان نبی کے شیفتہ ہین
آہستہ خرام ورود ل من
آتا ہے یہ کون اب سرحشر
اس طرح وہ ملکے پھر جدا ہے
مرقد مین دکھائی شکل کس نے
ابرو کا تیر سے شہید ہوں مین
معراج مین سید الرسل نے
طیبہ ہی مین چل کے ہم تڑپتے
کفار نے لاکھ سر اوٹھایا
اے صل علےٰ خیال احمد
بسمل کی دعا ہے جسمین تو ہے

دل ہی صمد ہے تو ہی تو کی
پیدا ابھی ہم نے آبرو کی
نازک ہے گلی رگ گلو کی
آواز آتی ہے ترقو کی
جس طرح جدائی رنگ و بو کی
رٹ لگ گئی صلّو وسلّموا کی
حاجت نہین غسل کی وضو کی
بے پردہ خدا سے گفتگو کی
اے دل یہ کیسی چپال چو کی
کچھ چلی نہ کہین کبھی عدو کی
ہے آرزو اور آرزو کی
وہ رگ نہ کٹے مرے گلو کی

تاثیر اگر نہین ہے شائق
بیکار صدا ہے ہائے ہو کی

ہجر احمد مین مجھے وصل کا لطف آتا ہے
نام سن لیتے ہی جی دیکھنے للچاتا ہے

لوگ جا جا کے مدینہ کو چلے آتے ہین
میرا کمبخت نصیبہ مجھے ترساتا ہے

لب چمٹ جاتے ہین خود لفظ محمدؐ پہ جناب
نام پیارے کا جب آتا ہو تو پیار آتا ہے

انبیا دیکھ کے محشر مین یہ فرمائین گے
دیکھو کس شان سے محبوب خدا آتا ہے

ذکر وحدت جو مرے سامنے کرتا ہے کوئی
اپنی ہی شکل پہ اسے مجھے پیار آتا ہے

نزع مین کہتی ہے امید وہ آتے ہین نبی
یاس کہتی ہے کہ اسوقت مین کون آتا ہے

روز دیتا ہون تسلی یہی کہکر دل کو
اب بلاتے ہین نبی کس لیے گھبراتا ہے

محو اس درجہ ہوا ہون مین تصور مین ترے
جس پہ پڑتی ہے نظر تو ہی نظر آتا ہے

ہجر مین دل جو مچلتا ہے تو بہلانے کو
تیرا آنے کے تصور مجھے سمجھاتا ہے

شکر ہے شکر ہی احمد سا نبی ہمکو ملا
اپنی قسمت پہ ہر اک امتی اتراتا ہے

بس کر اب ہجر کا قصہ نہ سنا اے شائق
گفتگو سے ترے سینہ مرا بھر آتا ہے

مدینہ جس کو کہتے ہین عجب کچھ پیاری بستی ہے
کہ رحمت کی گھٹائین ہین شفاعت جنس سستی ہے

مدینہ کی زمین کے اوج کو عشاق سے پوچھو
کہ عرش خالق اکرم کو بھی اوسکے آئے پستی ہے

فدا ہون آپکی متوالی آنکھون پر رسول اللہ
تصور مین شب فرقت ہمیشہ مئے پرستی ہے

کہین گے لوگ سب جب جو متا محشر مین اٹھونگا
شراب عشق احمد کی ابھی تک اوسکو مستی ہے

فنا مین بقا ہے ہوش مین آ زاہد نادان
جسے سمجھا ہے تو نے نیستی وہ رنگ ہستی ہے

ہمارے دلکو جبکا لذت عشق نبی کا ہے
ہماری آنکھ بھی دیدار حضرت کو ترستی ہے

نہین ہے چین دلکو ایکدم اے سرور عالم
ادائے زلف شام ہجر ناگن بنکے ڈستی ہے

سمجھتے ہین اوسے آغوش مادر آپکے عاشق
ہماری روح ابدال روئے احمد کی فدائی ہے
فدا جب وصف کرتا ہے محمد کا محبت سے

جو بعد مرگ اون پر یا محمدؐ گور کستی ہے
یہ دوزخ سے ڈرتی ہے نہ جنت کو ترستی ہے
تو پھر طاقت ہماری کیا ہے اور کیا چیز ہستی ہے

نکل دل سے نہ شیدائی کے خیال احمد مرسل
کہ اس ویرانی بستی مین اک تجھ سے بستی ہے

فراق احمد مین دم ہے لب پر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے
جگر مین سوزش تو دل ہے مضطر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے
نہ ہے کسی کو خیال اپنا نہ کوئی پرسان حال اپنا
بتاؤ ہم جائین کس کے در پر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے
نہ سوجھتا کچھ ہے شام الفت نہ چلنے پھرنے کی ہمکو طاقت
مدینہ بلوا لو جلد سرور نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے
جگر کے دلکے ہین زخم آلے لہو نپر ہے آہ دلین چھالے
شکستہ تنگ ستم سے ہے سر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے
جگر ہو اوس رخکی یاد مین شق کہ مَنْ رَآنِی فَقَدْ رَأَى الْحَقّ
وہی تصور ہے ہمکو دن بھر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے
نہ کیون ہو بیتاب جان اور دل یہ ناتوانی یہ دور منزل
گدا کی صورت ہوئے ہین در در نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے
مدینہ والو سنو کہانی نہ کوئی مونس نہ یار جانی
ہے مختصر بات اتنی لب پر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے
لکھا ہے تقدیر مین یہ میری رموز ھٰذَا فِرَاقُ بَيْنِي
غضب مصیبت ستم ہے جان پر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے

زمانہ دشمن فلک ستمگر نہ اپنے ہین خویش اور برادر
تمھارے کہلا کے بندہ پرور نہ دور رہتے نہ ایسی ہوتے

ہے آفتاب فراق سر پہ نہ کیون ہو گرمی سے حال ابتر
یہان ہے ہر روز روز محشر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے

کرون گا شایق یہ عرض جا کر فراق کا درد غم سنا کر
تمھارے قدمون سے اے پیمبر نہ دور رہتے نہ ایسے ہوتے

ہر کوئی آپکا عاشق یہ معما کیا ہے
کیا کہون ہین میرے سرکار کا جلوہ کیا ہے

یا نبی آپ کے جلوہ ہین تماشا کیا ہے
دیکھنے والون نے اون کو ابھی دیکھا کیا ہے

خواب ہی ہین نظر آجائے تو تسکین ہوجائے
ورنہ اب اس کے سوا اور سہارا کیا ہے

شب معراج بنے آپ خدا کے مہمان
مرحبا صل علی آپ کا کہنا کیا ہے

پاس قدمون کے بلا لو ہمین جلدی آقا
ہم غلامون کے سوا اس کی تمنا کیا ہے

ہوگئی ہند مین رہنے سے طبیعت بیزار
جلد بلوائے اب دیر یہ مولا کیا ہے

ہان فقط ایک محبت ہے رسول اللہ کی
اور میرے دل بیتاب ہین رکھا کیا ہے

ہین مدینہ سے جو جالی سے لپٹ کر روؤن
آپ فرمائے کہہ عرض تری کیا کیا ہے

جس کو چاہا اوسے بس تو نے بنایا اپنا
عشق میراث نہین اسمین اجارا کیا ہے

آپکا جلوہ مرا نور نظر بنجائے
دونون آنکھون کے سوا چاہنا اندھا کیا ہے

سایہ گستر ہے کرم ہر گھڑی سر پر اون کے
گرمیٔ حشر سے شایق مجھے پروا کیا ہے

مدینہ ہین نبی کی رحمت دربار کیسی ہے
چلو دوڑو گنہگارو سخی سرکار کیسی ہے

جدائی ہین تری لب پر ہین نالے ولین ہین چھالے
کہون کیا میری حالت احمد مختار کیسی ہے

فرشتے مرحبا کہتے ہین حورین آفرین یاوا
جو چھوے عرش پہ جا جا کے وہ تلوار کیسی ہے

شب معراج حوریں کہہ رہی تھیں صدقہ ہو ہو کر ــ اجی پیارے بنی بنے کی ٹھٹی و دستار کیسی ہے
ارے زاہد گنہ کر لے تو اس کا لطف آئیگا ــ تجھے میں کیا سناؤں رحمت غفار کیسی ہے
مبارک ہو خدا سے رضوان تجھے مجھکو مدینہ بس ــ وہاں کے دشت میں بھی رونق گلزار کیسی ہے

فرشتے ڈر کے مرقد میں کہینگے مجھ سے ای شایق
شکر بابا محمد کی صدا ہر بار کیسی ہے

سوئے طیبہ جو چلے راہ حرم بھول گئے ــ دیکھکر تیری گلی باغ ارم بھول گئے
دیکھکر جسم کے پردے میں احد کی صورت ــ محو اس طرح ہوئے اپنے کو ہم بھول گئے
یا رسول عربی جان فدا ہے تجھ پر ــ سنتے ہی تیرا کرم ہجر کا غم بھول گئے
دیکھکر شان ترے در کی گدا کی حضرت ــ سب سلاطین زمن جاہ و حشم بھول گئے
اس میں جو کچھ ہے تماشا وہ کہاں تھا اوس میں ــ دیکھکر ساغر دل ساغر جم بھول گئے
کیوں نہ ہو میری جبیں کعبۂ جن و انسان ــ خم ابرو کی قسم طاق حرم بھول گئے
زائرو جا کے مدینہ میں یہ تم عرض کرو ــ مجھ گنہگار کو کیا شاہ امم بھول گئے
رہبری کیجئے اسے دونوں جہانکے رہبر ــ راہرو ملک عدم راہ عدم بھول گئے
تیرے الطاف نے اسطرح لبھایا دل کو ــ دیکھکر ملک عرب شہر عجم بھول گئے
مصر والوں نے سنا جب ترا حسن ازلی ــ حسن یوسف کو ترے سر کی قسم بھول گئے
آپ فرماتے ہیں ہر چلے ہمیں یاد ہے مگر ــ اس کا رونا ہے کہ سرکار کو ہم بھول گئے

حسن احمد نے کیا محو کچھ اب شایق
نعت جب لکھنے لگے طرز رقم بھول گئے

نہیں پاس مرا کی مدنی میرا چین گیا مری نیند گئی
دن رین کٹے کیوں کر سجنی میرا چین گیا مری نیند گئی
نہ وہ آئے ادہر نہ گئی میں اودہر یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہوا

مرجاؤن یہی ہے جی مین ٹھنی مراچین گیا مری نیند گئی

مجھے دیکھتے ہی جی چھوٹ گیا لڑتے ہی نظر دل ٹوٹ گیا
چبھنے لگی اک برچھی کی انی مراچین گیا مری نیند گئی

مسکین ہون زر مرے پاس نہین انکی وہان کچھ آس نہین
لے لیجئے کہبر یثرب کے دہنی مراچین گیا مری نیند گئی

دیکھون جو اونہین قدمون پہ گرون دامن کو پکڑ کر عرض کرون
حضرت مری کیون بگڑی نہ بنی مراچین گیا مری نیند گئی

بلبل رہی چمن سے تیرے عاشق رہے دور وطن سے تیری
آفت ہے یہ کیا اللہ غنی مراچین گیا مری نیند گئی

اتنا تو اثر دے نالون مین ہو حشر مدینہ والون مین
گو شایق ہے یارب وکنی مراچین گیا مری نیند گئی

پڑے ہین سیہ کار سب تیرے پالے
ترے ہاتھ ہے شرم او کملی والے

قیامت مین دے مجھکو دوزخ نہ جنت
الٰہی تو کردے نبی کے حوالے

معراج مین حورین کہتی تھین بڑھکر
ادہر دیکھ او عرش پہ جانیوالے

دکھادے تو اپنے ہی مین رب کا جلوہ
عرب مین عرب دار کہلانے والے

یہی کہتے کہتے نکلجائے گا دم
مدینے بلالے مدینے بلالے

بچا چال سے نفس کے یا محمدؐ
نئے پیٹ سے اسکے پاؤن نکالے

نگاہون مین اعجاز آنکھون مین جادو
مجھے بھی تو دیوانہ اپنا بنالے

خدا کے لئے ساتھ لیلے مجھے بھی
رسول خدا کے طرف جانیوالے

کرو کچھ تو صورت دکھانیکی صورت
محمدؐ کوئی دل کو کبتک سنبھالے

وہان روسیہ مین نہ جاؤنگا حضرت
جہان کالی گورے ہون گورے ہون کالے

کبھی تو کرم اوسکا ہو جائے اوسپر
مدینے سے شایق کو تڑپانیوالے

قلب کی بے کلی نہین جاتی
یہ اذیت مری نہین جاتی

دل کی آفت کہی نہین جاتی
کیا کرون جان بھی نہین جاتی

تم اشارےسے مجھکو بوسہ دو
کچھ لبون سے مسی نہین جاتی

شب ہے خلوت ہے پھر یہ پردہ کیون
کیا حیا آج بھی نہین جاتی

عشق گیسو مین بیٹھ جائے گا دل
شب مین منزل چلی نہین جاتی

ہے مدام اون کو شوق خود بینی
ہاتھ سے آرسی نہین جاتی

میکشو جا چکے شباب کے دن
اب کیا میکشی نہین جاتی

چاک کرنا نہ جامۂ ہستی
یہ قبا وہ ہے سی نہین جاتی

عشق مین جن کے ہم ہوئے گمنام
کمر اون کی کسی نہین جاتی

غم نے کی گرچہ لاکھہ غمخواری
بے کسی ہجر کی نہین جاتی

میری میت سے منہ چھپاتے ہو
اب دل سے بدی نہین جاتی

وعدۂ وصل چاہتے ہی کہا
یہ زبان وہ ہے دی نہین جاتی

بارہا توڑ دی جوانی مین
توبہ سے توبہ کی نہین جاتی

واعظو یاد مصحف رخ مین
کوئی آیت پڑھی نہین جاتی

خود ہی دل دے کے پھر یہ شکوہ کیون
یہ مصیبت سہی نہین جاتی

گو کہ طاعت چھپا کے کرتا ہے
وہ ریا شیخ کی نہین جاتی

مفلسی مین بھی دل غنی ہی رہا
کبھی خوئے سخی نہین جاتی

ماہ رو چار دن کے حسن پہ ناز
کیا تری چاندنی نہین جاتی

آہ سے میرے کانپتا تھا جہان
سانس بھی اب تو لی نہین جاتی

وہی پاؤ گے ہے جو قسمت مین
اوس کی بیشی کمی نہین جاتی

لاکہہ شوخی نے پاؤن پہیلائے
شرم کہتی ہے جی نہین جاتی

وقت وعدہ نہ چہیڑ ذکر عدو
بات مین بات کی نہین جاتی

دل لگانے سے ہاتہہ کیون دہو ون
میری دریا دلی نہین جاتی

جاچکی شرم بہی تو خلوت سے
ضد یہ کیون آپکی نہین جاتی

قتل کے بعد زخم خندان ہین
عاشقون کی ہنسی نہین جاتی

کیون نہ ہو ہر نیاز مند کو ناز
بے نیازی تری نہین جاتی

چہوڑ پیری مین دلگی شایق
اب بہی عادت تری نہین جاتی

لقب تیرا محی الدین ہے تو قطب عالم ہے
خدائے پاک کا محبوب ہے اور غوث اعظم ہے

رسول اللہ پر بیشک نبوت ہو گئی آخر
ولایت مین کوئی تجسا کہان اے شاہ اکرم ہے

مجہے مصروف رکہنا اے خدا مدح محمدؐ مین
مرے تن مین ہے جبتک جان اور دم مین یہ دم ہے

کرامت شاہ جیلانی کی لکہین ہم کاغذون مین کیا
ہے دفتر گر زمین و آسمان تو بہی بہت کم ہے

تمہارا جو کہ ہے دشمن خدا کا بہی وہ دشمن ہے
ہے منظور نظر حق کا تمہارا جو کہ ہمدم ہے

نہ ہمکو خوف شیطان اور نہ ہم کو نفس امّارہ
ہمارے دل پہ کندہ جب سے نام غوث اعظم ہے

کہونگا صاف گر پوچہین نکیرین آکے اے شایق
میرا مولا میرا ہادی محی الدین اکرم ہے

بزم دنیا مین عجب کچہہ اپنی مہمانی ہوئی
ایک قسمت تہی تو وہ بہی دشمن جانی ہوئی

واہ رے خوبی تقدیر کیا کہنا تیرا
جس قدر بے فکر تہے اتنی پریشانی ہوئی

ننگ و نام دہر نے اچہا کیا ہم سے سلوک
دیکہکر آئینہ بدنامی کا حیرانی ہوئی

خانہ بربادی نے ہمکو کر دیا خانہ بدوش
جو کہ تہی تحریر پیشانی کی پیش آئی ہوئی

کیون نہین پی لون خوشی سے رنج مین آنسو کی گھونٹ
یہ وہ مے ہے آنکھہ کے پردونمین ہے چھائی ہوئی

کاتب قدرت کے ہاتھون کے فدا ہو جائیے
اپنی قسمت دیکھہ کر قسمت بھی دیوانی ہوئی

اپنے افعالون کا سب فاعل حقیقی ہے وہی
کم سمجھ کہتے ہین یہ تو ہم سے نادانی ہوئی

اے فلک رکھا جو ہمکو گردشون مین عمر بھر
کب سے تو نے بات ایسی دلمین ٹھانی ہوئی

تفرقہ پردازیون سے مٹ گئی نشو و نما
مل گئی مٹی مین باقی آبرو پانی ہوئی

دوست ہم نے جسکو سمجھا وہ عدو نکلے تمام
رشتہ دارون سے نرالی رشتہ جنبانی ہوئی

ہم نے جو تدبیر کی تقدیر سے الٹی ہوئی
مشکل آسان کب ہوئی مشکل آپڑیانی ہوئی

بعد شام وصل کے صبح قیامت ہے ضرور
شادمانی جتنی تھی اوتنی پشیمانی ہوئی

باعث جمعیت خاطر نے بدلا اپنا رنگ
برہمی دل سے حاصل کوچہ گردانی ہوئی

اس مصیبت نے کیا ہمکو خدارس دفعتاً
ورنہ حاصل سب کو مدت مین خدادانی ہوئی

اے لباس زہد و تقوی آخرش تسلیم لے
ان گناہون سے ہمارے خوب عریانی ہوئی

دیکھین شایق بخت کا کسوقت ہو گا یہ پلٹ
بارگاہ حق مین ہے عرضی یہ گذرانی ہوئی

تری فرقت نے اے احمد ہمین بس مار ڈالا ہے
جو شب کو بیقراری ہے تو دن کو لب پہ نالا ہے

ہمین مجنون بنا کر عشق نے بان کر دیا عریان
وہان وہ بے وفا ہے نیند سی منہ پر دوشالا ہے

لبون پر آہ ہے دلمین تپش ہے سانس مین سوزش
تمہارے ہجر مین حضرت پڑا ان سب سی پالا ہے

مشرف شربت دیدار سے فرمائیے حضرت
کوئی دم مین یہ خادم آپکا بھی آنیوالا ہے

خیال زلف مین دیوانہ نکلے تیرے عاشق نے
پہن لین بیڑیان اور طوق بھی گردن مین ڈالا ہے

مرے پیارے مرے دلبر مرے مرشد مرے رہبر
جہان مین سب تمہارا ہی اوجالا ہی اوجالا ہے

پری کی چال ہے انسان کی صورت حور کی آنکھین
تمہاری نوجوانی نے عجب جوبن نکالا ہے

تری جیسی بھوین ہین نیش زن گیسو ترے پرخم
وہ عقرب کا ہی جوڑا اور یہ اژدر ہی کالا ہے

ہوا جاتا تھا غرق بحر عصیان شائق مضطر
خدا غوث الورا کے کس مصیبت مین سنبھالا ہے

بندۂ خاص خدا کا عرس ہے
اک ولی با صفا کا عرس ہے

نور چشم و راحت جان نبی
آل پاک مصطفےٰ کا عرس ہے

جو عقیدت ان سے رکھتا ہو بدل
آج ان کے پیشوا کا عرس ہے

نام سے جن کے بلا کوسون ہٹے
آج ایسے رہنما کا عرس ہے

دل مرا ان پر فدا ہو جائے بس
نور پاک مصطفےٰ کا عرس ہے

مشکلین حل ہوتی ہین جس نام سے
آج اوس مشکل کشا کا عرس ہے

وصف شائق انکا کس منہ سے کرین
پیر سید مصطفےٰ کا عرس ہے

اے درد فراق ایسی بیداد گری کیون ہے
سوزش ہے کلیجہ مین آنکھون مین تری کیون ہے

بانکے تری آنکھون نے ایسا کیا دیوانہ
انجان ہون مین مجھسے یہ بیخبری کیون ہے

مرنے پہ مرے تم تو پھولون نہ سماتے تھے
پھولون مین ترے آکر پھر نوحہ گری کیون ہے

دل جس نے چرایا ہے تو اسکی سزاوار
چوری تو ہوئی ثابت پھر چوربری کیون ہے

کہتے ہین مرے ارمان مرقد پہ یہ گھبرا کر
پتھر کی کڑی یارب سینہ پہ دھری کیون ہے

رہنے دے کھلے بندون زخمون کو مرے کے
الفت کی نگاہون سے پھر بخیہ گری کیون ہے

وحدت نگاہون مین قاتل لیکن یہ معما کیا
ہر اک کی اداؤن مین پھر جلوہ گری کیون ہے

پہلے ہی اشارے مین دل چھین لیا تونے
پھر بانکی نگاہون سے جادو نظری کیون ہے

کیا پوچھتے ہے مجھ سے کیون ہوش اڑے تیرے
پہلے یہ بتا مجھکو تو رشک پری کیون ہے

آتا ہے تصور مین کیا کوئی کھلے پاؤن
ورنہ تجھے پھر شائق آشفتہ سری کیون ہے

مجرم ہون خطاوار ہون نادم ہون خطا سے
لیکن مجھے امید ہے حضرت کی عطا سے

الفت مین محمد کے فنا عین بقا ہے
ترساتے ہوائے خضر کسے آب بقا سے

تھا عرش پہ غل عاشق و معشوق کا ہی وصل
محبوب خدا جب گئے ملنے کو خدا سے

دل فرقت حضرت مین جو ہو جاتا ہی مایوس
ارمان وصال آتے ہین دنیے مین دلا سے

اے تیر نگاہ نبوی سینہ مین در آ
میرا دل فرقت زدہ بسمل ہو بلا سے

جو مانگئے وہ دیتا ہے اللہ ولیکن
اخلاص جو ہو کام نکلتا ہے دعا سے

اے رحمت عالم مجھے رحمت سے بچانا
گھبرائین قیامت مین جو ہم قہر خدا سے

تم اپنے فقیرون کو کبھی دید کی دو بھیک
ویدے نہین ان کے یہ فقیرونکے ہین کاسے

کیون خوش نہین کرتے مجھے دکھلا کے مدینہ
واقف نہین کیا آپ مری آہ و بکا سے

بیمار ہون اور وصل پیمبر مین شفا ہے
صحت مجھے ہو جائیگی طیبہ کی ہوا سے

سیراب کرو خود سب ہی مین جلوہ دکھا کر
مدت سے ہین ہم شربت دیدار کے پیاسے

دنیا مین جو تھے عاشق صحرائے مدینہ
خوش ہونگے قیامت مین نہ جنت کی فضا سے

گرتے ہوئے اٹھتے ہوئے طیبہ کو پہنچ جائین
اتنی نہین امید مری آہ رسا سے

شایق ہیں مرگ وصال شہ ابرار
مرنیکی تمنا ہو نہ کیون خوش ہون قضا سے

نبی مین ہے جلوے عیان کیسے کیسے
ہے انسان کی صورت گمان کیسے کیسے

جدا جب سے ہون آپ سے یا محمد
ستاتے ہین درد نہان کیسے کیسے

ابوبکرؓ فاروق عثمان و حیدر
نبی کے ہین یہ رازدان کیسے کیسے

بھروسہ نہ کر تو کہ اک دن فنا ہے
گئے طفل و پیر و جوان کیسے کیسے

ہر اک جا جمال نبی کا ہے جلوہ
یہ اک پھول ہے بوستان کیسے کیسے

حواس اپنے ہین وصل جانان کے مانع
یہ پردے پڑے درمیان کیسے کیسے

فلک پر ہین احمد زمین پر محمد ہین اوس بے نشان کے نشان کیسے کیسے

عرب کی اداؤن مین رب کا ہے جلوہ عیان ہین ہین راز نہان کیسے کیسے

خیالات حضرت ہین ارمان حضرت مرے دل مین ہین جہان کیسے کیسے

ملے ہین ملین گے یہی تم کو رتبے یہان کیسے کیسے وہان کیسے کیسے

ادہر خوف شیطان اودہر فکر ایمان دم نزع ہین امتحان کیسے کیسے

زمین اپنا سینہ ذرا تو دکہاوے جواہر ہین تجہ مین نہان کیسے کیسے

طبیعت تری سب سے نادر ہے شایق
ہوئے یون تو حبا و ویان کیسے کیسے

صدقے فرقت کے جو بابا پیر رلاتے ہین مجھے رخ خندان کے خیال آکے ہنساتے ہین مجھے

آپ بھی لائے تشریف مرے غوث ذرا آکے مرقد مین نکیرین ڈراتے ہین مجھے

دوستو نزع مین شربت نہ پلاؤ سن لو پیر اب شربت دیدار پلاتے ہین مجھے

غوث اعظم کے تصور مین ہین پیارے انداز لامکان کے بھی تماشے نظر آتے ہین مجھے

محو ہوتا ہون جو بادشہ جیلان مین کبھی لوگ سب شہر مین دیوانہ بناتے ہین مجھے

نفس ابلیس کے پھندے سے بچاتا بابا پیر ہر نئے طور سے یہ پیچ مین لاتے ہین مجھے

تو تو جید نہین آقا تو ہے تیرا جید لوگ کہہ کہہ کے یہ امید دلاتے ہین مجھے

نعت احمد کا تصدق ہے یہ سب اے شایق
لوگ عظمت سے جو نزدیک بٹھاتے ہین مجھے

بابنی تاثیر اتنی الفت کامل مین ہے آنکھہ مین صورت تمہاری ہے محبت دل مین ہے

سورۂ واللیل پڑھتا ہون وہ زلفین دیکھکر خاتمہ میری تلاوت کا اسی منزل مین ہے

نور احمد جلوہ خضرا سے ہے جلوہ فگن شمع ہے فانوس مین اور روشنی محفل مین ہے

کنت کنزاً مخفیاً کہتا ہے پتلا خاک کا یا خدا کیا بھید اس تصویر آب و گل مین ہے

اے خیال خنجر ابروئے احمد بے خبر
دم ذرا سا اور بھی باقی ترے بسمل مین ہے

خوف کا در بار ہے آہو نکی ہوا اغو نکا باغ
ہجر حضرت سے نئی دنیا ہمارے دلمین ہے

شان احمد دلمین ہے جلوہ فزا اٹھون پہر
فکر کیا مجنون مری لیلیٰ اسی محمل مین ہے

موت بھی آتی نہین حضرت بھی بلواتے نہین
ہجر مین یا رب ہماری جان کس مشکل مین ہے

میری انکھون مین ہے نقشہ اوس رخ پرنور کا
اے منجم دیکھ لے اک چاند دو منزل مین ہے

مرحبا اہلاً و سہلاً اے خیال مصطفےٰ
ہجر مین تیری ہی بس امید میرے دلمین ہے

پھینک ہی دیگا مجھے طیبہ مین یہ بے شبہ و شک
زور کچھ بھی یا نبی گر اضطراب دلمین ہے

شایق خستہ جگر عشق پیمبر کے طفیل
ذکر تیرا ہر گلی مین ہے ہر اک محفلمین ہے

کیا کہون کونسی صورت پہ محبت آئی
حب پہ اللہ ہے فدا اوسپہ طبیعت آئی

کملی والے ترے قدمون سے رکھا دور ابتک
اک بلا بن کے مرے سر شب فرقت آئی

جاکے روئینگے جو سب ملکے ترے روضہ پر
دہوم طیبہ مین یہ ہوگی کہ قیامت آئی

گرمی حشر سے مضطر جو گنہگار ہوئے
سایہ کرنے کے لئے دوڑکے رحمت آئی

چیخ اوٹھا کہ یہی چاہنے والا ہے مرا
قبر مین جبکہ نظر یار کی صورت آئی

ہوگیا جب سے جوان مدنی پر صدقے
نہ تو پریون پہ نہ حورون پہ طبیعت آئی

نام سن کر ترا دل دے ہی چکے تھے پہلے
صدمہ ہجر سے اب جان کی نوبت آئی

داغ عشق نبوی سے ہوا دل مالا مال
گھر مین دولت یہ محبت کی بدولت آئی

آئے جب حشر مین روتے ہوی ساری عاصی
دامن لطف سے منہ پوچھنے رحمت آئی

دعوی عشق نبی اوسپہ طلب حورون کی
سونچ شایق تو اسے کیون تری شامت آئی

آنکھ مین ہے نور رخسار پیمبر چاندنی
کیا دکھاتی ہے چمک اپنی چمک کر چاندنی

سایۂ لط[illegible] کی جب چلی ٹھنڈی سی ہوا
بنگئی روز جزا کی دھوپ سر پر چاندنی

کہہ او[illegible]ا مین نورٌ علیٰ نور کا رمز
دیکھہ لونگا جب مدینہ کی زمین پر چاندنی

تاب کیا ہے چاند کی چمکے جو طیبہ مین حضور
صدقے ہوتی ہے مگر گنبد کے اوپر چاندنی

کیا ہے پیش جلوۂ نور پیمبر چاندنی
ہے نظر مین یکجا سا ایک بستر چاندنی

نور الفت مین ہے پیش نظر روئے نبی
گھر کے اندر چاندنی ہے گھر کے باہر چاندنی

ہے تصور مین مرے ماہ جمال مصطفے
دل مین آتی ہے مرے آنکھون مین چھنکر چاندنی

بوئے الفت تیری رکھتا ہے ہر اک گل باغ مین
مونیا جو ہے سمن چمپا صنوبر چاندنی

دلین شایق کے کبھی تو آنکل طیبہ کے چاند
دیکھہ لین سب لوگ ویرانی مین دم بھر چاندنی

یا نبی جب یاد آئی آپ کی
دل لگا دیتے دھائی آپ کی

جان دیدون کیون نہ صورت دیکھکر
آخری ہے رونمائی آپ کی

جلد بلوا لو مدینہ مین حضور
ظلم ڈھاتی ہے جدائی آپ کی

وہ شب معراج وہ خلوت کی رات
یا نبی وہ دلربائی آپ کی

شان لولاک لما ہے ذات پاک
ہے خدائی سب خدائی آپ کی

از ہمہ اوہام و تصویرات دور
نور تھی جلوہ نمائی آپ کی

در ہزاران آئینہ یک صورت ست
ہے مزے کی آشنائی آپ کی

ظاہر و باطن و پنہان آشکار
شکل وحدت نے بنائی آپ کی

لامکان سے بھی پرے پہونچے حضور
اللہ اللہ رے رسائی آپ کی

کربلا مین یا محمد مصطفے
لٹ گئی ساری کمائی آپ کی

چیخ مارا گر پڑا دل تھام کر
ہجر مین جب یاد آئی آپ کی

آنکھہ شایق کی ہو روئے پاک پر

جان بنجائے فدائی آپ کی

ہماری آہ بھی کیا دل جلی ہے	مدینہ سے ہوا ٹھنڈی چلی ہے
جدائی مین تمہاری یا محمد	تڑپ ہے بیکسی ہے بیکلی ہے
مریجان سوز فرقت سے ہے تازہ	یہ ڈالی آگ مین پھولی پھلی ہے
نہان ہے اس مین بوئے زلف احمد	مرا دل باغ طیبہ کی گلی ہے
نہ کیون پتلی مین ہو نقش کف پا	ازل سے آنکھ تلون سے ملی ہے
شفاعت نے بچایا روز محشر	گناہون کی بلا سر سے ٹلی ہے
یہان ہم مر گئے فرقت مین حضرت	خبر کچھ آپ نے اب تک نہ لی ہے
بلاتے ہین نبی طیبہ مین شاید	بہت کچھ ہمکو کل سے بیکلی ہے
کمال الفت احمد ہو جس کو	وہی کامل وہی پکا ولی ہے
الہی دفن میرا ہو وہین پر	گلی طیبہ کی جنت کی گلی ہے

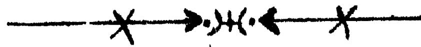
پس مردن ہماری روح شائق
نبی کو ڈھونڈھتی طیبہ چلی ہے

مزہ شوق رہ طیبہ کا پاتے اپنی آنکھون سے	محمد کی قدمبوسی کو جاتے اپنی آنکھون سے
ترے دربار کا یون لطف اوٹھاتے اپنی آنکھونسے	کوئی آتا اگر سر سے ہم آتے اپنی آنکھون سے
ذرا تم مسکرا کر دیکھنا حشر مین حضرت	جو آئین ہم وہان آنسو بہاتے اپنی آنکھون سے
بہانہ ضعف کا لے کر جو گرتے خاک طیبہ پر	تری نقش کف پا کو لگاتے اپنی آنکھون سے
نہ آتی یاد چشم مصطفےٰ مین نیند گر ہمکو	محبت کا دیا جا و جگاتی اپنی آنکھون سے
عوض جبریل کے قاصد خدا کے ہم اگر ہوتے	شب معراج حضرت کو جگاتی اپنی آنکھون سے
مرے بالکے نبی معراج مین عرش الٰہی تک	گئے حورون کو دیوانہ بناتے اپنی آنکھون سے
اگر معلوم ہوتا دامن تر ہاتھ آئے گا	تو ہم بھی حشر تک دریا بہاتی اپنی آنکھون سے

نظارہ ہمکو گر ہوتا لب لعل محمد کا
نگاہوں سے بلائین لیکے راضی انکو کر لیتے
مدینہ مین پہنچکر ہم جو مر جاتے تو بہتر تھا
یہین مرتے مرتے جی اوٹھتا مسیحا آپ کہلاتے
جو ہم دیوانہ بن کے پھرتے جنگل مین مدینہ کے
وم پرسش خدا کے سامنے بھی ہم نہ چپ رہتے

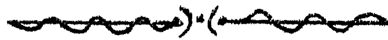
عوض اشکون کے خون دل بہاتے اپنی آنکھون سے
جو آتے خواب مین حضرت مناتے اپنی آنکھون سے
کبھی تو دیکھتے آپ آتے جاتے اپنی آنکھون سے
مدینہ سے جو آکر دیکھہ جاتے اپنی آنکھون سے
سمجھکر پھول کانٹو نکو اوٹھاتے اپنی آنکھون سے
وہان بھی آپکو حضرت بلاتے اپنی آنکھون سے

مزا ہوتا رسول اللہ جو شایق بے خبر ہوتا
کبھی تم اوس کو متوالا بناتے اپنی آنکھون سے



بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیوان فارسی



ردیف الف

خواهیم ز دل آن شه یثرب وطنی را	امی لقبی هاشمی مکی مدنی را
آموختیم از چشم تو ناوک فگنی را	حاصل کنم از ابروی تو تیغ زنی را
بر روی تو قربان کنم نیر تابان	بر گوهر دندان تو دُر عدنی را
سازیم فدایت سه نو بر خشم ابرو	بر لعل لبت پارهٔ لعل یمنی را
نادم شده از سرخی عارض گل خندان	شرمنده کند قد تو سرو چمنی را

در زمرۂ عشاق و در عشق محمد ‌‌ ممتاز خدا کرد اویس قرنی را
من توبہ شکستیم و شدم قابل رحمت ‌‌ داریم چرا دوست نہ توبہ شکنی را

از آفت اعدائے وطن زشتک قارب
شایق دل من خواست غریب الوطنی را

والشمس گشت سورۂ روئے نگار ما ‌‌ واللیل ہست آیتہ گیسوئے یار ما
در زیست ماند بیتو ہمی گوکنار ما ‌‌ لیکن بیا برائے خدا بر مزار ما
در ایک تجلی رخ نیکوی احمدی ‌‌ از دست رفت مایۂ صبر و قرار ما
ہر دم صدائے ذائقۃ الموت میدہد ‌‌ بشنو بغور زندگی مستعار ما
دامان مشام ہجر کنم چاک از طرب ‌‌ آید نظر بخواب چو روئے نگار ما
یارب ہمین دعاست کہ در روز رستخیز ‌‌ باشد بعاشقان محمد شمار ما
در قبر گر وصال محمد شود نصیب ‌‌ اے تیغ تیز ہجر بکن روزگار ما
دیدم گل جمال محمد دم پسین ‌‌ در موسم خزان شدہ فصل بہار ما

شایق خوشا نصیب اگر کیا یک بیک
دامان مصطفٰے چو بگیرد غبار ما

ردیف تائے

در دلم نکہت گیسوئے صنم ہست کہ نیست ‌‌ ہیچ تاثیر درین غنچہ زنم ہست کہ نیست
تا کنم کعبہ صفت سجدہ بسویش اے بت ‌‌ طاق ابروئے تو محراب حرم ہست کہ نیست
از چہ بر تذکرۂ وصل مگوئی حرفے ‌‌ یاد اے شوخ ترا لا و نعم ہست کہ نیست
ہر نفس سیر دو عالم بنظر می آید ‌‌ دل من رشک دہ ساغر جم ہست کہ نیست

کرده دنیمه بیک ضرب دل هر حاسد
تیغ کلک من جان بازده دم هست که نیست

دارم از داغ محبت بدل خود گنجے
اے چه پرسی که بحبیب تو درم هست که نیست

وردلم برده شمشیر بپرسد آن ترک
در تن زخمی من طاقت رم هست که نیست

بنگر اے یار که از صدمهٔ هجرت بدلم
مجمع درد و غم و رنج و الم هست که نیست

شایق از شیخ بپرسم که خداوند جهان
صاحب لطف و عطا جود و کرم هست که نیست

ردیف دال

خدا شد چون ثناخوان محمدؐ
دو عالم گشت قربان محمدؐ

چه غم از گرمی خورشید محشر
که باشم زیر دامان محمدؐ

نجات جن و انسان شد ز آتش
چه احسانست احسان محمدؐ

بود شاهنشه تخت ولایت
غلامی از غلامان محمدؐ

نگردد رسوا در روز محشر
منم یارب ثناخوان محمدؐ

مبدل از صباح وصل گردان
الهی شام هجران محمدؐ

ملایک جن و انسان حور و غلمان
بدل هستند خواهان محمدؐ

خداوند از شب و خواب نمایان
جمال روئے تابان محمدؐ

ازین اشعار نعت امروز شایق
عیان شد عشق پنهان محمدؐ

ردیف لام

میفگن چشم بر زلف دوتا دل — مرو دل بسته در دام بلا دل

مشو مفتون چشم فتنه زا دل — مکن خود را بآفت مبتلا دل

نباید دشنه بهر کشتن تو — ترا کافیست شمشیر ادا دل

بخنجر چون خرامان گشت آن شوخ — قیامت بر قیامت شد بپا دل

بیا ای جان من درمان من ساز — بود از درد نالان تا کجا دل

قتیل خنجر عشق که گشتی — بگو با من دمی این ماجرا دل

مرا بیگانه دانند ای رفیقان — بعشق یار تا شد آشنا دل

سیه مست از لب لعل تو گردید — بتقوی آنکه بودم رهنما دل

دلم بردی بدلداری نکردی — زدی بر سنگ غم ای بیوفا دل

دو روزی شد که از من [illegible] — بآن ماند که شد بر کس فدا دل

بگوئید او کسی شایق نه پرسد
زشب تا صبح می نالد چرا دل

ردیف میم

من مسکین گدای کوچهٔ یارم دارم — الله الحمد که جانانه هزاری دارم

دم بزغم نظر آمد گل رخسار رسول — در خزان گشته چمن طرفه بهاری دارم

که بود بر در درگاه تو سجده بکنم — بجبین سائی خود شوق غباری دارم

که بود کوچهٔ تو مسکن و ماوا سازم — بدلم آرزوی قرب و جوار حقه دارم

ای نگاه نبوی تیر بزن سوی هدف — دل بیتاب بسینه چه نگاری دارم

درد کن مضطربم همچو اویس قرنی — نه تسلی نه سکونی نه قراری دارم

در جیفِ حشر چہ ترسیم نہ پرسش شایق
شکرِ حق دست بداماں نگارے دارم

این فردِ نگر زاہدا از ہر دو کرا خواہم
بیمارِ محبت ام مرگے شدہ در مانم
دل داخلِ عشاق سلطانِ مدینہ شد
در ماندہ ام از بختے طیبہ بہ نما مارا
خورشید مدینہ شد چون پرتو آنحضرت
چون سبزہ رخان ظاہر باطن ولے پرخون است

تو ذاتِ خدا خواہی من شانِ خدا خواہم
ہرگز نہ دوا خواہم ہرگز نہ دعا خواہم
محبوبِ خدا مانم محبوبِ خدا خواہم
احسان بمن عاجز اے بادِ صبا خواہم
من ذرہ ناچیزم از عکس ضیا خواہم
این رنگ منافق را ہرگز نہ حنا خواہم

در حشر ہر اک گیرد از مغفرتے حصہ
شایق ز خدا گویم من از تو ترا خواہم

ردیف واو

گشت جانِ من فدائے روئے تو
در چمن رنگِ بہار روئے تو
در فراقِ تو رود چون جان ز تن
کشتیِ امت ز طوفان پار کن
ما غریبان را نگر دامان ازدرت
رحمت اللعالمینی یا رسولؐ

بسملم از خنجرِ ابروئے تو
در گلِ گلزارِ عالم بوئے تو
دفن خاکِ من شود در کوئے تو
تا بہ بینیم قوتِ بازوئے تو
کن عطا خیرات حسن روئے تو
رحم فرما بر گدائے کوئے تو

ہر کسے شایق بود پیشِ خدا
روئے من باشد بحشر سوئے تو

ردیف ہائے ہوز

تا دلم صورت آئینه مصفا گشته ‌ ‌ ‌ از درون چهرهٔ دلدار هویدا گشته

آخر کار فتادم سر کوئے تو بنی ‌ ‌ ‌ مسجد و تبکدهٔ و دیر کلیسه گشته

باز ماندند طبیبان ز علاجم اکنون ‌ ‌ ‌ زود ابر سرم اے یار مسیحا گشته

خواهش حور جنان دور کن از دل شیخا ‌ ‌ ‌ قرب حق ترک مکن و آله عقبے گشته

جلوهٔ عارض پرنور تو اے رشک کلیم ‌ ‌ ‌ کرد روشن دو جهان را ید بیضا گشته

راست بازان زمیلِ شوخ کجی ها سازند ‌ ‌ ‌ تا دلم بسته آن زلف چلیپا گشته

جز در حق نه امان یافت اگرچه دل من ‌ ‌ ‌ اندرین دار خرابات بهر جا گشته

چشم من تا بسر زلف سیاهت افتاد ‌ ‌ ‌ روز روشن به نگاهم شب یلدا گشته

بود هرچند ره عشق تو مشکل لیکن ‌ ‌ ‌ خضر سان راه نمایم دل شیدا گشته

بسکه لعل لب یار دلم داشت نگاه ‌ ‌ ‌ خاک من بعد فنا ساغر صهبا گشته

همچو شاخ شجر بید خمیدم شایق
تا دلم مائل آن قامت بالا گشته

ردیف یائے

وصلی الله علی روح النبی محبوب یزدانی ‌ ‌ ‌ نه در دنیا کسے مثلش نه در عقبی کسی ثانی

عطا نامش ز پیش حق روف شد رحیم شد ‌ ‌ ‌ صفات اوصاف حق چه انسان بشکل رحمانی

چو نامت بر فلک احمد محمد بر زمین گشته ‌ ‌ ‌ ترا هر نام شد زیبا عزیز هر دل و جانی

همه عمر عزیزت شد تبه در غفلت و عصیان   هنوز اے دل چه نادانی که قدر او نمیدانی

بیا آزاد مشرف تا نباشد الفت دنیا   بکن چشمان عبرت وا چرا در فکر سامانی

خدا خود در ازل نقش رخ احمد کشید و گفت   نه بندم بار دیگر این چنین نقشے بدورانی

بود کسے بجائے حیرت جسم نوری سایه گر آمد   نباشد سایه را سایه که ست او ظل سبحانی

زہے قسمت که من از امت احمد شدم ابدل   زہے طالع که دارم نقش مهر او به پیشانی

ترا باید نه این غفلت بدنیا دنی هرگز   چو میدانی که آخر میروم زین عالم فانی

تصور از رخ پر نور احمد کرده ام چندان   که شد بر خاتم دل نقش چون نقش سلیمانی

چه گویم نعت او شایق که داشت اندازه باشد
بزن انگشت بر لب یا که تو طفل دبستانی

در میم کنی حجاب تا کے   بر روئے احد حجاب تا کے

در هجر رسول پاک یارب   بر جان حزین عذاب تا کے

گویم به پیش داور حشر   بخشش نه حساب تا کے

آوازه الرحیل بشنو   غافل هشیار خواب تا کے

درماندگی ضعیف بنگر   وا ماند ز شباب تا کے

اے گرمی عشق روئے احمد   در سر بود آفتاب تا کے

اے حسرت سویدا و دریغا   بے چینی و اضطراب تا کے

من در وطن و تو در مدینه   این گردش و انقلاب تا کے

در قرب قدوم خویش جا ده   اے رحمت حق عتاب تا کے

در آ درآ بخانهٔ دل   اے شکل نبی حجاب تا کے

کن عزم سفر سوے مدینه
شایق بدکن خراب تا کے

بکفر آمده غارت گرایان مدوے — کافر سلسلهٔ ام گیسو جبانا مدوے
ـشق چاکرد بدل خسرو خوبان مدوے — ناوک آمد بسرم غمزهٔ جبانان مدوے
ـه تاریک جہان ظلمت شام فرقت — روئے جانان مدوے شمع شبستان مدوے
وحشی زلف بنی شد دل دیوانهٔ من — دست وحشت مدوے چاک گریبان مدوے
ـش پارهٔ پرخوف خفا راه نما — شوق طیبه مدوے خضر بیابان مدوے

سہل کن جان جہان سختی مرگ شایق
جان دم نزع بلب آمده ایجان مدوے

ـش چاکرده بدل شاه رسولان مدوے — ناوک آمد بجگر خسرو خوبان مدوے
بار عصیان بسرم لاغری و منزل دور — صبح محشر مدوے شام غریبان مدوے
لذت زخم جگر روز فزون تر بادا — کاوش دل مدوے شور نمکدان مدوے

سہل کن جان جہان سختی مرگ شایق
جان دم نزع بلب آمده ایجان مدوے

دیوان فارسی تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹھمریان

برطرز — ہر مین ہر کو دیکھا رے بابو ہر مین ہر کو دیکھا رے

ہر ہر میں جھلکے ہر کو دیکھا ہر کا روپ بنایا رے
نحن اقرب انی انا کا راگ پہ راگ سنایا رے

کہکے انا سردار بنا سردار پہ اپنا چڑہایا رے
رنگ کبھی سرمد کا بنا کر سر کو اپنے کٹایا رے

آپ ہی خط ہے آپ ہی نقطہ آپ ہی قطرہ آپ ہی دریا
آپ ہی بندہ آپ ہی مولا آپ ہی سب مین سمایا رے

تو ہین ہین روح تن مین بات دہن مین رنگ چمن مین
ہر گہٹ مین فی انفسکم کی راج ہے اپنا رچایا رے

[illegible] ہی بلبل آپ ہی گل ہے شمع ہے خود خود ہی پروانہ
آپ ہی چلے خود آپ ہی چلا دے آپ ہی گنوایا مایا رے

آدم [illegible] ح کہاکر موسی بنکر عیسے بنکر
آخر شکل محمد بنکر مکہ سے نقاب اٹھایا رے

لا [illegible] پ چھپائی بہیس نرالا اپنا بنا کے
جانت ہون پہچانت ہون نہین شاہ تقی نام کہایا رے

برطرز — کہون کیا تجھ سے مین بادبہار

نبی کے بین چاند سے مکھ پہ نثار

نبیا کی چرسے اس جنت پہ مورے — طیبہ نگر مین ہے یار — نبی کے بین

ترپت ترپت ہو یا تشوائی گوئن کٹت ہے رین — آنکھون نین آؤ من مین ساہ ناہین پڑت ہے چین

محمد و لکو نہین ہے قرار — نبی کے بین

کب تک ہم کا گھونگٹ مکھ پہ چلدا و ٹھاؤ نقاب — اپنے غلامون سے احمد پیارے کتنا کروگی حجاب

دیکھا دو جلدی سے دیدار — نبی کے بین

بانکے نین ہین تیرے محمد نور خدا کا چراغ — سرگی انکھیان لاج رکھیان واکی صفت مازاغ

کرو نا تیر کو دل کے پار — نبی کے بین

مکھ پہ نقاب طٰہٰ ڈالے سر پہ ہین نجم کے پھول — انا فتحنا کے ہار گلے مین پہنے جناب رسول

بنے ہین نبیون کے سردار — نبی کے بین

دور بسو ہے وارث مورا گھر بھی نہین آباد — بیرہ بن کر سندہ مین شتابی کرتی ہون فریاد

کرو کرپا کی نظر سرکار — نبی کے بین

برطرز — مورے درد جگر کی خبر نہین رے

مورے پیارے نبی تک خبر نہین رے
نہ تو بلوائے مجھکو نہ آئے ہی
وہ تو نور خدا ہین وہ شان خدا

میرے آہون مین کچھ بھی اثر نہین رے
میرے دکھ کی کچھ ان کو خبر نہین رے
سکھی ایسا تو کوئی بشر نہین رے

پاؤن ٹوٹے ہین تقدیر کے ہاتھ سے
میرا طیبہ مین ابتک گجر نہین رہے

تیرے دامن مین چھپ جاؤن گا یا نبی
مجھے خورشید محشر کا ڈر نہین رہے

کیون نہ چھوڑون مین سر اپنا ٹکرا کر
تیری دہلیز پر مورا سر نہین رہے

شب فرقت دکھا دو رخ انور
یہ وہ ہے شام جسکی سحر نہین رہے

صدقے ہوتی مین لے کر بلائین وہی
ہائے آئے کبھی وہ ادہر نہین رہے

تو نظر آئے ہر جا نہ کیون مجھکو
یا نبی تیرا جلوہ کدہر نہین رہے

اون کی صورت جو دیکھون مری کیا مجال
شایق ایسی تو میری نظر نہین رہے

برطرز — **شمس الیثرب قمر البطحی تجھے رحمت ہر دو سراجانا**

طیبہ کے رنگیلے بانکے میان سو ہے چاند سا مکہہ دکھلا جانا
مین برہا دیوانی تڑپت ہون ذرا آجانا ذرا آجانا
اے باد صبا چو مدینہ روی پہونچا دے وہان عرضی میری
تورے چرنون سے کب تک دور رہون اب ویگر بلوا جانا
دکھ درد کے مارے تڑپت ہون مانت نہین دل فرقت مین ترے
اے کملی والے سائین مرے روٹھے کو ذرا سمجھا جانا
سب بھول گیا کچھ یاد نہین آنے کی وہان کچھ آس نہین
اب پیو کی ڈگریا ملتی نہین موری بتیان پکڑ کے بتا جانا
محبوب خدا ہو شان خدا ہے وصف ترا لولاک لما
اللہ کی قسم مولا کی قسم جس نے تمہین جانا جانا
تم اپنے کئے کی لاج رکھو محشر مین مجھے رسوا نہ کرو

گو لا کہہ براہون باطن مین ہر اک نے مجھے اچھا جانا

موری ناؤ پرانی جھانجر یا ندیا گھری طوفان پیا

تم اپنی دیا سے صلی علی نیا میری پار لگا جانا

ہر گھٹ مین ہے نور ارنگ رچو ظاہر مین مدینہ جا کے بسو

ترے حسن کا صدقہ سایئن میرے وہ روپ ہمین بھی دکھا جانا

بے کس بے بس خادم تیرا عاصی خاطی نادم تیرا

حسنین کا صدقہ شایق پر کرپا کی نجر فرما جانا

برطرز		ایضاً	

کربل کے بسیا سانوریا موہے نینان لڑا کر دل چھینو

جیا ترپت ہے دیکھن کو پیا ترساؤ نہین جلوہ کینو

کربل کی بپت بپتا ئے گیو سکھ جائے رہو دکھ چھائے گیو

شبیر پیا تورے بیان پرون مولا کی رجا پر سر دینو

سکھی دیس مدینہ بھی چھوٹ گیو پردیس کا جنگل دیس بھیو

گھربار علی کا لوٹ لیو ساوات پہ ہائے جلم کینو

اصغر کا چھدو ننھا سا گلا اور تیر کلیجوا پار ہوا

بن پھول ہوئے مرجھا یو کلی پیاسے ہوئے نیر نیا سینو

اکبر کو جو برچھی کاری لگی شبیر کا دل برمائے گیو

ترپت ہے لحد مین روئے نبی کیا حشر نیا برپا کینو

عباس کی تیغ سے ہاتھ کٹو مکھ لال لہو سے لال بھیو

معصوم سکینہ کی کہا طرسے پانی کے لئے سروے دینو
دکھ سہتے سہتے پوری بہیو نرچہائے گیو زرد آئے گیو
اے شاہِ شہیدان نتساؔیق کی جلدی سے کھبر بالے لینو

بر طرز	تھارو نام محمد مصطفےٰ من پیارو لاگو جی	

یغداو کے سائیں کا روپ نیا من پیارو لاگو جی
سبز قبائے شوخ ادائے باغ الست کا پھول   شان خدائے ماہ لقائے نور علی و بتول
سادات کا رنگ سہانا من پیارو لاگو جی
عبد القادر غوث الاعظم پیرون کے تم ہو پیر   پیاں پکڑ کر سلجہا دینوا الجھی ہوئی تقدیر
موہے اپنا کیے سو نبھاؤ نا من پیارو لاگو جی
سارے ولیو نہیں تم ہوایسے جیسے کہ تارون مین چاند   دیکھنے والون کی آنکھیں ہو خیرہ نور نظر ہو ماند
تم نور خدا کے ہو چاند نا من پیارو لاگو جی
حشر میں تم ناناسے اپنے کہکر رکہنا ساتھ   ہاتھ میں تورے ہاتھ دئے ہیں بات ہی توری سانچ
بیکنٹھ کی راہ بتاؤ نا من پیارو لاگو جی
شاؔیق سے کیا شان بیان ہو یا غوث الاعظم   آپ نے اپنا رکھا قدم نانا کے قدم بقدم
وہی راج نبی کا رچاؤ نا من پیارو لاگو جی

بر طرز	ہمیں دم دیکے سوتن گھر جانا	
تمہیں بن دیکھے کیا یونہی مر جانا		یونہی مرجانا پیا کے گھر جلنا

تجو جلوے دیکھتا طیبہ میں اوس لیلی شمائل کے
فدا ناقہ کے ہوتا اور کبھی قربان محمل کے
دکھ میرا جو اسطرح سے سکھ پائے تو جائے
دم تن سے محمدؐ جو نظر آئے تو جائے

پیارے نبی کے مین بل بل جاؤن　　　سب مین اونہین کا ہے روپ سہانا

ہوئے مشہور میکش بادۂ عشق پیمبر کے
مئی وحدت کا یارب ہمکو بھی اک جام دی بھر کے
مستی تیرے میخوار کی مرجائے تو جائے
یہ نشہ وہ ہے سر ہی اوتر جائے تو جائے

مست ہون پیکر بادۂ الفت　　　لاکھ برا مجھے بولے زمانہ

حبیب حق ہین محبوب خدا ہین احمد مرسل
خدا پر وہ ہین اور خدا خود انپہ ہے مائل
عشق اون کا مرجان اگر جائے تو جائے
سودا جو مرے سر مین ہے سر جائے تو جائے

یارب تو ہے جس پہ عاشق　　　کروے اوسی کا مجھے دیوانہ

تمہین اول تمہین آخر تمہین باطن تمہین ظاہر
رسول اللہ جلوہ تبلادو دم آخر
اس طرح مری روح اگر جائے تو جائے
سرکار مدینہ سے ادہر آئے تو جائے

میرا جو جاتا ہو اون کا آنا		شائق ایسا دم مورا نکسے

برطرز — نیہان لگائے کیا جانکے جان من

کون ہے مجھ لاچار کے خواجہ بن

بانکا ہے کیا اجمیر کا سائین | واری گئی سرکار کے | خواجہ بن
کیون نہ نینون مین ابرو کا گھائل | خم ہین نئے تلوار کے | خواجہ بن
بن مسیحا لیجئے کہبریا | ڈسنک ہین بربیمار کے | خواجہ بن
یار کی خاطر دکھ سہہ سہہ کر | یار بنے ہین اغیار کے | خواجہ بن
مضطر ہین اے خواجہ پیارے | شوق مین ہم دیدار کے | خواجہ بن
دورسیہ کاری کر دیتو | گیسو سے اپنی مار کے | خواجہ بن
شایق کو اجمیر کے داتا | جلوے دکھا دیدار کے | خواجہ بن

برطرز — گلشن مین آئی بہار

تجھ بن نہاین ہے قرار | قرار مورے پیارے
میم ملو جب نام احد سے | احمد کہین سب پکار | پکار مورے پیارے
شان کرم سے تیری ہی گہرکی | بگڑی کو میری سدہار | سدار مورے پیارے
کملی والا گیسوؤن والا | بانکا طرحدار یار | یار مورے پیارے
شافع محشر ذات ہے تیری | وڑ کیا ہے روز شمار | شمار مورے پیارے
شوق ہے دیدار کی شکل دکھادو | ہووے خزانین بہار | بہار مورے پیارے
معراجون کا راج دلارا | عرش کا رف رف سوار | سوار مورے پیارے

جائے خبر طیبہ کو اسی سے | توٹے نہ آنسو نکا تار | تار مورے پیارے
شتاق ایسی من مورت پر | جان کو اپنے وار | وار مورے پیارے

برطرز **لاج ہے تورے ہاتھ رے ٹھاکر** **مجھ دکھیا کی**

تھارو چرن کی ہو آس ری ساجن

نینان لڑا کر دکھ میں پڑی ہون | پیت نہ آئی راس ری ساجن | مجھ بیکس کو
برہا دیوانی کو دور نہ چھانڈو | پاس بلا لو پاس ری ساجن | مجھ بیکس کو
رنگ رچو ہے ہر جا تورا | پھولن پھولن باس رے ساجن | مجھ بیکس کو
میم کی پتلی ملکے احد سے | چڑ گئی ساتون کاس رے ساجن | مجھ بیکس کو
ہر ہر گھٹ مین توراری پنگھٹ | کس پہ نہا پریاس رے ساجن | مجھ بیکس کو
شتاق بچارہ کو ہو نہ پوچھے | تہارو چرن کی ہو اس رے ساجن | مجھ بیکس کو

برطرز **ڈولت ناہین مورے نیا سو پیا بن**

ترپت ہے مورا جیا مدینے والے

شاہ ہمکو بھول گئے ہو | کیون نہین لیتے کھبریا | مدینہ والے
دریا گنہ کی موج رہی بہاری | ڈوبے نہ موری نوریا | مدینہ والے
ناہین دکھائے سہانا چھو درشن | گجرے گی کیسی عمریا | مدینہ والے
معراجن مین کس سے لری تھی | تہاری وہ بانکی نظریا | مدینہ والے
جلد بلا لو یا خود آؤ | سونی پڑی ہے سجریا | مدینہ والے

لاج رکھو شایق کی خدارا — سرتے سلونے سنوریا — مدینہ والے

بر طرز — شام رے موری بیاں گہو نا

لے پیا موری بات سجن

آن پڑی ہوں تورے دوارے
توری ادا ہے سب ہی نرالی
خالی نہ جائے شایق تورا

دیکھو کہیں نہ اب سے ان ہونا
سب ہیں ہے جیا وہ نکھ ہیں گہوتا
جو مانگے سرکار وہ ہوتا

بر طرز — واہی ہر کے میں جاؤں بلہاری

مورے سجن کو بجت ہے سرواری
جاؤں میں کت ورا احمد پیارے
جلوہ دکھا کر سمجھا لیتو

جاؤں موری میں واہو پہ واری
آس ہے سیاں موکو تہاری
روت ہے اب شایق بچاری

بر طرز — جاگ او سونیوالے مسافر ری سنگ ساتھی نے ڈیرا اوٹھایا

ہائے وہ کملی والے گسائیں رے تہارو دیکھن کو جیا للچایا
پاپ کی ندیا گہری رے گہری رتیاں اندھیر چہایا
تجھ بن کون ہے یثرب باشی تو ہی وسیلہ ہماری — تہارو دیکھن
موت سرہانے آن کھڑی ہے ساتھ نہیں ہے مایا

پوچھن ہارا کوئی نہیں ہے کہ بچ جاؤں گر تو بچا پیارے — تہارو دیکھن
شایق تورے ہاتھ بکا ہے اوسین ہے تو ہی سمایا
حشر مین لاجن رکھنا ہوگا سر پہ رہے تیرا سایہ رے — تہارو دیکھن

برطرز — توری چھل بل ہے پیاری توری کھل بل ہے نیاری

توری چتون ہے نیاری تورے نین کے واری توری بانکی نجریا کی پیاری نشان
توری کملی ہے کاری توری صورت ہے پیاری سوانتی عرجیا ترے قربان
آؤ آؤ دلدار موہے دیکے مختار سپنے مین درشن دکھاؤ سرکار
رکھو شایق کو ساتھ واکی لاجن ہے ہاتھ کہین بگڑے نہ بات
اجی واہ واہ واہ واہ واہ واہ واہ واہ واہ واہ

برطرز — لے پھول جانی لے لو

سرکار مدینہ والے سرکار مدینہ والے
صورت تو دکھا ئیو پیاری مین جان کو اپنے واری ہے آس چرن کی تھاری
سرکار مدینے والے
طیبہ کی پیاری بستی رحمت وہان پہ برستی دیکھن کو نین ترستی
سرکار مدینے والے
مولیٰ کا او ہو جلوہ - آہا وہ روپ سہانا - اللہ اللہ اللہ
سرکار مدینے والے

معراج کی شب وہ عالی وہ آنکھ تری متوالی تھی جسکو دیکھی بھالی -

سرکار مدینے والے

روضہ کی تری وہ جالی دربار ترا وہ عالی جاؤں نگا نہ ہرگز خالی

سرکار مدینے والے

او کملی والے پیارے او میرے نین کے تارے شایق کے سہارا آرے

سرکار مدینے والے

برطرز **احمد پیا تورے بل بل جاؤں**

جلد دکھا دو طیبہ بستی — تڑپ تڑپ کیا میں یونہی مرجاؤں

یا سرکار رنگیلا چھبیل چھبیلا — شدا آتی پیارا - کے صدقے میں جاؤں

برطرز **پیا کے سنگ کھیلت پنہیں ہوری**

اپنی انا کی سجھ چھپاری وحدت رنگ کی پوری — محمد پی پیا لو موسے جوبن پر احمد نام کہوری

رنگ نبی کا وحدت والا کثرت بیچ سمایا — میم کا گھونگٹ مکھ پہ لیکر کرتی ہو برجوری

رنگیں اپنی رنگ رے ساجن ایسی مناؤ ہوری — شایق شایق کہو نہ بیسے تمہارہ ہی نام گھنوری

برطرز **بیتی چلی رے موری بالی عمریا**

طیبہ میں رہکر کہہ نہ لے نبی — تا ہاسے اتارا [illegible] تمہیں

یثرب بستی کملی والا رے	کوئی بتاوے موسے واکی ڈگریا
جوبن بنیا جات ہے شفا آتی	آوجی آؤ مورے بانکے سندریا

ٹھمری

غوث پیا تورے جاؤں مین واری	چھپ توری نیاری صورتیا ہے پیاری
آوجی آؤ دم نکست ہے	دیکھو دیکھو جی میری ہتھیاری
باغ کو میرے ہرا کردیجو	بغدادکی وہ یادبہاری
روت روت نینا گنوائی	تم ہی کہو تا کب انتظاری
فرماؤ کچھ تو کچھ تو صدا دو	تمکو پکارے ہے شفائی بیچاری

بطرز **چلتی چپلا چنچل چال سندریا البیلی**

باکی چتون ہر کی شان صورت واکی پیاری

کیسن اٹھ گھر نگر والے کملی شان پر ڈالے ۔ عالی رنگ نام گن احمد بولے

دیکھہ ندرب کے ساجن موہن بانکی نجر ہار

پہلے ہی چھپ مین شفائی کینو تیرن دلوا پار

آہاہا بانکے میان اوہو ہو سچے گنیان بہری چال واکی رنگ رنگیلی

بطرز **پردیسی سیان نیہان لگائے دکھ دے گیو**

طیبہ کے والی من لوبہائے دل لے گیو طیبہ کے والی

نینن دکھلائے واکو۔ رنین ترساے جاکو۔ شایق خادم کو کہلاکر۔ دیکھو اپنی کر پاکو
ہم سے عصیان۔ کوئی گالیان تاکیو ترپاگیو دل لیگیو طیبہ کے والی

برطرز مسنا و نالے سوندا من چٹکن لاگے راجنا ہو یار کہ دلبر

یثرب کا باشی موہنا نینن بین آوے چاند سا سرکار کہ سید چاند سا سرکار یثرب کا باشی
گیسو کالے کملی ڈالی شان والے لاج رکھو
یہ سیاہی کیا تباہی جگ ہنسائی ساریان اب دیکھو احمد یثرب کا باشی
پیارے پیارے ناز سارے ہین تمہارے یارسول
بانکی صورت شان وحدت جا نکثرت پیاریان چھپ دکھا و سیدا یثرب کا باشی
روز محشر حال ابتر ہون جو مضطر ہم غلام
آپ آنا اور بچانا مکھ دکھانا واریان جگ والے رہنما یثرب کا باشی
سب کے سید نام احمد میرا مقصد جلد دے
ہین ہیون شایق تم ہو لایق سب سے فایق کاریان اے بانکے مصطفے یثرب کا باشی

برطرز ہائے مجھے درد جگر نے ستایا

ہائے توری بانکی نجریا نے مارا
مورے پیارے سیان طیبہ کے میان بانکے نینون سے ہو پھر اشارا ہائے توری
نبی کا رنگ عارض سانولا ہے اور سلونا ہے
لب رنگین بین ہی اعجاز اور آنکھون بین ٹونا ہے

یہ خنجر ہے کہ ابرو ہے نظر ہے یا کہ نشتر ہے
خدا جانے وہ کیا ہے جو کھٹکتی دل کے اندر ہے

عشق سرکار رہا گرم بازار رہا　　تیر غم پار رہا　　مرنے تیار رہا

اب مدینہ مین اوسے جلد بلا لو سرکار
آپ کے ہجر مین شایق کو ہے جینا دشوار

ہائے کیجیے کرم اب خدارا　　ہائے توڑے بانکی نجریا نے مارا

برطرز	تم سون لاگی نجریا ہماری ری	

دیکھو حالت سنوریا ہماری رے

دم لب پہ آگیا ہے جو میرا سبب یہ ہے　　طیبہ مین آپ ہند مین خادم غضب یہ ہے
سید ہون متقی ہون نہ عالم ہون یارسول　　دیوانون مین ہون آپکے بیرا نسب یہ ہے
یونہی گجری عمریا ہماری رے

تمھاری بانکی اداؤن نے مارا رے　　دل بدرو تو آفت　　رسیدہ
واہ یہ ڈھب نرالا نکالا رے　　تم نے بیدرد بن بن کے مارا
طیبہ نگر سے آؤ جی شایق
سونی ہو گئی سیجریا ہماری رے

برطرز	آؤ آؤ نگریا ہماری ری	

نین بگڑے نہ گیان ہماری رے　　شکل دکھلا دو سیان پیاری رے

چاند مدینہ کے بھولو نہ موکو

پڑتی ہون پیان تمہاری رے

ہر دم تمہاری یاد تمہارا خیال ہے — فرقت کی آفتون مین بھی لطف وصال ہے

صورت دکھا کبھی کوئی صورت نکالئے — اب آرزوے دید مین جینا محال ہے

جان لب پر ہے سیان ہماری رے

مشکل پڑی جو مجھ پہ تمہارا ہی نام لون — دشوار ہو جو کام وہ تم سے ہی کام لون

اتنا رہے خیال رہے اتنی میری شرم — محشر کے روز دوڑ کے دامن کو تھام لون

کبھون چھوڑو نہ بیّان ہماری رے

مجھکو نصیب ہو جو وہ دربار دیکھنا — رو کر کہونگا احمد مختار دیکھنا

کیا دیکھون مین کہان ہے مری آنکھین وہ نور — اب آپ ہی مجھے میرے سرکار دیکھنا

لاج تمہین رکھیان ہماری رے

گردش بخت نہ ہو گردش افلاک کے مول — حوض کوثر کو نہ لون دیدۂ نمناک کے مول

بولے رضوان بھی قیامت مین اگر سو سو بار — لون نہ جنت کو مدینہ کی کبھی خاک کے مول

لڑ گئی اون سے نجریا ہماری رے

بیکسی پر مرے اب ایک نظر ہو للہ — جو عنایت سے ہو دینا مجھے دیدہ للہ

یارسول عربی بہر حسن اور حسین — عرض کرتا ہون کہ مشتاق کی خبر لو للہ

سن لو طیبہ بسیا ہماری رے

بطرز	واری جاؤن جی سانوریا تمپر وارنا جی

یثرب والے کملی والے مکھ دکھلاؤ نا جی

کیتک بیتی عمر گنوا رون　　　احد احد کتنا پکارون

اب تو جلدی طیبہ بستی مین بلوائو ناجی

ہر گہٹ مین ڈہونڈون کتنک　　　تڑپ تڑپ رو ون کتنک

توری شایق کا دل روٹہت ہے بہلاؤ ناجی

بطرز　یار کے گھر چلے جائین نڈر بتلادے ڈگریا

پیارے نبی کبھی آؤ نجر دکہلاوو صورتیا

شایق واکی انکھہ رسیلی　　　او سپہ غضب متوالی نشیلی

دل لیکے آنداتا　　　نینون سے لبہاتا　　　مدینے بلاتا

بسر ہو کیسی عمریا　　　پیارے نبی

بطرز　مین تورے واسطے متوالی مہاراج

موسے توری نینوا لڑی سرکار

شہر مدینے والے چھیل چھبیلے　　　دکہلا دو دیدار　　　موسے توری

جان و تن سب ہار چکے دل کے　　　تم ہی ہو مختار　　　موسے توری

تیر نظر دل پر مارا او　　　جب سے ہوئی دو چار　　　موسے توری

یاری کرون میں تو سے ہرگز بد　　　تو ہے خدا کا یار　　　موسے توری

شایق بچاریکو بھول نہ جاؤ عرج بھیو سرکار موسے توری

برطرز **موراجگاکے جوبن لوٹارے**

سکھی دیس مدینہ بھی چھوٹارے

پیا مدینہ میں ہین ہون دکن مین
چھوڑکے اکدن جایئن گے سب کچھ
ہجر نبی کی کٹھن ہے بپتیا
کالی کملیا نور کا مکھڑا
دیکھا جو شایق دیس نبی کا

سکھی میرا مقدر پھوٹارے
گھر دنیا کا چھوٹارے
اس کارن دل ٹوٹارے
قدچھو ٹو سو بوٹارے
خوب مزے وہ لوٹارے

ٹھمری

نینا لڑائے جا دلکو لبھائے جا
کاسے کہون مین ہجر کا دکھوا
سپنے مین آجا درس دکھا جا
شہر مدینہ واکی بستی
نینون مین آجا من مین سما جا
کت جاؤن در چھوڑا تھارا
شایق تیرا تو شایق کا

او کملی والے عرب کے جوان
تلپت تلپت نندن جیارا
او کملی والے عرب کے جوان
تیگ جدائی تاپک کستی
او کملی والے عرب کے جوان
کوئی نہین ہے واکا سہارا
او کملی والے عرب کے جوان

———•)•(•———

	ہزارا مورے کان کا موتی	برطرز

نبی جی میری بگڑی بنا جانا

پاپ کی نیا ڈوب رہی ہے	تمہارے کرم سے ترانا
سندنگر مین ترپون ہین کنتک	اپنا نگر دکھانا
گھونگٹ چھینو جلوہ کینو	روپ دکھاؤ سہانا
ہائے وہ سبھ دن آئیگا کسدن	تمہاری گلی ہو ٹھکانا
شایق شایق کوک پہرت ہون	اپنی صدا سنوانا

	سرجن ہار جگ کرتار	برطرز

سب کے سردار   احمد مختار   پیان توری پڑتی ہون سرکار

تن من ہر بار   واروں تمپر وار   احمد مختار

تم بن سارا دکھ پاس کسیا کہون   پاس بلالو سیان پاس کیا کہون

ہوئے جلدی سے دیدار   احمد مختار

حشر کے دن بگڑے جبدم ساری واکی بات

شایق کو اے پیارے نبی جی رکھنا اپنے سات   تم جن

	اے جگ مالی	برطرز

توری بلہاری جاؤں واری واری - پائی ساری جگ نیاری - تمہاری دلداری -

دکھلا دُ محمدؐ صورت پیاری پیاری

بشر ملک جن پریان سارے لیوے نبی کا نام ۔
چمن چمن مین ہر ایک وطن مین شہر دکن مین رہت گھہت ۔ شایق بنیان نیاری بلہاری ۔

برطرز	دل ناداں کو ہم سمجھائے جائینگے

ہائے کبتک ہمین ترسائے جائین گے
تمھاری محبت کہتی ہے ہم کو ٹھہرو ٹھہرو مدینہ بلوائے جائینگے
آپ کی ذات کے اوصاف ہین بیجا احمد
پڑہ رہا ہون مین ابھی عشق کی ابجد احمد
او جوان عربی صاحب مسند احمد
جلد شایق کا دلا دیجئے مقصد احمد
ہائے کبتک مین پکارا کرون احمد احمد
داغ دل کے یہ چھپالے تپائے جائینگے ۔

برطرز	بانکے بلما سے نینان لگائے نینان ترجائے جینا نہین آئے ۔

سائین طیبہ کے پیت لگائے بگرتی تپائے نجر بالرا ئے نجر نہین آئے ۔
شکل گھونگٹ مین ناحک چھپائے محمدؐ کہائے و لوگو لبھائے دیوانہ بنائے نجر نہین آئے ۔
جلوہ فرما شکل پر نور محمدؐ دل مین ہے دیکھ لے شایق تیری لیلیٰ اسی محفل مین ہے
نور احمد گنبد خضرا سے ہے جلوہ فزا شمع ہے فانوس مین اور روشنی محفلین ہے

شکل گھونگٹ مین نا حک چھپائے

برطرز سہائے توری آلی نرالی رنگ رلیان

مین پلکون سے جھاڑونگی طیبہ کی گلیان

نبی شان رہے
دل وجان رہے
قربان رہے
سہیلیان

مہک مہک پھولونکی مہک باغ مدینہ کی پیاری پہن

دربان بنے
ایمان لئے
وہین آن سے

احمد کا ساتھ ہو
شایق کی بات ہو

حشر مین ہو کہل کہلیان

برطرز وہ حور نور قدرت کے سانچے مین ڈہالی

وہ دور دور شہرت ہے تیری نرالی

پیارا دربار ہے طیبہ کے سائین کا	عالی عالی وہ روضہ کی جالی
احمد پیا کے ہین نینا رسیلے	وہ کالی کالی پتلی ہے ڈورون کی لالی
چاند کی صورت نور کی مورت	وہ کالی کالی زلفون پہ کملی بھی کالی
دکہلا دے اللہ زیست مین ہمکو	وہ طیبہ کے والی کا دربار عالی
جاکے مدینہ کی بستی مین شایق	نہ آؤن نہ آؤن نہ آؤن گا خالی

بہ طرز: ہزار دیتے ہیں کیا یار تیرے بال گھونگر والے

دکھلا دے نین اک بار مازاغ کے ہیتان والے

اللہ کا تو ہے دلدار　اونچی ہے تیری سرکار　میں خادم تو سردار　وہ کالی کملیا والے
تیرا رخ ہے یا قرآن　میرا دین ہے یا ایمان　تیرے نام کے میں آن　چھپا رہنا سو گیسو والے
مجھے طیبہ میں بلوا لو　وہ چاند سا مکھ دکھلاؤ　تک اتنا کرم فرماؤ　وہ پیارے گنبد والے
کس دن وہیں آؤ گے　گھر کو مرے بساؤ گے　موکو شاد بناؤ گے　وہ طیبہ بستی والے
کیوں ہے شائق حیران　اوسکا ہی تجھ پر ایمان　تمھاری چتون کے قربان　وہ سرمگین انکھیا والے

بہ طرز: میں تو باز آئی دل کے لگانے سے

سکھی روکو نہ طیبہ کے جانے سے
نہیں مانوں گی اب تو منانے سے

ہند سے ہو کے عرب نکلے طلب گار آیا
دیکھکر روضۂ اقدس یہ کہونگا شائق
تم جو نہ پوچھو یہاں کوئی نہ پوچھے
لو سوا تیرے پہ ہے نیر محشر آیا
میں چلاؤنگا گر ضعف سے ہو جان نڈھال
مجھکو چھپا لو نبی دامن کے سایہ میں

پھر کے در در تیرے دروازہ پہ سرکار آیا
تیری رحمت کے بھروسہ پہ گنہگار آیا
خبر لو کسی حیلہ بہانے سے
گرمی حشر سے ہر ایک ہے مضطر آیا
اب سنبھالو میرے مولا مجھے چکر آیا
بچیگا تیرا شائق بچانے سے

برطرز کرلے سنگار چتر البیلی ساجن کے گھر جانا ہوگا

سنگ نہ ساتی کوئی رہے اپنا قبر مین تنہا سونا ہوگا	چھاتی اوپر سل پتہر کی ماٹی کا اور بچھونا ہوگا
ماتا پیتا اور مال خزانہ جان لے تو ہین سب یہین کے	جس جسکو تم پائے تہے یہان پوچہین تجہکو کہو نا ہوگا
زر والیکو بابو بولین بے زر ہو تو بھیک نہ دیوین	بین کا ہر کوئی ساتھی بگڑے گی تو رونا ہوگا
شایق خالی ہاتہ جاکر رب پوچھے تو کیا بولوگے	سب مین ہوگی ہنسائی جبہہ تم آنسو سے منہ کو دہونا ہوگا

برطرز آؤ سکھی آؤ دیکھین مہندی کی بہار

طیبہ چلی ہونے کو مین روضہ پر نثار

نور کی جہلک ہے وہان طور کی بہار

روتے روتے ہائے مرے او جلے ہوئے نین بن تیرے دیکھے کے مجھے ناہین پرت چین

میرے بانکے طرحدار

کیون نہین بلواتے مدینہ کے چمن مین کیا یونہی مرجاؤن تڑپ کر مین دکن مین

اجی واہ جی سرکار

اللہ کی طلب کیون نہ تمہاری ہی طلب ہو بے میم کے احمد ہو تو بے عین عرب ہو

میرے احمد مختار

دیکھو دیکھو وہ نہین بخشش کے سبھی لایق سارے برے گن ہین گنہگار ہے شایق

کرم تیرا ہے درکار

برطرز	توری بانکی نجریا ہے جادو بھری	

توری سانولی صورتیا ہے بانکے نبی		توری کالی کملیا ہے بانکے نبی
ترے شایق کی بگڑی ہوئی بات ہے		آبرو حشر مین تیرے ہی ہاتھ ہے
وہ سہارا تم خدا را		کوئی نہین ہے مورا تم بن بچانے ہارا

اب لے لو کھبر یا پیارے نبی

برطرز	من پردیسی چھانڈ چلے	

نین سے منزل چلتے چلتے طیبہ نگر کو جانا جی

برہا دیوانی جائے کہان پر احمد اب ملیوا نا جی — بہو رہی

ندیا گہری ناؤ پرانی ڈول رہی ہے ترانا جی

پیتم پیارے اپنی دیا سے اوس کو پار لگانا جی — بہو رہی

روٹھا تورا امانت نہین کس بدہ اوسکو بچانا جی

خواب مین آکر درس دکھا کر شایق کو سمجھانا جی — بہو رہی

برطرز	دلدار یار چھیلا سے نینان لگائینگے	

ہم زار زار رو کر نبی کو منائین گے		ادن کو منائین گے بگڑی بنائین گے
پار کر دسیان ڈوبے نہ موری نیتان		تم جو نہ پوچھو سیان کون ترائے دے

ہم زار زار رو کر ؞؞؞

شان توری عالی نہ پہیرو ہمین خالی سنو بات تکے نبی ہم تمہارے کہائے رے

ہم زار زار رو کر

ہند مین ہم ہین مدینہ مین ہی پیار اخاوند ہائے شایق ہے بہت دور پیا راخاوند

سکہی اپنو سہاگ مین آگ لگائینگے

ہم زار زار رو کر

برطرز	موہے ریتی مین بنگلہ بنادے کشوری لال

مورا طیبہ مین مدفن بنا و رنگیلے میان

درس دکہا و مست بنا دو عشق کا جام پلا دو رنگیلے میان

متوالی آنکہہ اپنی دکہا دو رسول پاک

مستون کو مست بنا دو رسول پاک

ہوش اورا دو می سے چہکا دو مستون کی ہستی مٹا دو رنگیلے میان

پردہ دوئی کا اوٹہا دو رنگیلے میان

میم محمدی کا خدا کا ظہور ہے

پرو مین چوریا کوئی گہونگٹ مین نور ہے

شایق کو تم نام سنا دو

راز احمد کا بتا دو رنگیلے میان

لفظ انا کا سکہا دو رنگیلے میان

رنگ مین اپنی مٹا دو رنگیلے میان

ذات کی بات بتا دو رنگیلے میاں

بہ طرز	چھپہ	پیا آئے ناموسے سہائے وکھ جائے نا

جو بنی آئے نا موکو کچھ نا سہائے نا

موہے پیارے سہارے ڈلارے میاں بنی آئے نا

بت پہ شیدا تھے کبھی تھا وہ زمانہ و لکا

یک قیامت تھا حسینوں سے لگانا و لکا

شکر شبابی کہ ہوا خوب ٹھکانا و لکا

کوئے احمد میں میسر ہوا جانا و لکا

او بتہ آنا ہے کہ اللہ پہ آنا و لکا

ترپائے نا ترسائے نا وہ آے نا بنی آئے نا

بہ طرز	پیارے محمد صورت تیا دکھائے جاؤ

صورت دکھائے جاؤ آنکھوں نین آئے جاؤ من مین سمائے جاؤ

سرور ہو تم ساری جگت کے مکہ مدینہ کی راہ بتائے جاؤ

شاہ یثرب وطنی نے مرا من موہ لیا

ایک امی لقبی نے مرا من موہ لیا

جسپہ قربان تھے مکہ و مدینہ والے

اوسی مکی مدنی نے مرا من موہ لیا

مانت ہے سب تم کو جہان مین بگڑی کو میری بنائے جاؤ

نوک مژگان پیمبر پہ نہ کیون دل ہو نثار

اسی برچھی کی انی نے میرا من موہ لیا

یا نبی سوج گئے پاؤن عبادت کرتے

اسی ایزد طلبی نے میرا من موہ لیا

ندیا رے گہری ناؤ پرانی ڈوب بنیا موری پار لگائے جاؤ

پہول مین جسکی ہے بو گل مین ہے جسکی رنگت

اسی نازک بدنی نے میرا من موہ لیا

سن کے معراج مین باتین یہ کہا خالق نے

تیری شیرین سخنی نے میرا من موہ لیا

تڑپت ہون بن دیکھے تمہارے پیاری صورتیا دکھائے جاؤ

دل شکستہ نہ ہو کیون عشق مین مانند اویس

اون کی دندان شکنی نے میرا من موہ لیا

کس محبت سے کہا جس نے کہا اے شایق

اک جوان مدنی نے میرا من موہ لیا

شایق تراعرض کرت ہے ایک نجریا دکھائے جاؤ

برطرز کوئی ایسی سکھی چاتر نہ ملی موہی پیو کے دواری بٹھا دیتی

کوئی ایسی دوا دکھ کی نہ ملی موہے دکھ کو جو دل سے مٹا مٹا دیتی

کوئی پیت کی ایسی چلی نہ ہوا یثرب نگری مین اوڑا دیتی

تیری تیغ نظر جو نظر آتی تو مین اپنے گلے سے لگا لیتی
یہی خون بہا ہو جاتا میرا تورے چرنون مین خون بہا دیتی

نہ تو لے گئی قسمت مجھکو وہان تو پیو نے مدینہ بلایو مجھے
یہ بھی نہ ہوا وہ بھی نہ ہو جو مین پیت کا راج رچا دیتی

اے سرور عالم بہر خدا لگا ہے نظر سے برمن افگن
توری ایک نجر کر پا کی سیان میری بگڑی کو ساری بنا دیتی

اللہ کی قسم مولا کی قسم معراج کی رات جو مین ہوتی
توری آنکھ جو لڑتی کسی سے وہان تو مین اپنی بھی جان لڑا دیتی

مجھے پوچھنے سب طیبہ مین اگر کس بانکے جوان نے موہ لیا
تو مین لیکے بلائین رو رو کر تیرے روضہ کو بڑھکر بتا دیتی

موری جان خدا کی شان ہے وہ یثرب نگری کملی والا
موسے پوچھتا جو کوئی واکا پتہ تو مین اوسکو پتا یہ بتا دیتی

مجھے حشر مین جب اے شاہ عرب لیجائین ملک دوزخ کی طرف
کبھی تیری شفاعت کرتی مدد کبھی رحمت آکے بچا دیتی

کیا ڈر ہے مجھے روز محشر جب تو ہے ہمارے پلے پر
موری کہلتی سیہ کاری جو ہان توری کالی کملیا چھپا دیتی

موسے پیت لگا کے مدینہ بسو پردیس کو اپنا دیس کیو
مجھے ہوتی جو شایق اسکی خبر تو سہاگ مین آگ لگا دیتی

برطرز	بلم کجلوٹی لیوے جی نینان بگڑی جائے	

بنی جی دیا ہ ہرم ساکھو کہ یہ اپنی آس نہ ٹوٹی جائے

تھاری کھائے بات بنائے — چرنوں پہ سیس نوائے — بنی جی
تھاری اداؤں من میں سمائے روپ دکھائے ترسائے
دیکھو جی دیکھو لبھائے سنوریا مجھکو جگنیا نبائے — ہائے ہائے مجھکو جگنیا بنائے
بن در شن تیرے من مجھکو جگنیا بنائے — بنی جی
خبر لو جلدی طیبہ سے ہماری یا رسول اللہ — طبیعت سند میں اپنی بہت گھبرائی جاتی ہے
نبی کے عشق نے شایق ہمیں درگور کر رکھا — وہ بلواتے نہیں اور موت میری آہی جاتی ہے
ہائے ہائے سونی سیج یا جائے — بنی جی

بہ طرز — ## میں تو بازائی دل کے لگانے سے

دیکھو حاصل نہیں رے ستانے سے
پوچھتے کیا ہو کہ کوئی پس دیوار آیا
بھیس بدلے ہوئے ہر رنگ میں ہر بار آیا
تجھکو جو ڈھونڈی میاں اپنے کو کھوئی
راستی پر مرا برگشتہ مقدر آیا
آج پھر برج میں اپنے مہ انور آیا
آرزو نکلی میری حسرت نکلی میری
منہ سے اوٹھا کے نقاب آج جو قاتل آیا
لٹ گیا جب کہ مسافر سر منزل آیا
اوس کی جو مرضی میاں میری بھی مرضی رے

میرا چھینے تجھے دل توڑ مانے سے
ہاں تیرے کوچہ میں پہلے کا گنہگار آیا
تو تو مکار تھا وہ تجھ سے بھی مکار آیا
ہوئی میری شہرت چھپانے سے
ہائے کس ناز سے وہ گھر مرے چلکر آیا
شکر ہے میری بغل میں میرا دلبر آیا
مان گیو ساجن منانے سے دیکھو
سر جھکائے ہوئے دوڑے ہوئے بسمل آیا
اس خطا پر وہ ہوا قتل کہ کیوں دل آیا
اب ڈرتا نہیں شایق ڈرانے سے دیکھو

برطرز | ہائے مجھے دردِ جگر نے ستایا

ہائے تیری ترچھی نجریا نے مارا مرے بانکے سیان پرتی ہون پیان پیارے نینون سے ہو
پھر اشارا ہائے تیری ترچھی
تری آنکھو نمین اے کافر عجب جادو ہی ٹونا ہی نظر کی جس نے تجھپر بس اوسی کا زیست رونا ہی
یہ خنجر ہے کہ ابرو ہے نظر ہے یا کہ نشتر ہے خدا جانے وہ کیا ہے جو کھٹکتی دل کے اندر ہے
مین سردار ہوا گرم بازار ہوا خوب آزار ہوا مرنے تیار ہوا۔
پھر نظر ڈال رہا ہے وہ ہمارے دل پر
لیجئے اور بھی تلوار پڑی بسمل پر
ہائے شایق کو اپنے بگاڑا
ہائے تری ترچھی نجریا نے مارا

برطرز | دل نادان کو ہم سمجھائے جائینگے

ہائے کبتک ہمین ترسائے جائین گے۔
تم کو تو مو سے پیار نہین ہے دیکھو حاصل نہین پچھتائے آئینگے
دور سے کرتا ہے کیون ہمکو اشارے پیارے
ابھی جا پاس ذرا جلوہ دکھاوے پیارے
او دغا باز فسون ساز ہمارے پیارے
نیم جان ہو گیا شایق ادھر آرے پیارے

ہائے کتبک مین پکارا کرون پیارے پیارے
داغ دلکے یہ چھالے یہ چھالے بنائے جائینگے ۔

برطرز **مزا دیتے ہین کیا یار ترے بال گھونگروالے**

انکھیان پھیرا دہر اکبار ادل لیکے جانیوالے

سچ بتلا بہر کرتار — جاتا ہے کس جا دلدار
چھوڑ نہ تو اے یار — اب تو جان کے پڑ گئے لالے — انکھیان پھیرا دہر

غیرون سے تو رہنا دور — دلکا شیشہ ہوگا چور
اب تو بنکے رشک حور — یہ ہین آتش کے پرکالے — انکھیان پھیرا دہر

تیرا رخ ہے یا قرآن — میرا دین ہے یا ایمان
ترے نام کے ہین ہران — جپتا رہون بس مالے — انکھیان پھیرا دہر
کس دن گہر کو آؤگے — لطف وصل اوٹھاؤگے
دلکو شاد بناؤگے — اوجڑی بستی بسا نیوالے — انکھیان پھیرا دہر

کیون ہے شتابق سی انجان — تو ہے بھولا وہ نادان
تیری چتون کے قربان — انکھین مار کے جانیوالے — انکھیان پھیرا دہر

برطرز **ہزارا مرے کان کا موتی**

بنی جی میری بگڑی بنا جانا
گھونگٹ چینو جلوہ کینو — بھاگ دکھاؤ سہانا — بنی جی مری

پاپ کی نیا ڈوب رہی ہے	تمہاری کرم سے ترانا	نبی جی مری

بطرز	بوٹی پلا کر لبھائے گیو کوئی مجھے	

بیکس سمجھکر ستائے گیو یار مجھے

دل بھی ہیرا چھپا نند کے پہلو ہوا او نفیس کے ساتھ — کسیکا کوئی نہین

اب تو میری بات بھی گیان ہے واہی کے ہاتھ

دیکھ الفت کا ستیے ستیے جیا بہیو بیچین

سکھ کی صورت دکھلا دے تبلا کر بانکے نین — کسی کا کوئی نہین

دل بھی کھویا ہون بھی کھویا جانکی ہی یاری

تم بھی چتون والون سے کرنا نہ کبھی یاری — کسی کا کوئی نہین

نتایتی اب کیا ہووت ہے جب تن بیچ پڑ گئی اگ

کاگ مین اپنا جرین ملکر او بڑا اسارا بھاگ — کسی کا کوئی نہین

ٹھمری

متوالے سے نینان لڑائے بیٹھی ہون

تن حسرت نہ گرجائے اور ڈر کر کہین

گن برسے ہین مگر تیری رحمت پہ

تو نام سے اون کے پکارینگے سب

کیا کہون تم سے بانکا رسیلا ہے جو

اپنی آنکھون مین اوسکو چھپائے بیٹھی ہون

دامن دلکو اپنے بچائے بیٹھی ہون

ایک مدت سے آسا لگائے بیٹھی ہون

ہین جو اپنے مین اون کو چھپائے بیٹھی ہون

اوسکی خاطر یہ جوگ اٹھائے بیٹھی ہون

اون کی مسند پہ بیٹھون مری کیا مجال
دل جلی ہون نہ چھیڑو مجھے شایق

خواہ وہ ہاتھون سے اپنے بیٹھا بیٹھی ہون
کوئے جانان مین وہو فی رمانہ بیٹھی ہون

برطرز گلشن مین آئی بہار

زلفون کو اپنے سنوار۔ سنوار میرے جانی۔ زلفونکو
تیلا لگالے پھلیلا لگالے۔ بگڑے ہوؤن کو سدہار۔ سدہار میرے جانی
پتلی لچکتی چھبیلی کریا بوجھا ہے پھولون کا ہار۔ ہار میرے جانی
پیاری رنگیلی نکلی صورتیا تسپر مسی کی بہار بہار میرے جانی
شایق کے ہین سب مزے دار باتین گاتی ہے بلبل پکار۔ پکار میرے جانی
تیرے تمہارے بانکی نظر کا دلکے جگر کے ہو پار۔ پار میرے جانی
خانہ خرابی کی ہے یہ دل نے اسپر خدا کی ہو مار مار میرے جانی

ٹھمری نعتیہ

مورا بانکا سنوریا یثرب کا مجھے واکی ڈگریا بتادیتی۔
تورے پیان پکڑ لیتی مین صبا مورا کہوا جو جاکی سنا دیتی
تیری تیغ نجر جو گلے ملتی ہیکنٹہ کا رستہ مِل جاتا ٭٭٭
یہی خون بہا ہو جاتا مرا تیرے چرنو نپہ خون بہا دیتی
جو مدینہ چلون مین بروگ لیئے تو یہ بپت کا دلسی روگ مٹے
مین تو برہا دیوانی بن بن کر سب حال نبی کو سنا دیتی

لیو سیم کا گھونگٹ ہو کے احد احمد کہلا یو جگ مین سکھی
میرا بس چلتا ساجن پہ اگر تو یہ پردہ مکھ سے ہٹا دیتی
مرے دل پہ جگر پہ ہے چھالے پڑے موہے بیت کی گرمی نے پھونک دیا
جو مدینہ سے آتی باد صبا موہے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا دیتی
مورے کملی والے سائین کو بتلا دو مجھے طیبہ والا
مین پھر کے مدینہ کی گلیون مین ہر ہر کوچہ مین صدا دیتی
مورا شوق مدینہ نے جان لیا موری جان گئی ہے چاہت سو
یہی ہوتی مری معراج صبا مری خاک ادہر جو اڑا دیتی
رستہ پرخوف اور آبلہ پا نا رحسرت تاریک شبی
یہی نیر کی ندیان نینن سے اسے کاش مجھے بھی بہا دیتی
مین دوری پہ منزل ہے کڑی مورا راج ڈولا را ہے مجھسے خفا
موہے ہوتی جو شایق اسکی کہبر تو سہاگ مین آگ لگا دیتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

واقعات کربلا

مجرئی شام سے لڑنیکو سیہ کار آئے
آل احمد پہ ستم کرنے ستمگار آئے

کٹ گئے ہاتھ گری مشک ہوا منہ زخمی
لب جو جس گھڑی عباس علمدار آئے

اشقیا دیکھ کے شبیر کو رنبین بولے
ایلو نور نظر حیدر کرار آئے

وہ بھی سردار شہیدونکے ہوئی ہو کے شہید
لڑنے آخر یہ شہیدونکے جو سردار آئے

قطعہ

شب عاشور یہ شبیر نے زینب سے کہا
خواب مین آج مرے سید ابرار آئے

روکے فرمانے لگے غم نہ کرو میری حسین
گو کہ تم آج یہان ہو کے گرفتار آئے

صبر کرنا ہے مصیبت مین تمہاری میراث
نذر دو تیغ شہادت کا اگر وار آئے

ای بہن صاف ہے اس خواب کی تعبیر یہی
ہم یہان مرنیکو سب چھوڑ کے گھربار آئے

لوٹکر کرب وبلا سے سوئے طیبہ اے دل
لے کے عورات کو جب عابد بیمار آئے

واحسینا کا ہوا شام مین غل جب سجاد
سرِ مظلوم جو لے کر سر دربار آئے

مونکی نیند نہ سو جائین کہو کیون اصغر
جب سلانے اونہین تیر جگر افگار آئے

جاکے کہنے لگے روضہ پہ نبی کے روکر
کہو کے سب اپنی کمائی مرے سرکار آئے

شہربانو نے کہا دیکھہ کے اصغر کی تڑپ
نہین معلوم الٰہی تجھے کب پیار آئے

غل ہوا کیون یہ ہمشکل نبی آتا ہے
رنین جب کھینچ کے تیغ اکبر جرار آئے

اللہ اللہ سکد ستی اکبر کے فدا
تیغ سے ایک کے دو دو کے نظر چار آئے

بڑہکے اعدا سے یہ کہتی تھی ہوائے جرأت
سامنے اون کے جو آتا ہو وہ ہشیار آئے

حر ہون یا بھائی ہون یا اون کی غلام ہی لوگو
سب یہ صہبائے شہادت کی ہین سرشار آئے

کیون نہ آغوش مین لیلے اونہین بڑہ بڑہ کی قضا
کیون نہ اللہ کے پیارونپہ اوسے پیار آئے

نقد جان لیکے شہیدون سے یہ کہتی ہی قضا
ایلو گلزار جنان کے یہ خریدار آئے

صاف کہتی ہے اشارونسے رضائے خالق
جو کہ لاچار نہ تھے بن کے وہ لاچار آئے

جاکے ہم حشر مین خالق سے کہین کے ثنیائی
بخش شبیر کے صدقے سے گنہگار آئے

دشمنون کی آشنائی دیکھیے
کوفیون کی بے وفائی دیکھیے

تیغ اکبر کی صفائی دیکھیے
اور وہ نازک کلائی دیکھیے

بخت کی بے اعتنائی دیکھیے
سہو کے پیاسونکی لڑائی دیکھیے

بوسہ گاہ مصطفےٰ سے کی نہ شرم
تیغ قاتل کی وہ ہتائی دیکھیے

خون مین دولہا تہی قاسم کی لاش
عاریون کی کدخدائی دیکھیے

رخصت شبیر وہ قبر رسول
اور وہ صغرا کی جدائی دیکھیے

صبر شبیر اور ظلم اشقیا
یہ بھلائی وہ برائی دیکھیے

عورتون کے سر پہ چادر تنگئی
آہ عابد کی رسائی دیکھیے

چرخ پر خورشید اکبر رنین تھے
آفتابون کی لڑائی دیکھیے

وین ادہر اور دولت دنیا ادہر
یہ کمائی وہ کمائی دیکھیے

شان اصغر پہ سکینہ نے کہا
خاک پر سوتے ہین بھائی دیکھیے

دیکھتی خون دولہ کا دولہن
یہ نرالی رونمائی دیکھیے

کربلا مین باغ زہرا لٹ گیا
بیکسونکی بینوائی دیکھیے

کہتے تھے اکبر کہ بابا پیاس سے
جان ہے ہونٹونپہ آئی دیکھیے

مرتے ہی جاؤنگا شایق کربلا
قید سے کب ہو رہائی دیکھیے

اے مجرئی جو شوق ہے حسن کلام کا
لکھ تو سلام امام علیہ السلام کا

تھا شوق سب شہیدونکو کوثر کے جام کا
لاتے تھے لب پہ لفظ نہ پانی کے نام کا

کالا نہ کیون ہو حشر مین منہ فوج شام کا
گل ہو گیا چراغ شفیع الا نام کا

اللہ رے انقلاب کہ سایہ مین اشقیا
اور دہوپ کی تپش مین ہو خیمہ امام کا

کہتی تھی بھوک پیاس شہیدونکی کا تمن
عشرہ مین چاند ہو گیا ماہ صیام کا

ہر نوجوان شہید ضعیفون کے سامنے
اکبر کی لاش پر تھا یہ کہنا امام کا

راضی رضائے پاک پہ یون حق کے تھے حسین
دلمین خیال بھی نہ ہوا انتقام کا

ہے آج اون کے لاشونپہ ریتی پڑی ہوئی
رتبہ بلند عرش سے تھا جن کے نام کا

اون کے سرون پہ اب ہی پیام اجل سوار
تھا جن کے گھر مین ذکر خدا کے پیام کا

تھا کربلا مین اوس کے نواسونکا خون حلال
جس نے سبق سکھایا حلال و حرام کا

ہے آج بھوک پیاس سے وہ سرنگون تمام
جھکتا تھا جن کے سامنے سر خاص و عام کا

پانی ہے جس کے نام سے محشر مین مغفرت
پانی سے دم بند ہے آج اوس امام کا

ہاں ہنر تھا یہی کہ فقیری ہیں مست ہیں
میدان کربلا میں ہوئے بیقدر شہید
تھے تشنہ سر تشنہ سے یہ تشنہ ہو گئے
تیر کرم سے شام لیا بچکے دستہ شہر قید

داں نار گر یزید کو تھا تخت شام کا
کیا خوب گھر ملا وہیں دار السلام کا
پڑتا ہے جا کے تخت کہاں اہل شام کا
گھر اور گھر کے بھائی کا گھر کے غلام کا

زینب یہ روکے عون و محمد سے کہتی تھیں
دیکھو بہن نے بھائی کی الفت کیواسطے
اے کربلا کے لال مجھے کربلا دکھا
دکھلا دے گنبد اپنا ان آنکھوں سے ایکبار
اسطرح تو شراب محبت سے مست کر
اکبر کا اور سکینہ کا اصغر کا واسطہ

بھائی پہ تم فدا ہو یہ ہے کام نام کا
بیٹوں کو اپنے حکم دیا قتل عام کا
سہرہ چڑھاؤں گا میں شہیدوں کے نام کا
صدقہ دلا مجھے یہ پیمبر کے نام کا
مستی میں بھی سرور ہو شرب مدام کا
پورہ ہو جو ارادہ ہے مجھ ناتمام کا

شائق نہ تشنگی سے پریشان ہوا حسین
رکھنا خیال حشر میں بھی اس غلام کا

گر کھینچے تصویر میری چشم دریا بار کی
بڑھ گئی گرمی بہت کچھ جنگ کے بازار کی
یاد وہ آئے نبی جس نے نظر یکبار کی
کیا کروں تعریف تیغ حیدر کرار کی
سیر ہو جبتک نہ آب خنجر خونخوار سے
بیکسی گرمی سفر جنگل شہادت تشنگی
گھر گئے نرغہ میں اعدا کے حسین ابن علی

ہر دمک ہو شکل عباس علمدار کی
جب مرے یوسف نے کی بیعت ادس بدکار کی
صورت احمد ہے صورت احمد مختار کی
مرغ جاں نکلے کا ٹتی ہے پھبک تلوار کی
پیاس بجھتی ہی نہیں رہتی کسی خونخوار کی
ہو بیاں کیا کیا مصیبت حد بھی ہے آزار کی
تھی ادھر اک جان ادھر بوچھار تھی تلوار کی

رک گئے ہاتھ اسقدر زخمی ہوا جسم حسینؑ — خون مین کپڑے ہین تر طاقت نہین رفتار کی

ق

روو رہے تھے حاملان عرش بھی سر پیٹ کر — روکے جب اہل حرم نے شہ سے یہ گفتار کی
ماہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات — تشنگی سے جان ہے لب پر ہر اک بیمار کی

ق

باپ کے زانو پہ سر بیٹے کا زخمون سے چور — ہائے یہ گردش نئی ہے چرخ کج رفتار کی
دیکھکر اکبر کو چہرہ روو رہے تھے زار زار — ہاتھ تھے شبیر کے اور گرد اوس رخسار کی
وا اخی ادرکنی کبھی آتی صدا اے وا ابی — اور کبھی آواز وا اعمادِ یا کرار کی
ایک جان اور لاکھ صدمے ایک دل اور لاکھ غم — دوپہر کی دھوپ تھی اور چھاؤن تھی تلوار کی
کون انیس اور کون مونس کون غمخوار حسین — موت حضرت کے سرہانے شکل تھی غمخوار کی
کیا مہکتی تھی شہیدون سے ہوائے کربلا — زخم کے منہ وا ہوئے کلیان کھلین گلزار کی
عورتون کے سر پہ چادر دھوپ مین لاشون پہ ابر — آہ کیا کیا رنگ لائی عابد بیمار کی
چاہین گر شبیر بے شمشیر اوڑین اعدا کے سر — ایک اک موج ہوا بھی دھار ہو تلوار کی
قافلہ آیا مدینہ کو تو آئے لوگ سب — دیکھنے کو شکل ابن حیدر کرار کی
سب نے دیکھا حضرت سجاد کو روتے ہوئے — اور پوشیدہ تھی صورت قافلہ سالار کی
واحسینا واحسینا کہتے تھے چلا کے سب — پوچھتے کیا ہو مصیبت عابد بیمار کی

اوس گل باغ رسالت کی محبت دلمین ہے
میرے سینہ مین بھی ہے شایق فضا گلزار کی

میدان جنگ مین پسر بو تراب ہے — یا خاک کربلا سے عیان آفتاب ہے

روئے حسین پیاس سے بے آب وتاب ہے
روح نبی کو قبر مین بھی اضطراب ہے

زندان مین خاندان نبی بے حجاب ہے
دنیائے دون کا ہائے عجب انقلاب ہے

اکبر جو آئے رن مین تو ہر اک نے یہی کہا
یہ کون ہے شبیہہ رسالتمآب ہے

گیسو ہین چاند سے رخسار پر عیان
ہالہ مین ماہ ابر مین یا آفتاب ہے

بولے حسین دیکھکے اکبر کو خون مین لال
ڈوبا ہوا شفق مین مرا آفتاب ہے

بی بی سکینہ کہتی تھین رو رو کی پیاس سے
سوکھی زبان ہے جان کو اک اضطراب ہے

پانی پلائیے مجھے یا مارڈالئے
اے بابا جان پیاس سے حالت خراب ہے

کہتے تھے سب شقیون سے یون شاہ کربلا
یہ جان لو کہ باپ میرا بوتراب ہے

بھائی حسن ہے فاطمہ زہرہ ہے میری مان
اور نانا میر شافع روز حساب ہے

ناحق یہ تم نے باندہی کمر میرے قتل پر
باز آؤ اس سے بس یہی راہ ثواب ہے

اللہ فوج شام کی یہ سنگدلی جناب
اس ظلم سے تو سنگ کا دل آب آب ہے

دنیا کی چاہ سے اونھین اندہا بنادیا
گو جانتے تھے آل رسالتمآب ہے

اصغر کا حلق چھدنے ہی بانو نے یہ کہا
یارب یہ ننھی جان پہ کیا کیا عذاب ہے

قاسم ہوئے شہید جو دولہا بنے ہوئے
عین وصال کہتا تھا عین شباب ہے

عباس زخم کھاکے گرے جب فرات پر
کہتی تھی موت بھی مرا دل آب آب ہے

وہ خاندان خانماں برباد ہو گیا
اوترے مکان مین جسکے خدا کی کتاب ہے

جو غم مین رو رہے ہین امام حسین کے
اون پر نزول رحمت حق بیحساب ہے

گر جانتے حسین تو کیا تھی وہ فوج شام
راضی رضا پہ تھے یہی لب لباب ہے

ان سب کا غم حسین کا دل وا مصیبتا
اک جان پہ ہزار طرح کا عذاب ہے

ق

سجاد پلٹے شام سے جسدم مدینہ کو
پہونچے جہان کہ قبر رسالتمآب ہے

رونے لگے یہ کہکے لپٹ کر مزار سے
سب خاندان لٹ گیا یہ کیا حساب ہے

بابا بھی اور بھائی چچا ہوگئے شہید
تنہا مین رہگیا ہون عجب انقلاب ہے

اسوقت شہر پاک مین اک حشر ہے بپا
گریان غم حسین مین ہر شیخ و شاب ہے

ہر گھر مین یاحسین کا نعرہ بلند ہے
ہر دلکو اس قلق سے عجب پیچ و تاب ہے

بلوا لو کربلا مین مجھے شاہ کربلا
دلکو مرے وطن مین بہت اضطراب ہے

بہر رسول جلد دکھادو مزار پاک
اس اشتیاق مین مری مٹی خراب ہے

خاک لحد ملیگی کیا مجھکو بعد مرگ
شائق مری زبانپہ کیا بوتراب ہے

روئے اکبر روئے اصغر آفتاب و ماہتاب
دو دو تھے شبیر کے گھر آفتاب و ماہتاب

کب ہون اونکے رتبے ہمسر آفتاب و ماہتاب
وہ ہین اعلی اور کمتر آفتاب و ماہتاب

دیکھکر دونون کو زخمی روکے بانو نے کہا
خون مین کیا ہوگئے تر آفتاب و ماہتاب

اکبر و اصغر کی یاد آتی رہی ہر ایک کو
ہین اسی باعث سے نکلے گھر آفتاب و ماہتاب

دھوپ مین اور اوس مین تھے روز و شب لاشے پڑے
جن کے اوپر تھا سایہ گستر آفتاب و ماہتاب

کربلا مین دیکھ لی کیا گردش چشم حسین
آجتک کھاتے ہین چکر آفتاب و ماہتاب

دیکھتے تھے روز و شب کیا آئینہ روئے حسین
تھے نصیبے سے سکندر آفتاب و ماہتاب

چھپ گئے جب خاک مین رخسار پر نور حسین
ہوگئے بے نور یکسر آفتاب و ماہتاب

ڈر یہ تھا چمکے نہ زمین شعلۂ مہر حسین
خاک ہو جائین نہ جلکر آفتاب و ماہتاب

اکبر و اصغر کے لاشے دیکھکر بولی قضا
کیا اوترآئے زمین پر آفتاب و ماہتاب

روز روز حشر تھا اور شب شب تاریک قبر
دونون ظالم تھے برابر آفتاب و ماہتاب

ہائے زینب قتل جب عون و محمد ہوگئے
مل گئے مٹی مین جاکر آفتاب و ماہتاب

پھیر جا آنکھون سے ہوئی غائب مری نور نظر
بانی جاکے فلک پر آفتاب و ماہتاب

بیکسی کہتی تھی پیاسا دیکھکر شبیر کو — بہ نہ جائین پانی ہوکر آفتاب و ماہتاب

عارض شبیر جب رہین غبار آلودہ ہین — کیون نہ ہوجائین مکدر آفتاب و ماہتاب

نور چشم فاطمہ زہرا ہے غلطان خاک پر — کیون تڑپین آسمان پہ آفتاب و ماہتاب

اکبر و اصغر کے چہرے کب لہو مین لال ہین — خون روتے ہین مقرر آفتاب و ماہتاب

غل ہوا جب میان سے نکلی چمک کر ذوالفقار — کٹ نہ جائین آسمان پر آفتاب و ماہتاب

کیون نہ ماتم مین شہ دین کے فلک سے گر پڑے — جھگئے کیا داغ بنکر آفتاب و ماہتاب

اشقیا کو سپہ ونکدین ٹھنڈا کرین گر حکم ہو — شہ کے تابع ہین مقرر آفتاب و ماہتاب

بے ردا زینب ہوئین جب چاندنی اور دھوپ کی — آئے تھے لیلے کے چادر آفتاب و ماہتاب

ہے ترے مطلع مین شایق وصف رخسار حسین
دونون مصرعہ ہین برابر آفتاب و ماہتاب

ابن محبوب خدا کیا اسطرف آنے کو ہے — آج فرش کربلا بھی عرش بنجانیکو ہے

ہر گل نخل نبوت آج مرجھانے کو ہے — باغ زہرا مین نئی اب کے بہار آنے کو ہے

یون فدا ہر ایک تھا شمع رخ شبیر پر — اضطراب عشق جس صورت سے پروانیکو ہے

ق

جب کہا شبیر نے اک آہ بھر کر یاس سے — یا محمد لو خبر گھر بار لٹ جانیکو ہے

یہ صدا سنتے ہی حر نے گر کے قدمون پر کہا — جان میری آپ پر سے صدقہ ہوجانیکو ہے

کہتی تھی بی بی سکینہ خیمہ مین رو رو کے یون — بابا جان اب تشنگی سے دم نکلجانیکو ہے

اللہ اللہ اصغر معصوم کی تشنہ لبی — سوکھ کر منہ سے زبان باہر نکلجانیکو ہے

سر کٹاتا ہے ادھر بڑھکر ہر اک پیر و جوان — ظالمون کی اسطرف امید بر آنے کو ہے

تھامے دانتون سے جو شانے کٹگئے عباس کے — منہ بھی زخمی ہوگیا اب مشک گرجانیکو ہے

تین دن سے بھوکی پیاسی ہے رسول اللہ کی آل
پانی پینے کو میسر ہے نہ کچھ کھانے کو ہے

اف ری ہمت اف ری صد اف رے رنج
ایک دل شبیر کا ان سب کا غم کھانے کو ہے

پانی پینے کو نہ ہاتھ آئے تو پھر وہ خاک ہے
بھر ہی ہے نہر لیکن وہ بھی ترسانے کو ہے

حضرت شبیر کا دل پیچ تاب غم میں ہے
قبر میں زلف رسول اللہ بل کھانے کو ہے

کب پڑی رخ پر علی اکبر کے شمشیر ستم
چودھوین کا چاند کٹ جانیکو گھٹ جانے کو ہے

ناریون نے دیکھکر قاسم کو زخمی یہ کہا
آنچ سے تلوار کی اب نور جلجانے کو ہے

غور تو ن کا اس علم مین پوچھنے والا ہے کون
عابد بیمار اک ان سب کے سمجھانے کو ہے

سر کٹانے پر جو آمادہ ہے اولاد رسول
فاطمہ زہرا کا دل مرقد مین گھبرانے کو ہے

قافلہ سالار ہی مرجائے تو کیسا قافلہ
سوئے طیبہ بے سہارا قافلہ جانے کو ہے

کچھ نہ ہمشکل نبی سے آئی بے دینون کو شرم
دیکھکر اکبر کا چہرہ چاند شرمانے کو ہے

تشنگی جنس گران تھی وہ بھی سستی ہوگئی
ہے مثل مشہور چار آنیکی اب آنے کو ہے

ختم کردے قصہ دردو الم شبیر کا
روح شنا آیق تن سے گھبراکر نکلجانے کو ہے

سب کے دل بیتاب ہون سن کر کلام ایسا تو ہو
ماتم شبیر کا فیضان عام ایسا تو ہو

ہو پسند خاطر مولیٰ کلام ایسا تو ہو
خلد ملنے کا پیام آئے سلام ایسا تو ہو

بت پڑہین کلمہ جسے سن کر کلام ایسا تو ہو
کر لے تسلیم اک جہان جسکو سلام ایسا تو ہو

کربلا کی اوج ورفعت کا بیان کیونکر کرون
عرش حسرت سے جسے دیکھے مقام ایسا تو ہو

چونک اوٹھے فتنۂ خوابیدہ بن بن کر حواس
توسن عمر رواں محشر خرام ایسا تو ہو

آج ہی ہنگامۂ روز جزا ہو آشکار
شہ کے غم مین حشر تو نکا تو ہام ایسا تو ہو

جنگ کے گھوڑے گرے جب شہ جہان سے اٹھ گئے
ایسا سجدہ ہو رکوع ایسا قیام ایسا تو ہو

عرش تھرائے زمین کانپے جگر ہو چاک چاک
آج سب کے لب پہ شور یا امام ایسا تو ہو

عرض کرتے ہی انہین روضہ سی ملجائی جواب
کربلا مین جان نثارون کو سلام ایسا تو ہو

بھوکی پیاسی ہوگئی آل رسول اللہ شہید
واہ واہ عاشورے مین ماہ صیام ایسا تو ہو

ساقی تسلیم کی دریا ولی سب دیکھہ لین
حشر مین مجھکو عطا کوثر کا جام ایسا تو ہو

بیکسی بھی جسکے غم مین آٹھ آٹھ آنسو بہائی
بیکسونکی حسرتون کا اختتام ایسا تو ہو

ساتھ حر کے ہوگئے لڑکر یہ دونون بھی شہید
مجرئی ایسا تو بھائی کا غلام ایسا تو ہو

بول اُٹھے خود عذاب اہل کین بھی الامان
آلِ محبوب خدا کا انتقام ایسا تو ہو

راہ مولی مین کٹایا ساتھ سب کے اپنا سر
سب شہیدون کا بنے سردار امام ایسا تو ہو

چھوڑکر سب زہد و تقوی دلمین رکھہ عشق حسین
کام سب بگڑین ہوئین بنجائین تمام ایسا تو ہو

دیکھکر اکبر کا چہرہ اشقیا سب بول اٹھے
ہم شبیہ مصطفٰے ماہ تمام ایسا تو ہو

ہند سے جاتے ہی شہر کربلا مین آئی موت
آپکے صدقے سے یا خیر الانام ایسا تو ہو

جب علی اکبر ہوئے ہین جنگ مین پیاسی شہید
تشنگی خود کہہ رہی تھی تشنہ کام ایسا تو ہو

بیکسی کہتی تھی یہ گور غریبان دیکھکر
دو پہر مین خاندان سارا تمام ایسا تو ہو

مر مٹون اسطرح اے شائق غم شبیر مین
بے نشانی خود نشان بنجائے نام ایسا تو ہو

جو نکلا طائر جان مجرئی شبیر کے غم مین
تو مین سمجھونگا یہ قیدی کوئی چھوٹا محرم مین

غم سبط نبی کا یہ اثر باقی ہے عالم مین
سیہ پوش آجتک ہر مردم دیدہ ہے ماتم مین

عطش یونہی رہی لب تشنگی شہ کی ماتم مین
نبے الماس آنسو خشک ہوکر چشم پرنم مین

قضا نے دم بھی لینے کی ندی سر میدان
جو آیا لشکر بیدین سے تیغ شاہ کو دم مین

کیا سجدہ نہ آدم کو اسی باعث سی شیطانکو
کرہ ہن گے شمر سے ملعون بھی اولاد آدم مین

جو ٹپکے قطرہ ہائے اشک شبنم پہ صدا آئی
فلک روتا ہے شب بھر تشنگی شہ کے ماتم مین

یہ جو دیکھا بے ردا اہل حرم کو فرط غیرت سے
ہزارون چاک پیدا ہوگئے دامان مریم مین

جگر ٹکڑے ہوا جاتا ہے شہ کی تشنہ کامی پر — پلا دے کوئی گھسکر ریزۂ الماس شبنم مین
جگر مین داغ لب پر آہ دل زخمی لہو پانی — ہزارون پھول پھل آئے ہماری نخل ماتم مین
غم شاہ شہیدان مین سیہ پوشی بڑھی ایسی — کہ شعلہ تک نہین اپنے چراغ بزم ماتم مین
بڑھا اس درجہ جوش گریہ شہ کے رونیوالونکا — کہ موج اٹھنے لگی ہے کوثر و تسنیم زمزم مین
گریبان چاک گل ہین بوستانین دم بخود غنچے — یہ دونون ایکسان ہین اکبر و اصغر کی ماتم مین
ادب سے عرض کی عون و محمد نے کہ اے مولیٰ — اجازت دیجیے اب صبر کی طاقت نہین ہم مین
جو چمکی ذوالفقار حیدری میدان مین شور اٹھا — چلو بھاگو قیامت آگئی ہے تیغ کے دم مین

شہید کربلا کی مدح خوانی کے سبب شایق
غم و رنج و الم مٹ جائینگے اب کے محرم مین

جب مدینے سے سلامی مرے سرور چھوٹے — غل ہوا بن سے پیمبر سے پیمبر چھوٹے
جیسے شبیر سے سب خویش برادر چھوٹے — کسی بیکس کا نہ اس طرح خدا گھر چھوٹے
دیکھکر کہتے تھے مژگان و نگاہ شبیر — تیغ پر تیغ پڑی تیر برابر چھوٹے
دیکھکر لاش کو اکبر کی سکینہ نے کہا — یون بہن سے نہ کوئی اور برادر چھوٹے
خون مین تر دیکھکے عباس کو بولے شبیر — دلکے غمخوار گئے جان کے یاور چھوٹے
گود مین دامن رحمت نے لیا چلا کر — مانکی آغوش سے جسوقت کہ اصغر چھوٹے
خون مین اکبر و اصغر کے تھے لاشے یکجا — مرگئے پر نہ برادر سے برادر چھوٹے
حر نے رو کر یہ کہا اب یہ دعا ہے سرور — حشر تک آپ کے قدمونسے نہ یہ سر چھوٹے
کربلا کی وہ اوداسی تھی کہ اللہ کی پناہ — دیکھنے والون کے دلین تھی کبوتر چھوٹے
رو کے عورات یہ کہتی تھین کہ دو چار نہین — ہم سے اس دشت مین افسوس بہتر چھوٹے
شکل اکبر مین تھی کیا حسن محمد کی جھلک — چاند سی شکل پہ گیسوئے معنبر چھوٹے

جان چھوٹے مرے تن سے نہین پروا شایق

ورشاہ شہیدان سے نہ مرا سر چھوٹے

السلام اے مرے سرور مرے پیارے حسین — آپکے غم مین نہین اس دل بیمار کو چین
السلام اے پسر شیر خدا شان خدا — آپ پر دل مرا قربان مری جان فدا
السلام اے شجر باغ نبوت کے ثمر — آپ سردار دو عالم کے ہین منظور نظر
ہو سلام آپ پہ اے سر کے کٹا نیوالے — تہ شمشیر رضا سر کو جھکانے والے
ہو سلام آپ پہ اے نور نگاہ زہرا — آل سردار رسل سید شاہ شہدا
وہ تیرا صبر ترا دل تری ہمت کیا خوب — دل سے ہم بھول گئے قصۂ صبر ایوب
کیون نہ ہو صبر ہے ای شاہ تمہاری میراث — ہاتھ آئی ہے تمہین نانا کی پیاری میراث
ہو منو واقعۂ کرب وبلا کیا ہو رقم — خوف یہ ہے کہین سینے سے نکلجائے نہ دم
وہ زمین ریت کی وہ دہوپ وہ خیمے جلتے — تھے ستم آل محمدؐ پہ بھی کیسے کیسے
اشقیا سینکڑون تھوڑے سے ہوا خواہ رسول — جنکے چہرون سے عیان شان خدا جاہ رسول
صرف اک قافلہ چھوٹا سا یہ سادات کا تھا — مرحبا قافلہ سالار تھے شاہ شہدا
بڑہکے شبیر نے اعدا سے کہا کر کے خطاب — ہم سے مظلومون کے تم قتل کو سمجھے ہو ثواب
یاد رکھو کہ محمدؐ کا نواسا ہون مین — جان زہرا اسد اللہ کا بیٹا ہون مین
کشتۂ زہر امرا بھائی حقیقی ہے حسن — جان کر میرا نسب دیتے ہین کون رنج و محن
سینے کی جان کے یہ آخری حجت تمام — شاید آجائے کوئی رہ پہ شقی خودکام
اوس طرف کوس وغا و جنگ بجا — اس طرف گونج اوٹھی نعرۂ یاہو کی صدا
اس طرف ذکر عبادت مین تھے مشغول تمام — اوس طرف فکر شہادت مین عدو خودکام
اس طرف نور الہی کا تھا چہرون سے ظہور — اوس طرف آل نبی پر تھا ستم کا مذکور
اس طرف شوق شہادت کی تھی حالت طاری — اوسطرف قتل کے شبیر کی تھی تیاری
اسطرف خالق اکبر کی رضا پر راضی — اوسطرف تھی زر و دولت کی ولا پر راضی

اس طرف شاہ کو اللہ سے تھا رازو نیاز / اوس طرف فتنہ گری مین تھا ہر اک شخص کو ناز

پھر ہوا جنگ پہ آمادہ ہر اک پیر و جوان / دونون جانب سے ہوئی رزم کے آثار عیان

رخصت جنگ جو دینے لگے ابن حیدر / بڑھ کے کٹنے لگے لشکر سے یکے بعد دیگر

بنی معراج قضا بام شہادت کے لئے / تشنہ لب بڑھنے لگے جام شہادت کیلئے

رنگین بالین پہ شہیدون کی قضا آئی تھی / یا دلہن بن کے کوئی حور لقا آئی تھی

ایک پر ایک لگے ہونے فدا بڑھ بڑھ کر / جس طرف دیکھو نظر آتے تھے سر خونین تر

بنگئی موت دولہن سب کی طبیعت آئی / ہوگئے غیر تو گھر والون پہ نوبت آئی

ابن زینب جو بڑھے عون و محمد دونون / انکی رخصت ملے رکتے تھے یہ مقصد دونون

سونچکر اونکا الم اون کا قلق اون کا ملال / آگیا حضرت شبیر کو زینب کا خیال

رو کے فرمانے لگے تم کو اجازت دے کر / ہائے شمشیر کو صورت مین دکھاؤن کیونکر

بڑھ کے ہر ایک نے پھر عرض یہ شبیر سے کی / آپ کی دیر ہے امان نے اجازت دیدی

پھر تو دل تھام کے بول اوٹھے امام مظلوم / غم مین تم سب کے رہے دل مرا کتنک مغموم

تم مرو مین جیون ایسا نہ کرے میرا خدا / سب نے بڑھکر یہ کہا پہلے ہمین ہونگے فدا

پھر تو رو رو کے یہ فرمانے لگے شاہ ہدا / ایک شبیر کا دل لاکھ ستم وا وے لا

پھر تو پینے لگے سب جام شہادت بڑھکر / لاش ہر ایک کی لانے لگے جاکر سرور

بڑھ کے قاسم نے کہا مجھکو بھی رخصت دیجئے / اے چچا مجھ پہ بھی اب اتنی عنایت کیجئے

بولے حضرت مرے بھائی کے ڈولاری قاسم / مرنے جاؤ کہون کس منہ سے پیارے قاسم

کہین ایسا نہ ہو ہو مجھکو حجاب اے بیٹا / حشر مین بھائی کو کیا دونگا جواب اے بیٹا

کہا قاسم نے یہ ڈر مجھکو ہے ای پیارے چچا / کہین ایسا نہ ہو محشر مین خفا ہون بابا

تھام کر دل کہا شبیر نے اچھا جاؤ / دست حیدر کی شجاعت کا اثر دکھلاؤ

آپکے سامنے جو آیا وہ دہوکے مین رہا / سامنے آیا دہین اوس کے تکبر اوس کا

پھر تو ہر سمت سے بوچھار ہوئی تیرون کی
تیغ پر تیغ پڑی تیر پہ چلنے لگے تیر
آئے آئے خادم کی خبر لو آقا
سنتے ہی پاس گئے دوڑ کے جلدی سے حسین
اتنے مین پھر نہ ہوئی موت مین اونکے تاخیر
پھر بڑھے حضرت عباس سوئے نہر فرات
مشک جس کاندھے پہ تھی کٹ گیا جسدم وہ ہاتھ
پھر جو اک ظالم بدکیش کی شمشیر چلی
پھر علمدار نے دانتون سے اوسے تھام لیا
اوسی حالت مین شجاعت سے بڑھے پانیکو
پانی پینے کو تھے اور آگیا بچون کا خیال
لڑتے لڑتے جو گرے گھوڑے سے آواز یہ دی
اتنے مین سنتے ہی شبیر وہان سے دوڑے
روکے کہنے لگے اب میری کمر ٹوٹ گئی
اتنے مین تن سے گئی روح جناب عباس
اتنے مین بڑھ کے یہ اکبر نے کہا بابا سے
دیکھا جاتا نہین اب خویش اقارب کا الم
روکے شبیر نے یہ اون سے کہا دو رہٹو
شہر بانو سے کہون کیا مین اجازت دیکر
پھر تو اکبر گئے خیمے مین اجازت لینے
اماجان آج تو فدوی کو اجازت ہو عطا

آنکھ بدلی نظر آنے لگی شمشیرون کی
پھر تو قاسم نے پکارا مرے مولی شبیر
اب ہوا چاہتی ہے جان مری تجھپہ فدا
اوسمجھانے لگے اون کو تشفی سے حسین
روح جنت مین گئی دیکھ کے روئے شبیر
پانی لے آؤن کہ ہو پیاس سے بچونکو نجات
دوسرے ہاتھ مین پھر لے لیا اوسکو ہیہات
ہاتھ پھر وہ بھی کٹا مشک گری اوس سے بھی
اتنے مین تیر پڑا خون سے منہ لال ہوا
تاکہ سیراب کرین حلق جو کچھ ہو سو ہو
پھینکدے کر اوسے لڑنے لگے پھر نیک خصال
دوڑ کے بھائی کے پاس آئے بھائی جلدی
آکے عباس کا سر لپنے لے زانو پہ رکھے
آس جو کچھ تھی بندھی ویسے وہ سب چھوٹ گئی
یعنی دنیا سے گئے حیدر کرار کے پاس
اب تو للہ مجھے رن کی اجازت دیجے
روح بے چین ہے سینہ مین تو بیتاب ہے دم
ابھی اٹھارہ برس پورے نہین ہین تمکو
جاکے تم مان سے اجازت لو مرے نور نظر
مان سے پھر روتے ہوئے عرض یہی کرنے لگو
سمجھ لیجے کہ اکبر مجھے پیدا نہ ہوا

ہم جئیں باپ مریں یہ تو نہیں ہو سکتا
شہر بانو نے کہا سنتے ہی اسے نور نظر
ٹکڑے ہوتا ہے یہ سُن سُن کے کلیجہ اور دل
خیر تم جاؤ اجازت ہی تم کو اسے لو
سنتے ہی دوڑ کے شبیر کے پاس آئے اکبر
پھر تو شبیر نے بھی رو کے کہا بسم اللہ
پھر تو نکو گئے لڑنے کو جو ہمشکل نبی
چار گیسو تھے پڑے چاند سے رخساروں پر
آتے تھے لڑتے ہوئے اکبر ذی شوکت و شان
پھر تو لڑنے لگے بڑھ بڑھ کے ستمگاروں سے
ٹوٹے اک جان پر پھر سیکڑوں اعدا مردود
تیغ پر تیغ پڑی اور پڑا تیر پہ تیر
گرتے ہی گھوڑے سے چلا کے کہا ای بابا
لاش اکبر کو چلے لینے جو مقتل سے حسین
پوچھتے جاتے تھے خود چہرۂ اکبر سے لہو
ہائے اے لخت جگر تم بھی مجھے چھوڑ چلے
خیر اللہ کو سونپا تمہیں جاؤ پیارے
روح اکبر کی گئی اتنے میں سوئے جنت
پھر تو شبیر نے خود عزم کیا لڑنے کا
میں بھی مرنے کو چلا تم کو خدا کو سونپا
سب نے رو کر یہ کہا ہے بہت اصغر بیچین

صبر کر لیتے اگر اب کہیں ہو سکتا
ہاجرہ سے نہیں ہوں صبر میں کم میں بھی مگر
دل پہ کسطرح رکھوں صبر کے پتھر کی سل
روکوں کسطرح کہ بابا پہ فدا ہوتے ہو
ماں نے جو وہی تھی رضا حال وہ سب کہکے سنائے
دل بتیاب کے بے حال سے اللہ آگاہ
غل ہوا یہ لو وہ آتے ہیں رسول عربی
لوٹ تھی یا کہ گھٹائیں تھیں یہ آنگاروں پہ
رو کے فرماتے تھے یوں العطش ای بابا جان
خون بہنے لگا پھر چاند سے رخساروں سے
تا کہ دنیا سے ہو ہمشکل محمدؐ نابود
چور زخموں سے ہوا نور نگاہِ شبیر
آئے آپ پہ اب ہوتی ہے یہ جان فدا
ملک و جن و بشر حور و پری کرتے تھے بین
دل پہ اک ہاتھ دھرا اور کہا اللہ ہو
نہ پھپھی اور نہ بہن اور نہ اماں سے ملے
ہائے بے نور ہوئے آنکھوں کے میرے تارے
تھا میانہ نبی بڑھ بڑھ کے خدا کی رحمت
آ کے خیمہ میں کہا سب سے کہ حافظ ہے خدا
میرا اللہ کرے بعد مرے صبر عطا
پیاس سے اون کی زبان سوکھ گئی پیارے حسین

گو وہین ہے کے ستمگارون کو دکھلاؤ اونہین
اور یہ فرمائے گو مین ہون تمہارا مجرم
سن کے شبیر نے اصغر کو لیا لے کے بڑہے
پیاس کے مارے لب اوس کا جگر اوسکا نہین
تھوڑا سا پانی جو دیدو اسے کر دون سیراب
سن کے یہ کہنے لگے سارے شقی بے پیر
کہکے یہ تیر چلا بیٹھا اک ان مین سے شریر
تیر کھاتے ہی گئی روح سوئے خلد برین
لاکے پھر شاہ نے اون کو دیا اونکی مان کو
نہ تو قاسم نہ تو اکبر نہ تو اصغر کا ہی نام
ہائے زینب سے یہ پھر روتے ہوئے شہ نے کہا
بعد میرے بھی رہے تمکو سکینہ کا خیال
بولی زینب کہ یہ سب کچھ مین بجا لاؤن گی
عازم رن جو ہوئے شاہ تو عابد اوٹھے
عرض یہ کرنے لگے مین بھی ہون باقی حضرت
اون کو سینہ سے لگا کہ یہ کہا حضرت نے
جاؤ خیمہ مین کہ تم اک ہو نشانی میری
پھر یہ کہکر گئے لڑنے کو ہمارے مولا
سیکڑون لاکہون شقی ہو گئے جسدم فی النار
غش پہ غش آ گیا گھوڑے سے گری شاہ زمان
یا خدا سارے شہیدون کے تصدق سے مجھے

حال معصوم کی کچھ پیاس کا بتلاؤ اونہین
پر یہ بچہ تو نہین ہے کسی صورت ملزم
سامنے آکے شقیون کے یہ فرمانے لگے
مین گنہگار ہون بچہ تو گنہگار نہین
اس کا اللہ تمہین دیگا قیامت مین ثواب
آب کے بدلے مین حاضر ہے یہ آب شمشیر
ننھے سے حلق مین پانی کے عوض اترا تیر
غنچہ باغ نبوت ہوا تاراج وہین
پی گئے جام شہادت انہین جلدی لیلو
ہائے اب ایک گھڑی بھی مجھے جینا ہی حرام
اے بہن ایک وصیت ہے مری سنلو ذرا
رنج انکو نہ کبھی ہو نہ کوئی پہونچے ملال
تمکو ڈہونڈہے تو کہان سے مین تمہین پاؤنگی
اوسی بیماری مین قدمون پہ گرے بابا کے
اسکے بعد آپکی مرضی مجھے دیجئے رخصت
ہین اوٹھانے ابھی باقی تمہین لاکہون صدمے
تم سے باقی ہے زمانے مین کہانی میری
پھر کہا شکر شہادت مین وہین شکر خدا
پھر تو ہر سمت سے تیرون کی ہوئی اک بوچھار
آگے کیا عرض کرون مجھ مین نہین تاب و توان
بخشدے حشر مین اور پوچھ نہ اعمال مرے

گرمیٔ حشر نہ محشر مین کرے حال تباہ — واسطہ اکبر و اصغر کا تجھے یا اللہ
مین رہون اونکی محبت مین اگر زندہ رہون — رنج اور درد مین اور غم مین اونہین کے مین مرون
حالت نزع مری جان پہ طاری ہو جب — دم مرا الفت شبیر مین نکلے یارب

اے مرے پیارے خدا تجھسے یہ ہر دم ہے دعا
خاتمہ نام پہ شبیر کے ہو شایق کا

غم حسین مین غمگین اک زمانہ ہے — ملک مین جن و پری مین یہی فسانہ ہے
ستم ہے مجرئی میدان کربلا مین نیا — نبی کی آل کا دل تیر کا نشانہ ہے
یہ عورتو نپہ غضب ہے ستم ہے بچو نپہ — نہ پانی پینے کو ہے کھانے کو نہ کھانا ہے
زمین پہ ضعف سے سر ہے خمیدہ اکبر کا — یہی ہے سجدہ یہی شکر کا دوگانا ہے
ملال دوست رہین اور خوش رہین دشمن — عجب خدا کی خدائی کا کارخانہ ہے
پڑے ہین دہوپ مین جلتے شہیدونکی لاشین — نہ قبر ہے نہ کفن ہے نہ شامیانا ہے
جو زخمی ہوگئے اکبر تو روکے بولے حسین — تمہارے دادا کی میراث سر کٹانا ہے
چلے ہین نہر پہ عباس جان دینے کو — فقط دکھانے کو پانی کا اک بہانا ہے
چچا سے بولے یہ قاسم کہ دیجئے رخصت — مجھے تو حشر مین بابا کو منہ دکھانا ہے
شہید ہوتے ہی اصغر یہ بول اوٹھے شبیر — ستمگرو یہ ستم کا بھی کچھ ٹھکانا ہے

حسین پاس تم اپنے بلالو شایق کو
خبر نہین کہ یہان کبتک آب و دانہ ہے

مناجات شایق عاصی بدرگاہ غفار باری جل جلالہ

رحمان ہے رحیم نام تیرا — اور تو ہی کریم ہے خدایا

تجھ سے یہ التجا ہے میری — بہر احمد تو کر دے پوری

آفت سے جہان کے رکھ سلامت — ہر دم رہون غرق بحر رحمت

دنیا مین نہ کر کسی کا محتاج — محتاج نہ ہون تو تیرا محتاج

صدقے سے محمد امین کے — خلقت مین گرون نہ مین نظر سے

کر عشق مین مجھکو تو دو کامل — ہر دم رہے دید تیری حاصل

دنیا مین مجھے تو سرخ رو رکھ — بندہ ہون تیرا تو آبرو رکھ

جب وقت اخیر پہنچے میرا — ہو سامنا روئے مصطفیٰ کا

دل نزع کی سختیون سے سکھ پائے — صورت پہ نظر ہو دم نکلجائے

کہتا ہون تجھکو یہ واسطون سے — حضرت صدیق اور عمر کے

صدقے سے غنی کے اور علی کے — مشکل آسان تو میری کر دے

ابلیس جو وقت نزع آئے — دہوکہ دینے مجھے نہ پائے

صدقے مین تو بنت مصطفیٰ کے — غالب بندے کو اوسپہ کر دے

پہلی منزل بہت ہے بھاری — ہے عرض یہ اے جناب باری

صدقے سے حسین اور حسن کے — مرقد کے فشار سے بچا لے

آئین جو ملک سوال کرنے — دون فضل سے مین جواب ایسے

پہلے یہ کہون عبد رب ہون — مین امتی شہ عرب ہون

پوچھین مرا دین کہدون اسلام — ہے میرے نبی کا مصطفیٰ نام

دکھلائین جو وہ شبیہ انور — قربان ہو جاؤن مین سراسر

کہدون کہ یہ ہے میرا پیمبر — والی ہے یہی یہی ہے رہبر

انسان نہ دیکھا ایسے ڈھب کا — جلوہ جس مین ہو عین رب کا

اور دوسرا اک جواب یہ دون — سنئے مین مرید محی الدین ہون

جو ہے شہ عرب کا پیارا | اور شاہ عرب کا ہے پیارا
جب گرم ہو آفتاب محشر | اور پیاس سے ہون جبکہ مین مضطر
پیغمبر و جن و انس آکر | دین ہاتھ سے اپنے جام کوثر
پیارے ہاتھون سے جام پی لون | دامن اون کا کبھی نہ چھوڑون
جب حشر مین ہو حساب میرا | رسوائی نہ کر میری خدایا
اعمال برے ہون گرچہ میرے | غفاری سے تو اپنے مٹادے
ستار چھپادے میرے سب عیب | ستاری مین تیرے کس کو ہو ریب
گورے ہونگے بہت سے کالے | کالے ہون گے بہت سے گورے
مجھکو کہین رو سیاہ نہ کرنا | بار ذلت نہ سر پہ دھرنا
ہوگی او سوقت شرمساری | پلہ ہو بدی کا جبکہ بھاری
برکت سے اپنے دوستون کے | پلہ نیکی کا تو جھکادے
ہو جبکہ گذر صراط پر سے | دوزخ مین گرین جو لوگ کٹکے
یارب صدقے سے محی الدین کے | رہبر مرے ہین تیرے پیارے
تو مجھکو نہ سب سے خوار کرنا | بجلی سا مجھکو پار کرنا
دنیا سے پھیر دے مرا دل | ہو نعمت دین مجھکو حاصل
ہون تیرے حبیب کی مین امت | کر مجھکو نصیب اون کی قربت
یارب طیبہ بنادے مسکن | حضرت ہی کے شہر مین ہو مدفن
مرتے مرتے وہ روضہ دیکھون | مر کر بھی نہ اوس گلی سے نکلون
ملجائے وہانکی خاک مین خاک | تا اپنے گناہ سے مین ہون پاک
حضرت احمد علی والا | مرشد جو ہین میرے اور آقا
دے فیض مین اون کے تو ترقی | جو دل مین ہے میرے اوس سے دونی

سر پر سب خادمون کے مولا
قایم رہے حشر تک یہ سایہ

میرے جو ہین عزیز و احباب
خوش رکھ سب کو تو رب ارباب

سب کا بالخیر خاتمہ ہو
مقبول میری یہ التجا ہو

عاصی فاسق بہت ہے شایق
بخشش کے نہین ہے گرچہ لایق

رحمت اپنی تو اوس کو دکھلا
محروم نہ کر اوسے خدایا

آمین کہین تیرے فرشتے
شایق یہ دعا جو ختم کرے

السلام اے رحمت اللعالمین
السلام اے سید کل مرسلین

السلام اے والی درماندگان
السلام اے رہنمائے گمرہان

السلام اے حشر کے مسند نشین
السلام اے زینت عرش برین

السلام اے شان رب شکل عرب
السلام اے حضرت عالی نسب

السلام اے جان وحدت السلام
السلام اے شان کثرت السلام

السلام اے خلق کے پیارے رسول
السلام اے آنکھ کے تارے رسول

السلام اے دلبر ذات خدا
السلام اے رہبر راہ ہدا

السلام اے وجہ لولاک لما
السلام اے سرور انبیا

السلام اے گوہر بحر کرم
السلام اے زور ارباب ہمم

السلام اے ذات تو خواہان حق
السلام اے نام تو عرفان حق

السلام اے ماہ تابان السلام
السلام اے نور ایمان السلام

السلام اے خسرو پیغمبران
السلام اے جان جان جہان

السلام اے مرہم دل السلام
السلام اے محرم دل السلام

السلام اے دلبر جان اویس
السلام اے عشق تو شان اویس

السلام اے نور چشم چاریار | السلام اے مظہر پروردگار

السلام اے بیقرارون کے قرار | السلام اے حسرت امیدوار

السلام اے شان روئے بے نیاز | السلام اے بندۂ بندہ نواز

السلام اے مونس درد نہان | ہے کلیجہ مین خلش لب پر فغان

لیجیئے میری خبر مضطر ہون مین | اوڑکے آؤن کسطرح بے پر ہون مین

کیجیئے مجہپر عنایت کی نظر | چاہتا ہون اک محبت کی نظر

شہرہ سنتا ہون ترے سرکار کا | رنگ دکہلا مجھکو بھی دربار کا

غمزدہ ہون تو میرا غمخوار ہے | مین ترا خادم ہون تو سردار ہے

وقت پرسش حشر مین یا مصطفےٰ | سبکو ہوگا نیکیون کا آسرا

کوئی بدلہ پائے گا خیرات کا | اجر پائے گا کوئی طاعات کا

کوئی حاجی ہے نمازی ہے کوئی | کوئی صایم ہے تو غازی ہے کوئی

ہے کسی کو بے نیازی پر نیاز | ہے کسی ناز برداری پہ ناز

نیکی ہر اک شخص کی ہے اوسکے ساتھ | یا نبی ہے شرم میری تیرے ہاتھ

زہد تقویٰ ہے نہ طاعت پاس ہے | بے وسیلہ ہون تری اک آس ہے

ہائے مجھ بدکار کا کوئی نہین | حشر مین تیرے سوا کوئی نہین

ہو سیہ کاری سے جب خاطر ملول | اپنی کملی مین چھپا لینا رسول

کون ہے ہم بیکسون کا دادخواہ | ہم غریبون کے تمہین ہو بادشاہ

مفلسانیم آمدہ در کوئے تو
شیئاً للہ از جمال روئے تو

قبلۂ جان کعبۂ من روئے تو | سجدہ گاہِ عاشقان ابروئے تو

دست بکشا جانب زنبیل ما

آفرین بر دست بر بازوے تو

حشر مین گھونگٹ اٹھاکر دیکھیے — رو رہا ہون مسکرا کر دیکھیے

حشر مین جبدم تلین میرے عمل — چشم رحمت سے کرو مشکل کو حل

پلۂ نیکی جھکا دیجئے حضور — بات بگڑی ہے بنا دیجئے حضور

پلصراط اور اوس کی وہ باریک راہ — اچھے اچھے ہونگے باحال تباہ

کوئی مثل برق چمکا چل دیا — کوئی پارہ بن گئے تڑپا چل دیا

کوئی مثل رہرو ابلق سوار — کوئی مشکل گردش لیل و نہار

یا نبی میری سنو مین کیا کرون — قعر دوزخ مین نہ کٹکر گر پڑون

کھینچ یون جذب شفاعت سے مجھے — کہربا تنکے کو جیسے کھینچ لے

یارسول اللہ یہ ہے ہردم خیال — آفتاب حشر سے کیا ہوگا حال

تشنگی گرمی پسینہ اضطراب — سامنا اللہ کا وہ وقت حساب

بیکسون کا کون ہے والی وہان — غمزدون کا کون ہے حامی وہان

دیکھکر ایسی ہماری بیکسی — دوڑ کر تشریف لانا یا نبی

گر کے سجدہ مین سفارش کیجیے — حال پر اتنی نوازش کیجیے

ہو نہ روز حشر امت روسیاہ — آپ ہین ہر طرح اوسکے عذرخواہ

یَوْمَ تَسْوَدُّ وُجُوْہٌ یاد ہے — گورے کالے ہون وہ فریاد ہے

الغیاث اے کملی والے الغیاث — ہم پڑے ہین تیرے پالے الغیاث

المدد اے زلف والے المدد — روسیاہی سے بچالے المدد

المدد ماہ مدینہ المدد — المدد شاہ مدینہ المدد

قید مشکل سے رہائی کیجیے — جلد اب مشکل کشائی کیجیے

جانکنی کے وقت اے پیارے رسول — نزع کی سختی سے ہوگا دل ملول

ہائے پہونچے گی وہان کیسی خبر
ہم غریبون پر کرم ہو یا رسول
ہند مین طبیب سے او سدم آئے
ہان مگر رہتا ہے اب یہ روز و شب

کون دیگا آپ کو میری خبر
ایسی مشکل مین نہ بھولو یا رسول
ساتھ اپنے روح کو لیجائے
دور ہین مجھ سے مرے شاہ عرب

ہجر مین ہے آپ کے جینا محال
وصل ہو یا جلد ہو میرا وصال

سینہ خواہم شرحہ شرحہ از فراق
تا بگویم شرح درد اشتیاق
در فراق تو مرا در سوخت جان
چون نشالم بے تو اے جان جہان

رکھتے ہو کیون ہجر مین ہم کو ملول
آئیے یا خود مجھے بلوائیے
یا الٰہی اب یہ ہے تجھ سے دعا
حضرت صدیق عثمان و عمر
یا خدا صدقہ سے انکے صبح و شام
سیدہ حضرت حسن حضرت حسین
یا خدا شایق کی سن لے عرض تو

کیون خفا ہو کچھ تو بولو یا رسول
حال پر میرے کرم فرمائیے
رکھ نہ اب مجھکو محمد سے جدا
شیر یزدان مظہر خیر البشر
سرخ رو رکھ دین و دنیا مین مدام
واسطے سے انکے ہو سکھ اور چین
رکھ اوسے دارین مین باآبرو

خاتمہ پہ لے کے تو احمد کا نام
عرض کر دے الصلوٰۃ والسلام

السلام اے شہ لولاک محمد پیارے
السلام اے میرے آنکھوں کے چمکتے تارے

السلام اے دل غمگین کے لبھانیوالے — السلام اے مرے بگڑی کے بنانیوالے

السلام اے مرے سرکار رسول عربی — السلام اے مکی مدنی و مطلبی

عرض ہم کرتا ہون سلام اے مرے بانکے سردار — غم فرقت مین نہین کوئی بھی میرا غمخوار

ہم گنہگار سیہ کار پڑے ہین پالے — لے خبر جلد خدا کے لئے کملی والے

تو جو انجان ہو پھر جائین کہان سارے غلام — جیتے ہین تیرے بھروسہ پہ نہین نام سے کام

آپ طیبہ مین ہین اور ہم ہین دکن مین روتے — عمر سب اپنی تباہی مین ہے ناحق کھوتے

جلد بلوائیے اب دیر نہ کیجئے مولا — تا کجا صبر و تحمل نہین طاقت اصلا

چاہتے ہم ہین ولیکن نہین آسکتے ہین — آپ ہر حیلہ سے ہم سب کو بلا سکتے ہین

وہ مدینہ کی زمین اور وہ سہانا جنگل — جلد دکھلائیے بیکل ہون نہین پڑتی کل

زندگی مین اگر دکھلائے مجھے میرا خدا — ہائے وہ گنبد انور پہ کرون جان فدا

ہان مرے پیارے نبی اتنی سنو عرض مری — مجھ گنہگار کا مدفن ہو مدینہ کی گلی

حشر مین جو اوٹھون ساتھ تمہارے اوٹھون — اوٹھتے ہی چہرۂ پرنور تمہارا دیکھون

دامن پاک سے لپٹا رہون گر مثل غبار — مین یہ سمجھون کہ خزان مین مجھے حاصل ہے بہار

مومنو کیا ہو بیان اپنے پیمبر کا کرم — ہان سبھی جانتے ہین اہل عرب اور عجم

جب ہوئی نزع کی سرکار پہ حالت طاری — امتی امتی ہردم تھا زبانپہ جاری

ملک الموت نے آتے ہی کیا جھک کی سلام — پھر کیا عرض کہ اب چھوڑیئے دنیا کا مقام

چلیئے اب آپکا اللہ ہے مشتاق لقا — وجد مین جھوم کے پھر کہنے لگا صلی علی

پوچھا حضرت نے کہان ہین مرے بھائی جبرئیل — بولا اب دم مین وہ آتے ہین بفرمان جلیل

جبرئیل آگئے اتنے مین پیمبر کے حضور — پھر یہ کہنے لگے اب چلئے سوی رب غفور

آپنے ہنس کے کہا عذر نہین ہے مجھکو — غم ہے جسکا مجھے کچھ اونکی تو خوشخبری دو

پوچھا جبرئیل نے نبی کا نواسون کا غم — یا کہ اصحاب کے فرقت کا سینہ مین الم

آپنے رو کے کہا کچھ بھی نہین اونکا الم ‏ ‏ میری امت کے سوا مجھکو کسیکا نہین غم

لائے جبریل جو خوشخبری زفرمان جلیل ‏ ‏ ہم گنہگارون کو محشر مین ملی خوب سبیل

ملک الموت سے حضرت نے کہا سنتے ہی ‏ ‏ کام اب اپنا کرو ہو نہ کہین دیروزی

اور یہ فرمانے لگے اب نہین کچھ فکر ہے جا ‏ ‏ میری امت مین مرے بعد خلیفہ ہے خدا

امتی لب پہ تھا دنیا سے سدہارے مولا ‏ ‏ وا محمدؐ کا تھا اصحاب مین اک واویلا

عائشہ کہتی تھین افسوس گھر اجڑا میرا ‏ ‏ سیدا کہتی تھین اب کسکو پکارون بابا

بعض تو روتے تھے اور بعض کو اک سکتا تھا ‏ ‏ کوئی بیدم تھا کوئی رو کے یہی کہتا تھا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد ‏ ‏ روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

یان دعا ہے یہی اب تجھ سے ہماری اللہ ‏ ‏ تو ہے ہم بندون کے احوال سے ہر دم آگاہ

جو محمدؐ سے ہے الفت نہ وہ چھوٹے ہرگز ‏ ‏ تار اس نیک محبت کا نہ ٹوٹے ہرگز

حشر مین سایۂ دامان محمدؐ مین رہین ‏ ‏ رو کے ہم اپنی شفاعت کو لئے عرض کرین

دم جو نکلے تو رہے سامنے اون کا جلوہ ‏ ‏ ہم غلامون کی الٰہی یہ ہو مقبول دعا

سہر اصحاب نبی صدقۂ سبطین و بتول
یاخدا جتنے ہین شایق کی مرادین ہو حصول

مثلث

تیغ فرقت چل رہی ہے وار دل پر آئے ہے ‏ ‏ رات کالی بنکے ناگن دلکو کاٹے کھائے ہے
اے فراق یار بس بس جی مرا گھبرائے ہے

آجکل ہو جائے گی ایسی مری تقدیر کیا ‏ ‏ ورنہ ظالم تو ہی بتلا اس کی ہے تعبیر کیا
رو رہا ہون خواب مین تو مجھے سمجھائے ہے

المدد اے بیکسی کچھ بھی نہین اسکو خیال   الغیاث اے بےبسی بیماری سے بدتر ہی حال
وہ مجھے بھولا ہے اور اوسکی مجھے یاد آئے ہے

آدہی آدہی شب جو اے کویل توکوکو کرتی ہے   ہو نہ ہو اسے دکہہ بھری توبھی کسی پر مرتی ہے
ہائے چیخون سے ترے میرا بھی جی گھبرائے ہے

مور پی پی کر رہا ہے کیون تو پچھلی رات سے   ہائے پیارے کہہ رہا ہون مین بھی آدہی رات سے
رٹ کسی کی ہے تجھے کوئی مجھے یاد آئے ہے

وہ محبت ہی نہین بلکہ سراسر نسق ہے   عشق کی تاثیر ہو اتنی تو بیشک عشق ہے
کوئی کہدے اتنا اب اسکے بھی لب پر ہائے ہے

نزع مین آکر کہے کیون کون ہے اب بیوفا   تم چلے جاتے ہو مجھکو چھوڑ کر یا مین چلا
جانکنی مین مین ہون وہ مجھپر قیامت ڈھائی ہے

وہ ستمگر کہہ رہا ہے جانکنی مین دیکھکر   یہ تو حیلہ ہے بہانا کون مرتا ہے بشر
اوسکو سوجھی ہے ہنسی اور جان میری جائے ہے

دوست بھی بیٹھے ہین اور بزم طرب افزا بھی ہے   رات ہے اور چاندنی ہے جام ہے صہبا بھی ہے
ہائے ظالم تو نہین سب پر اوداسی چھائے ہے

لٹ گیا مال جوانی کیا کہین فرمائیے   ابھرے جوبن یار کے کہتے ہین اب شرمائے ہے
شوخی کہتی ہے چلو میری بلا شرمائے ہے

وصل مین بھی کمسنی نے کیا نئے فقرے دئے   ہان انھین باتون مین دیوانہ بنایا ہے مجھے
پھر تو کہنا چھوڑ ظالم دم مرا گھبرائے ہے

دیکھنا منہ پھیر کر ترچھی نظر سے یار کا   وقت رخصت بھی عجب انداز ہے دلدار کا
جاتے جاتے بھی مرا کافر مجھے ترسائے ہے

جان جب میری گئی دل مین ہوا اوس کے اثر   بال کھولے قبر پر آیا ہے بنکے نوحہ گر

ہائے شایق کہکے میری روح کو تڑپائے ہے

ایضاً

شکل اپنی کبھی تو دکھایا کرو دکھایا کرو نہ رولایا کرو
شکل اپنی کبھی تو دکھایا کرو

ہم آرزوئے دید مین بے موت مرگئے ایکبھی دن بہار کے یونہی گذرگئے
شکل اپنی کبھی تو دکھایا کرو

غریب جانکے جہان ہین مرے دل مین ہزارون سیکڑون ارمان ہین مرے دل مین
دیکھہ کر تیر دل پر لگایا کرو

کسی کا سر اوتر جائے کچھ نہین پروا تمہارا کیا کوئی مرجائے تمکو کیا پروا
تم تو خنجر پہ خنجر چلایا کرو

شب جدائی نیا روز ظلم ڈہاتی ہے گیا تھا دل مگر اب جان بھی تو جاتی ہے
یون ستم پہ ستم تو نہ ڈہایا کرو

دہرا ہے نشانہ پہ کیا ذرہی سنو تو سہی زمانے بھر مین ایک اندہیر ہے سنو تو سہی
گیسوا لجھے ہوئے ہین بنایا کرو

نہ پہنکو دور قدم سے مجھے جدا کرکے ابھی تو وصل ہوا ہے خدا خدا کرکے
یون نہ شایق کو اپنے ستایا کرو

ایضاً

محبت اوس کی ہے جسپر فدا ساری خدائی ہے خدا کا آشنا ہے جو اوسی سے آشنائی ہے
محبت اوس کی ہے جسپر فدا ساری خدائی ہے

وکہلادے چہب اونکی واتا جنکا محمدؐ ناؤن　　صلے اللہ علیہ وسلم گا کر واکو سناؤن

سی کا مجھکو روتا ہے کہ حضرت سے جدائی ہے

دل سے جن کو گر چاہے چیرے کو اوسکی پیت　　مولا بندہ بندہ مولا دونون کی اک ریت

اسکی مصطفائی مین بھی شان کبریائی ہے

سحن وا قرب راگ سناؤ گر کی رکھہ پہچان　　ناؤمین واکا ناؤن رچو ہے جان مین واکی جان

ہمارے تن مین شکل روح بنکر حور آئی ہے

گورمین گوری سوئے جسدم وہ جتین پربات　　پوچہن ہارے پوچہینگے جب کہدے گی یہ بات

فرشتو دور ہٹ جاؤ محمدؐ کی دوہائی ہے

سپنے مین جب ہوگا درشن ساجن کا درشن　　رو رو کر بولون گی پکڑ کر کملی کا دامن

یہی پونجی یہی دولت یہی میری کمائی ہے

معراجن مین دیکہہ کے واکو ہر بہی دل دینو　　روپ سہاتا ساتون کا آکاس اوپر چہا دینو

خدا کا پاک دل پیارے نبی کی رونمائی ہے

سیس نواوین سجدے مین جب حشر کو دن جاکر　　لیجاوین بیکنٹھ کو امت اپنی چہڑواکر

گنہگارو مزے لوٹو قیامت بن بن آئی ہے

دہیری دہیری سلگت ہے اب ہیروہ اندر آگ　　پیت کے کارن واکے چرن سے لاگ رہی ہے لاگ

محبت کو خدا رکہے عجب شئے ہمنے پائی ہے

رب کی ٹھان دکہلاوت ہے بانکا عرب کا یار　　ہند مین اون کی فرکت مین تڑپت ہے جیا جر یار

عرب مین جاکے مرجاؤن یہی دلمین سمائی ہے

ایسے من مورت بہائین پرواری مین ہر بار　　جسکی اک کرپا کی نظر کینو بیڑا پار

رسول اللہ نے شایق تری بگڑی بنائی ہے

٠٠ ٠٠

مثلث

دوریٔ طیبہ مرے دلپر مصیبت ڈھائی ہے | حسرت دیدار رہ رہکر مجھے تڑپائے ہے
یا نبی بلوا لو جلدی جان موری جائے ہے

الغیاث اے شاہ عالم المدد خیر البشر | اے مدینہ کے مسیحا جلد لے اوسکی خبر
تیرا بیمار اب کوئی دم مین عدم کو جائے ہے

قبر مین مجھ سے فرشتے کر رہے ہین بحث طول | مین یہ کہتا ہون ٹھہر جاؤ اب وہ آتے ہین رسول
یا خدا اب تو ہی تبلا دے تری کیا رائے ہے

مین وہ عملے مین پھنسا ہون لو خبر خیر الورا | ایک جانب خوف ہے اور ایک جانب ہے رجا
یاس ادہر تڑپائے ہے اور شوق اودہر ترسائے ہے

اے موذن کیون سناتا ہے نبی کا نام پاک | ٹکڑے دل ہوتا ہے سن کر اور جگر ہوتا ہے چاک
دم تو لے وہ چاہنے والا مجھے یاد آئے ہے

کیون عزیز جان نہ ہو حسن محمد مصطفٰے | تیرا یوسف ہے زلیخا میرے یوسف پر فدا
اون کی صورت مین خدا اپنی جھلک دکھلائی ہے

یا رسول اللہ خبر لو ہو گیا جینا محال | آپکی فرقت مین اب تو ہو گیا اسطرح حال
درد دل مین آنکھ مین آنسو لبو پر ہائے ہے

مور پی پی کر رہا ہے کیون تو پچھلی رات سے | ہائے احمد کہہ رہا ہون مین بھی آدہی رات سے
رٹ کسی کی ہے مجھے کوئی مجھے یاد آئے ہے

بس یونہی مرجاؤنگا ہجر نبی مین دوستو | راہ مین تڑپے ہوئے خلقت یہ بولے گی سنو
لاش پر شایق کے یہ کیسی اوداسی چھائی ہے

مخمس

زلف احمد پر موے جاتے ہین ہم
یاد مژگان ساتھ لیجاتے ہین ہم
امتی حضرت کے کہلاتے ہین ہم
مژدۂ من راز جب پاتے ہین ہم
بس او سیدم و لکو تڑپاتے ہین ہم

اسقدر ہین ہجر مین ہم ناتوان
چلنے پھرنے کی نہین تاب و توان
کب تلک یہ حال اے جان جہان
التجا ہے اے شہ انس و جان
رحم فرما تیرے کہلاتے ہین ہم

دوری یثرب سے ہے دلپر محن
کوئی بھاتا ہی نہین اس کو چمن
ہے تصور مین نبی کے نعرہ زن
اب بلالینگے تجھے شاہ زمن
بس یہ مژدہ دیکے سمجھاتے ہین ہم

یارسول اللہ زاری کب تلک
یاشہ دین اشکباری کب تلک
یا نبی اختر شماری کب تلک
یا محمد بے قراری کب تلک
وصل ہو للہ مرجاتے ہین ہم

رحمت عالم تمہارا ہے خطاب
جب سر محشر ہمارا ہو حساب
ادس جگہ تشریف لاکر ایجناب
سوے جنت ہمکو لیجانا شتاب
کثرت عصیان سے شرماتے ہین ہم

سر سے پا تک دیکھئے ہین پر قصور
نزع مین تشریف فرمانا ضرور
چہرۂ انور دکھا دینا حضور
شیفتہ دلکو نہ کرنا چورچور
نفس اور شیطان سو گھبراتے ہین ہم

شاہ آتی اپنے دوست سے تو عشق کر
تیرے تن سے گو جدا ہو تیرا سر

دے جو طعنے خلق تو اپنے نہ ڈر
تھوڑے ہی دن ہین مقرر یہ سفر
دیکھہ لے طیبہ کو اب جاتے ہین ہم

مخمس بر غزل اعلیحضرت قدر قدرت حضور پر نور خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

کبھی مقصود جو ہم اپنے تبا دیتے ہین
دہری آفت ہین وہ تشابق کو پہنسا دیتے ہین
حرف مطلب کو وہ باتون مین اڑا دیتے ہین
عفو کرتے ہین خطائین نہ سزا دیتے ہین
جان عاشق کی یونہی وہ تو گہلا دیتے ہین

سوچ لین پہلے رہ عشق مین جب پاؤن دہرین
نہ ہٹین یار کے کوچے سے جیئین یا کہ مرین
جو بلا آئے اوسے جہیل لین آہین نہ بھرین
ایسے لوگون مین نہین ہم جو کہین اور نہ کرین
مرد جو کہتے ہین وہ کرکے دکھا دیتے ہین

جان قربان ہو جب تم پہ تو اوس روز ہی عید
پوچھتے کیا ہو جو ہے خنجر ابرو کا شہید
عشق سچا ہے تو پہر سہل ہے ہر کار شدید
وہ شہادت کو سمجھتا ہے حیات جاوید
زندگی آپ تو عاشق کی بڑہا دیتے ہین

یاد وہ دن تھے کہ چلے جاتے تھے راہ سے پہر کر
شکر اللہ کا پیدا تو ہوا اتنا اثر
نام سے میرے نفر تھا انھین آٹھ پہر
سن کے آواز چلے آتے ہین وہ گہبرا کر
میرے نالے میری قسمت کو جگا دیتی ہین

یہ کوئی شکل عقیمہ تو نہین ہے لوگو
پہر حق اون کو ذرا میری طرف سے کہدو
دیر کیون ایسی نہین ہے کوئی مشکل دیکہو
دل مرا کس نے چرایا ہے تبا ہین تجھکو
زائچہ کہینچ کے جو نام بتا دیتے ہین

کشتۂ ناز بتان صبح قیامت جو اٹھے
اوس کو لازم ہے کہ یہ بات مری یاد رکہے

مقبول کر لفظ گلہ کا نہ زبان پر لائے
ان حسینوں سے کوئی خون کا دعویٰ نہ کرے

خون بہا دیتے نہیں خون بہا دیتے ہیں

کثرت اشک فشانی سے رونی حالت ہے آج
در مسیحا اگر آجائے سنبھل جائے مزاج
گو ہے دنیا میں دعا کا بھی دوا کا بھی رواج
اون کو لاؤ مرے گریہ کا کرینگے وہ علاج

بات کرنے میں جو روتون کو ہنسا دیتے ہیں

سہتے عاشق یہ کہاں تک ستم و جور و جفا
صد سے کیا فائدہ کچھ مان لے میرا بھی کہا
رحم کر رسم نہیں ہے طریقہ اچھا
بیوفا یاد نہیں تجھکو وفا کا شیوا

یاد رکھ تو کہ یہ ہم تجھکو سکھا دیتے ہیں

چند ہی روز سے ہے پیر کسی بت کا عتاب
نامے اتنے ہوں رقم اون کو نئے ایک کتاب
چند ہی دن سے ہوا بند محبت کا باب
خط پہ خط بھیجینگے کچھ تو کبھی آئیگا جواب

آج سے ہم بھی یہی تار لگاتے ہیں

وہ جفا صد سے کیا کرتے ہیں ہر دم تقریر
آزماتے ہیں نئے ڈھنگ سے اپنی تقدیر
خط نہیں دیکھتے کیا جانے ہے کیسی تحریر
وہ تو خط پڑھتے ہیں ہمکو یہ سوجھی تدبیر

دل کی تصویر لفافہ پہ بنا دیتے ہیں

عاشقوں کو ترے کیا سوجھی فراز تشبیب
ترے ہر عضو سے ہے حسن کے گلزار میں زیب
دیکھکر تجھکو نہیں رہتا ہے انسانکو شکیب
چشم بادام دہن پستہ ہیں خسار ہیں سیب

ہم ترے وصف میں اک باغ لگا دیتے ہیں

گرمی ہجر سے ہر سانس میں اک شعلہ ہے
کچھ تو ہو جاتی ہے تسکین یہ شغل اچھا ہے
کیا کہیں ہجر میں ہم روح کا جو نقشا ہے
دل بیتاب جو پنکھے کی طرح ہلتا ہے

روح کو ہم اوسی پنکھے سے ہوا دیتے ہیں

جھوٹے وعدے غلط اقرار ہیں اوس شوخ کی سب
جان پر اپنے ستم رہتا ہے ہر دم بیڈھب

اُن پہ ہو جائیگا ظاہر جو ہے اپنا مطلب
لب جانانکو چکھائینگے مزا وصل کی شب
ہوتی آئی ہے کہ جھوٹے کو سزا دیتے ہین

مینے دل نذر کیا پہلے ہی بے سوچے مال
اسمین بھی عذر نہین پر ہے خیانت کا خیال
پھر تو تو جانان کا خواہان ہوا اے مہر جمال
جان کیونکر تجھے دیدون کہ خدا کا ہے یہ مال
کیا پرائی بھی امانت کو لٹا دیتے ہین

یان تو مضطر ہین اوچھلتا ہے جگر دو دو ہات
اس دغاباز کے احباب نہ پوچھین حالات
دل نہین پہلو مین پھر آتا ہے سینہ دن رات
روز ہان ہان کے سوا اور نہین ہے کچھ بات
دل تو دیتے نہین پر کہکے منا دیتے ہین

کام خلوت مین نیا اون کی حیا کرتی تھی
کیا کہین وقت پہ سند دونون کی کیا کرتی تھی
میری گستاخی سے تکرار رہا کرتی تھی
دل لگی یہ بھی شب وصل رہا کرتی تھی
ہم جلا دیتے ہین وہ شمع بجھا دیتے ہین

چاہنے والے سے شایق انہین بالکل تھا حذر
اب تو عاشق سے وہ کرتے ہین محبت اکثر
وہ بھی دن یاد ہین کچھ تھا انھین کس بات کا ڈر
وہ گئے دن جو اوسے کوستے تھے آٹھ پہر
اب تو آصف کو وہ جینے کی دعا دیتے ہین

خمسہ بر غزل راجہ مہاراجہ سر کشن پرشاد بہادر مدار المہام سرکار عالی

رہے نہ کیون دل ہر درد مین نہان فریاد
مجھے یہ رنج ہے کیون آئی تا زبان فریاد
کہا دہن تو ہوئی کس لئے عیان فریاد
ہوا نہ حائل یہ وہ شوخ مہربان فریاد
الٰہی یونہی گئی میری رائیگان فریاد

فغان مین ایسی ہے سوزش کہ جل رہے ہین لب
سنا رہا ہون فغان کرکے حال دل ہر شب

انہین سے کام پڑا ہے اسی سے ہی مطلب ملے نہ دانتون سے اگر تجھے یارب

تو کس کے پاس مین لیجاؤن گا یہان فریاد

فغان و وحشت و رنج و الم سے آٹھ پہر ہون گاہ آپ مین اور گاہ آپ سے باہر

کبھی ہین خشک مرے لب کبھی ہین آنکھین تر ستم رسیدہ ہون ایسا کہ میری حالت پر

زمین آہ کرے اور آسمان فریاد

گھمنڈ سنگدلی پر تجھے نہین زیبا نہ خالی جائے گی فریاد اے ستم آرا

کبھی تو تجھ پہ تجھے مہربان کرے گا خدا کبھی تو دل ترا اے دلربا پسیجیگا

کبھی تو دل سے سنے گا تو میری یان فریاد

تڑپ تڑپ کے مصیبت کی رات کٹتی ہے ستا ستا کے قیامت کی رات کٹتی ہے

فغان و آہ مین آفت کی رات کٹتی ہے اسی ہی شغل مین فرقت کی رات کٹتی ہے

کبھی ہے نالہ کبھی لب پہ ہے فغان فریاد

ہوا ہوا دم پیری شباب کا وہ مزا کہان وہ صحن گلستان لطف مئی وہ گھٹا

خزان نے کر دیا رنگ بہار ہی پھیکا وہ ولولے ہی رہے اور نہ وہ شباب رہا

گئی وہ عشق کی تاثیر اب کہان فریاد

ہماری گرم فغان سے چھوڑی جو چنگاری ہوا جو زیر سما ہے بھڑک کے جلی

پکارتے ہین فرشتے بدن مین آگ لگی زمین پہ آہ جو پہنچی فلک پہ جا پہنچی

خدا کی شان کہان سے گئی کہان فریاد

کہان وہ بلبل نالان وہ گل کی سودائی نہ اب وہ سیر چمن ہے نہ وہ تماشائی

یہ کیا ہوا جو اداسی ہے ہر طرف چھائی چمن مین اب کے برس کیا نہین بہار آئی

الہی کس کے لئے کرتا ہے باغبان فریاد

ہمارے عشق کا آغاز دیکھیے کیسا ہے ہوا ہے دل جو کہین گم تو شور برپا ہے

خدا ہی جانتا ہے اسکی انتہا کیا ہے — یہ ابتدائی محبت کا یہ نتیجہ ہے

گنوا کے دل کو جو کرتے ہیں نوجوان فریاد

جو ولولے تھے جوانی کے سب ہوئے برباد — کبھی بر آئی الٰہی نہ اپنے دل کی مراد

کبھی کھلا ہی نہیں غنچۂ دل ناشاد — کبھی نہ گلشن دنیا میں ہم رہے آزاد

یہ ہر بشر کی زبان پہ ہے ہر زمان فریاد

ہمارے حق میں فلک کیوں ہے اسقدر ظالم — کہ اس کا نام ہے مشہور دہر بجا ظالم

ستم شعار دل آزار پر جفا ظالم — ہمیشہ درپئے بیداد ہی رہا ظالم

کب اتنی دور سے سنتا ہے آسمان فریاد

کیا نہ بھول کے تونے ذرا بھی لطف و کرم — عوض میں اوس کے ہوئے ظلم جان پہ پیہم

مگر ہماری ہے ہمت ہمارا دل ہے صنم — جفائیں لاکھ سہیں اور سہے ہزار ستم

نہ آئی ضبط محبت سے تا زبان فریاد

فقط ہی باغ میں ارمان کیوں ہے نرگس کو — جو دیدے پھاڑ کے دیکھا ہوا ہی کیا اسکو

مزا ملیگا جہان میں ہر ایک ذی حسن کو — نہیں ہے حسرت دیدار یار کس کسکو

کرینگے دیکھنا آنکھوں کی پتلیاں فریاد

ہوا ہے راست جو شایق سے چرخ کج بنیاد — مزے سے رات کٹی اور بر آئی دل کی مراد

ہو بانگ مرغ سحر نغمۂ مبارک باد — وصال یار میسر ہوا تجھے اے شاد

گئی نہ شکر خدا رائیگان تری فریاد

مخمس برغزل حضرت شمس الدین صاحب قبلہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ

فدائے شعلۂ روئے تو بیقرار انند — نثار نقش قدوم تو خاکسار انند

اسیر حلقۂ زلف تو سوگوارانند
غلام نرگس مست تو تاجدارانند
خراب بادۂ لعل تو ہوشیارانند

نظر نظر سے لڑی جب تو کھل گیا یہ راز
نہ اون کی بات ہین جادو نہ مجھ ہین تھا اعجاز
جناب عشق ہر اک جا ہین تفرقہ پرداز
تراصبا و مرا آب دیدہ شد غماز
وگرنہ عاشق و معشوق رازدارانند

ہزار حیف کہ مست شباب تو ہینکر
زمانے بھر ہین بھر ہین ہے اندہیر ہے تجھکو بھی خبر
پھرا وسے پہ طرہ کہ ظلمات ہین ہوا محشر
بزیر زلف دوتا چون نگہ کنی بنگر
کہ در یمین و یسارت چہ بے قرارانند

جو عندلیب ہے نالان تو باغبان غمگین
خموش غنچے ہین حیرت ہین ہے کھڑا گلچین
خبر ہے تجھے تو مصیبت زدون کی کچھ بھی نہین
گذار کن چو صبا بر بنفشہ زار و ببین
کہ از تطاول زلفت چہ سوگوارانند

بنگاہ رحمت خالق جو عاصیون پر ہو
عجیب لطف سر حشر آئے گا دیکھو
کہین گے ہم بھی بہ بڑھکر ہر ایک زاہد کو
نصیب ماست بہشت ای خدا شناس برو
کہ مستحق کرامت گناہگارانند

کبھی ہے قمری ناشاد کو اسی کی ہوس
کبھی ہے بلبل شیدا کو وہین ہر ایک نفس
یہی چہکتا ہے گلشن ہین ہر اسیر قفس
نہ من برآن گل عارض غزل سرایم و بس
کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزارانند

کسی کو اوج کسی کو ہے خاک پر مسکن
نہ پوچھو منزل الفت میں رنج و محن
پڑے ہین آبلے پاؤن ہین پھٹے ہین دامن
تو دستگیر شو اے خضر پے خجستہ کہ من
پیادہ میروم و ہمرہان سوارانند

ہر ایک مست مئے عشق کا ہی ہے سخن
کدہر کا زہد کہان بندگی یہ کیسی ہے دہن

خدا کے واسطے زاہد ہماری بات نو سُن | بیا بمیکدہ و چہرہ ارغوانی کن

مرو بصومعہ کانجا سیاہ کارانند

کبھی نہ شایق ناشاد کار ہے دل شاد | شب فراق ہمیشہ رہے اوسی کی یاد

الٰہی دام محبت سے وہ نہ ہو آزاد | خلاص حافظا زان زلف تابدار مباد

کہ بستگان کمند تو رستگارانند

مُسدّس

شوق کہتا ہے کہ ہین احمد مختار کہان | آرزو کہتی ہے رہتا ہے وہ دلدار کہان

عشق کرتا ہے یہی تقریر کہ ہی یار کہان | کہہ رہا ہے یہ ادب ہے مرا سرکار کہان

راج دُلارا حق کا پیارا سب کا بنی کہلائے

روپ انوکہا اپنا بنا کر نینن بیچ سمائے

جان مضطر ہے وہ ہین دور کڑی ہی منزل | درد اُٹھ اُٹھ کے یہ کہتا ہے کہ دلین نہین دل

تیغ فرقت سے ہے سینہ مین کلیجہ بسمل | غمزدہ ایک ہون مین اور ہزارون مشکل

کملی والے سائین کا جب یہان پر آنا ہوئے

جنم جنم کی ہیری بپت سب پل مین ڈلے وہوئے

وصف دندان نبی موتیون کا مالا ہی | گیسو رخ پہ ہین پڑے چاند پہ یا ہالا ہے

یوسفی حسن سے حسن انکا بہت بالا ہی | وہ جوان مدنی نوک پلک والا ہے

چاند سی صورت نور کی مورت پر جی للچائے

ہر ہر جھلکے ہر کہلائے ہر خوبی بنجائے

روز کی تازہ مصیبت سے مرا دل ٹوٹا | چھوڑ کر تیری فرقت نے مرا دل لوٹا

مجھکو رونا ہے اسی کا کہ مدینہ چھوٹا — ہائے افسوس کہان میرا مقدر پھوٹا

دیس اوجاڑ و نیچی کا پردیس کیو آباد
برہا دیوانی پیارے محمد کرتی ہے فریاد

ولولہ عشق کا پیدا ہوا اوّل اوّل — کل نہیں پڑنے لگی رہنے لگا دل بیکل
ضعف کہتا تھا کہ گر شوق یہ کہتا نہ سنبھل — یاد آنے لگا طیبہ کا سہانا جنگل

احمد احمد کہتے ہوئے مین نرل جلتی جاؤن
بیکس بے بس دکھیا نیکر سکھ دا ایکو پاؤن

سوزش عشق سے مین دلکو جلاؤن کتنبک — روز مرتا رہون اور جان سے جاؤن کتنبک
آپکی یاد بہلا دل سے بھلاؤن کتنبک — مانتا ہی نہیں مین اسکو مناؤن کتنبک

میٹھی بتیان اپنی سنادو کچھ تسلی ہوئے
روٹھوالا پیارے نبی جی جان کو کتنبک روئے

آپکی یاد مین بیچین ہے دل چین نہین — کب نظر آئیگی آنکھون کو مدینہ کی زمین
یاالٰہی تو مجھے کیون نہین پہونچاتا وہین — ہائے افسوس کہ خادم کہین سرکار کہین

ایسے بپتا کے جینے پر پڑ جائی ہمارے خاک
پاس قدم کے جلد بلاکر کردو گنہ سے پاک

جوش بحر گنہ اوس مین ہے مداح بہا — اور کشتی مری ٹوٹی ہوئی ملاح خفا
ڈر یہ ہے غرق نہ کردے مجھے سیلاب خطا — یا محمد ترے صدقے تو اسے پار لگا

تیرے کرم کی آس ہے ساجن نہین کوئی آس
پیت لگاکر کیا پھل پائی وہ بھی نہ آئی راس

نزع مین یون ملک الموت نے ارشاد کیا — قیدی زلف کا تو پھر ہے تو آزاد کیا
دل گیا جان گئی عشق نے برباد کیا — خوب ہی [illegible] تو تماشا رہے بیداد کیا

پھر گئی پتلی بند ہوئی انکھیاں خوب ہوا دیدار
روح سرہانے روتے کھڑی ہے اٹھ چل دربار

نسب نامۂ منظوم این جانب

ایک دن مجھ سے کسی نے یوں کہا — نظم میں ظاہر نسب ہو آپ کا
عرض کی میر شجاع الدین ہے نام — عرف ہے اعظم علی مشہور عام
نام والد کا مرے احمد علی — ابن سید بادشاہ ہیں وہ ولی
ان کے والد ہیں سنو حیدر علی — ابن سید اولیا وہ متقی
وہ معین الدین کے فرزند ہیں — اور وہ محی الدین کے دلبند ہیں
اور وہ فرزند سید اولیا — باپ ہیں سید حسین باصفا
اور وہ راجے محمد کے پسر — ان کے والد ہیں محمد خوش سیر
ان کے والد ہیں سنو عبد النبی — ابن سید مصطفےٰ ہیں وہ ولی
اور وہ ابن شہ علی ہیں جان لو — عبد الجبار ان کے والد ہیں سنو
عبد الغفار ان کے ہے والد کا نام — ابن بوطالب ہیں وہ عالیمقام
ابن سید نور ہیں وہ خوش سیر — سید ابراہیم کے ہیں وہ پسر
جن کے ہیں سید حسن والد سنو — اور وہ یحیی کے بیٹے نیک خو
باپ ہیں سید محمد ان کے جان — سید احمد کے خلف وہ اور نشان
ابن صالح اور وہ ہیں ابن سعید — بھیج رحمت اپنی اے رب المجید
یاد رکھ تو ہیں وہ موسیٰ کے پسر — والد ان کے ہیں میر قنع نامور
اور تقی جن کا لقب ہے وہ امام — ان کے والد ہیں محمد جن کا نام

اور وہ ابن علی موسیٰ رضا — موسیٰ کاظم ان کے والد با صفا
وہ امام اور ان کے والد ہین امام — جعفر الصادق سنو تم ان کا نام
ہے لقب باقر محمدؐ جن کا نام — انکے والد پانچوین ہین جو امام
اور وہ ہین ابن علی ابن الحسین — ان کا صدقہ ہمکو ہو سکہ اور جین
اور وہ حضرت علی کے ہین پسر — فاطمہ خاتون کے لخت جگر
نظم مین شایق ہوا شجرہ تمام — عرض کر تو الصلوٰۃ والسلام
خدمت اجداد مین سر کو جھکا — ہے وسیلہ ان کا حق سے کر دعا

تو مجھے اس قافلہ کے ساتھ رکھ
میری بات اے رب تو میری ہاتھ رکھ

تواریخات

از نتیجہ فکر بلند طبع ارجمند زبدۃ الاصفیا عمدۃ الاولیا حضرت مولانا مولوی سید شاہ اولیا صاحب حسینی القادری الحنبلی ولی برادر حضرت مصنف خلف قدوۃ المحققین زبدۃ الکاملین شیخ الکل مولانا مرشدنا سیدنا حافظ حاجی حضرت سید احمد علیشاہ صاحب قبلہ وکعبہ ادام اللہ فیوضاتہ وبرکاتہ

قطعہ تاریخ

چھپ گیا صد شکر بھائی کا کلام — مرحبا کیا فکر ہے فکر حبیب
یون ولی نے سال ہجری کہہ دیا — کم نہین ہے وصل سے ذکر حبیب

۱۳۲۸ھ

از نتیجہ فکر رنگین خاتم سخنوری شاعر نازک خیال اوا بندی ہادی گمرہان رہبر سالکان
حضرت مولانا مولوی حاجی سید محمد عثمان خلیفہ شاہ صاحب حسینی القادری الجنبلی طلہ العالی

مفتی اول عزیز شہر کا
آئی ہر اک شعر سے بوئے وفا
لائی یہ مژدہ مدینہ سے صبا
کہدو فایق سال اوس کے طبع کا

شان سے شوکت سے جب دیوان چھپا
دل یہ بولا مرحبا صلے علے
ہے صلہ اس کا شفاعت شایقا
ہمدم عاشق ہے نعت مصطفےٰ

از نتیجہ فکر ناظم بے مثال نازک خیال جناب ابو الضیا محمد عمر صاحب گل تلمیذ
حضرت ظہیر دہلوی

قطعات تواریخات

ہو گیا شایق کا مرتب دیوان
کیا کوئی وصف لکھے کیا کوئی تعریف کرے
نعت اوس کی ہے جو ہے چشم چراغ ایمان
پر اثر ہین وہ مضامین کہ چشم بددور
کیا تر و تازہ چمن ہے کہ دم نظارہ
فکر تاریخ مین تھی دل کی کلی پژمردہ
کھل گیا جی سر الفاظ سے پا کر سن طبع

کیون نہ بیچین ہو لے گل پہ ویدار نگاہ
خوبی نظم پہ خود نظم کی خوبی ہے گواہ
عین مقصود رسالت شہ دین عرش پناہ
وہ دلاویز ہین اشعار کہ ماشاء اللہ
غنچہ و گل سے بھرا جاتا ہے دامان نگاہ
بلبل طبع رسا پھول کے چہکی ناگاہ
دیکھی غنچہ شاداب کلام دلخواہ

ولہ

مرحبا کیا نعتیہ دیوان ہے صل علے
از سر ایمان کہی تاریخ مین نے طبع کی

فرش سے تا عرش اسکی وہ جہا نہین دھوم ہے
کتنا پاکیزہ کلام شایق مرحوم ہے
۱۳۲۸ھ

ولہ

آفرین اے شایق شیرین بیان
از سر ارمان یہ نبع سال طبع

یا خوب نعت پاک ہے
کرشمہ لولاک ہے
۱۳۲۸ھ

ولہ عیسوی

مرے لوٹینگے کیا کیا عاشقان مصطفےٰ آہا
لو ارمان جبکا کرمین نے سال عیسوی لکھا

ہے حضرت شایق کا انجیل نعتیہ دیوان
مصطفےٰ اصل علے ہو گلشن بیان
۱۹۱۰ء

از نتیجہ فکر جان فصاحت کان بلاغت مولانا مولوی سید علیشاہ صاحب
صادق حسینی القادری الجیلانی تلمیذ حضرت مرحوم

حضرت شایق جناب اعظم علی
کیا ہوا وصاف ستودہ کا بیان
چلدیئے افسوس کیا دنیا سے وہ
جسکا ایک شمہ ہے یہ بھی دیکھئے
فکر کی صادق نے جب تاریخ کی
ہو گیا اعدائے دین کا دل سیہ

عجب فرزانہ مرحبا
کے ہر ایک رنگ مین تھا کمزا
را وصاف اپنے بے بہا
چرچا زبان زد ہو رہا ہے آپ کا
منصف غیبی نے دل سے یون کہا
وحدت معشوق خدا ہے بے بہا
۱۳۲۸ھ

تاریخ فصلے

مفتئ اول جناب شایق عالی گہر — خوب لکھی مدح سردار دو عالم مرحبا

شعر ایسے شعر جنسے مستند ہین صوفی درد — یہ سخن ایسا سخن جسنے نہین اب تک سنا

آرہی ہے جس سے بوئے الفت محبوب حق — مرحبا صل علےٰ صد مرحبا صلےٰ علےٰ

سال فصلے لکھدو صادق سطر [illegible] — نعت محبوب جہان ہے خوب زیبا واہ واہ

۱۳۱۹ ف

من طبع زاد راجی اللہ المنان محمد تراب علی خان قابل قادری الحنبلی الاحمدی مرید حضرت قدس سرہٗ

جناب شایق شیرین بیان کا خوب ہے دیوان — مرتے کا انتخاب نعت محبوب دو عالم ہے

ضیا بخش دل عاشق نکیون ہو یہ سخن تابان — طلوع آفتاب نعت محبوب دو عالم ہے

۱۳۲۸ھ

ولہ تاریخ محمدی

مرحبا صل علےٰ اے شایق عالی گہر — خوب لکھا نعت محبوب خدا صد مرحبا

سر جھکا عداے دین کا سنتے ہی وصف نبی — مرحبا صل علےٰ نعت رسل اسے واہ واہ

۱۳۲۸ھ

ولہ تاریخ عیسوی

نعتیہ دیوان شایق ہوگیا ہے چھاپ اب — مرحبا اوصاف بے حد قابل شایق ہے کہ

عیسوی سن کے لئے ولکو عدو کے [illegible] کر — حمد خالق نعت احمد قابل شایق ہے کہ

۱۹۱۰ء

ولہ تاریخ ہجری بفارسی

عاشق الله محب مصطفیٰ
مفتی اول جناب اعظم ما
هست در هر شعر او عشق نبی
هر که شنود شعر او مجنون شود
از سر درد و غم او تش سال گفت

حامی شعر رسول دو جهان
گفته مدح نبی بی نقص بیان
وصف شوق حق هویدا از بیان
هست در طلعتش ساحر زبان
عاشقان [illegible] دیوانگان

فکر شاعر فراقش گلزار معانی طوطی شکرستان شیرین بیانی عالیجناب راقم الدوله مولانا سید ظهیر الدین حسین [illegible] دهلوی

صد شکر چھپ رہا ہے دیوان اطہر
اللہ مہربان ہے مداح مصطفےٰ پر
گنجینۂ فضائل دیوان کے ہے مصنف
سرو فخر سیادت آل رسول اکرم
بیحد و لا تعد ہیں اوصاف مفتی صاحب
تاریخ طبع کی تھی تشویش دل کو بے حد
[illegible] بلا تامل پاسے ادب گھٹا کر

[illegible] ہے وصف و ثنا کے لایق
[illegible] قدرت ہے نعت رسول لایق
[illegible] صادق ہے بلکہ اصدق
[illegible] سرور رشید و فایق
[illegible] والا لایق ہیں بلکہ الیق
[illegible] افسوس ہے تو ظہیر ناطق
[illegible] ہے خدا کا عجز و نیاز شنایق

از نتیجہ فکر نصیری ہمدانی ثانی عرفی زمانی امیر الشعراء عالیجناب ترک علیشاہ صاحب ترکی

حضرت شایق ز بیجاه چو دیوان لطیف
حرف حرفش ز گل عارض خوبان خوشتر

[illegible] تحریر باوصاف رسول مختار
هست هر مصرعه او رو کش زلف دلدار

با نظم گفت بگو تا این سخن شد موزون ترکی [illegible]	حشمت با و اشعر و از دیدہ [illegible]

از نتیجہ فکر گہربار ریاض فصاحت گل ریاض بلاغت عالیجناب [illegible] جلیل حسن صاحب جلیل شاگرد رشید حضرت امیر مینائی مرحوم

خوش ہین شایق مداح رسول عربی	نعتیہ نظم سے [illegible]
اس سخن کے لئے موزون ہے یہ تاریخ جلیل	ذکر محبوب کا ہے کیون نہ ہو [illegible]

از نتیجہ طبع گہربار شاعر جادو گفتار عالیجناب مولوی لطیف احمد صاحب اختر

خلف حضرت امیر مینائی مرحوم

قابل توصیف شایق کا کلام نعت ہے	کیا زبان کیا حسن کیا بندش ہے اسے صل علے
بے تکلف مصرعہ تاریخ اختر نے کہا	دیکھنا کیسے یہ دلکش نعت ہے صل علے
	۱۳۲۴ھ

از نتیجہ فکر رسیختہ شاعر نازک خیال ناظم بیمثال رشک شعرائے ماضی و حال عالیجناب

ڈاکٹر سید احمد حسین صاحب مائل دہلوی

سید اعظم علی جزاک اللہ	خوب دیوان نعتیہ لکھا
بارک اللہ مفتی اول	مرحبا شایق سخن آرا
جو سنے تیرے شعر وجد کرے	ہے تری شاعری مین خاص مزا
ہین کھلی جہلکیان تصوف کی	عاشقانہ کہین ہے وادیلا

ہے کہین وصف احمد بے میم	ہے کہین منہ پہ شرع کا پردا
ہینے ہاتف سے یہ سنا مائل	ہوئی نعت نبی پسند خدا

از نتیجہ فکر ناظم بیمثال شاعر نازک خیال عالیجناب مولوی سید رضی الدین حسن صاحب
کیفی تلمیذ داغ دہلوی مرحوم

اعظم علی محب نبی مفتی دکن	شایق کہ عندلیب گلستان نعت ہے
کی ہینے خوب اس چمن بیخزان کی سیر	دیکھا کہ نغمہ جان جہان جان نعت ہے
سوز و گداز عشق نبی اس سے ہی عیان	دیوان کیا ہے شمع شبستان نعت ہے
جان اپنی لاکھہ دل سے تصدق ہے نعت پر	دل اپنا لاکھہ جان سے قربان نعت ہے
کیفی سے ہینے مصرع تاریخ یہ سنا	عجز و نیاز کیا چمنستان نعت ہے

از نتیجہ فکر شاعر شیرین مقال نازک خیال جناب امراؤ مرزا صاحب برادر زادہ و تلمیذ
حضرت داغ دہلوی مرحوم

بے مثل نعت نبی مین ہے سارا کلام دیکھو	چھپتا ہے اون کا دیوان جو شہر کے ہین مفتی
لکھہ سال طبع کا تو نادان بس یہ سر مصرعہ	عجز و نیاز شایق معشوق ہے حقیقی

۱۳۲۸ھ

از نتایج فکر مولوی محمد عبد الرحیم صاحب المتخلص بہ رحیم ابن مولوی حافظ محمد حفیظ الدین صاحب ڈاکٹر

چھپا جبکہ شایق کا یہ کلیات	بصد اہتمام [illegible] انتظام
برآئی ہر اک کی دلی آرزو	تمامی سخندان ہوئے شاد و کام
سن طبع کیا سوچتے ہو رحیم	کہو خوب تر اب چھپا یہ کلام

۱۳۲۸ھ

ولہ

دیر سے چھپتا نہ تھا [illegible] کا کلام
للہ الحمد اس مبارک [illegible]
سال فصلی کہہ سنا [illegible]

جس کے تھے مشتاق سب اہل ہنر
ہوگئی اوس کی اشاعت سر بسر
شاہد مخفی ہوا اب جلوہ گر
۱۳۱۵ف

ولہ رباعی

چون شد سخن [illegible]
گفتم بصد اشتیاق [illegible]

گردیدہ پدید لہائے خلایق مطبوع
زیبا شد و کلیات شایق مطبوع
۱۳۲۸ھ

ایضاً

آن مفتی اعظم کہ بدا نجبا لایق
بہر سن طبع آن بصد شوق رحیم

شد چاپ از و لخت بنی فایق
گفتار چہ در فشاند کلک شایق
۱۳۲۸ھ

ایضاً

آن اعظم ما کہ رتبہ داشت عظیم
آمد چو خیال سال طبعش بدل

شد طبع از و کلام ز احسان کریم
نایاب دُر سفتہ بشد گفت رحیم
۱۳۲۸ھ

دیگر

مصنف اسکے ہیں مفتی لایق
لکھو ہجری میں تاریخ اسکی قدرت

یہ دیوان ہے ہر اک دیوان سے فایق
رموز و گلشن و گلزار شایق
۱۳۲۸ھ

اکمل سید قادر بادشاہ صاحب قادری تخلص ... بادری والی مرحوم مغفور

شمع ہے ہر یک اس میں لاجواب	... نعت ختم المرسلین
یون تو دیوانو نکو دیکھین سیکڑون	اس ... دیوان ہمنے دیکھا ہی نہین
اس مین ہے تعریف چشم پاک کی	کہیں ... لین سر پہ اسکو حورعین
فکر تھی تاریخ کی دل نے کہا	رشک ... م حق الیقین
	۱۳۲۶ھ

تاریخ قطعہ

شایق شیدا کا ہے یہ یادگار	کہو ... ے رونق دنیا و دین
پی لین شیدائے محمد شوق سے	... شراب الصالحین
کہدیا اکمل نے یون طبع کا سال	... رائے عارفین

طبعزاد حاجی محمود خان محمود نایب ... سرر ... راقم الدولہ مولانا سید ظہیر الدین حسن صاحب ظہیر دہلوی

دیکھینگے اگر کلام شایق	... شاد و شاد
محمود یہ کہدو سنہ قطعہ	ب ... تابجاد
	۱۳۱۹ف

از طبع نازک سخنور بیمثال شاعر خجستہ خصال طوطی شکرستان سخن ... عالیجناب مولانا مولوی حاجی محمد ہدایت حسین خانصاحب قادری المتخلص ہدایت ... خادم حضرت جناب شایق رحمتہ اللہ علیہ حال تلمیذ حضرت اشرف مدظلہ العالی ...

اسے ہدایت ہے یہ دیوان لاجواب	جس کا ہمسر ... دنیا مین نہین

میرے مرشد کی تھی کیا فکر بلند — ہر زمین شعر ہے عرش برین
آپ نے کیا خوب یہ دیوان کہا — میرے اوستاد آفرین آفرین
اس کا شایق اک زمانہ کیون نہ ہو — یہ تو ہے دلچسپ و دلکش دل نشین
جس کی فصلی مین ہے یہ تاریخ طبع — باب طیبہ وصف فخر السالکین

۱۳۱۹ ف

میں طبعزاد خاکپا احقر العباد محمد اکبر حسین صاحب المتخلص بہ اکبر تلمیذ حضرت شایق رحمتہ اللہ علیہ حال تلمیذ حضرت اشرف صاحب قبلہ

آفرین صد آفرین کتنی ہے اچھی شاعری — دل کو خوش کرتا ہے ہر ہر شعر جس کا چلبلا
واہ دین سن سنکے اسکی اک زبان ہوکر تمام — میر و سودا رند مومن مصحفی و میرزا
ایسے بانکے شعر ہے ایسا ہی اس کا بانکپن — دلمین چبھ جاتی ہے مثل تیر جس کی ہر ادا
اس مین رکھے ہین خزانہ فیض کے استاد نے — مبتدی کی طبع ہو جائے نہ کیون طبع رسا
فخر سے تڑپے اوچھالے آسمان پر ہر ورق — اسمین ہے فخر بر سر تاج دو عالم کی ثنا
سال ہجری مین لکھو تاریخ اے اکبر یہ تم — مولوی اوستاد شایق کا مرے دیوان چھپا

۱۳۲۴ھ

سید خواجہ محی الدین قادری از پروفیشنسی فارسی - عینی

مرحبا صد مرحبا اے شایق شیرین بیان — واہ کیا الفاظ کی بندش ہے کیا طرز بیان
کم نہین ہر مطلع اس کا مطلع خورشید سے — اسکی ہر جدول پہ ہوتا ہے گمان کہکشان
چشم عینی مین سودا سکا ہے پتلی کی طرح — عقد پروین کو تصدق کر رہا ہے آسمان
بیت اس دیوان کے ہے رشک ہر بیت الغزل — ہاتھ سے جانے نہ پائے دوستو لو ارمغان

قطعہ تاریخ وفات عالیجناب مستطاب عاشق رسالتمآب آقائی و مولائی اوستادی حاجی حضرت

مولانا مولوی ابو الحیا سید اعظم علی صاحب قبلہ حسینی القادری متخلص شایق مفتی اول

عالم فاضل چراغ اہل دین | مفتی شرع شریفین اعظم علے
بود این مسند نشینی مصطفے | صاحب باطن سخن این سخنی
ور سن و تاریخ این مرتضے | فکر صادق کرد با صد قلو لی
از دل اندوه آمد این ندا | سوئے جنت رفت راح بنی

از نتیجہ فکر شیرین زبان رنگین بیان معجز لسان عالیجناب حاجی مولوی احمد حسین صاحب شاغل قادری الحنبلی الاحمدی تلمید حضرت مغفور

خوب دیوان چھپا ہے شایق کا | ہر طرف سے صدائے تحسین ہے
از سر دل کہا یہ شاغل نے | آشکارا نکات رنگین ہے

از نتیجہ فکر شیرین زبان شیوا بیان عالیجناب میر اسمعیل علیخان صاحب خار قادری تلمید حضرت مرحوم مغفور

مرحبا صد مرحبا صل علی اے سیدا | خوب شایق نے لکھا ہے نعت احمد واہ واہ
سال ہجری اسطرح دل خار کا سن کر کلام | نعت شایق مرحبا واہ کیسے اچھی ہے کہا

از جناب غلام محی الدین صاحب باذل قادری الاحمدی تلمید حضرت قابل

واہ واہ استاد حضرت شایق | خوب لکھے نعت صلے علے
عاشق خاتم رسل سے تھے وہ | کیون نہ مقبول ہو کلام اونکا
طبع کا سال یون کہو باذل | نعت محبوب دل پسند خدا

۱۳۳[illegible] ھ

از الراجی الرحمان محمد تب علیخان صاحب قابل قادری الاحمد تلمیذ حضرت مصنف مرحوم

نیست در ہر شعر او جز آہ و نالہ شور و سوز		نایق کہ در ہجر نبی گفتست کلام
بار سوم طبع شد دیوان شایق دلفروز		تاریخ مقبولش چنان بگفت

۱۳۳۴ھ

تتمہ

ان میفروشی بسیار میفروشی

رے بعض ہم پیشہ بھائیون نے جھوٹے اشتہارات اور لغو عبارت آرائی سے اشتہار کی قعت اس درجہ گھٹادی ہے کہ یہ جرات نہین ہوتی کہ ہم پبلک کے روبرو کہین کہ ہماری تحریر سچ اور بالکل سچ ہے مگر یہ سمجھ کہ سونا جانے کسے نامی جانے ... کر رہا ہے کہ ہم اپنے ناظرین سے بھی اسکے ... کرنے کے استدعا کرین ... تاجر کے کھرے کھوٹے کا امتیاز نہایت ... پبلک کی قدردانی اور توجہ سہین اسباب ... اور ا پورا یقین ولاتی ہے کہ ہماری دوکان ... نامی او خوش معاملگی کی شہرت نے ہمارے نام کو ... کانون تک گو ایک ... پہونچا ضرور ہوگا۔ اس دوکان کی شہرت صرف حیدرآباد ہی ... نہین ہے بلکہ اسکی نیک نامی کا سکہ ہندوستان ... چل رہا ہے اور اس لئے یہ کتب خانہ اپنے ... کے عنایات کا شکریہ ادا کرتا جوگا ہے یہ کا ہے نہین بلکہ روزمرہ اس کے حال پر ہوتی ... ہم اپنی اس خودستائی کی جبر لکن ہے کہ کسی حد تک مبالغہ بھی ہو پبلک سے معافی چاہتے ہین یہ کتب خانہ بلحاظ کفایت عمدگی مال صفائی معاملہ عجلت تعمیل مین اپنا آپ ہی نظیر ہے۔ ہمارے معاملہ سے واقف اور روشناس ہین وہ خوب جانتے ہین غرض ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے ... یئے نیک و بد اور زشت ... کو آزما لیجئے فقط



المعلن

سید محمد عباد رتاجر کتب چار مینار حیدرآباد دکن

کلیات شایق

لینا گرتہ رہجاؤ کلیجہ تھام کر ... یہ فریاد و بلبل کی نہین

عالیجناب مولوی ... اعظم علی صاحب مرحوم مفتی بلدہ المتخلص بہ شایق کی لیاقت ... مسلم الثبوت جانی ہے آپکے نعتیہ کلام کو جو مقبولیت عام کا درجہ حاصل ہوا ہے اوس کا اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے ... کی تصنیفات ... دو مرتبہ طبع ہوئی اور ہاتھون ہاتھ فروخت ہو گئی اب تیسری مرتبہ نہایت ... آب و تاب کے ساتھ چھپی ہے۔

اس گنجینہ مین بیش بہا موتیون کی لڑیان اس خوبصورتی سے منسلک ہین جسکے مطالعہ ... رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہو نعتیہ کلام ... اور شایق کے طبع رسا کی شوخیان ملاحظ فرما کر عش عش کرینگے۔ اس بے بہا مجموعے مین حمد و نعتیہ کلام ... صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مین اس زور و شور لکھا ہے کہ اگر شایقین ... سرسری نظر سے بھی ملاحظ فرما دین تو ... حالت وجد مین سبحان اللہ کے پاک لفظ کو زبان ... فرما دین تو ہمارا ذمہ اور اس مین وہ نعتیہ قصاید ... درج ہین جن کو مولود خوان ... مجالس مین بصد ذوق و شوق پڑھتے ہین اور انکے علاوہ کچھ غزلیات ... شوخ ... وغیرہ جس کے مطالعہ سے مصنف کی شیرین کلامی کا ثبوت ملتا ہے اور اونکی اعلی قابلیت ... ہوتی ہین موجود ہین۔ غرض اس لاجواب کتاب کو چمنستان کا لکھا ہوا گلزار کہا جائے تو بیجا نہ ... کاغذ لکھائی چھپائی اعلی درجہ کی ضخامت (۴۱۲) صفحے اس گوہر نایاب کی قیمت باوجود ان ... کے صرف (عہ) علاوہ محصول ڈاک ہے۔ اور پتہ ذیل سے دستیاب ہو سکتی ہے فقط



خاکسار

سید عبد القادر تاجر کتب چار مینار حیدر آباد دکن